باب نمبر (۵۸)

زیارت حسینؑ تمام اعمال سے افضل ہے

**حدیث ① ** مجھے میرے والد اور ہمارے اصحاب کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ حسن بن علی وشاء سے وہ احمد بن عائذ سے وہ ابو خدیجہ سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ سے قبر حسینؑ کی زیارت کے متعلق پوچھا۔آپؑ نے فرمایا حسینؑ کی زیارت تمام اعمال سے افضل ہے۔

قول مترجم:۔

اس حدیث سے سبق سیکھنا چاہیئے اور ہر عمل پر زیارت حسینؑ کو ترجیح دینا چاہیئے۔

**حدیث ② ** اور انہی سے مروی ہے وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ وشاء سے وہ احمد بن عائذ سے وہ ابوخدیجہ سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ سے قبر حسینؑ کی زیارت کے متعلق پوچھا۔آپؑ نے فرمایا وہ تمام اعمال میں سب سے زیادہ فضیلت والا عمل ہے۔

**حدیث ③ ** مجھے محمد بن حسن نے محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا وہ احمد بن محمد سے وہ وشاء سے وہ احمد بن عائذ سے وہ ابوخدیجہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے قبر حسینؑ کی زیارت کے متعلق دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا قبر حسینؑ کی زیارت سب سے افضل عمل ہے۔

**حدیث ④ ** مجھے ابوالعباس کوفی نے محمد بن حسین سے بیان کیا وہ حسن بن محبوب

سے وہ ایک آدمی سے وہ ابان ازرق سے وہ ایک آدمی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا اللہ عزوجل کو تمام اعمال میں سب سے زیادہ محبوب قبر حسینؑ کی زیارت کرنا ہے اور اللہ کے نزدیک تمام اعمال میں سب سے زیادہ فضیلت والا عمل مومن پر خوشی کو داخل کرنا ہے اور انسان اللہ کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ روتے ہوئے سجدہ کرتا ہے۔

حدیث ۵

مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے بیان کیا وہ احمد بن ابوعبداللہ سے وہ ابوجہم سے وہ ابوخدیجہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا قبر حسینؑ کی زیارت کرنے سے ہمیں کیا اجر ملتا ہے؟ آپؑ نے فرمایا وہ تو سب سے افضل عمل ہے۔

حدیث ۶

مجھے محمد بن جعفر رزاز نے محمد بن حسین سے بیان کیا وہ عبدالرحمن بن ابو ہاشم رزاز سے اس نے کہا ہم کو سالم بن سلمہ نے جو کہ ابوخدیجہ ہے اس نے بیان کیا امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا حسینؑ کی زیارت افضل ترین عمل ہے۔

باب نمبر ﴿۵۹﴾

زیارت حسینؑ کرنا عرش پر اللہ کی زیارت کرنے کی طرح ہے

حدیث ① مجھے میرے والد اور علی بن حسین اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد سے وہ محمد بن حسین سے وہ محمد بن اسماعیل بن بزیع سے وہ صالح بن عقبہ سے وہ زید شحام سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا قبر حسینؑ کی زیارت کرنے والے کے لیے کیا کچھ ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا وہ تو اس شخص کی طرح ہے جس نے اللہ عزوجل کی اس کے عرش پر زیارت کی۔ میں نے پوچھا آپؑ میں سے کسی کی زیارت کرنا کیسا ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا رسولؐ اللہ کی زیارت کرنے کی طرح ہے۔

حدیث ② مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن اسماعیل سے وہ خیبری سے وہ حسین بن محمد قمی سے وہ امام ابوالحسن رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص فرات کے کنارے ابوعبداللہ الحسینؑ کی زیارت کرتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو اللہ عزوجل کی اس کے عرش پر زیارت کرتا ہے۔

حدیث ③ مجھے علی بن حسین اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے علی بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے والد ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے محمد بن عمر سے وہ عیینہ بیاع القصب سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص حسینؑ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے ان کی قبر کی زیارت کے لیے آئے تو اللہ عزوجل ان کا (نام) اعلیٰ علیین میں لکھ دے گا۔

حدیث ④ مجھے ابوالعباس کوفی نے محمد بن حسین سے بیان کیا وہ ابوداؤد المسترق

سے وہ عبداللہ بن مسکان وہ ہمارے کسی ساتھی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں آپؑ نے فرمایا جو شخص حسین علیہ السلام کی قبر پر آیا جبکہ وہ ان کے حق کی معرفت رکھتا ہو تو اللہ عزوجل اسے اعلیٰ علیین میں جگہ دے دیتا ہے۔

حدیث ۵

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ علی بن حکم سے وہ عبداللہ بن مسکان سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص حسینؑ کی قبر پر ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے آئے تو اللہ اس کو علیین میں لکھ دیتا ہے۔

حدیث ۶

مجھے محمد بن حسن نے محمد بن حسن الصفار اور سعد بن عبداللہ سے بیان کیا ان سب نے علی بن اسماعیل سے وہ محمد بن عمرو زیات سے وہ ہارون بن خارجہ سے انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص حسینؑ کی قبر پر ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے آیا تو اللہ عزوجل اس کو اعلیٰ علیین میں درج کر دیتا ہے۔

حدیث ۷

مجھے محمد بن جعفر رزاز نے محمد بن الحسین سے بیان کیا وہ محمد بن اسماعیل بن بزیع سے وہ خیبری سے وہ حسین بن محمد قمی سے انہوں نے کہا کہ مجھے امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جس نے میرے والد گرامی (امام موسیٰ کاظمؑ) کی بغداد (کاظمین) میں زیارت کی وہ ایسا ہے کہ گویا اس نے رسولؐ اللہ اور امیرؑ المومنین کی زیارت کی مگر رسولؐ اللہ اور امیرؑ المومنین کے لیے ذاتی فضیلت ہے پھر مجھ سے فرمایا جو ابوعبداللہ الحسینؑ کی قبر کی زیارت فرات کے کنارے جا کر کرے تو وہ ایسا ہے کہ گویا اس نے اللہ عزوجل کی زیارت اس کی کرسی پر کی۔

حدیث ⑧ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے وہ حسن بن علی بن عبداللہ بن مغیرہ سے وہ عباس بن عامر سے وہ ابان سے وہ ابن مسکان سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص حسینؑ کی قبر پر آتا ہے اللہ عزوجل اسے علیین میں لکھ دیتا ہے۔

حدیث ⑨ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ ابن فضال سے وہ عبداللہ بن مسکان سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو حسینؑ کی قبر کے پاس آئے تو اللہ اس کو علیین میں لکھ دیتا ہے۔

حدیث ⑩ مجھے میرے والد نے اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے حدیث بیان کی وہ حسن بن علی کوفی سے وہ عباس بن عامر سے وہ ربیع بن محمد سے وہ عبداللہ بن مسکان سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص حسینؑ کی قبر پر آئے تو اللہ اس کو علیین میں لکھ دیتا ہے۔

حدیث ⑪ مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے وہ محمد بن حسن بن شمعون بصری سے وہ محمد بن سنان سے انہوں نے بشیر دھان سے بیان کیا انہوں نے کہا کہ میں ہر سال حج کرتا تھا ایک سال میں حج سے پیچھے رہ گیا جب آئندہ سال آیا تو میں نے حج کیا اور امام ابوعبداللہؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؑ نے فرمایا اے بشیر! تم گزشتہ سال حج کرنے سے رہ گئے تھے۔ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں میرا کچھ مال لوگوں کے پاس

تھا جس کے ضائع ہونے کا ڈر تھا مگر میں نے حسین علیہ السلام کی زیارت عرفہ کے دن کی۔ آپؑ نے فرمایا جن چیزوں سے حاجی فیضیاب ہوئے ان سے تم محروم نہیں ہوئے، اے بشیر! جو شخص حسینؑ کی قبر کی زیارت کرے جبکہ وہ ان کے حق کی معرفت بھی رکھتا ہو تو گویا اس نے عرش پر اللہ کی زیارت کی۔

قول مترجم:۔

یہ حدیث بتاتی ہے کہ جس نے زیارت امام حسینؑ کر لی اس نے حج بھی کر لیا۔

اسی سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ محمد بن حسن بن شمعون سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا مجھے جعفر بن محمد بن خزاعی نے اپنے بعض ساتھیوں سے وہ جابر سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

مجھے محمد بن جعفر رزاز نے محمد بن حسین سے وہ محمد بن اسماعیل بن بزیع سے وہ اپنے چچا سے وہ ایک آدمی سے وہ جابر سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

حدیث ⑫

مجھے میرے والد نے اور محمد بن عبداللہ نے عبداللہ بن جعفر حمیری سے بیان کیا انہوں نے کہا عبداللہ بن محمد بن خالد قیانسی نے ربیع بن محمد سے وہ عبداللہ بن مسکان سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص حسینؑ کی قبر پر آئے اللہ عزوجل اسے علیین میں لکھ دیتا ہے۔

باب نمبر ﴿۶۰﴾

امام حسینؑ اور آئمہؑ کی زیارت رسولؐ اللہ کی زیارت کے برابر ہے

حدیث ۱ مجھے حسن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے اپنے والد سے بیان کیا وہ حسن بن محبوب سے وہ جویریہ بن علاء سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو چاہتا ہے کہ اللہ کو قیامت کے دن دیکھے اور اس پر موت کی سختیاں آسان ہوں اور قیامت میں موقف کی ہولناکی نہ ہو تو وہ کثرت سے قبر حسینؑ کی زیارت کرے کیونکہ حسینؑ کی زیارت رسولؐ اللہ کی زیارت کی طرح ہے۔

حدیث ۲ مجھے محمد بن جعفر رزاز کوفی نے اپنے ماموں محمد بن حسین بن ابی الخطاب زیات سے بیان کیا وہ حسن بن محبوب سے وہ فضل بن عبدالملک سے وہ ایک آدمی سے وہ ابوبصیر سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ بن علیؑ کا زائر رسولؐ اللہ کا زائر ہے۔

حدیث ۳ مجھے محمد بن یعقوب کلینی نے محمد بن یحییٰ سے بیان کیا وہ محمد بن حسین بن ابوالخطاب سے اور مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ محمد بن حسین سے وہ محمد بن اسماعیل بن بزیع سے وہ صالح بن عقبہ سے وہ زید شحام سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا جو شخص آپ ائمہ معصومینؑ میں سے کسی کی زیارت کرلے تو اسکے لیے کیا اجر ہے؟ آپؑ نے فرمایا گویا کہ اس نے رسولؐ اللہ کی زیارت کی۔

حدیث ۴ مجھے میرے والد نے حسن بن متیل سے حدیث بیان کی انہوں نے سھل بن زیاد سے انہوں نے محمد بن الحسن سے انہوں نے محمد بن اسماعیل سے انہوں نے صالح بن

عقبہ سے انہوں نے زید شحام سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا جو رسولؐ اللہ اور امیرؑ المومنین کی زیارت کرے اسے کیا ملے گا۔ آپؑ نے فرمایا گویا اس نے اللہ کی زیارت اس کے عرش پر کی۔ میں نے کہا پھر جو شخص آپؑ میں سے کسی کی زیارت کرے اس کا کیا اجر ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا گویا اس نے رسولؐ اللہ کی زیارت کی۔

مجھے محمد بن جعفر رزاز نے محمد بن حسین سے حدیث بیان کی وہ محمد بن اسماعیل سے وہ صالح بن عقبہ سے وہ زید شحام سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

باب نمبر (۶۱)

زیارت حسینؑ عمر و رزق میں زیادتی اور ترک زیارت ان میں کمی کا باعث ہوتی ہے

حدیث ۱ مجھے میرے والد نے اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ، محمد بن یحییٰ عطار اور عبداللہ بن جعفر حمیری سے حدیث بیان کی ان سب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن اسماعیل بن بزیع سے وہ ابو ایوب سے وہ محمد بن مسلم سے وہ امام ابوجعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا ہمارے شیعہ کو قبر حسینؑ کی زیارت کا حکم دو کیونکہ یہ عمل رزق و عمر میں برکت پیدا کرتا ہے اور تکالیف کو روکتا ہے اور یہ عمل کرنا ہر اس مسلمان پر فرض ہے جو حسینؑ کی امامت کے اللہ عزوجل کی طرف سے ہونے کا اقرار کرتا ہے۔

حدیث ۲ مجھے محمد بن عبداللہ حمیری نے اپنے والد سے وہ محمد بن عبدالحمید سے وہ سیف بن عمیرہ سے وہ منصور بن حازم سے انہوں نے کہا کہ ہم نے امام صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس پر ایک سال گزر جائے اور وہ حسینؑ کی قبر پر نہ آیا تو اللہ عزوجل اس کی عمر سے ایک سال کم کر دے گا اور اگر میں کہوں کہ تم میں سے ایک اپنے مقررہ وقت سے تیس سال پہلے فوت ہو جائے گا تو میں سچا ہوں اور یہ اس لیے ہے کہ تم حسینؑ کی زیارت کو ترک کر دیتے ہو لہٰذا تم ان کی زیارت کو ترک نہ کرو اللہ عزوجل تمہیں لمبی عمر عطا کرے گا اور تمہارا رزق کشادہ کرے گا تم ان کی زیارت میں رغبت کرو اور اس کو ترک نہ کرو کیونکہ حسینؑ اس بارے میں اللہ کے پاس، اس کے رسولؐ کے پاس، امیرؑ المومنین اور فاطمہؑ کے پاس گواہ ہوں گے۔

حدیث ۳ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد سے وہ محمد بن اسماعیل سے وہ اس سے جس نے اسے عبداللہ بن وضاح سے حدیث بیان کی وہ داؤد حمار سے

وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جس نے حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت نہ کی تو وہ خیر کثیر سے محروم ہوگیا اور اس کی عمر میں سے ایک سال کم ہوجاتا ہے۔

حدیث ④

مجھے حسن بن عبداللہ بن محمد سے وہ اپنے والد سے وہ حسن بن محبوب سے وہ صباح الحذاء سے وہ محمد بن مروان سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ کی زیارت کرو اگرچہ ہر سال میں کیونکہ جو شخص ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے ان کے پاس آیا تو جنت سے کم اسکا کوئی اجر نہیں اور اس کو کشادہ رزق دیا جاتا ہے اور بہت جلد اللہ عزوجل اس کی طرف کوئی خوشی لائے گا۔

اور مجھے میرے ساتھیوں کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے حدیث بیان کی وہ محمد بن حسین بن ابی خطاب سے وہ حسن بن محبوب سے اسی سند سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

حدیث ⑤

مجھے میرے والد نے اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ احمد بن محمد بن ابی نصر سے وہ ہمارے کسی ساتھی سے وہ ابان سے وہ عبدالملک خثعمی سے وہ امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے مجھ سے فرمایا اے عبدالملک! حسینؑ کی قبر کی زیارت ترک نہ کرنا اور اپنے ساتھیوں کو بھی اس کا حکم دو اس سے اللہ عزوجل تمہاری عمر میں اضافہ کرے گا اور تمہارا رزق بڑھائے گا اور تجھے نیک بخت بنا کر زندگی دے گا اور نیک بخت ہونے کی حالت میں تجھے موت دے گا اور تجھے نیک بختوں میں ہی شمار کرے گا۔

باب نمبر (۶۲)

زیارت حسینؑ گناہوں کو مٹا دیتی ہے

حدیث ۱ مجھے محمد بن حسن بن ولید نے محمد بن حسن الصفار سے حدیث بیان کی وہ حسن بن موسیٰ خشاب سے وہ اس کے کسی ساتھی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے بیان کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ کی زیارت کرنے والے کے لیے اس کے گناہوں کو پل بنایا جائے گا جو اس کے گھر کے دروازے پر ہوگا پھر وہ اس کو عبور کرلے گا جس طرح کوئی پل کو عبور کر کے پیچھے چھوڑ دیتا ہے۔

حدیث ۲ مجھے محمد بن جعفر رزاز نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے وہ محمد بن اسماعیل سے وہ صالح بن عقبہ سے وہ بشیر دھان سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جب زائر حسینؑ کی قبر کی طرف نکلتا ہے اور اپنے گھر سے باہر آتا ہے تو وہاں سے اس کے ہر قدم کے عوض اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں پھر وہ ہر قدم پر پاک کیا جاتا ہے یہاں تک کہ ان کی قبر کے پاس آجاتا ہے جب وہاں آتا ہے تو اللہ عزوجل اس سے سرگوشی فرماتا ہے اور فرماتا ہے۔ ''اے میرے بندے! مجھ سے کچھ مانگ میں تجھے دوں گا اور مجھ سے دعا کر میں تیری دعا قبول کروں گا مجھ سے طلب کر میں تجھے دے دوں گا مجھ سے اپنی ضرورت کی چیز مانگ میں تیری ہر حاجت پوری کروں گا''۔ پھر آپؑ نے فرمایا اللہ پر یہ حق ہے کہ وہ اس کا خرچ کیا ہوا مال عطا کرے۔

حدیث ۳ اسی سند کے ساتھ صالح بن عقبہ وہ حارث بن مغیرہ سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ اللہ کے کچھ فرشتے حسینؑ کی قبر کے ساتھ مقرر کئے گئے ہیں جب کوئی شخص ان کی زیارت کرتا ہے وہ انہیں اپنے گناہ دے دیتا ہے تو جب وہ ایک قدم چلتا ہے تو وہ فرشتے اس کا ہر گناہ مٹا دیتے ہیں جب وہ آگے چلتا ہے تو اس کی نیکیاں بڑھ جاتی ہیں

پھر مسلسل بڑھتی رہتی ہیں اور کئی گنا ہوجاتی ہیں یہاں تک کہ اس کے لیے جنت واجب ہوجاتی ہے پھر وہ اسکو اپنی حفاظت میں لے لیتے ہیں اور اس کو پاک صاف کر دیتے ہیں اور آسمان والوں کو پکار کر کہتے ہیں کہ اللہ کے حبیب کے حبیب کو پاک کردو۔ جب وہ (زائر) غسل کرتا ہے تو رسولؐ اللہ اس سے فرماتے ہیں اے اللہ کے مہمانوں! مجھے جنت میں مل کر خوش ہوجاؤ پھر امیرؑ المومنین اس سے فرماتے ہیں کہ میں تمہاری ضرورتیں پوری کرنے کا ذمہ دار ہوں اور میں تم سے دنیا و آخرت کی تکلیفیں دور کرنے کی ضمانت دیتا ہوں پھر فرشتے ان کو دائیں بائیں جانب سے اپنی حفاظت میں لے لیتے ہیں پھر وہ اپنے اپنے گھر کو لوٹ جاتے ہیں۔

حدیث ④ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے حدیث بیان کی انہوں نے ابوعبداللہ جامورانی رازی سے وہ حسن بن علی بن ابی حمزہ سے وہ حسن بن محمد بن عبدالکریم سے وہ مفضل بن عمر سے وہ جابر جعفی سے اس نے روایت کی ہے کہ امام ابوعبداللہؑ نے ایک طویل حدیث میں فرمایا جب تم حسینؑ کی قبر کی طرف سے واپس آتے ہو تو ایک پکارنے والا تمھیں پکارتا ہے اگر تم اس کی بات سنو تو ساری عمر حسینؑ کی قبر کے پاس ہی ٹھہرے رہو وہ یوں کہتا ہے۔ ''اے بندے! تیرے لیے خوشی ہو تُو نے غنیمت حاصل کرلی اور محفوظ بھی رہا تیرے پہلے گناہ معاف ہوگئے اب نئے سرے سے عمل کر''۔ پھر لمبی حدیث ذکر کی۔

حدیث ⑤ مجھے ابوالعباس رزاز نے محمد بن حسین بن ابی خطاب سے حدیث بیان کی وہ محمد بن اسماعیل سے وہ خیبری سے وہ حسین بن محمد قمی سے انہوں نے کہا کہ امام ابوالحسن موسیٰؑ نے فرمایا جب زائر فرات کے کنارے حسینؑ کی حرمت اور ولایت اور ان کے حق کی معرفت رکھتے

ہوئے زیارت کرتا ہے تو کم از کم ثواب جو اسے ملے گا وہ یہ ہوگا کہ اس کے گزشتہ اور آئندہ سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

حدیث ۶

مجھے میرے والد نے حسین بن حسن بن ابان سے وہ محمد بن اورمہ سے بیان کرتے ہیں وہ زکریا مومن ابی عبداللہ سے وہ عبداللہ بن یحییٰ کاھلی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص قیامت کے روز اللہ کی کرامت میں ہونا چاہے اور جو چاہتا ہے کہ محمدؐ اس کی شفاعت کریں تو وہ حسینؑ کا زائر بن جائے اس کو اللہ کی طرف سے افضل کرامت مل جائے گی اور بہترین اجر وثواب بھی حاصل کرے گا اور دنیا میں جو بھی گناہ اس نے کیا ہوگا اس کے متعلق اس سے کوئی سوال نہیں کیا جائے گا اگرچہ اس کے گناہ رمل عالج کی ریت کے ذروں کے برابر ہوں یا تہامہ کے پہاڑوں کے برابر ہوں یا سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔ حسینؑ بن علیؑ مظلوم حالت میں قتل کئے گئے اور جور وستم سے شہید کئے گئے جبکہ وہ خود بھی اور ان کے گھر والے اور ساتھی سب بھوکے اور پیاسے تھے۔

حدیث ۷

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے بیان کرتے ہیں وہ محمد بن خالد البرقی سے وہ قاسم بن یحییٰ بن حسن بن راشد سے وہ اپنے دادا حسن بن راشد سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص اپنے گھر سے ابوعبداللہ الحسینؑ کی زیارت کے ارادے سے نکلے تو اللہ عزوجل اس کے ساتھ ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے تو وہ اپنی انگلی اس کی پشت پر رکھتا ہے اسکے منہ سے جو کچھ بھی نکلتا ہے وہ لکھتا ہے حتیٰ کہ وہ حائر کے دروازے تک پہنچ جاتا ہے تو وہ (فرشتہ) اپنی ہتھیلی اس کی کمر کے وسط میں رکھ دیتا ہے پھر اسے کہتا

ہے تیرے گزشتہ گناہ معاف ہو گئے اب تو نئے سرے سے عمل کر۔

اور اسی اسناد کے ساتھ حسن بن راشد سے ابراہیم بن ابی البلاد سے اسی کی سند سے اسی طرح مروی ہے۔

حدیث ⑧ مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے حدیث بیان کی وہ علی بن محمد بن سالم سے وہ محمد بن خالد سے وہ عبداللہ بن حماد انصاری سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے وہ عبداللہ بن مسکان سے وہ روایت کرتے ہیں کہ میں امام ابوعبداللہؑ کی خدمت میں حاضر تھا اور آپؑ کے پاس خراسان سے کچھ لوگ آئے ہوئے تھے تو انہوں نے امامؑ سے حسین علیہ السلام کی زیارت کو جانے سے متعلق فضیلت اور اجر کے بارے میں پوچھا۔ آپؑ نے فرمایا مجھے میرے والد گرامیؑ نے میرے دادا (امام زین العابدینؑ) سے حدیث بیان کی کہ آپؑ فرماتے تھے جس نے وجہ اللہ کے لیے حسینؑ کی زیارت کی تو اس کو اللہ اس طرح گناہوں سے پاک کر دے گا جیسے نومولود بچہ گناہوں سے پاک ہوتا ہے اور اس کے چلنے کے دوران فرشتے اس کو الوداع کہتے ہیں فرشتے اس کے سر پر پرواز کرتے ہیں اور اس پر صفیں بناتے ہیں حتیٰ کہ وہ اپنے گھر واپس چلا جائے اور فرشتے اس کے لیے اللہ سے بخشش اور رحمت مانگتے ہیں اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے آسمان کی بلندی اس پر سایہ فگن رہتی ہے اور فرشتے اس کو آواز دیتے ہیں کہ تو خوش بخت ہے اور جس کی تو نے زیارت کی وہ بہترین ہے۔ جب زائر زیارت کے لیے روانہ ہوتا ہے تو اس کے گھر والوں کی حفاظت پر بھی فرشتے مامور ہوتے ہیں۔

باب نمبر (۶۳)

زیارت حسینؑ عمرہ کے برابر ہے

حدیث ۱ مجھے میرے والد، علی بن الحسین اور محمد بن یعقوب سب نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے حدیث بیان کی وہ اپنے والد سے وہ احمد بن محمد بن ابونصر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا ہمارے ایک ساتھی نے امام ابوالحسن الرضاؑ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو حسینؑ کی قبر کی زیارت کے لیے جائے تو اس کا کیا اجر ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا اس کا یہ عمل عمرے کے برابر ہے۔

حدیث ۲ مجھے محمد بن جعفر نے محمد بن حسین سے بیان کیا وہ حسن بن علی بن ابی عثمان سے وہ اسماعیل بن عباد سے وہ حسن بن علی سے وہ ابی سعید مدائنی سے اس نے کہا کہ میں امام ابوعبداللہؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں میں حسینؑ کی قبر کی زیارت کو جاؤں؟۔ آپؑ نے فرمایا اے ابوسعید! تم نبیؐ کے بیٹےؑ کی قبر کی زیارت کے لیے جاؤ جو تمام اچھے لوگوں سے اچھا ہے اور جو تمام پاک لوگوں سے زیادہ پاک ہے اور تمام نیکوں میں سب سے زیادہ نیک ہے جب تم زیارت کر چکو گے تو تمہارے لیے بائیس عمرے لکھے جائیں گے۔

حدیث ۳ اسی سے روایت ہے وہ محمد بن حسین سے وہ محمد بن سنان سے اس نے کہا میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا آپؑ فرما رہے تھے کہ حسینؑ کی زیارت مقبول و مبرور عمرے کے برابر ثواب رکھتی ہے۔

حدیث ۴ مجھے میرے والد نے اور محمد بن حسین نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا

وہ احمد سے اور عبد سے جو دونوں محمد بن عیسیٰ کے بیٹے ہیں وہ موسیٰ بن قاسم سے وہ حسن بن ابی الجہم سے انہوں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے پوچھا حسینؑ کی زیارت کرنے والوں کے بارے میں آپؑ کیا فرماتے ہیں؟۔آپؑ نے فرمایا تم ان کے متعلق کیا کہتے ہو؟۔میں نے کہا ہم میں سے بعض حج کے برابر سمجھتے ہیں اور بعض عمرے کے برابر کہتے ہیں تو آپؑ نے فرمایا وہ عمرہ مقبولہ کے برابر ہے۔

حدیث ۵ مجھے محمد بن الحسن نے محمد بن حسن الصفار سے حدیث بیان کی وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن علی سے اس نے کہا ہمیں ابراہیم بن یحییٰ قطان سے بیان کیا وہ اپنے والد ابوالبلاد سے انہوں نے کہا میں نے امام ابوالحسن الرضاؑ سے زیارت قبر حسینؑ کے متعلق سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا تم خود کیا کہتے ہو؟۔میں نے کہا کہ ہم حج اور عمرہ کا کہتے ہیں تو آپؑ نے فرمایا وہ عمرہ مبرورہ کے برابر ہے۔

حدیث ۶ مجھے علی بن حسین نے سعد بن عبداللہ سے روایت کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ علی بن احمد سے وہ صفوان بن یحییٰ سے اس نے کہا میں نے امام رضا علیہ السلام سے حسینؑ کی قبر کی زیارت کے متعلق پوچھا کہ اس کی کیا فضیلت ہے۔آپؑ نے فرمایا عمرے کے برابر ہے۔

حدیث ۷ مجھے میرے والد اور محمد بن عبداللہ نے عبداللہ بن جعفر حمیری سے وہ ابراہیم بن مہزیار سے وہ اپنے بھائی علی بن مہزیار سے وہ محمد بن سنان سے انہوں نے کہا کہ میں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے سنا آپؑ فرمارہے تھے کہ زیارت قبر حسینؑ عمرہ مقبولہ ومبرورہ کے برابر ہے۔

حدیث ۸ مجھے محمد بن جعفر نے محمد بن حسین سے انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے حدیث بیان کی وہ امام ابوالحسنؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ سے قبر حسینؑ کی زیارت کی فضیلت کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا کہ عمرہ کے برابر ہے۔

حدیث ۹ مجھے ہمارے ساتھیوں کی ایک جماعت نے بیان کیا وہ احمد بن ادریس سے وہ محمد بن یحییٰ عطار سے وہ عمر کی بن علی سے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے ایک ساتھی نے امامؑ سے پوچھا کہ زیارت قبر حسینؑ کا اجر کیا ہے؟۔آپؑ نے فرمایا چار عمرے ایک حج کے برابر ہیں اور قبر حسینؑ کی زیارت ایک عمرے کے برابر ہے۔

حدیث ۱۰ اسی اسناد کے ساتھ وہ عمر کی بوفکی سے اس سے جس نے اس کو فیض سے بیان کیا وہ ابن رئاب سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا کہ زیارت قبر حسینؑ کا کتنا ثواب ہے۔آپؑ نے فرمایا ایک عمرے کے برابر ہے اور اس سے کسی کو چار سال سے زیادہ پیچھے نہیں رہنا چاہیے (یعنی ہر چار سال میں کم از کم ایک بار زیارت قبر حسینؑ ضرور کرنی چاہیے)۔

باب نمبر ﴿۶۴﴾

زیارت حسینؑ حج کے برابر ہے

حدیث ① مجھے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے اپنے والد سے بیان کیا وہ حسن بن محبوب سے وہ جمیل بن دراج سے وہ فضیل بن یسار سے وہ امام ابوجعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ، رسولؐ اللہ اور شہداء کی قبور کی زیارت رسولؐ اللہ کے ساتھ حج مبرور کرنے کے برابر ثواب ہے۔

حدیث ② مجھے محمد بن جعفر نے محمد بن حسین سے بیان کیا انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے کہا میں نے امام ابوالحسن الرضا علیہ السلام سے سنا آپؑ فرمارہے تھے جو شخص حسینؑ کی قبر کی زیارت کے لیے آئے اس کے لیے ایک حج مبرور کا ثواب ہے۔

حدیث ③ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے حدیث بیان کی وہ حسن بن علی بن مغیرہ اور عباس بن عامر سے اس نے کہا مجھے عبداللہ بن عبید انباری نے بتایا اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا میں آپؑ پر قربان جاؤں میں ہر سال حج کی طرف جانے کی تیاری نہیں کرسکتا۔ آپؑ نے فرمایا جس سال تمھارا حج کا ارادہ ہو مگر تم اس کی تیاری نہ کرسکو تو حسینؑ کی قبر پر چلے جاؤ تمہارے لیے ایک حج مبرور کا ثواب لکھ دیا جائے گا اور جب عمرہ کا ارادہ کرو مگر وہاں نہ جاسکو تو زیارت حسینؑ کرو تمھارے نامۂ اعمال میں ایک عمرہ لکھا جائے گا۔

حدیث ④ مجھے محمد بن حسن نے محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ اپنے والد سے وہ ابن ابی عمیر سے وہ ہشام بن حکم سے وہ عبدالکریم بن حسان سے انہوں

نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا کہ قبر حسینؑ کی زیارت حج وعمرہ کے برابر ہونے کا کہا جاتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا اگر کوئی شخص حج کا ارادہ کرلے مگر تیاری نہ کرسکے تو اگر وہ قبر حسینؑ پر چلا جائے تو اس کے لیے حج لکھا جائے گا اگر عمرہ کا ارادہ کیا مگر تیاری نہ کرسکا اور قبر حسینؑ کی زیارت کے لیے چلا گیا تو اس کو عمرہ کا ثواب مل جائے گا۔

حدیث ۵ انہی سے مروی ہے وہ محمد بن حسن الصفار سے وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ حسن بن علی بن فضال سے وہ حریز سے وہ فضیل بن یسار سے انہوں نے کہا کہ امامؑ نے فرمایا نبیؐ کی قبر کی زیارت اور شہداء کی قبر کی زیارت اور حسینؑ کی زیارت نبیؐ کے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

مجھے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے اپنے والد سے بیان کیا وہ حسن بن محبوب سے وہ جمیل بن صالح سے وہ فضیل بن یسار سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

حدیث ۶ مجھے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے اپنے والد سے بیان کیا وہ حسن بن محبوب سے وہ جمیل بن صالح سے وہ فضیل بن یسار سے وہ امام ابوجعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ کی قبر کی زیارت کرنا نبیؐ کے ساتھ حج مبرور کرنے کے برابر ہے۔

حدیث ۷ مجھے محمد بن حسن بن علی بن مہزیار نے اپنے والد سے حدیث بیان کی وہ علی بن مہزیار سے وہ حسن بن سعید سے وہ صفوان بن یحییٰ سے وہ حریز سے وہ حسن بن محبوب سے وہ جمیل بن صالح سے وہ فضیل بن یسار سے وہ ان دونوں آئمہ (امام محمدؑ باقر اور امام جعفر صادق علیہ

السلام) سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ کی قبر کی زیارت کرنا اور نبیؐ کی قبر کی زیارت کرنا اور شہداء کی قبر کی زیارت کرنا نبیؐ کے ساتھ حج کرنے کے برابر درجہ رکھتی ہے۔

حدیث ۸

مجھے محمد بن حسن نے محمد بن حسن الصفار سے وہ محمد بن عیسیٰ بن عبید سے وہ ابوسعید قماط سے وہ ابن ابی یعفور سے اس نے کہا کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر کوئی شخص حج کا ارادہ کرے اور اس کے لیے اس نے ابھی تیاری نہ کی ہو پھر وہ حسینؑ کی قبر پر آیا اور عرفہ کی رات وہاں ٹھہرا تو وہ ٹھہرنا اس کے لیے اس کی جانب سے حج کے برابر ہوگا۔

حدیث ۹

مجھے محمد بن جعفر نے محمد بن حسین سے روایت کیا وہ محمد بن سنان وہ ابراہیم بن عقبہ سے اس نے کہا کہ میں نے عبد صالح (امام موسیٰ کاظمؑ) کو خط لکھا کہ اگر ہمارے سردار مناسب سمجھیں تو وہ ہم کو بتادیں کہ زیارت میں زیادہ افضل چیز کیا ہے اور کیا جس شخص کا حج فوت ہوگیا ہو تو زیارت کا ثواب حج کے برابر ہوسکتا ہے۔ آپؑ نے لکھا کہ جس شخص کا حج فوت ہوگیا تو زیارت حسینؑ حج کے برابر ہے۔

باب نمبر ﴿۶۵﴾

زیارت حسینؑ، حج وعمرہ کے برابر ہے

حدیث ① مجھے جعفر بن محمد بن ابراہیم بن عبیداللہ بن موسیٰ بن جعفر نے عبداللہ

بن احمد بن نہیک سے بیان کیا وہ محمد بن ابی عمیر سے وہ حسن احمسی سے وہ ام سعید احمسیہ سے انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے قبر حسینؑ کی زیارت کے متعلق دریافت کیا۔ آپؑ نے فرمایا یہ عمل حج اور عمرہ کے برابر اور اس کو زائد خیر و برکت میں سے بھی ملے گا اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔

حدیث ② اور انہی سے مروی ہے وہ عبداللہ بن نہیک سے وہ ابن ابی عمیر سے وہ

ہشام بن حکم سے وہ عبدالکریم بن حسان سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا کہ قبر حسینؑ کی زیارت کے متعلق جو کہا جاتا ہے یہ حج و عمرے کے برابر ہے اس کا کیا مفہوم ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا یہی وہ عمل (زیارت حسینؑ) ہے جو حج و عمرے کے برابر ہے، ایک آدمی حج کا ارادہ کرے اور اسکے لیے اس نے ابھی تیاری نہ کی ہو اور وہ حسینؑ کی قبر پر آئے تو اللہ عزوجل اس کے لیے ایک حج لکھ دیتا ہے اور اگر کوئی شخص عمرے کا ارادہ کرے مگر اس کے لیے تیاری نہ کر سکے اور وہ قبر حسینؑ کی زیارت کرے تو اس کے لیے اللہ عزوجل ایک عمرے کا ثواب لکھ دیتا ہے۔

حدیث ③ مجھے میرے والد اور محمد بن حسن نے حسین بن حسن بن ابان سے بیان

کیا وہ حسین بن سعید سے وہ قاسم بن محمد سے وہ اسحاق بن ابراہیم سے وہ ہارون بن خارجہ سے اس نے کہا ایک شخص نے امام ابوعبداللہؑ سے سوال کیا جب کہ میں بھی آپؑ کے پاس موجود تھا اس نے پوچھا کہ حسینؑ کی زیارت کرنے والے کو کیا کچھ ملے گا۔ آپؑ نے فرمایا حسینؑ کے ساتھ اللہ عزوجل نے چار ہزار فرشتے غبار آلود پراگندہ حال مقرر کئے ہیں جو ان کو قیامت تک روتے رہیں

گے۔(راوی کہتا ہے) میں نے امامؑ سے عرض کیا میرے ماں باپ آپؑ پر قربان آپؑ کے والد گرامیؑ نے تو حج اور عمرے کا ثواب روایت کیا ہے۔آپؑ نے فرمایا جی ہاں! حج اور عمرے کا ثواب ملتا ہے حتّٰی کہ آپؑ نے دس حج اور عمرے شمار کئے اور فرمایا اتنا ثواب ملتا ہے۔

حدیث ④

مجھے میرے والد اور علی بن حسین نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد سے وہ حسن بن علی وشاء سے وہ احمد بن عائذ سے وہ ابوخدیجہ سے وہ ایک آدمی سے اس نے امام ابوجعفرؑ سے قبر حسینؑ کی زیارت کے متعلق پوچھا تو آپؑ نے فرمایا اس کا ثواب حج اور عمرے کے برابر ہے اور دونوں ہاتھوں کو ملا کر فرمایا کہ خیر و برکات میں سے اس قدر بھی ملے گا۔

حدیث ⑤

مجھے میرے والد نے محمد بن یحییٰ سے بیان کیا وہ حمدان بن سلیمان نیشاپوری ابوسعید سے اس نے کہا ہم کو عبداللہ بن محمد یمانی نے منیع بن حجاج سے وہ یونس سے وہ ہشام بن سالم سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا قبر حسینؑ کی زیارت حج کے برابر ہے اور حج کے بعد مزید حج و عمرے کا ثواب ہوگا۔

حدیث ⑥

اسی سند کے ساتھ یونس سے مروی ہے وہ امام رضاؑ سے روایت کرتا ہے آپؑ نے فرمایا جس شخص نے قبر حسینؑ کی زیارت کی تو اس نے حج و عمرہ کرلیا۔میں نے پوچھا کیا اس سے حج اسلام ادا ہوجائے گا۔آپؑ نے فرمایا نہیں یہ کمزور کا طاقتور ہونے تک حج ہے۔کیا تم جانتے نہیں کہ بیت اللہ شریف میں ہر روز ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں یہاں تک کہ جب رات ہوجاتی ہے تو وہ اوپر چلے جاتے ہیں اور ان کے علاوہ دوسرے نیچے اتر آتے ہیں اور صبح تک وہ بیت اللہ کا طواف

کرتے رہتے ہیں اور حسین علیہ السلام کی زیارت اللہ کے ہاں بیت اللہ سے زیادہ عزت وتکریم رکھتی ہے اور ہر نماز کے وقت ان پر ستر ہزار غبار آلود پراگندہ حال فرشتے اترتے ہیں اور قیامت تک دوبارہ ان کی باری نہیں آئے گی۔

حدیث ⑦

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد اور محمد بن عبدالحمید سے وہ یونس بن یعقوب سے وہ ام سعید احمسیہ سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا کہ قبر حسینؑ کی زیارت میں کون سی چیز کا بطور فضیلت ذکر کیا جاتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا اے ام سعید! اس بارے میں ہم ایک حج اور ایک عمرے کا ذکر کرتے ہیں اور اس قدر خیر و برکات کا بھی اور آپؑ نے اپنے ہاتھوں کو کھولا اور انگلیاں الٹالیں۔

حدیث ⑧

مجھے محمد بن احمد بن ولید نے محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ حسین بن سعید سے وہ قاسم بن محمد سے وہ حبیب سے وہ فضیل بن یسار سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ عزوجل نے قبر حسینؑ پر چار ہزار فرشتے پراگندہ بال اور غبار آلود جسم کے ساتھ مقرر فرمائے ہیں جو قیامت تک ان کو روتے رہیں گے اور ان کی قبر اور شہداء کی قبر کی زیارت کرنا ایک حج اور عمرے کے برابر ثواب رکھتا ہے۔

حدیث ⑨

مجھے میرے والد اور مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ حسن بن علی کوفی سے وہ عباس بن عامر سے وہ ابان سے وہ حسین بن عطیہ ابوناب سے وہ بیاع سابری سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو شخص قبر حسینؑ پر آئے اللہ

عزوجل اس کے لیے حج اور عمرہ لکھ دیتا ہے اور پھر مکمل حدیث کو ذکر کیا۔

حدیث ⑩ اور اسی سند کے ساتھ عباس بن عامر سے بیان کیا وہ ابان بن عثمان سے اس نے کہا کہ مجھے ابوفلاں کندی نے امام ابوعبداللہؑ سے بیان کیا آپؑ نے فرمایا جو شخص قبر حسینؑ پر آئے تو اللہ اس کے لیے ایک حج اور عمرہ لکھ دیتا ہے۔

حدیث ⑪ مجھے محمد بن حسن بن علی نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا علی بن مہزیار سے بیان کیا وہ ابوالقاسم سے وہ قاسم بن محمد سے وہ اسحاق بن ابراہیم سے وہ ہارون بن خارجہ سے اس نے کہا ایک آدمی نے امام ابوعبداللہؑ سے سوال کیا میرے ماں باپ آپؑ پر قربان ہوں لوگوں نے آپؑ کے والد گرامیؑ سے نقل کیا ہے کہ زیارت حسینؑ ایک حج کے برابر ہے کیا یہ صحیح ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا ہاں! ایک حج اور ایک عمرے کے برابر ہے یہاں تک کہ آپؑ نے دس تک شمار فرمایا۔

حدیث ⑫ مجھے میرے مشائخ اور والد نے محمد بن یحییٰ عطار سے بیان کیا وہ عمر کی سے وہ اس سے جس نے اسے بیان کیا وہ محمد بن حسن سے وہ محمد بن فضیل سے وہ محمد بن مصادف سے اس نے کہا مجھے مالک جہنی نے امام ابوجعفرؑ سے قبر حسینؑ کی زیارت کے متعلق بیان کیا کہ جو شخص ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے ان کی زیارت کرے گا تو اللہ عزوجل اس کے لیے ایک حج لکھ دیتا ہے اور واپس جانے تک وہ حفاظت میں رہتا ہے اس نے کہا اسی سال مالک جہنی فوت ہو گئے میں حج کرنے کے لیے گیا تو امام ابوعبداللہؑ کی خدمت میں بھی حاضر ہوا اور عرض کیا کہ قبر حسینؑ کی زیارت کے بارے میں مجھے امام ابوجعفرؑ سے مالک نے ایک حدیث بیان کی تھی۔ آپؑ نے فرمایا لاؤ مجھے بھی

سناؤ تو میں نے امامؑ کو وہ حدیث سنائی جب ختم کی تو آپؑ نے فرمایا اے محمد! ہاں حج اور عمرے کا ثواب ملتا ہے۔

حدیث ۱۳

مجھے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے محمد بن یحییٰ عطار اور احمد بن ادریس سے بیان کیا وہ عمر کی سے وہ اس سے جس نے اسے بیان کیا وہ حماد بن عیسیٰ سے وہ حسین بن مختار سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے قبر حسینؑ کی زیارت کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا اس میں ایک حج اور عمرے کا ثواب ہے۔

حدیث ۱۴

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ حسن بن علی زیتونی سے وہ ہارون بن مسلم سے وہ عیسیٰ بن راشد سے اس نے کہا کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا میں آپؑ پر قربان جاؤں جو شخص قبر حسینؑ کی زیارت اور اسی کے پاس دو رکعت نماز پڑھے تو اس کو کیا ملے گا۔ آپؑ نے فرمایا اس کے لیے حج اور عمرہ کا ثواب لکھ دیا جائے گا۔ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں کیا اسی طرح اس شخص کو بھی ملے گا جو ایسے امام کی قبر پر آئے جس کی اطاعت فرض ہے آپؑ نے فرمایا اسی طرح ہر اس شخص کو ثواب ملے گا جو ایسے امام کی قبر پر آتا ہے جس کی اطاعت فرض ہے۔

حدیث ۱۵

مجھے محمد بن جعفر قرشی کوفی رزاز نے محمد بن حسین سے بیان کیا وہ محمد بن اسماعیل بن بزیع سے وہ صالح بن عقبہ سے وہ یزید بن عبدالملک سے اس نے کہا میں امام ابوعبداللہؑ کے ساتھ تھا تو ان کے پاس سے گدھوں پر سوار ایک قوم گزری انہوں نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے وہ کہنے لگے شہداء کی قبروں پر جا رہے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا شہید غریب کی زیارت سے کس نے تمہیں

روکا ہوا ہے؟ تو اہل عراق میں سے ایک آدمی نے امامؑ سے پوچھا کیا ان کی زیارت کرنا واجب ہے؟۔آپؑ نے فرمایا ان کی زیارت کرنا حج اور عمرے سے افضل ہے یہاں تک کہ آپؑ نے بیس حج اور عمرے شمار کئے پھر فرمایا یہ حج اور عمرے مقبول بھی ہوں گے۔(راوی کا بیان ہے) اللہ کی قسم میں ابھی امامؑ کے پاس سے اٹھا نہیں تھا کہ ایک آدمی آپؑ کے پاس آیا اور اس نے کہا میں نے انیس (۱۹) حج کئے ہیں آپؑ اللہ سے دعا کریں کہ وہ بیس حج مکمل کرنے کی توفیق دے۔آپؑ نے پوچھا کیا تو نے قبر حسینؑ کی زیارت کی ہے اس نے کہا نہیں۔آپؑ نے فرمایا ان کی زیارت کرنا بیس حجوں سے زیادہ افضل ہے۔

باب نمبر (۶۶)

زیارت حسینؑ کئی حج کے برابر ہے

حدیث ① مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن سنان سے وہ حسین بن مختار سے وہ زید شحام سے **وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ کی زیارت بیس حجوں کے برابر ہے بلکہ بیس حجوں سے بھی افضل ہے۔**

مجھے محمد بن یعقوب نے اپنے چند ساتھیوں سے بیان کیا انہوں نے احمد بن محمد سے اسی طرح اپنی سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔

حدیث ② مجھے محمد بن حسن نے محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن اسماعیل بن بزیع سے وہ صالح بن عقبہ سے وہ ابوسعید مدائنی سے **انہوں نے کہا میں امام ابوعبداللہؑ کے پاس گیا اور میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں کیا میں قبر حسینؑ پر جاؤں؟۔ آپؑ نے فرمایا اے ابوسعید! ہاں قبر حسینؑ پر ضرور جاؤ وہ تو رسولؐ اللہ کے بیٹے اور سب سے زیادہ پاکیزہ اور سب سے زیادہ عظیم اور سب سے بڑھ کر ہیں اگر تم ان کی زیارت کرو گے تو اللہ عزوجل تمہارے لیے پچیس حج لکھ دے گا۔**

مجھے محمد بن یعقوب نے محمد بن یحییٰ سے بیان کیا وہ محمد بن حسین بن ابوالخطاب سے وہ محمد بن اسماعیل سے اسی طرح اپنی سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔

حدیث ③ مجھے محمد بن جعفر نے محمد بن حسین سے بیان کیا وہ احمد بن نضر سے وہ شہاب بن عبدربیہ سے وہ ایک آدمی سے وہ شہاب سے **وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے مجھ سے پوچھا اے شہاب تم نے کتنے حج کئے ہیں؟۔ میں نے کہا انیس حج کئے تو آپؑ نے**

فرمایا بیس حج پورے کرلو تو تمہیں حسینؑ کی زیارت کا ثواب ملے گا۔

حدیث ۴ مجھے ابوالعباس نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے محمد بن الحسین بن سنان نے بیان کیا وہ حذیفہ بن منصور سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا امام ابوعبداللہؑ نے مجھ سے پوچھا تم نے کتنے حج کئے ہیں میں نے کہا انیس تو آپؑ نے فرمایا اگر تم نے اکیس حج پورے کر لئے تو تم اس شخص کی طرح ہوجاؤ گے جس نے حسینؑ کی زیارت کی۔

حدیث ۵ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ محمد بن حسین بن ابوالخطاب سے وہ محمد بن سنان سے وہ محمد بن صدقہ سے وہ صالح نیلی سے اس نے کہا امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جو شخص حسین علیہ السلام کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے ان کی قبر پر آئے گا تو وہ اس شخص کی طرح ہوگا جس نے رسولؐ اللہ کے ساتھ سو حج کئے ہوں۔

حدیث ۶ انہی سے مروی ہے وہ سعد سے وہ محمد بن حسین سے وہ محمد بن صدقہ سے وہ مالک بن عطیہ سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص حسینؑ کی زیارت کرے گا تو اللہ عزوجل اس کے لیے اسی (۸۰) مقبول حج لکھ دے گا۔

حدیث ۷ مجھے ابوالعباس کوفی نے محمد بن حسین سے بیان کیا وہ محمد بن اسماعیل سے وہ خیبری سے وہ موسیٰ بن قاسم سے انہوں نے کہا امامؑ ابوعبداللہ منصور عباسی کی حکومت کے ابتدائی دنوں میں نجف تشریف لائے تو آپؑ نے فرمایا اے موسیٰ! اس راستے کی طرف جاؤ اور راستے پر

کھڑے ہوجاؤ پھر دیکھو قادسیہ کی جانب سے ایک آدمی تمہارے پاس آئے گا جب وہ تمہارے قریب ہوجائے تو اس سے کہنا کہ رسولؐ اللہ کا فرزند آپ کو بلا رہا ہے تو وہ تمہارے ساتھ آجائے گا۔ (موسیٰ کا بیان ہے) میں جا کر راستے میں کھڑا ہو گیا حالانکہ بہت شدید گرمی کا موسم تھا لیکن میں مسلسل کھڑا رہا قریب تھا کہ میں آپؑ کی نافرمانی کرتے ہوئے وہاں سے ہٹ جاتا اور اس جگہ کو چھوڑ دیتا کہ اچانک میں نے دیکھا ایک آدمی کی شبیہ ایک اونٹ پر آتی ہوئی دکھائی دی میں مسلسل اسکی طرف دیکھتا رہا یہاں تک کہ وہ میرے قریب آ گیا تو میں نے کہا اے بھائی! اس طرف رسولؐ اللہ کا ایک فرزند تمہیں بلا رہا ہے اور انہوں نے ہی مجھے تمہارے متعلق بتایا تھا، اس نے کہا ہمارے ساتھ ان کی طرف چلو موسیٰ نے کہا میں اس کے ساتھ چل پڑا حتیٰ کہ اس نے خیمے کے قریب ایک کنارے پر اپنا اونٹ باندھا پھر خیمے میں داخل ہو گیا اور میں خیمے کے دروازے کے نزدیک ہو گیا تا کہ ان کی گفتگو سن سکوں اور میں ان کو نہیں دیکھ رہا تھا، امام ابوعبداللہؑ نے اس سے فرمایا تم فلاں فلاں جگہ سے آئے ہو اس نے کہا جی ہاں! میں فلاں فلاں جگہ سے آیا ہوں امامؑ نے پوچھا یہاں کیا لینے آئے ہو، اس نے کہا میں حسینؑ کی زیارت کے لیے آیا ہوں تو امامؑ نے فرمایا اس زیارت کے علاوہ تمہارا کوئی اور مقصد تو نہیں، اس نے کہا میں صرف زیارت حسینؑ کے لیے ہی آیا ہوں کہ ان کے پاس نماز پڑھوں اور ان کی زیارت کروں اور ان پر سلام پیش کروں اور واپس اپنے گھر کی طرف چلا جاؤں۔ امام ابوعبداللہؑ نے پوچھا ان کی زیارت کے ذریعے تم کیا چاہتے ہو اس نے کہا ہم ان کی زیارت میں اپنے نفسوں، اہل اور اولاد اور مال و معیشت اور اپنی ضروریات کو پورا کرنا چاہتے ہیں۔ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا اے یمنی بھائی کیا میں تمہیں اس سے زیادہ فضیلت نہ بیان کروں۔ اس نے کہا اے ابن رسولؐ مجھے کچھ زیادہ بھی بیان کریں تو آپؑ نے فرمایا حسینؑ کی زیارت کرنا رسولؐ اللہ کے ساتھ ایک پاکیزہ حج مقبول کے برابر ہے تو اس نے تعجب کیا امامؑ نے فرمایا اللہ کی قسم رسولؐ اللہ کے ساتھ دو پاکیزہ مقبول و

مبرور حجوں کے برابر ہے اس نے پھر تعجب کیا تو امامؑ مسلسل حجوں کی تعداد بڑھاتے رہے یہاں تک کہ آپؑ نے فرمایا زیارت حسینؑ رسولؐ اللہ کے ساتھ تیس پاکیزہ مقبول ومبرور حجوں کے برابر ہے۔

حدیث ⑧

مجھے علی بن حسین نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن اسماعیل سے وہ صالح بن عقبہ سے وہ یزید بن عبدالملک سے انہوں نے کہا کہ میں امام ابوعبداللہؑ کے ساتھ تھا کہ گدھوں پر سوار ایک جماعت گزری تو آپؑ نے مجھ سے پوچھا یہ لوگ کہاں جارہے ہیں؟۔ میں نے جواب دیا یہ لوگ شہداء کی قبروں کی زیارت کرنے جارہے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا غریب شہید کی زیارت سے ان کو کس نے روک رکھا ہے تو اہل عراق میں سے ایک آدمی نے ان سے کہا کیا ان کی زیارت واجب ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا ان کی زیارت کرنا حج وعمرے سے افضل ہے یہاں تک کہ آپؑ نے فرمایا بیس حجوں اور بیس عمروں سے افضل ہے پھر آپؑ نے فرمایا کہ مبرور اور مقبول حجوں اور عمروں سے افضل ہے یزید کہتا ہے اللہ کی قسم میں آپؑ کے ساتھ ہی کھڑا تھا کہ ایک آدمی نے آکر آپؑ سے پوچھا کہ میں انیس حج کر چکا ہوں اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے بیس حج مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپؑ نے اس سے فرمایا کیا تو نے قبر حسینؑ کی زیارت کی ہے تو وہ کہنے لگا نہیں۔ آپؑ نے فرمایا ان کی زیارت کرنا بیس حجوں سے بھی افضل ہے۔

حدیث ⑨

مجھے میرے والد اور علی بن حسین نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ ابوالقاسم ہارون بن مسلم بن سعدان سے وہ مسعدہ بن صدقہ سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا قبر حسینؑ کی زیارت کرنے والے کو کیا کچھ ملے گا؟۔ آپؑ نے فرمایا اس کے لیے رسولؐ اللہ کے ساتھ ایک حج لکھ دیا جائے گا۔ میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان جاؤں کیا واقعی رسولؐ اللہ کے

ساتھ ایک حج لکھ دیا جائے گا؟۔آپؑ نے فرمایا ہاں بلکہ دو حج۔میں نے کہا کیا واقعی دو حج؟۔آپؑ نے فرمایا ہاں دو حج بلکہ تین حج ملیں گے آپؑ مسلسل شمار کرتے رہے یہاں تک کہ دس تک پہنچ گئے۔ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں کیا دس حج نبیؐ کے ساتھ کرنے کا ثواب ملے گا؟۔آپؑ فرمانے لگے دس حج بلکہ بیس حج لکھے جائیں گے آپؑ مسلسل اس تعداد میں اضافہ کرتے رہے یہاں تک کہ پچاس تک پہنچ کر خاموش ہو گئے۔

حدیث ⑩

مجھے محمد بن حسن بن ولید نے محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ اپنے والد سے وہ عبداللہ بن مغیرہ سے وہ عبداللہ بن میمون قداح سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ سے پوچھا امام حسین علیہ السلام کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے اور تکبر سے بچتے ہوئے ان کی قبر کی زیارت کے لیے آنے والے کو کیا کچھ ملے گا؟۔ آپؑ نے فرمایا اس کے لیے ایک ہزار حج اور ایک ہزار مقبول عمرے لکھ دیئے جائیں گے اور اگر وہ بدبخت ہوگا تو نیک بختوں میں شمار کیا جائے گا اور وہ مسلسل اللہ عزوجل کی رحمت میں غوطہ زن ہوگا۔

باب نمبر ﴿۶۷﴾

زیارت حسینؑ کئی غلام آزاد کرنے کے برابر ہے

حدیث ① مجھے محمد بن جعفر رزاز کوفی نے محمد بن حسین زیات سے بیان کیا وہ محمد بن سنان سے وہ محمد بن صدقہ سے وہ صالح سے اس نے کہا امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا جو شخص حسینؑ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے ان کی قبر پر آئے گا تو اللہ عزوجل اس کے لیے ایک ہزار غلام آزاد کرنے کا اجر لکھ دے گا اور وہ شخص اس طرح ہو جائے گا کہ اس نے اللہ کی راہ میں ایک ہزار گھوڑے زین ولگام سمیت جہاد کرنے والوں کو دیئے۔

مجھے میرے والد اور محمد بن یعقوب نے محمد بن یحییٰ عطار سے بیان کیا ہے وہ محمد بن حسین بن ابو الخطاب سے اسی طرح اپنی سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔

حدیث ② مجھے ابوالعباس قرشی نے محمد بن حسین سے بیان کیا اور وہ محمد بن اسماعیل سے وہ صالح بن عقبہ سے وہ ابوسعید مدائنی سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں کیا میں رسولؐ اللہ کے بیٹے کی قبر پر جاؤں؟۔آپؑ نے فرمایا ضرور جاؤ اے ابوسعید! وہ تو تمام لوگوں سے افضل اور سب سے زیادہ پاکیزہ اور سب سے بڑھ کر نیک ہیں جب تم ان کی زیارت کرو گے تو اللہ عزوجل تمہارے لیے پچیس غلام آزاد کرنا لکھ دے گا۔

مجھے میرے والد نے اپنے چند ساتھیوں سے بیان کیا وہ سعد بن عبداللہ سے وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن اسماعیل سے وہ صالح بن عقبہ سے وہ ابوسعید مدائنی سے اس نے کہا میں نے امام ابو عبداللہ سے کہا پھر اسی کے مثل حدیث ذکر کی۔

باب نمبر ﴿۶۸﴾

زوار حسینؑ، شفاعت کریں گے

حدیث ① مجھے محمد بن حسین بن مت جوہری نے محمد بن احمد بن یحییٰ بن عمران اشعری سے بیان کیا وہ موسیٰ بن عمر سے وہ علی بن نعمان سے وہ عبداللہ بن مسکان سے اس نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا اللہ عزوجل قبر حسینؑ کی زیارت کرنے والوں کے لیے اہل عرفات سے پہلے تجلی فرمائے گا اور ان کی ضرورتیں پوری کرے گا اور ان کے گناہ معاف کردے گا اور انہیں ان کی مانگی ہوئی چیزیں عطا کرے گا پھر اس کے بعد اہل عرفات کی طرف متوجہ ہوگا پھر ان کے ساتھ بھی یہی سلوک کرے گا۔

حدیث ② مجھے میرے والد اور محمد بن حسن اور علی بن حسین نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ محمد بن عیسیٰ بن عبید سے وہ صفوان بن یحییٰ سے وہ ایک آدمی سے وہ سیف تمار سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ کی زیارت کرنے والا قیامت کے روز ایسے سو آدمیوں کی سفارش کرے گا جن پر آگ واجب ہو چکی ہوگی کیونکہ وہ دنیا میں حد سے بڑھنے والے تھے۔

حدیث ③ مجھے میرے والد اور محمد بن حسن اور علی بن حسین اور علی بن محمد بن قولویہ نے احمد بن ادریس اور محمد بن یحییٰ سے بیان کیا وہ عمر کی بن علی بوفکی سے اس نے کہا ہم کو یحییٰ نے وہ امام ابوجعفر ثانیؑ کا خدمت گزار تھا علی سے بیان کیا وہ صفوان جمال سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ سے پوچھا جو شخص حسینؑ کی قبر کے پاس حاکم وقت کے جور وستم سے قتل کیا گیا اس کے لیے کیا اجر ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا اس کے خون کا پہلا قطرہ

گرتے ہی اس کے تمام گناہ وخطائیں معاف کردی جائیں گی اورفرشتے اس کواس مٹی سے غسل دیں گے جس سے وہ پیدا کیا گیا حتّٰی کہ اس کوانبیاء کی طرح خالص کردیا جائے گا اور جو کچھ اہل کفروفساد کی مٹی کی میل کچیل اس کے ساتھ لگی ہوگی وہ اس سے دور کردی جائے گی اوراس کے دل کودھویا جائے گا اوراس کوکھول کراس میں ایمان بھردیا جائے گا پھر وہ اللہ عزوجل کواس حال میں ملے گا کہ اس کا دل اور بدن ہرقسم کی آمیزش سے خالص ہوگا اوراسکے لیے اس کے اہل خاندان اوراسکے رشتہ داروں میں سے ہزار افراد کے حق میں اس کی شفاعت لکھ دی جائے گی فرشتے، جبرائیل اور ملک الموت اس کی بلندی درجات کے لیے دعا کریں گے اوراس کا کفن اورخوشبو جنت سے لائی جائے گی اوراسکی قبر کو کشادہ کردیا جائے گا اوراس کی قبر میں اس کے لیے روشن چراغ رکھ دیئے جائیں گے اوراس کے لیے جنت کی جانب سے ایک دروازہ کھول دیا جائے گا اورفرشتے اس کے پاس جنت سے عمدہ عمدہ نعمتیں لے کرآئیں گے اوراٹھارہ دن بعد اس کوحظیرۃ القدس (جنت کا ایک درجہ ہے) کی طرف اٹھالیا جائے گا اوروہ وہاں پراولیاءاللہ کے ساتھ رہے گا یہاں تک کہ وہ نفخہ (قیامت) واقع ہوگی جو کوئی چیز بھی باقی نہ چھوڑے گا اورجب دوسرا نفخہ ہوگا تو وہ اپنی قبر سے نکلے گا سب سے پہلے اس سے رسولؐ اللہ مصافحہ کریں گے اورامیرؑ المومنین اوراوصیاءؑ بھی اوروہ اس کوخوشخبری دیں گے اوراس کوکہیں گے ہمارے ساتھ رہو اوراسے حوض پر کھڑا کریں گے اوروہ اس سے خود بھی پیئے گا جس کو چاہے گا اس کوبھی پلائے گا۔

حدیث ④

مجھے میرے والد نے حسین بن حسن بن ابان سے بیان کیا وہ محمد بن اورمز سے وہ ابوعبداللہ مومن سے وہ ابن مسکان سے وہ سلیمان بن خالد سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا اللہ ہر دن اوررات میں زمین کی طرف ایک لاکھ مرتبہ نظر فرماتا

ہے جس کو چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے عذاب کرتا ہے اور خاص طور پر زائرین حسینؑ اور ان کے گھر والوں اور جن کے متعلق وہ قیامت کے دن سفارش کرے گا ان سب کو معاف کر دیتا ہے۔(راوی کا بیان ہے) میں نے کہا اگر چہ کسی شخص پر آگ واجب ہو چکی ہو پھر بھی اس کو معاف کر دیا جائے گا؟۔آپؑ نے فرمایا اگر چہ اس پر آگ واجب ہو چکی ہو پھر بھی اسے معاف کر دیا جائے گا بشرطیکہ وہ ناصبی نہ ہو۔

حدیث ⑤

مجھے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے اپنے والد عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ سے بیان کیا وہ حسن بن محبوب سے وہ عبداللہ بن وضاح سے وہ عبداللہ بن شعیب تیمی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا قیامت کے روز ایک منادی کرنے والا منادی کرے گا۔آل رسولؐ کے شیعہ کہاں ہیں تو لوگوں میں سے بہت سی گردنیں اونچی ہونگی (جن کو اللہ کے سوا کوئی بھی شمار نہیں کر سکے گا) وہ لوگوں کی ایک جانب سے کھڑے ہونگے اس کے بعد ایک منادی کرنے والا پکارے گا۔قبر حسین علیہ السلام کے زائرین کہاں ہیں تو کثیر تعداد میں لوگ کھڑے ہونگے ان سے کہا جائے گا جن کو تم پسند کرتے ہو ان کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں چلے جاؤ تو جو شخص جس کو پسند کرے گا اس کو پکڑ لے گا یہاں تک کہ لوگوں میں سے ایک آدمی اس شخص سے کہے گا اے فلاں کیا تو مجھے پہچانتا نہیں میں تو وہ شخص ہوں جو کہ فلاں فلاں دن تمہارے لیے کھڑا ہوا تھا (تمہاری حمایت میں) تو وہ خود اس کو جنت میں داخل کرے گا اور کوئی بھی اس کو روک ٹوک نہ کرے گا۔

باب نمبر ﴿۶۹﴾

زیارت حسینؑ سے تکالیف دور ہوتی ہیں اور حاجتیں پوری ہوتی ہیں

حدیث ① مجھے ابوالقاسم جعفر بن محمد بن ابراہیم بن عبداللہ الموسوی العلوی نے عبداللہ بن نہیک سے بیان کیا وہ ابن ابی عمیر سے وہ ہشام بن حکم سے وہ فضیل بن یسار سے اس نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا تمہاری جانب ایک قبر (قبر حسینؑ) ہے جو بھی اس پر جاتا ہے تو اللہ عزوجل اس کی مصیبت دور کر دیتا ہے اور اس کی ہر حاجت پوری کر دیتا ہے۔

حدیث ② انہی سے مروی ہے وہ عبداللہ بن نہیک سے وہ محمد بن احمد بن ابی عمیر سے وہ سلمہ سابری سے وہ ابوالصباح کنانی سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمہاری جانب ایک قبر ہے (قبر حسینؑ) جو مصیبت زدہ اس قبر پر آتا ہے اللہ عزوجل اس سے مصیبت کو دور کر دیتا ہے اور اس کی حاجت پوری کر دیتا ہے اور ان (حسینؑ) کی قبر کے پاس چار ہزار فرشتے اس دن سے مقرر ہیں جس دن سے آپؑ شہید ہوئے وہ فرشتے غبار آلود پراگندہ حال قیامت تک حسینؑ کو روتے رہیں گے جو شخص ان کی زیارت کو جائے گا تو وہ فرشتے اس کو محفوظ جگہ تک الوداع کریں گے اور جو کوئی بیمار ہو جائے گا وہ اس کی تیمارداری کریں گے اور جو کوئی فوت ہو جائے گا وہ اس کے جنازے کے ساتھ جائیں گے۔

حدیث ③ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ علی بن اسماعیل بن عیسیٰ سے وہ محمد بن عمرو بن زیات سے وہ کرام سے وہ اسماعیل بن جابر سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حسینؑ کا قتل ایک بہت بڑی مصیبت ہے اور یہ اللہ عزوجل پر حق ہے کہ اس (قبر حسینؑ) پر جو بھی مصیبت زدہ آئے وہ اس کے ثواب سے اس کو

خوش کردے۔

حدیث ۴ مجھے محمد بن حسن بن محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ حسن بن علی بن فضال سے وہ مفضل بن صالح سے وہ محمد بن علی حلبی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا اللہ عزوجل نے ہماری ولایت مختلف شہروں پر پیش کی تو اسے اہل کوفہ کے علاوہ کسی نے بھی قبول نہ کیا اور اس کی جانب ایک قبر ہے جو مصیبت زدہ بھی اس کی طرف جائے اور چار رکعت نماز اس کے پاس پڑھے تو اللہ عزوجل اسے خوش وخرم واپس بھیجتا ہے اور اسکی ہر حاجت پوری فرماتا ہے۔

حدیث ۵ مجھے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے اپنے والد سے بیان کیا وہ حسن بن محبوب سے وہ علاء بن رزین سے وہ محمد بن مسلم سے وہ امام ابوجعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ صاحب کربلا، مظلوم، مکروب، پیاسے اور ظلم و جور سے قتل کئے گئے اور اللہ عزوجل پر حق ہے کہ جو بھی لاچار مصیبت زدہ، گناہگار، مغموم، پیاسا اور آفت زدہ ان کے پاس آئے اور وہاں دعا کرے پھر حسینؑ کی زیارت کے وسیلہ اللہ کے سامنے پیش کرے تو اللہ عزوجل اس کی مصیبت کو دور کرے گا اور جو بھی اس نے مانگا وہ اسے عطا کرے گا اس کے گناہ معاف کردے گا اور اس کی عمر میں برکت ڈال دے گا اور اس کے رزق میں فراوانی پیدا کرے گا۔ لہٰذا اے صاحبان عقل عبرت حاصل کرو۔

حدیث ۶ مجھے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت اور محمد بن حسن

نے محمد بن یحییٰ اور احمد بن ادریس سے بیان کیا وہ عمر کی سے وہ یحییٰ سے جو کہ امام ابوجعفرؑ کے خدمت گزار تھے وہ ہمارے بعض ساتھیوں سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کوفہ کی پشت پر ایک قبر (قبر حسینؑ) ہے کبھی بھی کوئی مصیبت زدہ وہاں نہیں آیا مگر اللہ نے اس کی مصیبت دور کر دی۔

حدیث ⑦

مجھے محمد بن جعفر نے محمد بن حسن بن ابوالخطاب سے بیان کیا وہ محمد بن ناجیہ سے وہ عامر بن کثیر سے وہ ابونمر سے اس نے امام ابوجعفرؑ سے روایت کیا کہ آپؑ نے فرمایا ہماری ولایت مختلف شہر والوں پر پیش کی گئی مگر اہل کوفہ کی طرح کسی نے اسے قبول نہیں کیا اس لیے کہ وہاں امیر المومنین علی علیہ السلام کا مدفن ہے اور اس کی ایک طرف دوسری قبر بھی ہے جو حسینؑ کا مدفن ہے جو شخص بھی ان کی قبر پر آتا ہے اور وہاں پر دو یا چار رکعت نماز ادا کرتا ہے اس کے بعد اللہ عزوجل سے اپنی حاجت کا سوال کرتا ہے تو اللہ عزوجل اس کے لیے اس کی ضرورت کو پورا کر دیتا ہے اور اس قبر کو ہر روز ایک ہزار فرشتے آ کر گھیر لیتے ہیں۔

حدیث ⑧

مجھے ابوالعباس کوفی نے محمد بن حسین سے بیان کیا وہ صفوان سے وہ ولید بن حسان سے اور ابن ابی یعفور سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا آپؑ کی محبت کی وجہ سے میں نے یہاں آنے کی تکلیف برداشت کی ہے۔ آپؑ نے مجھ سے فرمایا۔ (لا تَشكُ رِبِّك) اپنے رب کا شکوہ نہ کرو۔ تو وہاں کیوں نہیں گیا جس کا تجھ پر مجھ سے زیادہ حق ہے۔ (راوی کا بیان ہے) مجھے ان کا یہ فرمانا کہ تو وہاں کیوں نہیں گیا جس کا تجھ پر مجھ سے زیادہ حق ہے" اپنے رب کا شکوہ نہ کر" کہنے سے زیادہ شدید گزرا۔ میں نے پوچھا آپؑ سے زیادہ مجھ پر کس کا حق ہے؟۔

آپؑ نے فرمایا حسینؑ بن علیؑ کا تم ان کے پاس کیوں نہیں گئے اور وہاں اللہ عزوجل سے دعا کیوں نہیں کی اور اپنی حاجتیں ان پر کیوں نہیں پیش کیں۔

قول مترجم:۔

اس حدیث میں ایک عظیم غلط فہمی کا ازالہ کیا گیا ہے۔ کچھ عرصے پہلے خود شیعوں کے ایک گروہ نے یہ فتنہ کھڑا کیا تھا کہ اِس زمانے میں ''یا علی مدد'' نہیں کہنا چاہیئے بلکہ یا صاحبؑ الزمان ادرکنی'' کہنا چاہیئے کیونکہ ہمارے زمانے کے امام وہ ہیں۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اسی فتنے کی سرکوبی کی ہے۔ وہؑ اپنے زمانے کے امام تھے اس کے باوجود انہوں نے فرمایا کہ ''حسینؑ کا حق مجھ سے زیادہ ہے''۔ بالکل اسی طرح مولا امیرؑ المومنین کا حق تمام ائمہؑ سے افضل ہے کیونکہ وہ تمام انبیاءؑ اور تمام امتوں کیلئے ''سلطاناً نصیرا ہیں''۔

حدیث ⑨

مجھے حکیم بن داؤد بن حکیم نے مسلمہ بن خطاب سے بیان کیا وہ ابراہیم بن محمد سے وہ علی بن معلّٰی سے وہ اسحاق بن زیاد سے اس نے کہا ایک آدمی امام ابوعبداللہؑ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے اپنی تمام چیزوں کے عوض میں سونا چاندی لے لیا ہے اور اپنی زمین فروخت کر دی ہے اور میں نے سوچا کہ جا کر مکہ میں آباد ہو جاؤں۔ آپؑ نے فرمایا۔ (لا تفعل، فإنّ مكّة يكفرون بالله جهرة) ایسا مت کرنا کیونکہ مکہ میں اللہ کے ساتھ اعلانیہ کفر ہوتا ہے۔ اس نے کہا کیا حرم رسولؐ میں؟۔ آپؑ نے فرمایا (هم شرٌّ منهم) اہل مدینہ تو اس سے بھی زیادہ برے ہیں۔ اس نے پوچھا کہ پھر میں کہاں آباد ہوں؟۔ آپؑ نے فرمایا عراق کے شہر کوفہ میں کیونکہ اس کے اس جانب بارہ میل تک برکت ہے اور اس کی ایک جانب قبر ہے جہاں کبھی بھی کوئی مصیبت زدہ

اور صاحب تکلیف ایسا نہیں آیا مگر اللہ نے اس کی پریشانی دور کر دی۔

قول مترجم:۔

ہر زمانے میں مکّہ اور مدینہ کے باسیوں کو بہت محترم سمجھا جاتا رہا ہے لیکن امامؑ کے فرمان سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ کل بھی سرکش تھے اور آج بھی بدترین مخلوق ہیں۔

باب نمبر (۷۰)

روز عرفہ زیارت حسینؑ کا ثواب

حدیث ① مجھے محمد بن جعفر قرشی رزاز کوفی نے اپنے ماموں محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے بیان کیا وہ محمد بن اسماعیل سے وہ صالح بن عقبہ سے وہ بشیر دھان سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا مجھ سے حج فوت ہوگیا تو میں نے قبر حسینؑ کے پاس عرفہ کا دن گزارا۔ آپؑ نے فرمایا بشیر تم نے بہت اچھا کیا جو مومن حسینؑ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے یوم عید کے علاوہ کسی دن ان کی قبر پر آئے گا تو اللہ عزوجل اس کے لیے بیس حج اور بیس عمرے مبرور اور مقبول اور بیس غزوے نبی مرسل یا امام عادلؑ کے ساتھ لکھ دے گا اور جو شخص ان کے پاس عید کے دن آئے گا تو اللہ عزوجل اس کے لیے سو حج اور سو عمرے اور سو غزوے نبی مرسل یا امام عادلؑ کے ساتھ لکھ دے گا اور جو شخص عرفہ کے دن ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے ان کی قبر پر آئے گا تو اللہ عزوجل اس کے لیے ایک ہزار حج اور ایک ہزار عمرے اور ایک ہزار غزوے نبی مرسل یا امام عادلؑ کے ساتھ لکھ دے گا۔ (بشیر کا بیان ہے) میں نے امامؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ ان اجر و ثواب کا تعلق کس طرح مجھ سے ہوسکتا ہے جب کہ میں نے موقف کو ترک کیا ہے؟۔ آپؑ نے میری طرف غضب ناک ہو کر نگاہ کی اور فرمایا اے بشیر! مومن عرفہ کے دن فرات میں غسل کر کے جب قبر حسینؑ پر آتا ہے پھر ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اللہ عزوجل اس کے لیے ہر قدم کے بدلے ایک حج مع مناسک اور ایک غزوہ لکھ دیتا ہے۔

حدیث ② مجھے میرے والد اور علی بن حسین اور محمد بن حسین نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ علی بن اسماعیل بن عیسیٰ سے وہ محمد بن عمرو بن سعید زیات سے وہ داؤد بن رقی سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ اور امام ابوالحسن موسیٰ بن جعفرؑ اور امام ابوالحسن علی بن موسیٰؑ کو فرماتے

ہوئے سنا کہ جو شخص عرفہ (۹ رذی الحجہ) کے دن قبر حسینؑ پر آئے گا تو اللہ عزوجل اس کو قلبی سکون اور شفا عطا کرے گا۔

حدیث ③

انہی سے مروی ہے وہ سعد سے وہ ہیثم بن ابومسروق نہدی سے وہ علی بن اسباط سے وہ ہمارے بعض ساتھیوں سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا اللہ عزوجل عرفہ کی دوپہر قبر حسینؑ کے زائرین کی طرف دیکھنے کے ساتھ ابتدا کرتا ہے میں نے پوچھا اہل موقف (حاجیوں) کی طرف نظر کرنے سے بھی پہلے؟۔ آپؑ نے فرمایا ہاں! میں نے پوچھا وہ کس طرح؟۔ آپؑ نے فرمایا حج تو ولد الزنا بھی کرتے ہیں لیکن کبھی بھی کوئی ولد الزنا زیارت حسینؑ نہیں کرسکتا۔

قول مترجم:۔

اس حدیث سے حج اور زیارت قبر حسینؑ میں فرق ظاہر ہوجاتا ہے۔ لہٰذا جب ان دونوں میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا ہو تو ضروری ہے کہ انسان پہلے اپنی طہارتِ ولادت کا یقین حاصل کرے اس کے بعد حج کرے۔

حدیث ④

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ موسیٰ بن عمر سے وہ علی بن نعمان سے وہ عبداللہ بن مسکان سے اس نے کہا امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا اللہ عزوجل اہل عرفہ (حاجیوں) سے قبل حسینؑ کے زائرین کے لیے تجلی فرماتا ہے اور ان کی حاجتیں پوری کرتا ہے اور ان کے گناہ معاف کرتا ہے اور ان کی شفاعت قبول کرتا ہے پھر اس کے بعد اہل عرفات کی طرف

متوجہ ہوتا ہے پھر ان کے ساتھ بھی یہی سلوک کرتا ہے۔

حدیث ۵

مجھے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے محمد بن یحییٰ العطار سے بیان کیا وہ ہمدان بن سلیمان نیشاپوری اور سعید سے اس نے کہا ہم کو عبداللہ بن محمد یمانی نے منیع بن حجاج سے بیان کیا ہے وہ یونس بن یعقوب بن عمار سے بیان کرتے ہیں **وہ امام ابوعبداللہؑ** سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جس شخص سے عرفات میں عرفہ فوت ہو گیا اور پھر اس نے قبر حسینؑ کو پالیا تو وہ اس کے ثواب سے محروم نہ ہوگا کیونکہ اللہ عزوجل عرفات والوں سے پہلے قبر حسینؑ والوں سے ابتدا کرے گا اس کے بعد اپنے نفس میں جگہ دے گا۔

حدیث ۶

مجھے میرے والد اور علی بن حسین نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن خالد برقی سے وہ قاسم بن یحییٰ بن حسن بن راشد سے وہ اپنے دادا حسن سے وہ یونس بن ظبیان سے اس نے کہا کہ **امام ابوعبداللہؑ** نے فرمایا جس شخص نے شعبان کی پندرھویں رات اور عید الفطر کی رات اور عرفہ کی رات ایک ہی سال میں حسینؑ کی زیارت کی تو اللہ عزوجل اس کے لیے ایک ہزار حج مقبول اور ایک ہزار مقبول عمرے لکھ دے گا اور دنیا و آخرت کی حاجتوں میں سے اس کی ایک ہزار حاجتوں کو پورا کر دے گا۔

حدیث ۷

مجھے محمد بن حسن بن ولید نے محمد بن حسن الصفار سے روایت کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن خالد برقی سے وہ حنان بن سدیر سے وہ اپنے والد سے **وہ امام ابوعبداللہؑ** سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جب عرفہ کا دن ہوتا ہے تو اللہ عزوجل حسینؑ کی قبر کے

زائرین کی طرف نگاہ فرماتا ہے اور ان سے فرماتا ہے نئے سرے سے عمل کی ابتدا کرو میں نے تمہارے سارے پچھلے گناہ معاف کر دیئے ہیں اس کے بعد عرفات والوں پر نظر فرماتا ہے۔

حدیث ۸

مجھے محمد بن جعفر نے محمد بن حسین سے بیان کیا اس نے اس سے بیان کیا جس نے اس سے ذکر کیا وہ عمر بن حسن عرزمی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جب عرفہ کا دن ہوتا ہے تو اللہ عزوجل قبر حسینؑ کے زائرین کی طرف نظر فرماتا ہے اور فرماتا ہے لوٹ جاؤ تمہارے سابقہ سب کے سب گناہ معاف کر دیئے گئے اور ان میں سے کسی ایک پر بھی کوئی گناہ اس کی واپسی کے دن سے ستر دن تک نہیں لکھا جائے گا۔

حدیث ۹

مجھ سے میرے والد اور میرے ساتھیوں کی ایک جماعت نے محمد بن یحییٰ اور احمد بن ادریس سے بیان کیا وہ عمر کی بن علی سے وہ یحییٰ سے جو کہ امام ابوجعفرؑ ثانی کے خادم ہیں وہ محمد بن سنان سے وہ بشیر دھان سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا (آپؑ حیرہ میں تھے اور آپؑ کے ساتھ شیعوں کی ایک جماعت بھی تھی) آپؑ نے اپنے چہرہ مبارک کا رخ میری طرف موڑا اور فرمایا اے بشیر! کیا تو نے اس سال حج کیا۔ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں نہیں کیا مگر میں نے عرفہ کا دن قبر حسینؑ پر گزارا۔ آپؑ نے فرمایا اے بشیر! اللہ کی قسم تجھ سے کوئی چیز فوت نہیں ہوئی اس میں سے جو مکہ میں مکہ والوں کے لیے تھی۔ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں کیا اس میں عرفات بھی آتا ہے مجھ سے اس کی وضاحت فرمائیں؟۔ آپؑ نے فرمایا اے بشیر! تم میں سے کوئی شخص فرات کے کنارے پر غسل کرتا ہے پھر قبر حسینؑ پر ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے آتا ہے تو اللہ عزوجل اسکو اس کے ہر قدم کے بدلے میں جس کو وہ اٹھاتا ہے اور

رکھتا ہے سو مقبول عمرے اور رسولؐ اللہ کے ساتھ اللہ اوراس کے رسولؐ کے دشمنوں سے سو غزوے لڑنے کا ثواب دیتا ہے۔اے بشیر! سن لے اور جس کا دل اس بات کا متحمل ہوسکتا ہے اس تک یہ بات پہنچا دے کہ جو شخص عرفہ کے دن حسینؑ کی زیارت کرتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہوتا ہے جس نے عرش پر اللہ کی زیارت کی ہے۔

حدیث ⑩

مجھے محمد بن عبدالمومن نے محمد بن یحییٰ سے بیان کیا وہ محمد بن حسن الصفار سے وہ احمد بن محمد کوفی سے وہ محمد بن جعفر بن اسماعیل عبدی سے وہ محمد بن عبداللہ بن مہران سے وہ محمد بن سنان سے وہ یونس بن ظبیان سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جس شخص نے عرفہ کے دن قبر حسینؑ کی زیارت کی تو اللہ عزوجل اس کے لیے قائم علیہ السلام کے ساتھ دس لاکھ حج لکھ دے گا اور رسولؐ اللہ کے ساتھ دس لاکھ عمرے لکھ دے گا اور دس لاکھ غلام آزاد کرنا لکھ دے گا اور دس لاکھ اللہ کی راہ میں گھڑسوار تیار کرنے کا ثواب لکھ دے گا اور اللہ عزوجل اس کا نام اپنا صدیق بندہ رکھے گا کہ جس نے اس کے وعدے کو پورا کیا۔فرشتے کہیں گے کہ وہ صدیق ہے جس کو اللہ نے اپنے عرش مجید پر پاک قرار دیا ہے اور زمین میں اس کا نام ''کروب'' (فرشتۂ مقرب و سردار) رکھا ہے۔

حدیث ⑪

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن اسماعیل بن بزیع سے وہ صالح بن عقبہ سے وہ بشیر دھان سے اس نے کہا امام جعفر بن محمد علیہ السلام نے فرمایا جو شخص عرفہ کے دن قبر حسینؑ کی زیارت اس کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے کرے گا تو اللہ عزوجل اس کے لیے ایک ہزار حج اور ایک ہزار عمرے اور ایک ہزار نبی مرسل کے

ساتھ مل کر غزوے کرنے کا ثواب لکھ دے گا اور جس شخص نے پہلی رجب کو زیارت کی تو لازمی طور پر اللہ اس کو معاف کر دے گا۔

حدیث ⑫

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ محمد بن عیسیٰ بن عبید سے وہ محمد بن سنان سے وہ ابوسعید قماط سے وہ یسار سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص تنگدست ہو اور حج کی تیاری نہ کر سکے تو اس کو چاہیے کہ وہ قبر حسینؑ پر آئے اور وہاں عرفہ کا دن گزارے تو یہ اس کے حج کے لیے کافی ہو جائے گا میں یہ نہیں کہتا کہ یہ حج اسلام کا بدل ہے مگر تنگدست کے لیے، جبکہ صاحب وسعت حج الاسلام ادا کر چکا ہو پھر وہ نفل حج یا عمرہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہو مگر اس کو دنیاوی مشاغل نے روک رکھا ہو یا کسی نافرمان حکمران نے اسے روک دیا ہو تو وہ عرفہ قبر حسینؑ پر آئے یہ اس کی جانب سے حج اور عمرے کا بدل ہو جائے گا اور اللہ عزوجل اس کو نعمتیں بھی کئی گنا زیادہ دے گا۔ (راوی کا بیان ہے) میں نے پوچھا کتنے حج اور عمرے کے برابر ہو گا۔ آپؑ نے فرمایا یہ بات شمار سے باہر ہے۔ میں نے کہا سو مراد ہیں۔ آپؑ نے فرمایا اس کو کون شمار کر سکتا ہے۔ میں نے کہا ایک ہزار؟۔ آپؑ نے فرمایا اس سے بھی زیادہ۔ پھر آپؑ نے فرمایا اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا بھی چاہو تو نہیں کر سکو گے اللہ عزوجل واسع اور کریم ہے۔

باب نمبر (۱۷)

عاشور کے دن زیارت حسینؑ کا ثواب

حدیث ۱ مجھے میرے والد اور بھائی اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے محمد بن یحییٰ سے بیان کیا وہ محمد بن علی مدائنی سے اس نے کہا مجھے محمد بن سعید بجلی نے قبیصہ سے خبر دی وہ جابر جعفی سے اس نے کہا میں امام جعفر بن محمد علیہ السلام کے پاس عاشور کے دن حاضر ہوا تو آپؑ نے مجھے فرمایا۔(هؤلاء زُوّار الله) وہ لوگ اللہ کے زائرین ہیں، اور جس کی زیارت کی جاتی ہے اس پر حق ہے کہ وہ زائر کی تکریم کرے۔ لہٰذا جو شخص قبر حسینؑ کے پاس شب عاشور گزارے گا تو اللہ عزوجل کو اس حال میں ملے گا کہ وہ خون میں لت پت ہوگا گویا کہ وہ حسینؑ کے ساتھ کربلا کے میدان میں قتل کیا گیا اور جس شخص نے یوم عاشورہ حسینؑ کی زیارت کی اور ان کے پاس رات گزاری تو وہ اس شخص کی طرح ہوگا جو ان کے سامنے شہید ہوا۔

حدیث ۲ مجھے ابوعلی محمد بن ھمام نے جعفر بن محمد مالک فزاری سے بیان کیا اس نے کہا مجھے احمد بن علی بن عبید جعفی نے حسین بن سلیمان سے بیان کیا وہ حسین بن راشد سے وہ حماد بن عیسیٰ سے وہ حریز سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جس شخص نے عاشورہ کے دن حسینؑ کی زیارت کی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔

حدیث ۳ مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے بیان کیا وہ یعقوب بن یزید انباری سے وہ محمد بن ابی عمیر سے وہ زید شحام سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص حسینؑ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے عاشورہ کے دن ان کی زیارت کرے گا تو وہ اس شخص کی طرح ہوگا جس نے اللہ عزوجل کی اس کے عرش پر زیارت کی۔

حدیث ۴ مجھے حسین بن محمد بن عامر نے معلّٰی بن محمد بن بیان کیا وہ محمد بن جمہور عمی سے وہ اس سے جس نے اس کو آئمہؑ سے بیان کیا آپؑ نے فرمایا جو شخص عاشورہ کے دن حسینؑ کی زیارت کرے گا تو وہ اس شخص کی طرح ہوگا جو ان کے سامنے خون میں لت پت ہوا تھا۔

حدیث ۵ محمد بن ابی سیار مدائنی نے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا جو شخص عاشورہ کے دن قبر حسینؑ کے پاس پانی پلائے گا تو وہ اس شخص کی طرح ہوگا جس نے حسینؑ کے لشکر کو پانی پلایا اور ان کے ساتھ شہید ہوا۔

حدیث ۶ مجھے جعفر بن محمد بن ابراھیم موسوی نے عبداللہ بن نہیک سے بیان کیا وہ ابن ابی عمیر سے وہ زید شحام سے وہ جعفر بن محمد صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص شعبان کی نصف رات (شب براءت) کو حسینؑ کی زیارت کرے گا تو اللہ عزوجل اس کے گزشتہ اور آئندہ سارے گناہ معاف کر دے گا اور جو شخص عرفہ کے دن ان کی زیارت کرے گا تو اللہ عزوجل اس کے لیے ایک ہزار مقبول حج اور ایک ہزار مبرور عمروں کا ثواب لکھ دے گا اور جو شخص عاشورہ کے دن ان کی زیارت کرے گا تو گویا اس نے عرش پر اللہ کی زیارت کی۔

مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر نے اپنے والد عبداللہ بن جعفر حمیری سے بیان کیا وہ محمد بن حسین سے وہ حمدان بن معافا سے وہ ابن ابی عمیر سے وہ زید شحام سے انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے اسی طرح ذکر کیا ہے۔

حدیث ⑦ مجھے حکم بن داؤد بن حکیم وغیرہ نے محمد بن موسیٰ ھمدانی سے بیان کیا وہ محمد بن خالد قیانسی سے وہ سیف عمیرہ اور صالح بن عقبہ سے وہ علقمہ بن محمد حضرمی اور محمد بن اسماعیل سے وہ صالح بن عقبہ سے وہ مالک جہنی سے وہ امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص محرم الحرام میں عاشورہ کے دن حسینؑ کی زیارت کرے گا اور ان کے پاس روتا رہے گا تو وہ اللہ عزوجل کو اس حال میں ملے گا کہ بیس لاکھ حجوں اور بیس لاکھ عمروں اور بیس لاکھ غزوات کا ثواب اس کے لیے لکھ دیا جائے گا اور ہر حج وعمرہ اور ہر غزوے کا ثواب رسولؐ اللہ کے ساتھ حج کرنے، عمرہ کرنے اور غزوہ کرنے کے ثواب کی طرح ہے اور اسی طرح آئمہ طاہرینؑ کے ساتھ۔ (راوی کا بیان ہے) میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں اس شخص کو کیا ملے گا جو دور بلکہ بہت دور رہتا ہے اور اس دن کربلا آنا اس کے لیے ممکن نہ ہو؟۔ آپؑ نے فرمایا وہ شخص صحرا کی طرف نکل جائے یا اپنے گھر میں کسی اونچی جگہ پر چلا جائے اور کربلا کی طرف رخ کر کے سلام پیش کرے اور حسینؑ کے قاتل پر شدید قسم کی بددعا کرے اور اسکے بعد دو رکعت نماز ادا کرے اور یہ تمام اعمال زوال سے پہلے دن کے شروع میں ہی بجالائے پھر حسینؑ کو پکار کر روئے اور جو افراد گھر میں موجود ہوں انہیں بھی ان پر رونے کا حکم دے اور اپنے گھر میں مقیم رہے ان کی مصیبت کا جزع فزع کے ساتھ اظہار کرے اور مختلف گھروں میں ایک دوسرے سے روتے ہوئے ملاقات کریں اور ایک دوسرے کو حسینؑ کی تکلیفوں پر تعزیت کریں تو میں ان کو مذکورہ تمام ثواب کی ضمانت دیتا ہوں۔ (راوی کا بیان ہے) میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں کیا آپؑ ان کے لیے ضمانت دیتے ہیں اور ذمہ لیتے ہیں جو اس طرح کرے گا اسکو پورا پورا ثواب ملے گا۔ آپؑ نے فرمایا ہاں! میں ایسا کرنے والوں کے لیے ضامن اور ذمہ دار ہوں۔ (راوی کا بیان ہے) میں نے امامؑ سے پوچھا کہ یہ لوگ ایک

دوسرے کو کس طرح پرسہ دیں؟۔آپؑ نے فرمایا وہ کہیں اللہ عزوجل ہمیں اس چیز کے بدلے حسینؑ کے ساتھ ہمیں جو تکلیف پہنچی بہت زیادہ اجر عطا فرمائے اور ہم کو اور تم کو ان کے امام مہدیؑ کی معیت میں جو کہ آل محمدؐ میں سے ہیں حسینؑ کا قصاص طلب کرنے والوں میں شمار کرے۔اس دن تمام دنیاوی کام ترک کر دو اور اپنی کسی ضرورت کو طلب نہ کرو کیونکہ یہ منحوس ترین دن ہے اس میں حاجت پوری نہیں کی جاتی اور اگر پوری ہو بھی جائے تو اس میں اس کے لیے برکت نہیں ہوتی اور نہ ہی اس میں کوئی بھلائی نظر آتی ہے اور نہ ہی تم اپنے گھر والوں کے لیے کوئی چیز ذخیرہ کرو۔اس لیے کہ اگر تم نے اس دن اپنے گھر والوں کے لیے کوئی چیز ذخیرہ کی تو اس میں تمہارے گھر والوں کے لیے خیر و برکت نہیں کی جائے گی جو شخص اس طرح کرے گا اس کے لیے دس لاکھ حجوں اور دس لاکھ عمروں اور دس لاکھ رسولؐ اللہ کے ساتھ مل کر کئے گئے غزووں کا ثواب لکھا جائے گا اور اس کے لیے ہر نبی رسول،صدیق اور شہید جو کہ فوت ہوئے یا قتل کئے گئے تخلیق دنیا سے لے کر قیام قیامت تک پہنچنے والی ہر مصیبت کا ثواب بھی لکھا جائے گا۔

حدیث ⑧

صالح بن عقبہ جہنی اور سیف بن عمیرہ نے کہا علقمہ بن محمد حضرمی نے بیان کیا کہ میں نے امام ابوجعفرؑ سے فرمایا کہ مجھے ایک ایسی زیارت تعلیم فرمائیں جس کے ساتھ میں اس دن جبکہ قریب سے میں حسینؑ کی زیارت کرسکوں تو اسے پڑھوں اور اگر میں قریب سے ان کی زیارت نہ کرسکوں تو پھر بھی کوئی ایسی زیارت تعلیم فرمائیں کہ میں وہ پڑھ سکوں اور میں ان کی طرف دور کے ملک سے اشارہ کرسکوں اور اپنے گھر کی چھت سے سلام پیش کرسکوں۔آپؑ نے فرمایا اے علقمہ!جب تم دو رکعت نماز ادا کرلو تو پھر ان کی خدمت میں اشارہ کے ساتھ سلام پیش کرو اور اشارے کے وقت دو رکعت نماز ادا کرو اور یہ کہو جو میں تمہیں اب بتانے جا رہا ہوں اگر تم یہ کہو گے تو تم نے وہ

زیات پڑھ لی جو زیارت کرنے والے فرشتے پڑھتے ہیں اور اللہ عزوجل تمہارے لیے اس کے عوض دس لاکھ نیکیاں لکھے گا اور دس لاکھ گناہ مٹادے گا اور دس کروڑ درجے بلند کرے گا اور تم ان لوگوں میں سے ہوجاؤ گے جو حسینؑ کے ساتھ شہید ہوئے یہاں تک کہ تم ان کے درجات میں ان کے ساتھ شریک ہوجاؤ گے اور تمہاری پہچان ان کے ساتھ شہید ہونے والوں میں ہوگی اور تمہارے لیے ہر نبیؑ اور رسولؑ کا ثواب لکھا جائے گا اور اس شخص جتنا ثواب بھی لکھا جائے گا جو امام حسینؑ کی زیارت کرتا ہے جب سے وہ شہید ہوئے ہیں۔ زیارت یہ ہے:۔

السَّلامُ عَلَيْكَ يا أَبا عَبْدِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا خِيَرَةَ اللهِ وابْنَ خِيَرَتِهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّينَ، السَّلامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ فاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِساءِ الْعالَمِينَ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا ثارَ اللهِ وَابْنَ ثارِهِ وَالْوِتْرَ الْمَوْتُورَ السَّلامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الأَرْواحِ الَّتِي حَلَّتْ بِفِنائِكَ وأناخت بِرَحْلِكَ، عَلَيْكُمْ مِنِّي جَمِيعاً سَلامُ اللهِ أَبَداً ما بَقِيتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهارُ، يا أَبا عَبْدِ اللهِ لَقَدْ عَظُمَتِ الرَّزِيَّةُ وَجَلَّتِ الْمُصِيبَةُ بِكَ عَلَيْنا وَعَلَى جَمِيعِ أَهْلِ السَّماواتِ وَالأَرْضِ، فَلَعَنَ اللهُ أُمَّةً أَسَّسَتْ أَساسَ الظُّلْمِ وَالْجَوْرِ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ، وَلَعَنَ اللهُ أُمَّةً دَفَعَتْكُمْ عَنْ مَقامِكُمْ، وَأَزالَتْكُمْ عَنْ مَراتِبِكُمُ الَّتِي رَتَّبَكُمُ اللهُ فِيها، وَلَعَنَ اللهُ أُمَّةً قَتَلَتْكُمْ، وَلَعَنَ اللهُ الْمُمَهِّدِينَ لَهُمْ بِالتَّمْكِينِ مِنْ قِتالِكُمْ، بَرِئْتُ إِلَى اللهِ وَإِلَيْكُمْ مِنْهُمْ وَمِنْ أَشْياعِهِمْ وَأَتْباعِهِمْ، يا أَبا عَبْدِ اللهِ إِنِّي سِلْمٌ لِمَنْ سالَمَكُمْ وَحَرْبٌ لِمَنْ حارَبَكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيامَةِ، فَلَعَنَ اللهُ آلَ زِيادٍ وَآلَ مَرْوانَ، وَلَعَنَ اللهُ بَنِي أُمَيَّةَ قاطِبَةً، وَلَعَنَ اللهُ ابْنَ مَرْجانَةَ، وَلَعَنَ اللهُ عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ، وَلَعَنَ اللهُ شِمْراً، وَلَعَنَ اللهُ أُمَّةً أَسْرَجَتْ وَأَلْجَمَتْ وَتَهَيَّأَتْ لِقِتالِكَ يا أَبا عَبْدِ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي لَقَدْ عَظُمَ مُصابِي بِكَ فَأَسْأَلُ اللهَ الَّذِي

أَكْرَمَ مَقَامَكَ أَنْ يُكْرِمَنِي بِكَ وَيَرْزُقَنِي طَلَبَ ثَأْرِكَ مَعَ إِمَامٍ مَنْصُورٍ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي وَجِيهاً عِنْدَكَ بِالْحُسَيْنِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، يَا سَيِّدِي يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَى اللهِ [تعالى] وَإِلَى رَسُولِهِ وَإِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِلَى فَاطِمَةَ وَإِلَى الْحَسَنِ وَإِلَيْكَ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ، وَعَلَيْهِمْ بِمُوَالاتِكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ وَبِالْبَرَاءَةِ مِنْ أَعْدَائِكَ وَمِمَّنْ قَاتَلَكَ وَنَصَبَ لَكَ الْحَرْبَ، وَمِنْ جَمِيعِ أَعْدَائِكُمْ، وَبِالْبَرَاءَةِ مِمَّنْ أَسَّسَ الْجَوْرَ وَبَنَى عَلَيْهِ بُنْيَانَهُ وَأَجْرَى ظُلْمَهُ وَجَوْرَهُ عَلَيْكُمْ وَعَلَى أَشْيَاعِكُمْ، بَرِئْتُ إِلَى اللهِ وَإِلَيْكُمْ مِنْهُمْ، وَأَتَقَرَّبُ إِلَى اللهِ ثُمَّ إِلَيْكُمْ بِمُوَالاتِكُمْ وَمُوَالاةِ وَلِيِّكُمْ وَالْبَرَاءَةِ مِنْ أَعْدَائِكُمْ، وَمِنَ النَّاصِبِيِّينَ لَكُمُ الْحَرْبَ وَالْبَرَاءَةِ مِنْ أَشْيَاعِهِمْ وَأَتْبَاعِهِمْ، إِنِّي سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ، وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ، وَوَلِيٌّ لِمَنْ وَالاكُمْ وَعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاكُمْ فَأَسْأَلُ اللهَ الَّذِي أَكْرَمَنِي بِمَعْرِفَتِكُمْ وَمَعْرِفَةِ أَوْلِيَائِكُمْ وَرَزَقَنِي الْبَرَاءَةَ مِنْ أَعْدَائِكُمْ أَنْ يَجْعَلَنِي مَعَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، وَأَنْ يُثَبِّتَ لِي عِنْدَكُمْ قَدَمَ صِدْقٍ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَأَسْأَلُهُ أَنْ يُبَلِّغَنِي الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ لَكُمْ عِنْدَ اللهِ وَأَنْ يَرْزُقَنِي طَلَبَ ثَأْرِكُمْ مَعَ إِمَامٍ مَهْدِيٍّ نَاطِقٍ لَكُمْ وَأَسْأَلُ اللهَ بِحَقِّكُمْ وَبِالشَّأْنِ الَّذِي لَكُمْ عِنْدَهُ أَنْ يُعْطِيَنِي بِمُصَابِي بِكُمْ أَفْضَلَ مَا أَعْطَى مُصَاباً بِمُصِيبَةٍ أَقُولُ: إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، يَا لَهَا مِنْ مُصِيبَةٍ، مَا أَعْظَمَهَا وَأَعْظَمَ رَزِيَّتَهَا فِي الإِسْلامِ! وَفِي جَمِيعِ أَهْلِ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي فِي مَقَامِي هَذَا مِمَّنْ تَنَالُهُ مِنْكَ صَلَوَاتٌ وَرَحْمَةٌ وَمَغْفِرَةٌ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَحْيَايَ مَحْيَا مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَمَمَاتِي مَمَاتَ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، اللّٰهُمَّ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ تَنَزَّلَتْ فِيهِ اللَّعْنَةُ عَلَى آلِ زِيَادٍ وَآلِ أُمَيَّةَ وَابْنِ آكِلَةِ الأَكْبَادِ اللَّعِينِ بْنِ اللَّعِينِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكَ فِي كُلِّ مَوْطِنٍ وَمَوْقِفٍ وَقَفَ

فيهِ نَبِيُّكَ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ اللّٰهُمَّ الْعَنْ أَبَاسُفيانَ وَمُعاوِيَةَ وَعَلى يَزيدَ بْنِ مُعاوِيَةَ اللَّعْنَةَ أَبَدَ الآبِدينَ، اللّٰهُمَّ فَضاعِفْ عَلَيْهِمُ اللَّعْنَةَ أَبَدَ الْقَتْلِهِمِ الْحُسَينَ [عليه السلام]، اللّٰهُمَّ إِنّي أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ فى هذا الْيَومِ فى مَوقِفى هذا وَأَيّامِ حَياتى بِالْبَراءَةِ مِنْهُمْ وَاللَّعْنَةِ عَلَيْهِمْ ، وَبِالْمُوالاةِ لِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَعَلَيهِمْ أَجْمَعِينَ۔

''اے ابوعبداللہؑ آپؑ پر سلام ہو۔ اے ابن رسولؐ اللہ آپؑ پر سلام ہو۔ اے اللہ کے پسندیدہ اور پسندیدہ کے بیٹے آپؑ پر سلام ہو۔ اے امیرؑ المومنین کے بیٹے اور سید الوصیین کے بیٹے آپؑ پر سلام ہو۔ اے تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار فاطمہؑ کے بیٹے آپؑ پر سلام ہو۔ اے اللہ کے ثار اور اللہ کے ثار کے بیٹے اور اے وہ شخص جس کا خون رائیگاں گیا آپؑ پر سلام ہو۔ آپؑ پر اور ان ارواح پر جو آپؑ کے صحن میں آئیں اور اپنی سواریوں کو آپؑ کے گھر بٹھایا میری جانب سے آپؑ سب پر ہمیشہ ہمیشہ سلام ہو جب تک میں باقی ہوں اور دن رات باقی ہیں۔ اے ابا عبداللہؑ جو تکالیف اور مصیبت آپؑ پر اور ہم پر آئی اور تمام آسمانوں اور زمینوں کے باشندوں پر آئی وہ بہت بھاری اور بڑی ہے تو اللہ اس امت پر لعنت کرے جنہوں نے ظلم وستم کی بنیاد آپؑ اہل بیتؑ پر رکھی اور اللہ اس امت پر لعنت کرے جس نے آپؑ کو آپؑ کے مقام اور مرتبے سے ہٹا دیا اور آپؑ کے مراتب سے جو اللہ نے آپؑ کو دیئے تھے ان سے زائل کر دیا اور اللہ اس امت پر لعنت کرے جس نے آپؑ کو قتل کیا اور اللہ ان پر لعنت کرے جنہوں نے ایسے حالات بنائے کہ آپؑ سے جنگ کی۔ میں اللہ کی طرف سے ان سے اور ان کے پیروکاروں اور ان کی جماعت والوں سے بری ہو گیا ہوں۔ اے ابا عبداللہؑ جو شخص آپؑ سے صلح کرتا ہے میں اس کے لیے صلح کا پیغام ہوں اور جو شخص قیامت تک آپؑ سے جنگ کرتا ہے میں بھی اس کے ساتھ جنگ کروں گا۔ آل زیاد اور آل مروان پر اللہ لعنت کرے اور تمام بنی امیہ

پر اور ابن مرجانہ پر اور عمر ابن سعد پر اور شمر پر بھی لعنت کرے اور اللہ اس جماعت پر بھی لعنت کرے جس نے آپؑ کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے سواریوں کو لگامیں ڈالیں اور ان پر زینیں رکھیں اور کسی بھی قسم کی تیاری میں حصہ لیا۔ اے ابا عبداللہؑ میرے ماں باپ آپؑ پر قربان یقیناً آپؑ کی وجہ سے مجھے بڑی تکلیف پہنچی لہٰذا میں اس اللہ سے سوال کرتا ہوں جس نے آپؑ کے مقام کو باعزت بنایا وہ آپؑ کی وساطت سے مجھے بھی عزت دے اور مجھے توفیق دے کہ میں آل محمدؐ میں سے امام منصور (امام زمانہؑ) کی معیت میں آپؑ کا قصاص لے سکوں اے اللہ مجھے حسینؑ کی وجہ سے دنیا و آخرت میں اپنے ہاں برگزیدہ بنا لے اے میرے سردار اے ابو عبداللہؑ بلاشبہ میں اللہ اور اس کے رسولؐ اور امیرؑ المومنین اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور آپؑ کی طرف قرب حاصل کرتا ہوں اور میں آپؑ سے محبت کی بنیاد پر اللہ عزوجل کا قرب حاصل کرتا ہوں نیز آپؑ کے دشمنوں اور جنہوں نے آپؑ سے جنگ کی اور آپؑ کے لیے لڑائی کی بنیاد رکھی اور آپؑ کے تمام دشمنوں سے اظہار براءت کرتا ہوں اور ان سے بھی جنہوں نے جور و ستم کی بنیاد رکھی اور اس پر اپنی عمارت کو کھڑا کیا اور اپنے ظلم و ستم کو آپؑ اور آپؑ کی جماعت پر جاری کیا۔ میں ان سے لاتعلقی کا اعلان کرتا ہوں اور میں ان سے لاتعلق ہو کر اللہ کی طرف اور آپؑ کی طرف آتا ہوں اور میں اللہ کا قرب حاصل کرتا ہوں اور اس کے بعد آپؑ کی طرف آپؑ کی محبت اور آپؑ کے محب کی محبت کی بنا پر آپؑ کے دشمنوں اور آپؑ سے جنگ کی بنیاد رکھنے والوں اور ان کی جماعت اور پیروکاروں سے اظہار براءت کرتا ہوں جو شخص آپؑ سے صلح کرتا ہے میں بھی اس کے لیے صلح کا پیغام لاتا ہوں جو آپؑ سے جنگ کرتا ہے میں بھی اس سے جنگ کروں گا اور جو شخص آپؑ سے محبت کرتا ہے میں بھی اس سے محبت کرتا ہوں اور جو شخص آپؑ سے دشمنی رکھتا ہے میں بھی اس سے دشمنی رکھتا ہوں۔ پس میں اللہ عزوجل سے سوال کرتا ہوں جس نے اپنی اور اپنے اولیاء کی معرفت کے ساتھ مجھے عزت سے نوازا اور اپنے دشمنوں سے مجھے قوت اظہار براءت عطا کی کہ وہ

مجھے دنیا وآخرت میں آپؑ کا ساتھی بنا دے اور مجھ کو آپؑ کے نزدیک دنیا وآخرت میں مقام عطا کرے اور میں اس سے سوال کرتا ہوں کہ وہ مجھے اس مقام محمود پر جو کہ آپؑ کے لیے اللہ کے ہاں مقرر ہے پہنچا دے اور یہ کہ مجھے امام مہدیؑ کی معیت میں آپؑ کا قصاص لینے کی توفیق عطا فرما دے اور جو آپؑ کا اللہ کے ہاں حق ہے اور جو آپؑ کی شان وشوکت اس کے ہاں مقرر ہے اس کے وسیلے سے میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ آپؑ کی وجہ سے مجھے جو مصیبت پہنچی اس سے افضل اجر دے جو کہ اس نے کسی بھی مصیبت زدہ کو دیا ہو۔ میں یہ کہتا ہوں کہ انا للہ وانا علیہ راجعون۔ اس مصیبت کا کیا کہنا کہ یہ مصیبت کس قدر عظیم ہے اور یہ مصیبت اسلام میں اور تمام زمین وآسمانوں کے باشندوں پر کتنی عظیم ہے۔ اے اللہ مجھے اس مقام پر اس شخص جیسا بنا دے جس کو تیری طرف سے مہربانیاں، رحمت اور بخشش حاصل ہوئی ہوں۔ اے اللہ! میری زندگی محمدؐ کی زندگی اور آل محمدؐ کی زندگی جیسی بنا دے اور میری موت کو محمدؐ وآل محمدؐ کی موت جیسی بنا دے۔ اے اللہ یہ دن ایسا ہے کہ جس میں آل زیاد اور آل امیہ اور ابن اکلۃ الاکباد لعین بن لعین پر لعنت اتری ہے یہ لعنت تیرے نبیؐ کی زبان سے نکلی ہے ہر مقام اور ہر ٹھہرنے کی جگہ پر جہاں آپ ٹھہرے ہیں۔ اے اللہ ابوسفیان اور معاویہ اور یزید بن معاویہ پر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے لعنت کر۔ اے اللہ ان پر ہمیشہ کئی گنا لعنت کر کیونکہ انہوں نے حسینؑ کو قتل کیا۔ اے اللہ اس دن میں اپنے اس مقام پر اور اپنی زندگی کے دنوں میں ان سے بری ہو کر ان پر لعنت کر کے میں تیرا قرب حاصل کرتا ہوں نیز تیرے نبی محمدؐ اور تیرے نبیؐ کے اہل بیتؑ کے ساتھ دوستی کر کے تیرا قرب حاصل کرتا ہوں۔

پھر سو مرتبہ یہ کہو:۔

اَللّٰھُمَّ الْعَنْ اَوَّلَ ظَالِمٍ ظَلَمَ حَقَّ مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ، وَآخِرَ تَابِعٍ لَہٗ عَلٰی ذٰلِکَ، اَللّٰھُمَّ الْعَنِ الْعِصَابَۃَ الَّتِی جَاھَدَتِ الْحُسَیْنَ وَشَایَعَتْ وَبَایَعَتْ اَعْدَاءَہٗ عَلٰی قَتْلِہٖ وَقَتْلِ اَنْصَارِہٖ،

اللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ جَمِيعاً۔

''اے اللہ اس پہلے ظالم پر لعنت کر جس نے حقِ محمدؐ اور حقِ آل محمدؐ میں ظلم کیا اور اس پر بھی جس نے (ظلم کرنے میں) ان کے بعد ان کی اتباع کی۔ اے اللہ لعنت کر اس گروہ پر جس نے حسینؑ سے لڑائی کی اور اس کے دشمنوں کی کھل کر بیعت کی اس پر کہ وہ حسینؑ اور ان کے انصار کو قتل کریں۔ اے اللہ ان سب پر لعنت کر''۔

پھر سو مرتبہ یہ کہو:۔

السّلام عَلَيكَ يا أبا عَبْدِاللهِ وَعَلَى الأَرْواحِ الَّتى حَلَّتْ بِفِنائِكَ وأناخَتْ بِرَحْلِكَ عَلَيْكُمْ مِنّى سَلامُ اللهِ أَبَداً ما بَقِيتُ وَبَقِىَ اللَّيْلُ وَالنَّهارُ وَلا جَعَلَهُ اللهُ آخِرَ العَهْدِ مِنْ زِيارَتِكُم ، السَّلامُ عَلَى الحَسَينِ وَعَلى عَلِيِّ بْنِ الحَسَينِ وعلى أولاد الحسين (ع) وَعَلى أصحابِ الحَسَينِ صَلَواتُ اللهِ عَلَيهِمْ أَجْمَعينَ۔

''اے ابا عبداللہؑ آپؑ پر اور جو روحیں آپؑ کے صحن میں اتری ہیں ان پر سلام ہو اور ان پر بھی جو آپؑ کے گھر سواریاں ٹھہری ہیں آپؑ پر میری طرف سے ہمیشہ رہنے والا سلام ہو جب تک میں اور دن و رات باقی ہیں اور اللہ عزوجل اس زیارت کو میری آخری زیارت نہ بنائے حسینؑ پر علی بن حسینؑ پر اور اولاد حسینؑ پر اور اصحاب حسینؑ پر سلام ہو''۔

پھر ایک مرتبہ یوں کہو:۔

اللّٰهُمَّ خُصَّ أَنْتَ أَوَّلَ ظالِمٍ ظَلَمَ آلَ نَبِيِّكَ بِاللَّعْنِ، ثُمَّ الْعَنْ أَعْداءَ آلِ مُحَمَّدٍ مِنَ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ اللّٰهُمَّ الْعَنْ يَزِيدَ وَأَباهُ وَالْعَنْ عُبَيْدَاللهِ بْنَ زِيادٍ وَآلَ مَرْوانَ وَبَنِى أُمَيَّةَ قاطِبَةً إِلى يَوْمِ الْقِيامَةِ

''اے اللہ! جس شخص نے سب سے پہلے تیرے نبیؐ کی آلؑ پر ظلم کیا اس پر خصوصی لعنت فرما پھر آل محمدؐ

کے اولین و آخرین دشمنوں پر بھی لعنت فرما۔ اے اللہ یزید اور اس کے باپ پر بھی لعنت فرما اور عبیداللہ بن زیاد اور آل مروان اور تمام بنوامیہ پر قیامت کے دن تک لعنت فرما''۔

پھر تم سجدہ کرو اس میں یہ کہو :۔

اللّٰھُمَّ لَکَ الحَمْدُ حَمْدَ الشّٰکِرِینَ عَلٰی مُصابِھِمْ، الحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی عَظِیمِ مُصابِی وَرَزِیَّتِی فِیھِمْ، اللّٰھُمَّ ارْزُقْنِی شَفاعَةَ الحُسَینِ یَوْمَ الْوُرُودِ وَثَبِّتْ لِی قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَکَ مَعَ الحُسَینِ وَأَصْحابِ الحُسَینِ الَّذِینَ بَذَلُوا مُھَجَھُمْ دُونَ الحُسَینِ علیہ السَّلامُ صلوات اللہ عَلَیْھِمْ أَجْمَعِینَ۔

''اے اللہ! تیرے لیے ہی الحمد ہے اور ان لوگوں کی حمد کی طرح جو اپنی مصیبت پر شکر ادا کرتے ہیں اور الحمد عظیم مصیبتوں اور تکلیفوں میں اللہ ہی کے لیے ہے۔ اے اللہ! مجھے امام حسینؑ کی شفاعت قیامت کے دن نصیب فرما اور اپنے پاس حسینؑ اور اصحاب حسینؑ کے ساتھ میرے لیے سچائی کا قدم ثابت کر دے۔ اصحاب حسینؑ وہ ہیں جنہوں نے اپنی روحیں حسینؑ کے آگے نچھاور کر دیں اور اللہ عزوجل کی ان سب پر رحمتیں ہوں''۔

علقمہ کہتے ہیں کہ امام ابوجعفرؑ نے فرمایا اے علقمہ! اگر تو روزانہ ایسی زیارت کر سکتا ہے تو پھر ضرور کر اس طرح تیرے لیے یہ سارا ثواب ہوگا انشاءاللہ۔

باب نمبر (۷۲)

نصف شعبان میں زیارت حسینؑ کا ثواب

حدیث ① مجھے میرے والد اور علی بن حسین اور محمد بن یعقوب نے علی بن ابراہیم

بن ہاشم سے بیان کیا وہ اپنے والد سے وہ اپنے بعض ساتھیوں سے وہ ہارون بن خارجہ سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جب ماہ شعبان کا نصف ہوتا ہے (بعض نسخوں میں نیمۂ شب شعبان ہے) تو افق اعلیٰ سے ایک منادی اعلان کرتا ہے کہ زائرین حسینؑ واپس لوٹ جائیں انہیں بخش دیا گیا ہے اور تمہارا ثواب اللہ کے ذمے ہے جو تمہارا رب ہے اور محمدؐ کے ذمہ ہے جو تمہارے نبیؐ ہیں۔

حدیث ② مجھے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن

عبداللہ سے بیان کیا وہ حسن بن علی زیتونی سے وہ احمد بن ہلال سے وہ محمد بن ابی عمیر سے وہ حماد بن عثمان سے وہ ابوبصیر سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے اور حسن بن محبوب ابوحمزہ سے وہ امام علی بن حسینؑ سے روایت کرتے ہیں ان دونوں آئمہؑ نے فرمایا کہ جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے ساتھ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء مصافحہ کریں تو اس کو چاہیئے کہ وہ نصف شعبان میں امام ابوعبداللہ الحسینؑ کی زیارت کرے کیونکہ انبیاء کی روحیں اللہ سے اجازت مانگتی ہیں کہ ان کی زیارت کریں تو ان میں سے الوالعزم رسولوں کو اجازت دے دی جاتی ہے۔ (راوی کا بیان ہے) میں نے پوچھا کہ اولوالعزم کون ہیں؟۔ آپؑ نے فرمایا نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ اور رسولؐ اللہ۔ میں نے پوچھا اولوالعزم سے کیا مراد ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا اولوالعزم ان کو کہتے ہیں جن کو زمین میں مشرق و مغرب اور ان میں آباد جنوں اور انسانوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہو۔

حدیث ۳ مجھے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے محمد بن یحییٰ عطار سے بیان کیا وہ محمد بن حسین سے وہ ابراہیم بن ہاشم سے وہ صندل سے وہ ہارون بن خارجہ سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جب نصف شعبان (۱۵ شعبان) ہوتا ہے تو ایک منادی افق اعلیٰ سے یہ اعلان کرتا ہے کہ زائرین حسینؑ لوٹ جاؤ تمہیں معاف کر دیا گیا ہے تمہارا ثواب اللہ کے ذمے اور محمدؐ کے ذمے ہے۔

حدیث ۴ اس حدیث کو صافی برقی نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کیا ہے آپؑ نے فرمایا جو شخص مسلسل تین سال نصف شعبان میں بغیر ناغہ کے امام ابوعبداللہ الحسینؑ کی زیارت کرے گا اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

حدیث ۵ مولف نے اپنی سند کے ساتھ داؤد بن کثیر رقی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا نصف شعبان میں حسینؑ کی زیارت کرنے والے کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور پورے سال میں اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا پھر اگر اس شخص نے اگلے سال حسینؑ کی زیارت کی تو اللہ عزوجل اس کے گناہ معاف فرما دے گا۔

حدیث ۶ مجھے میرے مشائخ کی جماعت نے محمد بن یحییٰ عطار سے بیان کیا وہ حسن بن ابو سارۃ المدائنی سے وہ یعقوب بن یزید سے وہ ابن ابی عمیر سے وہ عبدالرحمن بن حجاج یا ان کے علاوہ جن کا نام حسین ہے سے انہوں نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا جس شخص نے تین

راتوں میں سے کسی ایک رات میں حسینؑ کی زیارت کی تو اللہ عزوجل اس شخص کے گزشتہ اور آئندہ سارے گناہ معاف کر دے گا۔ راوی نے پوچھا میں آپؑ پر قربان جاؤں وہ کون سی راتیں ہیں۔ آپؑ نے فرمایا عید الفطر کی رات، عید الاضحیٰ کی رات اور نصف شعبان (۱۵ شعبان) کی رات۔

حدیث ⑦

مجھے میرے والد اور علی بن حسین اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن خالد سے وہ قاسم بن یحییٰ سے وہ اپنے دادا حسن بن راشد سے وہ یونس بن ظبیان سے انہوں نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا جو شخص ایک ہی سال میں نصف شعبان کی رات اور عید الفطر کی رات اور عرفہ کی رات حسینؑ کی زیارت کرے گا تو اللہ عزوجل اس کے لیے ایک ہزار مقبول حج اور ایک ہزار مقبول عمرے لکھ دے گا اور دنیا و آخرت کی حاجات میں سے ایک ہزار حاجات اس کی پوری فرما دے گا۔

نصف شعبان کی رات عمل کرنے سے کیا چیز واجب ہو جاتی ہے:

حدیث ⑧

سالم بن عبدالرحمن امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص نصف شعبان کی رات ارض کربلا آ کر ایک ہزار مرتبہ سورہ اخلاص کی تلاوت کرے گا اور ایک ہزار مرتبہ اللہ سے استغفار کرے گا اور ایک ہزار مرتبہ الحمد اللہ کہے گا اس کے بعد کھڑے ہو کر چار رکعات نماز پڑھے گا اور ہر رکعت میں ایک ہزار مرتبہ آیت الکرسی پڑھے گا تو اللہ عزوجل اس شخص کے ساتھ دو فرشتے مقرر کر دے گا جو ہر طرح کی تکلیف سے اس کی حفاظت کریں گے اور ہر شیطان اور سلطان کے شر سے بھی اسے بچائیں گے اور دونوں اس کے لیے نیکیاں لکھیں گے اور اس پر کوئی

برائی نہیں لکھیں گے اور جب تک اس کے ساتھ رہیں گے اس کے لیے استغفار کرتے رہیں گے۔

حدیث ۹

مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے بیان کیا وہ یعقوب بن یزید سے وہ محمد بن ابی عمیر سے وہ زید شحام سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص نصف شعبان میں حسینؑ کی قبر کی زیارت کرے گا تو اللہ عزوجل اس کے گزشتہ اور آئندہ تمام گناہ معاف کردے گا۔

حدیث ۱۰

مجھے ابوعبداللہ محمد بن احمد بن یعقوب بن اسحٰق بن عمار نے علی بن حسن بن علی بن فضال سے بیان کیا وہ محمد بن ولید سے وہ یونس بن یعقوب سے انہوں نے کہا امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا اے یونس! نصف شعبان کی رات اللہ عزوجل ہر اس شخص کے گناہ خواہ اگلے ہوں یا پچھلے معاف کر دیتا ہے جو حسینؑ کی زیارت کرتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے اب نئے سرے سے عمل کرو۔ (راوی کا بیان ہے) میں نے آپؑ سے پوچھا کیا یہ ان تمام لوگوں کے لیے ہے جو شعبان میں حسینؑ کی زیارت کرتے ہیں؟۔ آپؑ نے فرمایا اے یونس! اگر میں لوگوں کو بتاؤں کہ اس رات میں حسینؑ کی زیارت کرنے والوں کو کیا کچھ ملے گا تو اس میں کسی قسم کی سستی نہیں کریں گے بلکہ اپنی جان تک دے ڈالیں گے۔

حدیث ۱۱

ہمیں جعفر بن محمد بن عبداللہ بن موسیٰ نے عبیداللہ بن نہیک سے بیان کیا وہ ابن ابی عمیر سے وہ زید شحام سے وہ امام جعفر بن محمد علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص نصف شعبان کی رات قبر حسینؑ کی زیارت کرے گا تو اللہ عزوجل اس کے اگلے پچھلے

سارے گناہ معاف کر دے گا اور جو شخص عرفہ کے دن ان کی زیارت کرے گا تو اللہ عزوجل اس کے لیے ایک ہزار مقبول حج اور ایک ہزار مقبول عمروں کا ثواب لکھ دے گا اور جو ان کی زیارت عاشورہ کے دن کرے تو گویا اس نے اللہ کی زیارت اس کے عرش پر کی۔

باب نمبر (۷۳)

رجب میں زیارت حسینؑ کا ثواب

حدیث ① مجھے ابوعلی محمد بن ھمام بن سہیل نے ابوعبداللہ جعفر بن محمد بن مالک سے بیان کیا وہ حسن بن محمد ابزاری سے وہ حسن بن محبوب سے وہ احمد بن محمد بن ابی نصر بزنطی سے انہوں نے کہا میں نے امام ابوالحسن رضاؑ سے پوچھا کہ کس مہینے میں ہم حسینؑ کی زیارت کریں تو آپؑ نے فرمایا نصف رجب اور نصف شعبان میں۔

مذکورہ حدیث کو احمد بن ھلال احمد بن محمد بن ابی نصر سے روایت کیا وہ امام ابوالحسن علیہ السلام سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں اس میں ان الفاظ کا فرق تھا کہ ان اوقات میں حسین علیہ السلام کی زیارت کرنا زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

حدیث ② مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن سہیل بن بزیع سے وہ صالح بن عقبہ سے وہ بشیر دھان سے وہ امام جعفر بن محمد علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص عرفہ کے دن حسینؑ کی زیارت کرے اور وہ ان کے حق کی معرفت بھی رکھتا ہو تو اللہ عزوجل اس شخص کے لیے ایک ہزار حج اور ایک ہزار عمرے اور نبی مرسل کے ساتھ ہو کر ایک ہزار غزوات کرنے کا ثواب لکھ دے گا اور جو شخص رجب کے پہلے دن ان کی زیارت کرے گا تو لازمی طور پر اللہ عزوجل اسے معاف کر دے گا۔

باب نمبر (۷۴)

عید اور عرفہ کے علاوہ دنوں میں زیارت امام حسینؑ کا ثواب

حدیث ۱ مجھے محمد بن جعفر نے محمد بن حسین بن ابوالخطاب سے بیان کیا وہ محمد بن اسماعیل سے وہ صالح بن عقبہ سے وہ بشیر دھان سے اس نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا جس مومن نے حسینؑ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے عرفہ اور عید کے علاوہ کسی اور دن میں حسینؑ کی زیارت کی تو اللہ عزوجل اس کے لیے بیس حج اور بیس عمرے مقبول ومبرور اور بیس غزوے نبی مرسل یا امام عادلؑ کے ساتھ مل کر کئے ہوؤں کا ثواب لکھے گا۔

حدیث ۲ اور اسی سے روایت ہے وہ محمد بن حسین سے وہ محمد بن صالح سے وہ عبداللہ بن ھلال سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں حسینؑ کی زیارت کرنے والے کے لیے کم ازکم کیا ثواب ہے؟۔آپؑ نے فرمایا اے عبداللہ! سب سے کم اجر جو اسکو ملے گا وہ یہ ہے کہ اللہ اس کے گھر واپس آنے تک اس کے مال وجان کی حفاظت فرمائے گا اور قیامت کے روز اللہ عزوجل اس کا محافظ ہوگا۔

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن اسماعیل بن بزیع سے وہ صالح سے (باب کی پہلی حدیث کے مثل ہی بیان کیا)۔

حدیث ۳ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ احمد بن ادریس سے وہ عمر کی بن بوفکی سے وہ صندل سے وہ داؤد بن یزید سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص ہر جمعہ حسینؑ کی زیارت کرے گا تو اللہ عزوجل اس کو لازماً معاف کر دے گا اور وہ دنیا سے اس حال میں جائے گا کہ اس کے دل میں کوئی

حسرت نہ رہ گئی ہوگی اور جنت میں حسینؑ کے ساتھ اس کا رہنا ہوگا۔اس کے بعد آپؑ نے فرمایا اے ابو داؤد کیا کوئی ایسا بھی شخص ہے جو جنت میں حسینؑ کی ہمسائیگی میں خوش نہیں ہوگا؟۔میں نے کہا ایسا شخص تو کبھی کامیاب ہو ہی نہیں سکتا۔

حدیث ۴ انہی سے روایت ہے وہ احمد بن ادریس سے وہ عمر کی سے وہ صندل سے وہ داؤد بن فرقد سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا ہر مہینے میں حسینؑ کی زیارت کرنے والے کس قدر ثواب کے مستحق ہونگے؟۔آپؑ نے فرمایا ایسے شخص کو شہداء بدر کے ایک لاکھ شہیدوں کے برابر ثواب ملتا ہے۔

حدیث ۵ وہ اپنی سند کے ساتھ صندل سے بیان کرتے ہیں وہ ابوالصباح کنانی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا لیلۃ القدر میں تمام معاملات تقسیم کئے جاتے ہیں اس رات عرش پر ایک اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے کہ اللہ عزوجل نے اس رات قبر حسینؑ کی زیارت کرنے والوں کو معاف کر دیا ہے۔

حدیث ۶ مجھے محمد بن یعقوب نے محمد بن یحییٰ عطار سے بیان کیا وہ محمد بن حسین بن ابوالخطاب سے وہ محمد بن اسماعیل بن بزیع سے وہ صالح بن عقبیٰ سے وہ بشیر الدھان سے انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا بسا اوقات مجھ سے حج فوت ہو جاتا ہے تو میں قبر حسینؑ پر عرفہ کا دن گزار لیتا ہوں۔آپؑ نے فرمایا اے بشیر! تم بہت اچھا کرتے ہو جو مومن قبر حسینؑ کے پاس ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے عرفہ اور عید کے علاوہ کسی دن آئے گا تو اللہ عزوجل اس کے لیے بیس

حج اور بیس عمرے مقبول ومبرور لکھ دیتا ہے اور بیس غزوات نبی مرسل یا امام عادلؑ کے ساتھ لکھ دیتا ہے اور جوان کے پاس عید کے دن آتا ہے پھر ایک طویل حدیث بیان فرمائی جو گزشتہ ابواب میں گزر چکی ہے۔

باب نمبر ﴿۷۵﴾

فرات میں غسل کرنے کے بعد زیارت امام حسینؑ کا ثواب

حدیث ① مجھے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے محمد بن یحییٰ

عطار سے بیان کیا وہ حمدان بن سلمان نیشاپوری سے وہ عبداللہ بن محمد یمانی سے وہ منبع بن حجاج سے وہ یونس سے وہ صفوان جمال سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص فرات کے پانی سے غسل کر کے قبر حسینؑ کی زیارت کرے تو وہ اس شخص کی طرح ہوگا جس کو اس کی ماں نے گناہوں سے پاک ابھی جنم دیا ہو اگر چہ وہ کبائر کا بھی مرتکب ہوا ہو اور یہ بات پسندیدہ ہے کہ جو شخص قبر حسینؑ کی زیارت کرے تو وہ غسل کر لے اور جب واپس آئے تو غسل نہ کرے بلکہ اپنے ہاتھ کے ساتھ اپنے چہرے کو پونچھ لے۔

حدیث ② مجھے محمد بن جعفر قرشی رازانے محمد بن حسین سے بیان کیا وہ محمد بن

اسماعیل بن بزیع سے وہ صالح بن عقبہ سے وہ بشیر دھان سے روایت کرتے ہیں کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا اے بشیر! تجھ پر افسوس ہے کہ مومن جب قبر حسینؑ پر ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے آتا ہے اور فرات میں غسل کرتا ہے اس کے بعد وہاں سے نکلتا ہے تو اسکے لیے ہر قدم کے بدلے حج مقبول اور مقبول عمرے کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے اور نبی مرسل یا امام عادلؑ کے ساتھ مل کر غزوہ کرنے کا ثواب بھی لکھ دیا جاتا ہے۔

حدیث ③ مجھے میرے والد نے محمد بن یحییٰ اور احمد بن ادریس سے بیان کیا وہ

عمر کی بن علی سے وہ یحییٰ سے جو کہ امام ابوجعفر ثانیؑ کے خدمت گاروں میں سے ہے وہ محمد بن سنان سے وہ بشیر دھان سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا وہ حیرہ شہر میں تھے اور

ان کے پاس شیعوں کی ایک جماعت بھی تھی آپؑ نے اپنا رخ مبارک میری طرف موڑا اور فرمایا اے بشیر! کیا تو نے اس سال حج کیا ہے۔ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں حج تو نہیں کیا مگر حسینؑ کے پاس عرفہ کا دن گزارا ہے۔ آپؑ نے فرمایا اے بشیر! اللہ کی قسم کوئی چیز بھی تجھ سے فوت نہیں ہوئی اس سے جو اہل مکہ کے لیے مکہ میں تھی۔ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں اس میں تو عرفات کا میدان بھی ہے، اس کی میرے لیے وضاحت فرما دیں؟۔ آپؑ نے فرمایا اے بشیر! تم میں سے کوئی شخص دریائے فرات پر غسل کر کے قبر حسینؑ کی زیارت کرے اور ان کے حق کی معرفت بھی رکھتا ہو تو اللہ عزوجل اس کو اس کے ہر قدم کے عوض جس کو وہ اٹھاتا یا رکھتا ہے ایک سو مقبول حج اور ایک سو مقبول عمرے کا ثواب دے دیتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ نبی مرسل کے ساتھ مل کر اللہ اور اس کے رسولؐ کے دشمنوں کے ساتھ سو غزوہ کرنے کا ثواب بھی عطا کر دیتا ہے۔

حدیث ④

مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے بیان کیا وہ علی بن محمد بن سالم سے وہ محمد بن خالد سے وہ عبداللہ بن حماد بصری سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے اس نے کہا ہم کو ہشام بن سالم نے امام ابوعبداللہؑ سے بیان کیا انہوں نے کہا کہ آپؑ کے پاس ایک آدمی آیا اس نے آپؑ سے پوچھا کیا آپؑ کے جد امجدؑ کی زیارت کی جاتی ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا ہاں۔ اس نے پھر پوچھا جو شخص فرات میں غسل کر کے ان کے پاس آتا ہے اس کو کس قدر ثواب ملتا ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا جو شخص فرات کے پانی سے غسل کر لے اور ان کی زیارت کا ارادہ رکھے تو اس سے گناہ اس طرح گر جاتے ہیں گویا کہ آج ہی اس کو اس کی ماں نے جنم دیا۔

حدیث ⑤

مجھے ابومحمد ہارون بن موسیٰ تلعکبری نے ابوعلی محمد بن ھمام بن سہیل سے

بیان کیا وہ احمد بن مابنداد سے وہ احمد بن معافا تغلبی سے جو راس العین کے رہنے والوں میں سے ہیں وہ علی بن جعفر ھمانی سے اس نے کہا میں نے امام علی بن محمد عسکریؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اپنے گھر سے حسینؑ کی زیارت کے ارادے سے نکلتا ہے پھر دریائے فرات پہنچ کر وہاں غسل کرتا ہے تو اللہ عزوجل اس کو مفلحین (رستگاروں) میں لکھ دیتا ہے اور جب وہ امام ابا عبداللہ الحسینؑ پر سلام کہتا ہے تو اللہ اسے فائزین (کامیاب ہونے والوں) میں لکھ دیتا ہے اور جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہوتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے اور وہ اس سے کہتا ہے کہ رسولؐ اللہ تم کو سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تمہارے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں لہٰذا اب تم نئے سرے سے اعمال کا آغاز کرو۔

حدیث ۶

مجھے حسین بن محمد بن عامر نے احمد بن علویہ اصفہانی سے بیان کیا وہ ابراہیم بن محمد ثقفی سے اس نے امام ابوعبداللہؑ تک مرفوع بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا غسل زیارت سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھا کرو۔

اللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لِی نُوراً وَطَھُوراً وَحِرْزاً وَکَافِیاً مِنْ کُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ وَمِنْ کُلِّ آفَةٍ وَعَاھَةٍ، وَطَھِّرْ بِہٖ قَلْبِی وَجَوَارِحِی وَلَحْمِی، وَدَمِی وَشَعْرِی، وَبَشَرِی وَمُخِّی، وَعِظَامِی وَعَصَبِی، وَمَا أَقَلَّتِ الأَرْضُ مِنِّی فَاجْعَلْہُ لِی شَاھِداً یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَیَوْمَ حَاجَتِی وَفَقْرِی وَفَاقَتِی۔

”اے اللہ اس کو میرے لیے نور اور محافظ بنا دے اور ہر قسم کی بیماری اور تکلیف سے کفایت کرنے والا بنا دے اور ہر قسم کی آفت اور مصیبت سے بچانے والا بنا دے اور اس کے ذریعے میرے دل، اعضاء اور گوشت اور میرے خون اور بال اور جلد اور میری ہڈیاں اور میرے پٹھوں کو پاک کر دے اور میرا جو حصہ بھی زمین سے اٹھایا اس کو میرے لیے قیامت کے دن اور میری حاجت مندی اور میرے فقر و فاقے کے دن میرے لیے گواہ بنا دے“۔

حدیث ⑦ مجھے محمد بن ھمام بن سہیل الکافی نے جعفر بن محمد بن مالک خزاری سے بیان کیا وہ حسن بن عبدالرحمن رداسی سے وہ اس سے جس نے اس کو بیان کیا وہ بشیر دھان سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص حسینؑ بن علیؑ کے پاس آئے اور وضو کرے اور فرات میں غسل کرے تو اس کو ہر قدم کے بدلے جو اس نے اٹھایا یا رکھا اللہ عزوجل حج اور عمرے کا ثواب لکھ دے گا۔

حدیث ⑧ مجھے میرے والد اور محمد بن حسن نے حسین بن حسن بن ابان سے بیان کیا وہ حسین بن سعید سے وہ فضالہ بن ایوب سے وہ یوسف کناسی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جب تم قبر حسینؑ پر جاؤ تو دریائے فرات پر ضرور جانا اور ان کی قبر کے مقابل کھڑے ہو کر غسل کرنا۔

حدیث ⑨ مجھے جعفر بن محمد بن ابراہیم بن عبداللہ الموسوی نے عبداللہ بن نہیک سے بیان کیا وہ محمد فراشی سے وہ ابراہیم بن محمد طحان سے وہ بشیر دھان سے وہ رفاعہ بن موسیٰ نخاس سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص قبر حسینؑ کی طرف ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے نکلے اور فرات میں پہنچ کر اس میں غسل کرے اور پانی سے نکل آئے تو وہ اس شخص کی طرح ہو جائے گا جو گناہوں سے پاک صاف ہو کر نکل آیا ہو اس کے بعد وہ حائر کی طرف چلے تو ہر قدم جس کو وہ اٹھاتا ہے اور رکھتا ہے اللہ عزوجل اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس سے دس گناہ مٹا دیتا ہے۔

باب نمبر (۷۶)

غسلِ زیارت امام حسینؑ واجب نہیں ہے

حدیث ① مجھے میرے والد اور میرے بھائی نے حسن بن متویہ بن سندی سے

بیان کیا وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا مجھے محمد بن حسین بن ابوالخطاب نے کوفہ میں صفوان بن یحییٰ سے روایت کیا وہ عیص بن قاسم البجلی سے **انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا جو شخص حسینؑ بن علیؑ کی زیارت کرے کیا اس پر غسل واجب ہے؟ ۔آپؑ نے فرمایا نہیں۔**

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ بن ابی خلف سے بیان کیا وہ محمد بن حسین بن ابوالخطاب سے وہ صفوان سے وہ عیص بن قاسم سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

مجھے محمد بن حسن نے محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا وہ محمد بن عبدالجبار سے وہ صفوان سے وہ عیص سے وہ امام ابوعبداللہ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

حدیث ② مجھے علی بن حسین بن موسیٰ نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن

محمد بن عیسیٰ سے وہ عباس بن معروف سے وہ عبداللہ بن مغیرہ سے وہ ابوالیسع سے **انہوں نے کہا کہ ایک شخص نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا جبکہ میں سن رہا تھا۔ جب کوئی شخص قبر حسینؑ پر آئے تو کیا وہ غسل کرے آپؑ نے فرمایا نہیں۔**

مجھے میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے وہ ایوب بن نوح وغیرہ سے وہ عبداللہ بن مغیرہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہمیں ابوالیسع نے حدیث بیان کی پھر انہوں نے اسی طرح حدیث ذکر کی۔

مجھے محمد بن احمد بن حسین نے حسن بن علی بن مہزیار سے بیان کیا وہ اپنے والد سے وہ ایوب بن نوح وغیرہ سے وہ عبداللہ بن مغیرہ سے وہ ابوالیسع سے انہوں نے کہا ایک شخص نے امام ابوعبداللہؑ سے

پوچھا اور پھر اسی طرح حدیث بیان کی۔

حدیث ۳ مجھے میرے مشائخ کی ایک جماعت نے محمد بن یحییٰ عطار سے بیان کیا وہ احمد بن ابی زاھد سے وہ محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے وہ صفوان بن یحییٰ سے وہ سیف بن عمیرہ سے وہ عیص بن قاسم بجلی سے انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا کہ جو شخص حسینؑ کی زیارت کرے کیا اس پر غسل فرض ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا نہیں۔

حدیث ۴ مجھے جعفر بن محمد بن ابراہیم بن عبیداللہ بن موسیٰ الکاظمؑ بن جعفر الصادق علیہ السلام اور عبیداللہ بن نہیک سے وہ محمد بن زیاد سے وہ ابوحنیفہ سابق سے وہ یونس بن عمار سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جس وقت تم قبر حسینؑ کے نزدیک ہو اگر ہو سکے تو غسل کرلو ورنہ وضو ہی کرو پھر ان کے پاس آؤ۔

حدیث ۵ مجھے محمد بن احمد بن یعقوب نے علی بن حسن بن فضال سے بیان کیا وہ عباس بن عامر سے وہ حسن بن عطیہ ابی ناب سے انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے قبر حسینؑ کو آتے ہوئے غسل کرنے کا پوچھا۔ آپؑ نے فرمایا کہ تجھ پر غسل نہیں ہے۔

حدیث ۶ مجھے حسن بن زبرقان طبری نے اپنی سند کے ساتھ امام صادق علیہ السلام سے مرفوع بیان کرتے ہوئے حدیث بیان کی اور کہا میں نے امامؑ سے عرض کیا کہ بہت مرتبہ ہم حسینؑ کی قبر کے پاس زیارت کرنے آتے ہیں تو سردی وغیرہ کی وجہ سے ہم پر غسل مشکل ہو جاتا

ہے آپؑ نے فرمایا جو فرات سے غسل کر کے حسینؑ کی زیارت کے لیے آئے تو اسکے لیے بے شمار فضیلتیں لکھی جاتی ہیں۔ جب وہ اس جگہ واپس آئے جہاں اس نے غسل کیا تھا اور وہاں آ کر اس نے وضو کیا اور حسینؑ کی زیارت کی تو اس کے لیے بھی ثواب لکھا جاتا ہے۔

باب نمبر (۷۷)

فرشتوں کا زائرِ امام حسینؑ کا استقبال، عیادت اور تا قیامت استغفار کرنا

حدیث ① مجھے میرے والد نے اور محمد بن حسن نے حسین بن حسن بن ابان سے

بیان کیا وہ حسین بن سعید سے وہ قاسم بن محمد جوہری سے وہ اسحاق بن ابراہیم سے وہ ہارون بن خارجہ سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا اللہ عزوجل نے حسینؑ کی قبر پر چار ہزار فرشتے مقرر کئے ہیں جو پراگندہ حال اور غبار آلود حالت میں قیامت تک حسینؑ کو روتے رہیں گے اور جو ان کی زیارت کے لیے ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے آتا ہے وہ اس کو الوداع کہتے ہیں یہاں تک کہ اس کو امن کی جگہ پہنچا دیتے ہیں اگر وہ بیمار ہو جائے تو صبح شام اس کی عیادت کرتے ہیں اور اگر وہ فوت ہو جائے تو اسکے جنازے میں شریک ہوتے ہیں اور قیامت تک اس کے لیے بخشش مانگتے ہیں۔

حدیث ② مجھے محمد بن جعفر نے محمد بن حسین سے بیان کیا وہ محمد بن اسماعیل بن

بزیع سے وہ ابواسماعیل السراج سے وہ یحییٰ عطار سے وہ ابوبصیر سے وہ امام ابوجعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا قبر حسینؑ پر چار ہزار فرشتے پراگندہ اور غبار آلود حالت میں قیامت تک حسینؑ کو روتے رہیں گے اور جو بھی حسینؑ کا زائر وہاں آتا ہے وہ اس کا استقبال کرتے ہیں اور واپس جانے والے کو الوداع کہتے ہیں اور اگر کوئی بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرتے ہیں اور جو کوئی فوت ہو جائے وہ اس کے جنازے میں شریک ہوتے ہیں۔

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن اسماعیل بن بزیع سے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

مجھے میرے والد نے سعد سے بیان کیا وہ محمد بن حسین سے وہ موسیٰ بن سعدان سے وہ عبداللہ بن قاسم

سے وہ عمر بن ابان سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

حدیث ③

مجھے جعفر بن محمد بن ابراہیم نے عبیداللہ بن نہیک سے بیان کیا وہ ابن ابی عمیر سے وہ سلمہ سابری سے وہ ابوالصباح کنانی سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمہاری جانب ایک قبر (قبر حسینؑ) ہے جو مصیبت زدہ وہاں جاتا ہے تو اللہ عزوجل اس کی مصیبت کو دور کر دیتا ہے اور اس کی حاجت پوری فرما دیتا ہے اور اللہ نے حسینؑ کی شہادت کے دن سے ان کی قبر کے پاس چار ہزار فرشتے غبار آلود پراگندہ حال مقرر کئے ہیں جو ان پر قیامت تک روتے رہیں گے اور جو شخص بھی ان کی زیارت کو جاتا ہے فرشتے اس کو امن کی جگہ تک پہنچا آتے ہیں اور جو کوئی بیمار ہوتا ہے تو وہ اس کی عیادت کرتے ہیں اور جو فوت ہو جاتا ہے اس کے جنازے میں شرکت کرتے ہیں۔

حدیث ④

مجھے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے محمد بن یحییٰ عطار سے بیان کیا وہ ہمدان بن سلیمان نیشاپوری سے وہ عبداللہ بن محمد یمانی سے وہ منیع بن حجاج سے وہ یونس بن عبدالرحمن وہ صفوان جمال سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص اپنے گھر سے زیارت حسینؑ کے ارادے سے نکلتا ہے تو سات سو فرشتے اس کے سر کے اوپر اور نیچے اور دائیں بائیں سے اور آگے پیچھے سے اس کو گھیر لیتے ہیں یہاں تک کہ اسے محفوظ جگہ پہنچا دیتے ہیں اور جب وہ حسینؑ کی زیارت کر لیتا ہے تو ایک منادی اسے آواز دیتا ہے کہ تمہیں معاف کر دیا گیا ہے اب نئے سرے سے عمل کرو پھر وہ فرشتے اس شخص کے ساتھ اس کے گھر تک الوداع کرتے ہوئے جب وہ اپنے گھر میں پہنچ جاتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں ہم تمہیں اللہ کے حوالے کرتے

ہیں۔وہ فرشتے مسلسل اس کی وفات تک اس کی زیارت کرتے ہیں اس کے بعد وہ قبر حسینؑ کی ہر روز زیارت کرتے ہیں اور اس کا ثواب اس شخص کو پہنچتا رہتا ہے۔

حدیث ۵ اسی سے روایت ہے وہ محمد بن یحییٰ سے وہ اپنی سند کے ساتھ منیع تک روایت کرتے ہیں وہ زیاد سے وہ عبداللہ بن مسکان سے وہ محمد حلبی سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ عزوجل نے قبر حسینؑ کے پاس چار ہزار غبار آلود پراگندہ حال فرشتے مقرر کئے ہیں جو قیامت تک وہاں رہیں گے جو شخص ان کی زیارت کو آئے گا وہ اس کو الوداع کریں گے اور بیمار کی عیادت کریں گے اور فوت ہوجانے ہوالے کے جنازے میں شامل ہوں گے۔

حدیث ۶ مجھے محمد بن حسن بن احمد بن ولید نے محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا وہ حسن بن علی بن عبداللہ بن مغیرہ سے وہ عباس بن عامر سے وہ ابان سے وہ ابوحمزہ سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا اللہ عزوجل نے قبر حسینؑ کے پاس چار ہزار پراگندہ حال غبار آلود فرشتے مقرر کئے ہیں جو کہ طلوع فجر سے لے کر زوال شمس تک مسلسل روتے رہتے ہیں اور جب سورج زائل ہوجاتا ہے تو مزید چار ہزار فرشتے اترتے ہیں اور یہ چار ہزار فرشتے واپس آسمان کی طرف چلے جاتے ہیں پھر یہ فرشتے طلوع فجر تک روتے رہتے ہیں اور جو شخص حسینؑ کی زیارت کو آتا ہے وہ اس کی وفا کی گواہی دیتے ہیں اور اس کے گھر اس کو الوداع کرنے جاتے ہیں اور بیمار کی عیادت کرتے ہیں اور فوت شدہ کا جنازہ پڑھتے ہیں۔

حدیث ⑦

مجھے میرے والد نے اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن خالد برقی سے وہ قاسم بن یحییٰ سے وہ اپنے دادا حسن بن راشد سے وہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص اپنے گھر سے امام ابوعبداللہ الحسینؑ کی قبر کی زیارت کے ارادے سے نکلتا ہے تو اللہ عزوجل اس کے ساتھ ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے جو اپنی انگلی اس کی گردن پر رکھ دیتا ہے اور جو کچھ اس کے منہ سے نکلتا ہے وہ مسلسل اس کو لکھتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ شخص حائر میں وارد ہوتا ہے جب وہ باب الحائر میں داخل ہوتا ہے تو فرشتہ اپنی ہتھیلی اس کی کمر کے وسط میں رکھ دیتا ہے اور اس کو کہتا ہے کہ تمہارے پہلے گناہ اللہ نے معاف کر دیئے ہیں لہٰذا اب نئے سرے سے عمل کرو۔

حدیث ⑧

مجھے میرے والد اور محمد بن عبداللہ نے عبداللہ بن جعفر حمیری سے بیان کیا وہ ابراہیم بن مہزیار سے وہ اپنے بھائی علی بن مہزیار سے وہ ابوالقاسم سے وہ قاسم بن محمد سے وہ اسحاق بن ابراہیم سے وہ ہارون بن خارجہ سے اس نے کہا کہ ایک شخص نے امام ابوعبداللہؑ سے سوال کیا جبکہ میں بھی آپؑ کے ہمراہ تھا اس نے پوچھا کہ قبر حسینؑ کی زیارت کرنے والے کے لیے کیا اجر ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا حسینؑ جب مصیبت میں مبتلا ہوئے تو ان پر تمام مخلوق رونے لگی یہاں تک کہ شہر بھی پھر اللہ نے ان کے ساتھ چار ہزار غبار آلود پراگندہ حال فرشتے مقرر کر دیئے جو قیامت تک ان کو روتے رہیں گے اور جو شخص ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے ان کی زیارت کرے گا تو فرشتے اسے الوداع کریں گے یہاں تک کہ اس کو محفوظ جگہ پہنچا دیں گے اور اگر وہ بیمار ہو جائے تو صبح شام وہ اس کی عیادت کرتے ہیں اور اگر وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے میں شریک ہوتے ہیں اور

قیامت کے دن تک اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں۔

حدیث ۹ مجھے محمد بن جعفر نے محمد بن حسین بن ابوالخطاب سے بیان کیا وہ موسیٰ بن سعدان سے وہ عبداللہ بن قاسم سے وہ عمر بن ابان کلبی سے وہ ابان بن تغلب سے اس نے کہا امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا کہ عرش سے چار ہزار فرشتے اترے جو امام حسینؑ کے ساتھ مل کر جنگ کرنا چاہتے تھے لیکن ان کو جنگ کی اجازت نہ دی گئی تو وہ اللہ سے اجازت لینے واپس عرش پر گئے جب وہ دوبارہ اترے تو حسینؑ شہید ہو چکے تھے وہ فرشتے ان کی قبر کے پاس پراگندہ حال غبار آلود حالت میں قیامت تک روتے رہیں گے ان کے سردار کا نام منصور ہے جو شخص بھی ان کی زیارت کو آتا ہے تو وہ اس کا استقبال کرتے ہیں اور جو شخص زیارت کر کے واپس جانا چاہتا ہے تو وہ اس کو الوداع کہتے ہیں اور جو بیمار ہوتا ہے اس کی عیادت کرتے ہیں اور جو فوت ہو جاتا ہے اس کا جنازہ پڑھتے ہیں اور اس کی موت کے بعد اس کے لیے استغفار کرتے ہیں اور یہ تمام فرشتے قائم علیہ السلام کے ظہور کا انتظار کر رہے ہیں۔

حدیث ۱۰ مجھے ابوالعباس رزاز نے ابن ابوالخطاب سے بیان کیا وہ محمد بن فضیل سے وہ محمد بن مضارب سے وہ مالک جہنی سے وہ امام ابوجعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا اے مالک! جب اللہ عزوجل نے حسینؑ کی روح کو قبض کیا تو ان کی طرف چار ہزار غبار آلود پراگندہ حال فرشتے بھیجے جو قیامت تک ان کو روتے رہیں گے اور جو شخص ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے ان کی زیارت کرے گا تو اللہ عزوجل اس کے اگلے اور پچھلے تمام گناہ معاف کر دے گا اور اسکے لیے ایک حج بھی لکھ دے گا اور اس کے اپنے گھر واپس جانے تک وہ مسلسل حفاظت میں رہے گا راوی نے کہا جب مالک فوت ہوا اور امام ابوجعفرؑ شہید ہو گئے تو میں امام ابو عبداللہؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؑ کو اس حدیث کی خبر دی جب حج کے لفظ پر پہنچا تو آپؑ نے فرمایا اے محمد! عمرہ کے لفظ بھی مروی ہیں یعنی اس کے لیے حج کے ساتھ عمرہ بھی لکھا جائے گا۔

باب نمبر ﴿۷۸﴾

زیارت امام حسینؑ کے ترک کرنے کے نقصانات

حدیث ① مجھے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے اپنے والد سے بیان کیا وہ حسن بن محبوب سے وہ عاصم بن حمید حناط سے وہ محمد بن مسلم سے وہ امام ابوجعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص ہمارے شیعوں میں سے قبر حسینؑ پر نہ آیا تو اس کا ایمان اور دین ناقص ہوا اگر وہ جنت میں داخل ہو بھی گیا تو مومنین سے کم درجے میں ہوگا۔

حدیث ② مجھے محمد بن حسن بن احمد بن ولید نے محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ علی بن حکم سے وہ ابوالمغراء سے وہ عنبسہ بن مصعب سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص قبر حسینؑ پر نہ گیا یہاں تک کہ فوت ہو گیا تو اسکا ایمان اور دین ناقص ہے اور اگر وہ جنت میں داخل ہو بھی گیا تو وہ دیگر مومنین سے کم تر درجے میں ہوگا۔

حدیث ③ مجھے میرے والد اور علی بن حسین نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ اپنے والد سے وہ سیف بن عمرہ سے وہ ایک آدمی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص ہمارا شیعہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہو اور قبر حسینؑ پر نہ آئے یہاں تک کہ فوت ہو جائے تو وہ ہمارے شیعوں میں سے نہیں اگر وہ جنت میں چلا بھی جائے تو جنتیوں کے مہمانوں میں سے ہوگا۔

حدیث ④ وہ اپنی سند کے ساتھ سیف بن عمیرہ سے بیان کرتے ہیں وہ ابوبکر حضرمی سے وہ امام ابوجعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو اپنے جنتی ہونے کے بارے

میں جاننا چاہتا ہے اسے چاہئیے کہ وہ اپنے دل پر ہماری محبت کو پیش کرے اگر وہ اسے قبول کرلے تو وہ مومن ہے اور جو ہم سے محبت کرتا ہے اسے چاہئے کہ قبر حسینؑ کی زیارت میں رغبت کرے جو حسینؑ کی زیارت کرنے والا ہوگا تو ہم جان لیں گے کہ اسے ہم اہل بیتؑ سے محبت ہے اور وہ جنتی ہے اور جو حسینؑ کی زیارت نہ کرے وہ ناقص الایمان ہے۔

حدیث ۵

مجھے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے احمد بن ادریس سے بیان کیا وہ عمر کی بن علی بوفکی سے وہ اس سے جس نے اس کو بیان کیا وہ صندل سے وہ ہارون بن خارجہ سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے پوچھا جس شخص نے بغیر کسی عذر کے قبر حسینؑ کی زیارت ترک کی اس کے متعلق اللہ کا کیا فیصلہ ہے؟۔آپؑ نے فرمایا ایسا شخص جہنمی ہے۔

حدیث ۶

مجھے محمد بن جعفر رزاز کوفی قرشی نے اپنے ماموں محمد بن حسین بن ابو الخطاب سے بیان کیا وہ اس سے جس نے اس سے بیان کیا وہ علی بن میمون سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر کوئی شخص ہزار حج کرلے لیکن قبر حسینؑ کی زیارت کو نہ آیا تو اس نے اللہ کا ایک حق اس کے حقوق میں سے ترک کردیا اور اس کے بارے میں آپؑ سے پوچھا گیا تو فرمایا حسینؑ کا حق ہر مسلمان پر فرض ہے۔

حدیث ۷

مجھے محمد بن عبداللہ جعفر حمیری نے اپنے والد سے بیان کیا وہ علی بن محمد بن سالم سے وہ محمد بن خالد سے وہ عبداللہ بن حماد بصری سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے اس نے

کہا ہم کو ہشام بن سالم نے امام ابوعبداللہؑ سے بیان کیا آپؑ کے پاس ایک آدمی آیا اس نے آپؑ سے پوچھا کہ آپؑ کے جد امجدؑ کی زیارت کی جاتی ہے؟۔آپؑ نے فرمایا ہاں! پھر اس نے پوچھا ان کی زیارت کرنے والے کو کس قدر ثواب ملتا ہے؟۔آپؑ نے فرمایا اگر وہ ان کی امامت کا قائل ہے تو اس کے لئے جنت ہے۔اس نے پھر پوچھا کہ جس شخص نے اعراض کرتے ہوئے ان کی زیارت کو ترک کیا تو اسے کیا سزا ملے گی؟۔آپؑ نے فرمایا حسرت کے دن اسے حسرت ہوگی۔

قول مترجم:۔

ان ساتوں احادیث سے یہ بات ثابت ہوجاتی ہے کہ زیارتِ قبرِ حسینؑ ایمان کی بنیاد ہے اور اگر اس سے غفلت برتی گئی تو ہر عمل اکارت ہے کیونکہ ہر عمل کیلئے ایمان شرط ہے۔جب ایمان ہی نہ رہا تو عمل کی کیا حیثیت باقی رہ جاتی ہے۔

باب نمبر (۷۹)

امام حسینؑ کی زیارتیں

حدیث ① مجھ سے محمد بن جعفر الرزاز الکوفی نے بیان کیا انہوں نے محمد بن الحسن بن ابوالخطاب سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی نجران سے انہوں نے یزید بن اسحاق شعر سے انہوں نے الحسن بن عطیہ سے انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا جب تم حائر میں داخل ہو تو کہو:۔

اللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذا مَقامٌ كَرَّمْتَنِي بِهِ وَشَرَّفْتَنِي بِهِ، اللّٰهُمَّ فَأَعْطِنِي فِيهِ رَغْبَتِي عَلى حَقِيقَةِ إِيمانِي بِكَ وَبِرُسُلِكَ، سَلامُ اللهِ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ، وَسَلامُ مَلائِكَتِهِ فِيما تَرُوحُ وَتَغْتَدِي بِهِ الرَّائِحاتُ الطّاهِراتُ الطَّيِّباتُ لَكَ وَعَلَيْكَ، وَسَلامٌ عَلى مَلائِكَةِ اللهِ المُقَرَّبِينَ وَسَلامٌ عَلَى المُسْلِمِينَ لَكَ بِقُلُوبِهِمْ، النّاطِقِينَ لَكَ بِفَضْلِكَ بِأَلْسِنَتِهِمْ، أَشْهَدُ أَنَّكَ صادِقٌ صِدِّيقٌ، صَدَقْتَ فِيما دَعَوتَ إِلَيْهِ، وَصَدَقْتَ فِيما أَتَيتَ بِهِ، وَأَنَّكَ ثَأْرُ اللهِ فِي الأَرْضِ مِنَ الدَّمِ الَّذِي لا يُدْرَكُ ثَأْرُهُ مِنَ الأَرْضِ إِلّا بِأَوْلِيائِكَ، اللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيَّ مَشاهِدَهُمْ وَشَهادَتَهُمْ حَتّى تُلْحِقَنِي بِهِمْ وَتَجْعَلَنِي لَهُمْ فَرَطاً وَتابِعاً فِي الدُّنيا وَالآخِرَةِ۔

”اے اللہ یہ وہ مقام ہے کہ جس کے ذریعے تو نے مجھے عزت وشرف بخشا۔ اے اللہ! مجھے اپنی اور اپنے رسولؐ کی طرف حقیقت ایمانی کے سبب رغبت عطا فرما (رسولؐ اللہ کی طرف رغبت بغیر حقیقتِ ایمان کے نہیں کی جاسکتی اور ہر شخص جانتا ہے کہ حقیقتِ ایمان بلکہ کلِ ایمان مولا علیؑ ہیں)۔ اے فرزند رسولؐ! آپؑ پر اللہ کا سلام ہو اور اس کے ملائکہ کا سلام ہو جس میں صبح وشام طیب وطاہر خوشبوئیں چلتی ہیں، آپؑ کے لئے اور آپؑ پر اور اللہ کے مقرب فرشتوں پر سلام ہو اور ان پر سلام ہو کہ جن کے دل آپؑ کے فرمانبردار ہیں اور ان کی زبانیں آپؑ کے فضائل میں گویا ہوتی ہیں (جو لوگ

فضائل اہلبیتؑ بیان کرتے ہیں وہ زائرین حسینؑ کیلئے لائق سلام ہیں۔مترجم)۔میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ صادق وصدیق ہیں جس کی طرف آپؑ نے بلایا وہ بھی سچ ہے اور جو آپؑ کو دیا گیا ہے آپؑ اس میں بھی سچے ہیں اور آپؑ زمین میں اللہ کا ثار ہیں۔آپؑ اللہ کا وہ خون ہیں جو اپنے اولیاء کے ساتھ زمین پر بہا (یہاں امام حسینؑ کے خون کو اللہ کا خون کہا گیا ہے جس پر خلوصِ دل سے غور کرنے کی ضرورت ہے جہاں بھی کوئی ایسی بات آئے گی ہم اس کی نشاندہی خود کریں گے تاکہ مومنین کے ذہنوں کے دریچے کھلیں اور وہ نصیریت کے کیڑے سے نجات پاسکیں۔مترجم)۔اے اللہ! مجھے امامؑ کے مشاہد اور شہادت بہت محبوب ہیں تو مجھے ان کے ساتھ ملحق کردے اور مجھے دنیا میں ان کا اطاعت گزار اور مطیع رکھ''۔

پھر تھوڑا سا آگے چلو اور سات تکبریں کہو پھر قبر کے سامنے کھڑے ہو کر یوں کہو:۔

سبحان الذی سبّحَ لَهُ المُلْكُ وَالملكُوتُ، وَقَدَّسَت بأسمائِهِ جَمِيعُ خَلقِهِ، وَسُبْحانَ اللهِ المَلِكِ القُدُّوسِ رَبِّ الملائِكَةِ وَالرُّوحِ، اللّٰهُمَّ اكْتُبْنِي فِي وَفْدِكَ إلى خَيْرِ بِقاعِكَ وَخَيرِ خَلْقِكَ، اللّٰهُمَّ العَنِ الجِبْتَ وَالطّاغوتَ، وَالعَنْ أشْياعَهُم وَأتْباعَهُمْ، اللّٰهُمَّ أشْهِدُنِي مَشاهِدَ الخَيرِ كُلَّها مَعَ أهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكَ، اللّٰهُمَّ تَوَفَّنِي مُسْلِماً، وَاجْعَلْ لِي قَدَمَ صِدْقٍ مَعَ الباقِينَ الوارِثِينَ الَّذِينَ يَرِثُونَ الفِرْدَوْسَ هُمْ فِيها خالِدُونَ مِنْ عِبادِكَ الصّالِحِينَ۔

''سبحان ہے وہ ذات کہ جس کے لیے ملک وملکوت تسبیح کرتے ہیں اور اس کے پاکیزہ اسماء کی تقدیس تمام مخلوق کرتی ہے اور سبحان ہے وہ رب جو بادشاہ اور سب سے زیادہ پاک ہے وہ ملائکہ اور روح کا بھی رب ہے۔اے اللہ مجھے اپنے وفد میں لکھ دے اپنی بہترین زمین اور بہترین خلف کے لئے۔

اے اللہ جبت اور طاغوت پر لعنت فرما اور اس کے پیروکاروں پر بھی لعنت فرما۔ اے اللہ مجھے اپنے نبیؐ کے اہل بیتؑ کے ساتھ ہر بھلائی میں شاہد کر دے۔ اے اللہ! مجھے ایمان پر ہی موت دے اور مجھے ان بقیہ لوگوں میں شمار فرما جو تیری فردوس کا ورثہ پائیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے"۔

پھر پانچ تکبریں کہو اور تھوڑا سا چلو اور یوں کہو:۔

اللّٰهُمَّ إِنِّي بِكَ مُؤْمِنٌ وَبِوَعْدِكَ مُوقِنٌ، اللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِي إِيمَانًا وَثَبِّتْهُ فِي قَلْبِي، اللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَا أَقُولُ بِلِسَانِي حَقِيقَتَهُ فِي قَلْبِي وَشَرِيعَتَهُ فِي عَمَلِي، اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِمَّنْ لَهُ مَعَ الْحُسَيْنِ عليه السلام قَدَمُ ثَبَاتٍ وَأَثْبِتْنِي فِيمَنِ اسْتُشْهِدَ مَعَهُ۔

"اے اللہ میں تجھ پر ایمان اور تیرے وعدے پر یقین رکھتا ہوں۔ اے اللہ میرے لیے ایمان لکھ دے اور اسے میرے دل میں ثبت فرما۔ اے اللہ جو میں اپنی زبان سے کہتا ہوں اسے میرے دل میں حقیقت بنا دے اور میرے عمل میں اسے ثابت فرما۔ اے اللہ مجھے ان کے ساتھ شمار فرما جو حسینؑ کے ساتھ ثابت قدم رہے اور انکے ساتھ ثابت قدم رکھ جو ان کے ساتھ شہید ہوئے"۔

پھر تین تکبریں کہو اور اپنے ہاتھ اٹھاو اور اسے قبر پر رکھو اور پھر یوں کہو:۔

أَشْهَدُ أَنَّكَ طُهْرٌ طَاهِرٌ مِنْ طُهْرٍ طَاهِرٍ، طَهُرَتْ وَطَهُرَتْ بِكَ الْبِلَادُ، وَطَهُرَتْ أَرْضٌ أَنْتَ بِهَا وَطَهُرَ حَرَمُكَ، أَشْهَدُ أَنَّكَ أَمَرْتَ بِالْقِسْطِ وَالْعَدْلِ، وَدَعَوْتَ إِلَيْهِمَا، وَأَنَّكَ ثَأْرُ اللّٰهِ فِي أَرْضِهِ حَتَّى يَسْتَثِيرَ لَكَ مِنْ جَمِيعِ خَلْقِهِ۔

"میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ پاک و پاکیزہ ہیں اور پاکیزہ سے بھی پاکیزہ ہیں اور پاکیزگی کو پاکی عطا کرنے والے ہیں اور ملکوں کے ملک آپؑ ہی کے ذریعے پاکیزہ ہیں اور زمین آپؑ کی وجہ سے پاکیزہ ہے آپؑ کا حرم پاکیزہ ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نے عدل و انصاف کا حکم دیا اور اللہ کی

طرف دعوت دی اور آپؑ زمین میں اللہ کا ثار ہیں اور آپؑ اللہ کی تمام مخلوق میں اس کے برگزیدہ ہیں"۔

پھر اپنا رخسار قبر پر رکھو اور بیٹھ جائو اور اللہ کا ذکر کرو جیسے چاہو کرو اور اللہ کی طرف متوجہ ہو جائو پھر اٹھو اور اپنے ہاتھ ان کے پائوں کی طرف رکھو اور کہو:۔

صَلَوَاتُ اللهِ عَلَىٰ رُوحِكَ وَعَلَىٰ بَدَنِكَ، صَدَقْتَ وَأَنْتَ الصَّادِقُ الْمُصَدَّقُ، وَقَتَلَ اللهُ مَنْ قَتَلَكَ بِالْأَيْدِي وَالْأَلْسُنِ۔

"اللہ کا درود و سلام ہو آپؑ کے بدن اطہر اور روح پر آپؑ نے سچ کہا اور آپؑ سچے تھے اللہ انہیں غارت کرے جنہوں نے آپؑ کو اپنے ہاتھوں اور زبان سے قتل کیا"۔

پھر آنحضرتؑ کے بیٹے علیؑ اکبر کی طرف رخ کر کے جو پڑھنا ہو پڑھو پھر سیدھے کھڑے ہو جائو اور شہداء کی قبور کی طرف رخ کر کے کہو:۔

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَيُّهَا الشُّهَدَاءُ أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ أَبْشِرُوا بِمَوْعِدِ اللهِ الَّذِي لَا خُلْفَ لَهُ، اللهُ مُدْرِكٌ لَكُمْ وِتْرَكُمْ وَمُدْرِكٌ بِكُمْ فِي الْأَرْضِ عَدُوَّهُ، أَنْتُمْ سَادَةُ الشُّهَدَاءِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔

"اے شہداء آپؑ پر اللہ کا سلام ہو۔ آپؑ ہم سے سبقت لے جانے والے ہیں اور ہم آپ کے تابع ہیں۔ اللہ کے اس وعدے کی خوشخبری ہو کہ جس کی خلاف ورزی نہیں ہے آپ دنیا و آخرت میں شہداء کے سردار ہیں"۔

پھر قبر کے سامنے کھڑے ہو کر نماز پڑھو پھر کہو:۔

جِئْتُ وافِداً إِلَيْكَ، وَأَتَوَسَّلُ إِلَى اللهِ بِكَ فِي جَمِيعِ حَوائِجِي مِنْ أَمْرِ دُنْيايَ وَآخِرَتِي، بِكَ يَتَوَسَّلُ المتوسِّلُونَ إِلَى اللهِ فِي حَوائِجِهِمْ وَبِكَ يُدْرِكُ عِنْدَ اللهِ أَهْلُ التُّراثِ طَلِبَتَهُمْ۔

''میں آپ پر فدا ہونے کے لیے آیا ہوں اور اپنی تمام حاجات میں اور دنیا و آخرت کے امور میں آپؑ کو وسیلہ بناتا ہوں اور وسیلہ چاہنے والے اپنی تمام حاجات میں آپؑ ہی کو اللہ کی طرف وسیلہ بناتے ہیں اور آپؑ ہی کے ذریعے وہ اللہ کے ہاں عظمت پاتے ہیں''۔

پھر گیارہ مسلسل تکبریں کہو اور اس میں جلدی نہ کرو پھر تھوڑا سا چلو اور قبلہ رخ ہو کر کہو:۔

الحَمْدُ للهِ الواحِدِ المتوَحِّدِ فِي الأُمُورِ كُلِّها خَلَقَ الخَلْقَ فَلَمْ يَغِبْ شَيْءٌ مِنْ أُمُورِهِمْ عَنْ عِلْمِهِ فَعَلِمَهُ بِقُدْرَتِهِ ضَمِنَتِ الأَرْضُ وَمَنْ عَلَيْها دَمَكَ وَثَأْرَكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ. أَشْهَدُ أَنَّ لَكَ مِنَ اللهِ ما وَعَدَكَ مِنَ النَّصْرِ وَالفَتْحِ، وَأَنَّ لَكَ مِنَ اللهِ الوَعْدَ الصّادِقَ فِي هَلاكِ أَعْدائِكَ، وَتَمامَ مَوْعِدِ اللهِ إِيّاكَ. أَشْهَدُ أَنَّ مَنْ تَبِعَكَ الصّادِقُونَ، الَّذِينَ قالَ اللهُ تَبارَكَ وَتَعالَى فِيهِمْ: «أُولئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ وَالشُّهَداءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ لَهُمْ أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ۔

''الحمد ہے اللہ کے لئے جو واحد ہے تمام امور میں اس نے مخلوق کو خلق کیا اور اسکے علم میں ان کے کوئی امور بھی غائب نہیں ہیں وہ انہیں اپنی قدرت کے ذریعے جانتا ہے۔ آپؑ کے خون اور بدلے کی ضمانت زمین اور اس پر بسنے والی تمام چیزوں نے لی۔ اے فرزند رسولؐ! آپؑ پر اللہ کا درود ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ نے جس فتح و نصرت کا آپؑ سے وعدہ کیا وہ سچ ہے اور آپؑ کے دشمنوں کی ہلاکت کا وعدہ بھی آپؑ سے سچ ہے اور اللہ کے تمام وعدے آپؑ کے لیے ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ جنہوں نے آپؑ کی پیروی کی وہ سچے ہیں کہ جن کے بارے میں اللہ نے فرمایا ﴿أُولَٰئِكَ هُمُ

الصِّدِّيْقُوْنَ ۚ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ؕ﴾ ''وہی لوگ اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں، اُن کے لئے اُن کا اجر (بھی) ہے اور ان کا نور (بھی) ہے'' (حدید ۱۹)۔

پھر سات تکبریں کہو اور تھوڑا سا چلو اور قبر کو بوسہ دو اور یہ پڑھو:۔

الحَمْدُ للهِ الَّذِی لَمْ يَتَّخِذْ وَلَداً وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِی المُلْكِ، وَخَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيراً، أَشْهَدُ أَنَّكَ دَعَوْتَ إِلَی اللهِ وَإِلَی رَسُولِهِ، وَوَفَيْتَ للهِ بِعَهْدِهِ، وَقُمْتَ للهِ بِكَلِمَاتِهِ، وَجَاهَدْتَ فِی سَبِيلِ اللهِ حَتَّی أَتَاكَ اليَقِينُ، لَعَنَ اللهُ أُمَّةً قَتَلَتْكَ [وَلَعَنَ اللهُ أُمَّةً ظَلَمَتْكَ] وَلَعَنَ اللهُ أُمَّةً خَذَلَتْكَ، وَلَعَنَ اللهُ أُمَّةً خَدَعَتْكَ اللّٰهُمَّ إِنِّی أُشْهِدُكَ بِالوِلَايَةِ لِمَنْ وَالَيْتَ، وَوَالَتْهُ رُسُلُكَ، وَأَشْهَدُ بِالْبَرَاءَةِ مِمَّنْ بَرِئْتَ مِنْهُ رُسُلُكَ، اللّٰهُمَّ الْعَنِ الَّذِينَ كَذَّبُوا رُسُلَكَ، وَهَدَمُوا كَعْبَتَكَ، وَحَرَّفُوا كِتَابَكَ، وَسَفَكُوا دِمَاءَ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكَ، وَأَفْسَدُوا فِی بِلَادِكَ وَاسْتَذَلُّوا عِبَادَكَ، اللّٰهُمَّ ضَاعِفْ عَلَيْهِمُ الْعَذَابَ فِيمَا جَرَی مِنْ سُبُلِكَ وَبَرِّكَ وَبَحْرِكَ اللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ فِی مُسْتَسِرِّ السَّرَائِرِ وَظَاهِرِ الْعَلَانِيَةِ فِی أَرْضِكَ وَسَمَائِكَ۔

''الحمد ہے اللہ کے لئے جس کی نہ کوئی اولاد ہے اور نہ ہی اس کی بادشاہت میں کوئی شریک ہے اس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور ان کی تقدیر پر مقدر کیا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف دعوت دی اور اللہ سے کیا ہوا وعدہ وفا کیا اور اللہ کے کلمات کے لیے آپؑ کھڑے ہوئے اور آپؑ نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ آپؑ شہادت پا گئے (کلمۃ اللہ مولا امیرؑ المومنین ہیں اور تمام ائمہؑ طاہرین کلمات اللہ ہیں۔ حدیث کے اس جملے سے پتہ چلتا ہے کہ امام حسینؑ کا قیام ولایت علیؑ کیلئے تھا)۔ اللہ اس گروہ پر لعنت کرے جنہوں نے آپؑ کو قتل کیا اور اللہ اس گروہ پر

لعنت کرے جنہوں نے آپؑ پر ظلم کیا اور اللہ اس گروہ پر لعنت کرے جنہوں نے آپؑ کو تنہا چھوڑ دیا اور اللہ اس گروہ پر لعنت کرے کہ جنہوں نے آپؑ کو دھوکہ دیا۔ اے اللہ! میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ میں اس سے محبت رکھتا ہوں جس سے تو نے محبت رکھی اور میں تیرے رسولوں سے محبت رکھتا ہوں اور میں ان سے بیزاری اختیار کرتا ہوں جنہوں نے تجھ سے اور تیرے رسولوں سے بیزاری اختیار کی۔ اے اللہ! ان لوگوں پر لعنت فرما جنہوں نے تیرے رسولوں کو جھٹلایا اور تیرے کعبہ کو منہدم کر دیا اور تیری کتاب میں تحریف کر دی اور تیرے نبیؐ کے اہل بیتؑ کا خون بہایا تیرے شہروں میں فساد برپا کر دیا تیرے بندوں کو ذلیل کیا۔ اے اللہ ان کے عذاب میں مزید اضافہ فرما۔ اے اللہ! ان پر ظاہراً اور پوشیدہ اپنی زمین و آسمان میں لعنت بھیج۔

اور جب بھی تم کربلا میں داخل ہو تو سلام کرو اور اپنا ہاتھ قبر پر رکھو"۔

دوسری زیارت:

حدیث ۲ مجھے میرے والد، علی بن حسین اور محمد بن حسن نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے القاسم بن یحییٰ سے انہوں نے الحسن بن راشد سے انہوں نے الحسین بن ثویر بن ابی فاختہ سے روایت کی ہے کہ میں یونس بن ظبیان، مفضل بن عمر اور ابوسلمہ السراج امام ابوعبداللہؑ کی خدمت میں حاضر تھے اور یونس بات کر رہے تھے اور وہ ہم سب سے عمر میں بڑے تھے انہوں نے امامؑ سے فرمایا میں آپؑ پر قربان جاؤں میں ان لوگوں کی مجلس میں جاتا ہوں یعنی عباس کی اولاد میں سے تو میں وہاں کیا کہا کروں؟۔ آپؑ نے فرمایا جب تم جاؤ تو ہمیں یاد رکھنا اور کہو:۔

اللّٰهُمَّ أَرِنَا الرَّخَاءَ وَالسُّرُورَ فَإِنَّكَ تَأْتِي عَلَى مَا تُرِيدُ۔

''اے اللہ! ہمیں سعادت مندی اور خوشبختی دکھا بے شک تو وہ ہی کرتا ہے جو چاہتا ہے''۔

راوی (یونس) نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں میں حسینؑ کا ذکر بہت زیادہ کرتا ہوں آپؑ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ ۔آپؑ نے فرمایا اس طرح کہا کرو:۔

السلام علیک یا اباعبداللہ علیہ السلام اسے تین مرتبہ کہو

بے شک سلام قریب و بعید سے آپؑ تک پہنچ جاتا ہے۔ پھر فرمایا کہ جب ابا عبداللہ الحسینؑ شہید ہو گئے تو ان پر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں روئیں اور جو کچھ ان میں اور ان کے درمیان تھا سب حسینؑ پر روئے اور جتنی بھی اللہ کی مخلوق تھی خواہ وہ جنت میں ہوں یا دوزخ میں ہوں، دیکھی جا سکنے والی ہوں یا غائب سب کی سب حسینؑ پر روئیں مگر تین چیزیں ان پر نہیں روئیں۔ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں وہ تین چیزیں کیا ہیں؟ ۔فرمایا ان پر نہ بصرہ رویا، نہ دمشق اور نہ ہی آل عثمان۔ میں نے امامؑ سے عرض کی میں آپؑ پر قربان جاؤں میں امامؑ کی زیارت کے لیے جانا چاہتا ہوں میں وہاں ان کی کس طرح زیارت کروں اور وہاں کیا پڑھوں؟ ۔آپؑ نے فرمایا جب تم وہاں جاؤ تو فرات کے کنارے غسل کرو، پاکیزہ لباس پہنو پھر آرام سے چلو اور حرم حسینؑ تک آؤ بے شک حسینؑ کا حرم اللہ اور رسولؐ اللہ کا حرم ہے اور تم تکبیر و تہلیل اور تمجید کہو اور اللہ کی بہت زیادہ عظمت بیان کرو اور محمدؐ و اہل بیتِ محمدؐ پر درود بھیجو یہاں تک کہ حائر کے دروازے تک پہنچو پھر کہو:۔

السَّلامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ وَابْنَ حُجَّتِهِ السَّلامُ عَلَيْكُمْ يَا مَلائِكَةَ اللّٰهِ وَزُوَّارَ قَبْرِ ابْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ۔

''آپؑ پر سلام ہو اے اللہ کی حجت اور اسکی حجت کے فرزند، اے اللہ کے فرشتوں اور اللہ کے نبی کے فرزندؑ کے زوّار تم پر سلام''۔

پھر دس قدم چلو اور رکو اور تیس تکبریں کہو پھر ان کی قبر کی طرف چلو اور سامنے آجائو اور تمہارا چہرہ ان کے چہرہ اقدس کے سامنے ہو پھر اپنے کندھوں کے درمیان قبلہ رکھو (یعنی پشت بہ قبلہ ہو) اور کہو:۔

السَّلامُ عَلَيكَ يا حُجَّةَ اللهِ وابْنَ حُجَّتِهِ، السَّلامُ عَلَيكَ يا قَتيلَ اللهِ وابْنَ قَتيلِهِ، السَّلامُ عَلَيكَ يا ثارَ اللهِ وابْنَ ثارِهِ، السَّلامُ عَلَيكَ يا وِتْرَ اللهِ المَوتُورَ فِي السَّماواتِ وَالأَرْضِ، أَشْهَدُ أَنَّ دَمَكَ سَكَنَ فِي الخُلْدِ، وَاقْشَعَرَّتْ لَهُ أَظِلَّةُ العَرْشِ وَبَكى لَهُ جَميعُ الخَلائِقِ، وَبَكَتْ لَهُ السَّماواتُ السَّبْعُ وَالأَرَضُونَ السَّبْعُ وَما فيهِنَّ وَما بَيْنَهُنَّ، وَمَنْ فِي الجَنَّةِ وَالنّارِ مِنْ خَلْقِ رَبِّنا، ما يُرى وَما لا يُرى، أَشْهَدُ أَنَّكَ حُجَّةُ اللهِ وَابْنُ حُجَّتِهِ، أَشْهَدُ أَنَّكَ قَتيلُ اللهِ وَابْنُ قَتيلِهِ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ ثارُ اللهِ وَابْنُ ثارِهِ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ وِتْرُ اللهِ المَوتُورِ فِي السَّماواتِ وَالأَرْضِ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَنَصَحْتَ وَوَفَيْتَ وَافَيْتَ، وَجاهَدْتَ فِي سَبيلِ رَبِّكَ وَمَضَيْتَ لِلَّذي كُنْتَ عَلَيْهِ شَهيداً وَمُسْتَشْهِداً وَشاهِداً وَمَشْهُوداً، وَأَنا عَبْدُ اللهِ وَمَوْلاكَ وَفي طاعَتِكَ وَالْوِفادَةِ إِلَيْكَ أَلْتَمِسُ كَمالَ المَنْزِلَةِ عِنْدَ اللهِ وَثَباتَ القَدَمِ فِي الْهِجْرَةِ إِلَيْكَ وَالسَّبيلِ الَّذي لا يُخْتَلَجُ دُونَكَ مِنَ الدُّخُولِ فِي كَفالَتِكَ الَّتي أُمِرْتُ بِها مَنْ أَرادَ اللهَ بَدَءَ بِكُمْ، [مَنْ أَرادَ اللهَ بَدَءَ بِكُمْ، مَنْ أَرادَ اللهَ بَدَءَ بِكُمْ] بِكُمْ يُبَيِّنُ اللهُ الكَذِبَ، وَبِكُمْ يُباعِدُ الزَّمانَ الكَلِبَ وَبِكُمْ فَتَحَ اللهُ وَبِكُمْ يَخْتِمُ، وَبِكُمْ يَمْحُو ما يَشاءُ وَبِكُمْ يُثْبِتُ، وَبِكُمْ يَفُكُّ الذُّلَّ مِنْ رِقابِنا، وَبِكُمْ يُدْرِكُ اللهُ تِرَةَ كُلِّ مُؤْمِنٍ يُطْلَبُ وَبِكُمْ تُنْبِتُ الأَرْضُ أَشْجارَها، وَبِكُمْ تُخْرِجُ الأَشْجارُ أَثْمارَها، وَبِكُمْ تُنْزِلُ السَّماءُ قَطْرَها وَرِزْقَها، وَبِكُمْ يَكْشِفُ اللهُ الكَرْبَ، وَبِكُمْ يُنَزِّلُ اللهُ الغَيْثَ، وَبِكُمْ تُسيخُ الأَرْضُ الَّتي تَحْمِلُ أَبْدانَكُمْ وَتَسْتَقِرُّ جِبالُها عَلى مَراسِيها إِرادَةُ الرَّبِّ

فی مَقادِیرِ اُمُورِہٖ تَہْبِطُ إلَیْکُمْ وَتَصْدُرُ مِنْ بُیُوتِکُمْ ،وَالصّادِرُ عَمّا فُصِلَ مِنْ أحْکامِ الْعِبادِلُعِنَتْ اُمَّۃٌ قتلتکم ،وأمۃ خالفتکم ،وأمۃ جحدت ولایتکم ،وأمۃ ظاھرت علیکم ،وأمۃ شَھِدَتْ وَلَمْ تُسْتَشْھَدْ الْحَمْدُ للہِ الَّذی جَعَلَ النّارَ مأواھُمْ وَبِئْسَ وِرْدُ الوارِدِینَ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُودُ الْحَمْدُ للہِ رَبِّ الْعالَمِین۔

’’حجت اللہ اور اسکی حجت کے بیٹے آپؑ پر سلام ہو۔ اللہ کے شہید اور اس کے شہید کے بیٹے آپؑ پر سلام ہو۔ اللہ کے ثار اور اس کے ثار کے بیٹے آپؑ پر سلام ہو۔ اے اللہ کے آسمانوں اور زمینوں میں انتقام آپؑ پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ کا خون جنت میں ساکن ہے اور اس کے لئے عرش کے سائے کانپ اٹھے اور ساری مخلوق روئی اور اس کے لئے ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں اور جو ان دونوں میں ہے اور جو دونوں کے درمیان ہے سب روئے اور جو ہمارے رب کی مخلوق جنت اور آگ میں ہے جو نظر آتی ہے اور جو نظر نہیں آتی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپؑ اللہ کے شہید ہیں اور اس کے شہید کے بیٹے ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں آپؑ اللہ کا ثار ہیں اور اس کے ثار کے بیٹے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ اللہ کے آسمانوں اور زمینوں میں اللہ کا انتقام ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپؑ نے پہنچا دیا اور آپؑ نے نصیحت کر دی اور آپؑ نے وعدہ وفاء کر دیا اور آپؑ نے اپنے رب کے راستے میں جہاد کیا اور اس چیز کو پورا کیا جس پر آپؑ شہید تھے اور دلیل تھے اور شاہد ومشہود تھے۔ میں اللہ کا بندہ ہوں اور آپؑ کی ولایت اور اطاعت میں ہوں اور آپؑ کی جانب وفد ہوں۔ میں اللہ سے کمال منزلت کی امید کرتا ہوں اور آپ کی جانب ہجرت کے لئے ثابت قدمی چاہتا ہوں ایسے راستے کی جس پر آپؑ کے بغیر چلنا ممکن نہیں آپؑ کی کفالت میں جس کا مجھے حکم دیا گیا۔ اللہ نے جو چاہا آپؑ سے شروع کیا۔ اللہ آپؑ کے ذریعے ہی جھوٹ واضح کرتا ہے (یعنی حق کو باطل سے الگ کرتا ہے) اور آپؑ کے ذریعے ہی خراب زمانے کو دور کرتا ہے اور آپؑ کے ذریعے سے ہی اللہ

شروع کرتا اور ختم کرتا ہے اور آپؑ کے ذریعے ہی جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور آپؑ کے ذریعے ہی ثابت رکھتا ہے اور آپؑ کے ذریعے ہی ہماری گردنوں سے ذلالت ہٹاتا ہے۔ آپؑ کے ذریعے سے ہی اللہ ادراک کرتا ہے ہر مومن کا جو طلب کیا جاتا ہے اور آپؑ کے ذریعے ہی زمین اپنے درخت اگاتی ہے اور آپؑ کے ذریعے ہی درخت اپنے پھل دیتے ہیں اور آپؑ کے ذریعے ہی آسمان بارش اور اپنا رزق نازل کرتا ہے۔ اور آپؑ کے ذریعے ہی اللہ تکالیف دور کرتا ہے اور آپؑ کے ذریعے ہی اللہ بارش نازل کرتا ہے اور آپؑ کے ذریعے ہی زمین گڑی ہے جو آپؑ کے بدنوں کو اٹھائے ہوئے ہے اور آپؑ کے ذریعے ہی پہاڑ اپنی جگہ پر قائم ہیں۔ رب کی منشاء اس کے حکم کے متعین وقت کے مطابق آپؑ کی جانب نازل ہوتی ہے اور آپؑ کے گھروں سے صادر ہوتی ہے اور انہی فیصلوں میں سے جو بندوں کے درمیان کئے گئے یہ ہے کہ جس امت نے آپؑ کو قتل کیا اس پر لعنت ہو اور اس پر جس نے آپؑ کی مخالفت کی اور اس امت پر جو آپؑ کی ولایت سے ٹکرائی (اس جملے پر مومنین ضرور غور فرمائیں۔ جس نے کسی بھی مقام پر ولایتِ علیؑ کا انکار کیا یا اپنے لئے ولایت کا دعویٰ کیا وہ اس جملے کی زد میں آتا ہے۔ مترجم) اور اس امت پر جو آپؑ کے اوپر چڑھ دوڑی اور وہ امت جس نے آپؑ کو شہید کیا اور وہ خود شہید نہ ہوئے۔ الحمد ہے اللہ کے لئے کہ جس نے آگ کو ان کا ٹھکانا بنایا اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے اور بہت بری لوٹنے کی جگہ ہے۔ الحمد ہے اللہ کے لئے جو عالمین کا رب ہے"۔

پھر تین مرتبہ کہو:۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَأَنَا إِلَى اللّٰهِ مِمَّنْ خَالَفَكَ بَرِيءٌ۔

"اے ابا عبداللہؑ اللہ آپؑ پر سلام بھیجے اور جس نے آپؑ کی مخالفت کی میں اس سے بری ہوں"۔

پھر آپ علیہ السلام کے فرزند علی اکبر علیہ السلام کے قریب آئو اور کہو:۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، السَّلَامُ

عَلَيْكَ يَا ابْنَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ خَدِيجَةَ الْكُبْرَى وَفَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ۔

''اے اللہ کے رسولؐ کے فرزند آپؑ پر سلام ہو۔ اے فرزند امیرؑ المومنین آپؑ پر سلام ہو۔ اے حسنؑ و حسینؑ کے فرزند آپؑ پر سلام ہو۔ اے خدیجہ الکبریٰؑ کے فرزند آپؑ پر سلام ہو۔ اے فاطمہ الزہراؑ کے فرزند آپؑ پر سلام ہو۔ اللہ کا درود و سلام ہو آپؑ پر''۔

پھر تین بار کہو:۔

لَعَنَ اللهُ مَنْ قَتَلَكَ۔

''اللہ ان پر لعنت کرے جنہوں نے آپؑ کو قتل کیا''۔

پھر تین بار کہو:۔

أَنَا إِلَى اللهِ مِنْهُمْ بَرِيءٌ۔

''میں ان سے بری ہوں''۔

پھر کھڑے ہو کر اپنے ہاتھ سے ان کی طرف اشارہ کرو اور تین مرتبہ کہو :۔

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔

''آپؑ پر سلام ہو''۔

پھر تین مرتبہ کہو:۔

فُزْتُمْ وَاللهِ۔

''اللہ کی قسم آپؑ کامیاب ہو گئے''۔

فَلَيْتَ أَنِّي مَعَكُمْ فَأَفُوزَ فَوْزاً عَظِيماً۔

''کاش میں آپؑ کے ساتھ ہوتا اور بڑی کامیابی کے درجے پر فائز ہو جاتا''۔

اب اپنا پہلو بدل کر ابا عبداللہ الحسینؑ کی قبر کو اپنے سامنے رکھو اور چھ رکعت نماز ادا کرو تمہاری زیارت مکمل ہوگئی اگر چاہو تو وہیں بیٹھے رہو اور اگر چاہو تو اٹھ کر چلے جاو۔

تیسری زیارت:

حدیث ③ مجھ سے میرے والد اور محمد بن الحسن نے انہوں نے الحسین بن الحسن بن ابان سے انہوں نے الحسین بن سعید سے انہوں نے فضالہ بن ایوب سے انہوں نے نعیم بن الولید سے انہوں نے یوسف الکناسی سے انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا جب تم قبر حسینؑ کی زیارت کے لیے جاؤ تو فرات پر آؤ اور غسل کرو اور قبر پر تسلی اور اطمعنان کے ساتھ آؤ یہاں تک کہ مشرقی جانب سے حرم میں داخل ہو جاؤ اور داخل ہوتے وقت کہو:۔

السَّلامُ عَلى مَلائِكَةِ اللهِ المُقَرَّبين، السَّلام عَلى مَلائكة اللهِ المُنْزَلين، السَّلامُ عَلى مَلائِكَةِ اللهِ المَرْدِفين، السَّلامُ على ملائِكة اللهِ المُسَوِّمين، السَّلامُ عَلى مَلائكَةِ اللهِ الَّذينَ هُمْ في هذا الحائِرِ بِإِذْنِ اللهِ مُقيمونَ۔

"اللہ کے مقرب فرشتوں پر سلام ہو۔ اللہ کے نازل ہونے والے فرشتوں پر سلام ہو۔ ایک کے پیچھے ایک آنے والے اللہ کے فرشتوں پر سلام ہو۔ نشان چھوڑنے والے اللہ کے فرشتوں پر سلام ہو۔ ان اللہ کے فرشتوں پر سلام ہو جو یہاں جمع ہیں اللہ کے حکم سے قائم ہیں"۔

جب حسین علیہ السلام کی قبر نظر آئے تو کہو:۔

السَّلامُ عَلى رَسُولِ اللهِ، صَلى اللهُ عَلى مُحَمَّدٍ أَمينِ اللهِ عَلى رُسُلِهِ، وَعَزائِمِ أَمْرِهِ، الخاتِمِ لِما سَبَقَ، وَالفاتِحِ لِمَا اسْتُقْبِلَ وَالمُهَيمِنِ عَلى ذلكَ كُلِّهِ، والسَّلامُ عَلَيْهِ وَرَحمَةُ اللهِ

وَبَرَكَاتُهُ۔

''رسولؐ اللہ پر سلام ہو۔محمدؐ پر اللہ درود بھیجے جو اللہ کے رسولوں پر اور اس کے حکم کے ارادوں پر اس کے امین ہیں۔جو (انبیاءؑ) گزر چکے ان پر خاتم ہیں۔جو سامنے آیا اس کو فتح کرنے والے پر اور ان سب پر گواہ ہیں۔ان پر سلامتی،اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں''۔

پھر کہو:۔

السَّلَامُ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَبْدِكَ وَأَخِي رَسُولِكَ، الَّذِي انْتَجَبْتَهُ بِعِلْمِكَ، وَجَعَلْتَهُ هَادِيًا لِمَنْ شِئْتَ مِنْ خَلْقِكَ وَالدَّلِيلَ عَلَى مَنْ بَعَثْتَهُ بِرِسَالَاتِكَ، دَيَّانِ الدِّينِ بِعَدْلِكَ وَفَصْلِ قَضَائِكَ بَيْنَ خَلْقِكَ، وَالْمُهَيْمِنِ عَلَى ذَلِكَ كُلِّهِ، وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَبْدِكَ وَابْنِ رَسُولِكَ، الَّذِي انْتَجَبْتَهُ بِعِلْمِكَ .....إلى آخر ما صلّيت على أمير المؤمنين.

''سلام ہو امیرؑ المومنین پر جو تیرے بندے اور تیرے رسولؐ کے بھائی ہیں جنہیں تو نے اپنے علم کے لیے چن لیا اور انہیں ہدایت دینے والا بنایا اور جنہیں اپنی رسالت کے ساتھ بھیجا اور ان پر دلیل بنایا اور جنہوں نے تیری مخلوق کے درمیان عدل و انصاف سے فیصلہ کیا اور جو اس پر نگہبان ہیں۔ان پر اللہ کا سلام ہو اور رحمتیں اور برکتیں ہوں۔اے اللہ حسنؑ بن علیؑ جو تیرے بندے اور تیرے رسولؐ کے فرزند ہیں جنہیں تو نے اپنے علم کے لئے چن لیا''۔(اور اسی طرح کہو جیسے اوپر امیرؑ المومنین کے لئے کہا)

پھر اسی طرح حسین علیہ السلام اور تمام آئمہ علیہم السلام پر صلوٰۃ و سلام بھیجو جس طرح حسن علیہ السلام بن علی علیہ السلام پر بھیجا اور قبر حسین علیہ السلام کے نزدیک آکر کہو:۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا أَبَا

عَبْدِاللهِ رَحِمَكَ اللهُ يا أَباعَبْدِاللهِ، أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ عَنِ اللهِ ما أَمَرَكَ بِهِ، وَلَمْ تَخْشَ أَحَداً غَيْرَهُ، وَجاهَدْتَ فِي سَبيلِهِ، وَعَبَدْتَهُ صادِقاً مُخْلِصاً حَتّى أَتاكَ اليَقينُ، أَشْهَدُ أَنَّكُمْ كَلِمَةُ التَّقْوى، وَبابُ الهُدى، وَالْعُرْوَةُ الوُثْقى، وَالحُجَّةُ عَلى مَنْ يَبقى، وَمَنْ تَحْتَ الثَّرى، أَشْهَدُ أَنَّ ذلكَ لَكُمْ سابِقٌ فيما مَضى، وَذلِكَ لكم فاتِحٌ فيما بَقِيَ أَشْهَدُ أَنَّ أَرْواحَكُمْ وَطِينَتَكُمْ طِينَةٌ طَيِّبَةٌ، طابَتْ وَطَهُرَتْ هي بَعضُها مِنْ بَعْضٍ مَنّاً مِنَ اللهِ وَمِنْ رَحْمَتِهِ فَأَشْهَدُ اللهَ وَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي بِكُمْ مُؤْمِنٌ وَبِإِيابِكُمْ مُوقِنٌ وَلَكُمْ تابِعٌ فِي ذاتِ نَفْسي وَشَرائِعِ دِينِي وَخاتِمَةِ عَمَلي وَمُنْقَلَبِي وَمَثْواي فَأَسْأَلُ اللهَ البَرَّ الرَّحِيمَ أَنْ يُتَمِّمَ لي ذلِكَ، وَأَشْهَدُ أَنَّكُمْ قَدْ بَلَّغْتُمْ عَنِ اللهِ ما أَمَرَكُمْ بِهِ حَتّى لَمْ تَخْشَوا أَحَداً غَيْرَهُ، وَجاهَدْتُمْ فِي سَبيلِهِ وَعَبَدْتُمُوهُ حَتّى أَتاكُمُ اليَقينُ، فَلَعَنَ اللهُ مَنْ قَتَلَكُمْ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ أَمَرَ بِهِ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ بَلَغَهُ ذلِكَ فَرَضِيَ بِهِ، أَشْهَدُ أَنَّ الَّذِينَ انْتَهَكُوا حُرْمَتَكَ وَسَفَكُوا دَمَكَ مَلْعُونونَ عَلى لِسانِ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ۔

”اے ابا عبداللہؑ آپؑ پر سلام ہو۔ اے رسولؐ اللہ کے بیٹے آپؑ پر سلام ہو۔ اے ابا عبداللہؑ اللہ آپؑ پر درود بھیجے۔ اے ابا عبداللہؑ اللہ آپؑ پر رحم کرے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ جس چیز کا آپؑ کو اللہ نے حکم دیا آپؑ نے وہ پہنچا دیا اور آپؑ اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرے اور آپؑ نے اس کے راستے میں جہاد کیا اور آپؑ نے اس کی عبادت خلوص اور سچائی کے ساتھ اس وقت تک کی کہ آپؑ کو یقین حاصل ہو گیا (یعنی شہادت پا لی)۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ تقویٰ کا کلمہ ہیں اور ہدایت کا دروازہ ہیں اور آپؑ عروۃ الوثقیٰ اور جو باقی رہے گا اس پر حجت ہیں اور جو تحت الثریٰ کے نیچے ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ کے لئے جو گزر چکا وہ دوبارہ آنے والا ہے اور جو باقی ہے وہ آپؑ کے لئے فاتح ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کی روحیں اور آپ کی طینت پاک ہے۔ آپؑ کا بعض بعض سے ہے

اللہ کی عنایت اور رحمت کے سبب۔ پس میں اللہ کو اور آپؑ کو گواہ کرتا ہوں بیشک میں آپؑ کے ساتھ مومن ہوں اور آپؑ کے دوبارہ لوٹنے پر یقین رکھتا ہوں اور اپنی ذاتِ نفسی اور دینی شرائع اور اپنے اعمال کے خاتمے اور اپنی لوٹنے کی جگہ اور ٹھکانے پر آپؑ کا پیروکار ہوں۔ پس میں اللہ سے سوال کرتا ہوں جو کہ البرّ (نیکی کی توفیق دینے والا) اور الرحیم ہے کہ وہ میرے لئے وہ سب پورا کردے اور میں گواہی دیتا ہوں بے شک آپؑ نے وہ پہنچا دیا جس کا اللہ نے آپؑ کو حکم دیا یہاں تک کہ آپؑ اس کے سوا کسی سے نہیں ڈرے اور آپؑ نے اس کے راستے میں جہاد کیا اور آپؑ نے اس کی یہاں تک عبادت کی کہ آپؑ نے یقین (یعنی شہادت) کو پالیا۔ پس اللہ کی لعنت ہو جس نے آپؑ کو قتل کیا اور اللہ کی لعنت ہو اس پر جس نے اس کا حکم دیا اور اللہ کی لعنت ہو اس پر جسے یہ خبر پہنچی اور وہ اس پر راضی ہوا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ جس نے آپؑ کی حرمت کو پامال کیا اور آپؑ کا خون بہایا وہ سب نبیؐ امّی کی زبان پر ملعون ہیں"۔

پھر یہ کہو:۔

اللّٰهُمَّ الْعَنِ الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَكَ، وَخالَفُوا مِلَّتَكَ، وَرَغِبُوا عَنْ أَمْرِكَ، وَاتَّهَمُوا رَسُولَكَ وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِكَ، اللّٰهُمَّ احْشُ قُبُورَهُم ناراً، وَ أَجْوافَهُمْ ناراً، وَاحْشُرْهُم وَأَتْباعَهُم إِلى جَهَنَّمَ زُرْقاً اللّٰهُمَّ الْعَنْهُم لَعناً يَلْعَنُهُم بِهِ كُلُّ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَكُلُّ نَبِيٍّ مُرْسَلٍ وَكُلُّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ امْتَحَنْتَ قَلْبَهُ لِلإِيمانِ، اللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ فِي مُسْتَسَرِّ السِّرِّ وَظاهِرِ الْعَلانِيَةِ اللّٰهُمَّ الْعَنْ جَوابِيتَ هذِهِ الأُمَّةِ وَطواغِيتَها وَالْعَنْ فَراعِنَتَها وَالْعَنْ قَتَلَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، وَالْعَنْ قَتَلَةَ الْحُسَنِ وَالْحُسَيْنِ، وَعَذِّبْهُمْ عَذاباً أَلِيماً لا تُعَذِّبُ بِهِ أَحَداً مِنَ الْعالَمِينَ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْنا مِمَّنْ تَنْصُرُهُ وَتَنْتَصِرُ بِهِ، وَتَمُنُّ عَلَيْهِ بِنَصْرِكَ لِدِينِكَ فِي الدُّنْيا وَالآخِرَةِ۔

’’اے اللہ ان لوگوں پر لعنت کر جنہوں نے تیری نعمت کو بدل ڈالا تیری ملت کی مخالفت کی اور تیرے امر سے منہ پھیر لیا، تیرے رسولؐ پر تہمت لگائی اور تیرے راستے سے روکا۔ اے اللہ! ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے اور ان کو اور ان کے پیروکاروں کو جہنم میں جمع کر دے۔ اے اللہ! ان پر ایسے لعنت فرما جیسا کہ ہر مقرب فرشتہ ان پر لعنت کرتا ہے اور ہر نبی و مرسل اور ہر وہ بندہ مومن کہ جس کا دل تو نے ایمان کے لیے آزمالیا ہے۔ اے اللہ ظاہراً اور پوشیدہ ان پر لعنت فرما۔ اے اللہ اس امت کے جوابیت اور طاغوتوں اور فرعونوں پر لعنت فرما اور امیرؑ المومنین، امام حسنؑ اور امام حسینؑ کے قاتلوں پر لعنت فرما ان کو دردناک عذاب دے ایسا عذاب جو تو نے پہلے کبھی کسی اور کو نہ دیا ہو۔ اے اللہ ہمیں دنیا و آخرت میں ان کے مددگاروں میں شمار فرما‘‘۔

پھر امام (حسین علیہ السلام) کے سرہانے بیٹھ کر یوں کہو:۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ، أَشْهَدُ أَنَّكَ عَبْدُ اللهِ وَأَمِينُهُ، بَلَّغْتَ ناصِحاً، وَأَدَّيْتَ أَمِيناً، وَقُتِلْتَ صِدِّيقاً، وَمَضَيْتَ عَلَى يَقِينٍ، لَمْ تُؤَثِّرْ عَمىً عَلَى هُدىً، وَلَمْ تَمِلْ مِنْ حَقٍّ إِلَى باطِلٍ، أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ أَقَمْتَ الصَّلاةَ وَآتَيْتَ الزَّكاةَ، وَأَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ، وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَاتَّبَعْتَ الرَّسُولَ، وَتَلَوْتَ الْكِتابَ حَقَّ تِلاوَتِهِ، وَدَعَوْتَ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ تَسْلِيماً كَثِيراً، أَشْهَدُ أَنَّكَ كُنْتَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّكَ، قَدْ بَلَّغْتَ ما أُمِرْتَ بِهِ، وَقُمْتَ بِحَقِّهِ وَصَدَّقْتَ مَنْ قَبْلَكَ، غَيْرَ واهِنٍ وَلا مُوهِنٍ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ تَسْلِيماً، فَجَزاكَ اللهُ مِنْ صِدِّيقٍ خَيْراً عَنْ رَعِيَّتِكَ أَشْهَدُ أَنَّ الْجِهادَ مَعَكَ جِهادٌ، وَأَنَّ الْحَقَّ مَعَكَ وَإِلَيْكَ، وَأَنْتَ أَهْلُهُ وَمَعْدِنُهُ، وَمِيراثُ النُّبُوَّةِ عِنْدَكَ وَعِنْدَ أَهْلِ بَيْتِكَ عَلَيْهِمُ السَّلامُ، أَشْهَدُ أَنَّكَ صِدِّيقٌ عِنْدَ اللهِ، وَحُجَّتُهُ عَلَى خَلْقِهِ، أَشْهَدُ أَنَّ دَعْوَتَكَ حَقٌّ، وَكُلَّ داعٍ مَنْصُوبٍ لِغَيْرِكَ فَهُوَ باطِلٌ مَدْحُوضٌ، وَأَشْهَدُ

أَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ۔

''اللہ کا آپؑ پر درود ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ اللہ کے بندے اور امین ہیں آپؑ نے نصیحت کی اور امین رہے اور صدیق ہی قتل کر دیئے گئے اور بے شک آپؑ یقین پر فائز تھے آپؑ نے کسی چیز کو ہدایت پر ترجیح نہیں دی اور نہ ہی حق سے باطل کی طرف مائل ہوئے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نے صلوٰۃ قائم کی، آپؑ نے زکواۃ ادا کی، آپؑ نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا۔ آپؑ نے رسولؐ اللہ کی اتباع کی آپؑ نے کتاب کی اس طرح تلاوت کی جیسا کہ اس کا حق تھا اور اپنے رب کے راستے کی طرف اچھے طریقے سے بلایا اللہ آپؑ پر بہت زیادہ درود وسلام بھیجے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر تھے آپؑ کو جو حکم دیا گیا وہ آپؑ نے پورا کر دیا آپؑ کھڑے ہوئے اس کے حق کے لئے اور آپؑ نے اس کی تصدیق کی جو آپؑ سے پہلے تھا۔ آپؑ کمزور تھے اور نہ کمزور کرنے والے تھے۔ اللہ کا آپؑ پر درود وسلام ہو۔ اللہ آپؑ کو آپؑ کے صدیق سے جزائے خیر دے آپؑ کی رعایہ کے بارے میں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ جہاد صرف آپؑ ہی کے ساتھ ہے اور حق آپؑ ہی کی طرف اور آپؑ ہی کے ساتھ ہے اور آپؑ ہی اُس کے اہل اور معدن ہیں۔ میراث نبوت آپؑ اور آپؑ کے اہل بیتؑ کے پاس ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ اللہ کے ہاں صدیق ہیں اور اس کی مخلوق پر حجت ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ کی دعوت حق ہے اور آپؑ کے علاوہ ہر داعی باطل ہے، مسترد ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک هُوَ (وہ) حق مبین ہے''۔

پھر آپ علیہ السلام کے پائینتی آئو اور دعا کرو اور اپنے لیے دعا مانگو پھر علی بن الحسین علیہ السلام کے سرہانے آئو اور کہو:۔

سَلَامُ اللّٰهِ وَسَلَامُ مَلَائِكَتِهِ الْمُقَرَّبِينَ وَأَنْبِيَائِهِ الْمُرْسَلِينَ، عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ وَابْنَ مَوْلَايَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ وَعَلَى عِتْرَةِ آبَائِكَ الْأَخْيَارِ

الَّذِينَ أَذْهَبَ اللهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيراً۔

''اللہ کا اس کے مقرب فرشتوں اور انبیاء و مرسلین کا آپؑ پر درود و سلام ہو۔ اے میرے مولاؑ اور میرے مولاؑ کے فرزند آپؑ پر سلام اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ اللہ کا آپؑ پر آپؑ کے اہل بیتؑ پر اور آپؑ کے آباء و اجداد پر درود ہو کہ جن کو اللہ نے رجس سے اس طرح پاک رکھا جیسا کہ پاک رکھنے کا حق ہے''۔

پھر قبور شہداء پر آئو اور سلام کہو اور پھر کہو :۔

السَّلامُ عَلَيْكُم أَيُّهَا الرَّبَّانِيُّون أَنْتُم لَنا فَرَطٌ وَسَلَفٌ وَنَحنُ اتْباعٌ وَأَنْصارٌ أَشْهَدُ أَنَّكُمْ أَنْصارُ اللهِ كَما قالَ اللهُ تَبارَكَ وَتَعالى فِي كِتابِهِ: »وَكَأَيِّنْ مِنْ نَبِيٍّ قاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَما وَهَنُوا لِما أَصابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ وَما ضَعُفُوا وَما اسْتَكانُوا فَما وَهَنْتُمْ وَما ضَعَفْتُمْ وَما اسْتَكَنْتُمْ حَتّى لَقِيتُمُ اللهَ عَلى سَبِيلِ الحَقِّ، وَنُصْرَةِ كَلِمَةِ اللهِ التّامَّةِ صَلَّى اللهُ عَلى أَزْواجِكُم وَأَبْدانِكُمْ وَسَلَّمَ تَسْلِيماً أَبْشِرُوا بِمَواعِيدِ اللهِ الَّذِي لا خُلْفَ لَهُ إِنَّهُ لا يُخْلِفُ المِيعادَ اللهُ مُدْرِكٌ لَكُمْ ثَأْرَ ما وَعَدَكُمْ، أَنْتُم ساداتُ الشُّهداءِ فِي الدُّنْيا وَالآخِرَةِ، أَنْتُمُ السّابِقُونَ وَالمُهاجِرُونَ وَالأَنْصارُ، أَشْهَدُ أَنَّكُمْ قَدْ جاهَدْتُم فِي سَبِيلِ اللهِ، وَقاتَلْتُمْ عَلى مِنْهاجِ رَسُولِ اللهِ وَابْنِ رَسُولِ اللهِ، الحَمْدُ للهِ الَّذِي صَدَقَكُمْ وَعْدَكُمْ وَأَراكُمْ ما تُحِبُّونَ۔

''اے رب والوں آپ پر سلام ہو آپ ہم سے سبقت لے جانے والے ہیں ہم آپ کے اتباع اور انصار ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ اللہ کے انصار ہیں جس طرح اللہ نے اپنی کتاب میں فرمایا ﴿وَكَأَيِّنْ مِنْ نَبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ؕ﴾ ''اور کتنے ہی انبیاء ایسے ہوئے جنہوں نے جہاد کیا ان کے ساتھ بہت

سے اللہ والے (اولیاء) بھی شریک ہوئے، تو نہ انہوں نے ان مصیبتوں کے باعث جو انہیں اللہ کی راہ میں پہنچیں ہمت ہاری اور نہ وہ کمزور پڑے اور نہ وہ جھکے" (آل عمران ۱۴۶)۔ پس نہ آپ کمزور ہوئے اور نہ ضعیف ہوئے اور نہ آپ نے سکونت اختیار کی حتّٰی کہ آپ نے حق کے راستے میں اور کلمۃ اللہ کی نصرت میں اللہ سے ملاقات کی۔ اللہ آپ کی روحوں، بدنوں پر صلاۃ وسلام بھیجے۔ آپ کو اللہ کے وعدوں کی بشارت ہو جس کے خلاف وہ نہیں کرتا۔ اللہ آپ کا وہ بدلہ لے گا جس کا اس نے آپ سے وعدہ کیا۔ آپؑ دنیا و آخرت میں شہداء کے سردار ہیں۔ آپؑ ہی سبقت لے جانے والے اور مہاجر ہیں اور انصار ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور رسولؐ اللہ اور فرزند رسولؐ کے ساتھ مل کر جہاد کیا۔ الحمد ہے اللہ کے لئے جس نے اپنا وعدہ آپ کے لیے سچ کر دکھایا اور آپ کو وہ کچھ دیا جسے آپ محبوب رکھتے تھے"۔

پھر یوں کہو:۔

أَتَيْتُكَ يَا حَبِيبَ رَسُولِ اللهِ وَابْنَ رَسُولِهِ، وَإِنِّي لَكَ عَارِفٌ، وَبِحَقِّكَ مُقِرٌّ، وَبِفَضْلِكَ مُسْتَبْصِرٌ، وَبِضَلَالَةِ مَنْ خَالَفَكَ مُوقِنٌ، عَارِفٌ بِالْهُدَى الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي وَنَفْسِي، اللّٰهُمَّ إِنِّي أُصَلِّي عَلَيْهِ كَمَا صَلَّيْتَ أَنْتَ عَلَيْهِ وَرُسُلُكَ وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ، صَلَاةً تَهْتَابِعَةً مُتَوَاصِلَةً مُتَرَادِفَةً يَتْبَعُ بَعْضُهَا بَعْضاً لَا انْقِطَاعَ لَهَا وَلَا أَمَدَ وَلَا أَبَدَ وَلَا أَجَلَ فِي مَحْضَرِ نَا هَذَا وَإِذَا غِبْنَا وَشَهِدْنَا وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

"میں آپؑ کے پاس آیا ہوں اے اللہ کے رسولؐ کے محبوب اور ان کے رسولؐ کے فرزند۔ میں آپؑ کی معرفت رکھتا ہوں اور آپؑ کے حق کا اقرار کرتا ہوں اور آپؑ کے فضل سے مستبصر ہوں اور جو آپؑ کی مخالفت کرے اس کی ضلالت پر یقین ہے۔ میں عارف ہوں آپؑ کی ہدایت سے جس پر آپؑ ہیں۔ میرے ماں باپ اور میں آپؑ پر قربان اے اللہ! میں ان پر ایسے ہی درود بھیجتا ہوں جیسے تو

نے اور تیرے رسولوں نے اور امیرؑ المومنین نے درود بھیجا۔ ایسا درود جو لگاتار، مسلسل اور متواتر ہو۔ ایک کے بعد ایک۔ اس میں کوئی انقطاع، کوئی حد، کوئی انتہاء اور اختتام نہ ہو۔ ہماری موجودگی اور غیر موجودگی میں اور ان پر اللہ کا سلام، رحمت اور برکتیں ہوں''۔

چوتھی زیارت:

حدیث ④ مجھ سے میرے والد نے اور محمد بن عبداللہ نے انہوں نے عبداللہ بن جعفر الحمیری سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن خالد الطیالسی سے انہوں نے الحسن بن علی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے فضل بن عثمان الصائغ سے انہوں نے معاویہ بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا جب میں قبر حسینؑ کی زیارت کے لیے جاؤں تو کیا پڑھوں؟۔ آپؑ نے فرمایا کہو:۔

السَّلامُ عَلَيْكَ يا أَبا عبدِاللهِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يا أَبا عَبْدِاللهِ، رَحِمَكَ اللهُ يا أَبا عَبْدِاللهِ، لَعَنَ اللهُ مَنْ قَتَلَكَ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ شَرِكَ فِي دَمِكَ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ بَلَغَهُ ذٰلِكَ فَرَضِيَ بِهِ، أَنَا إِلَى اللهِ مِنْ ذٰلِكَ بَرِيءٌ۔

''اے ابا عبداللہؑ آپ پر اللہ کا سلام ہو۔ اے ابا عبداللہؑ آپ پر اللہ کا درود ہو۔ اے ابا عبداللہؑ آپ پر اللہ کی رحمتیں ہوں۔ اے ابا عبداللہؑ ان پر لعنت کہ جنہوں نے آپؑ کو قتل کیا اور اس پر لعنت ہو جس نے آپؑ کے قتل میں شرکت کی اور اس پر بھی لعنت کہ جسے یہ خبر پہنچی اور وہ خوش ہوا میں ان سب سے بری ہوں''۔

پانچویں زیارت:

حدیث ⑤ مجھے میرے والد نے انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے ابو عبداللہ الرازی سے انہوں نے الحسن بن ابی حمزہ سے انہوں نے الحسن بن محمد بن عبدالکریم ابوعلی سے انہوں نے مفضل بن عمر سے انہوں نے جابر جعفی سے روایت کی ہے کہ امام ابوعبداللہؑ نے مفضل سے فرمایا تیرے گھر اور حسینؑ کی قبر کے مابین کتنا فاصلہ ہے؟۔ میں نے کہا میرے ماں باپ آپؑ پر قربان ایک یا دو دن کی مسافت ہے۔ آپؑ نے فرمایا تم زیارت حسینؑ کے لیے جاتے ہو؟۔ میں نے کہا جی ہاں۔ آپؑ نے فرمایا کیا میں تم کو وہ نہ بتاؤں کہ تم زیارت کرو اور بہت زیادہ ثواب پاؤ۔ پھر فرمایا جب کوئی بندہ زیارت کے لیے تیاری کرتا ہے تو آسمان والے اسے خوشخبری دیتے ہیں جب وہ گھر سے نکلتا ہے پیدل یا سوار تو اللہ اس پر چار ہزار فرشتے مقرر کرتا ہے جو اس پر درود وصلوٰۃ بھیجتے ہیں یہاں تک کہ وہ قبر حسینؑ تک پہنچ جاتا ہے۔ اے مفضل جب تم قبر حسینؑ پر آجاؤ تو دروازے پر رک جاؤ اور یہ کہو:۔

السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ آدَمَ صَفْوَةِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ نُوحٍ نَبِيِّ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ إبْراهيمَ خَليلِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ مُوسى كَليمِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ عيسى رُوحِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ مُحَمَّدٍ حَبيبِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ عَلِيٍّ وَصِيِّ رَسُولِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ الحَسَنِ الرَّضِيِّ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ فاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّها الشَّهيدُ الصِّدّيقُ، السَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّها الوَصِيُّ البارُّ التَّقِيُّ، [السَّلامُ عَلَيْكَ يا حُجَّةَ اللهِ وَابْنَ حُجَّتِهِ]، السَّلامُ عَلى

الأَرْوَاحِ الَّتِي حَلَّتْ بِفِنَائِكَ وَأَنَاخَتْ بِرَحْلِكَ السَّلَامُ عَلَى مَلَائِكَةِ اللهِ الْمُحْدِقِينَ بِكَ أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ أَقَمْتَ الصَّلَاةَ وَآتَيْتَ الزَّكَاةَ وَأَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَعَبَدْتَ اللهَ مُخْلِصاً حَتَّى أَتَاكَ الْيَقِينُ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

”اے اللہ کے برگزیدہ اے آدمؑ کے وارث آپؑ پر سلام ہو۔اے اللہ کے نبی نوحؑ کے وارث آپؑ پر سلام ہو۔اے ابراہیم خلیلؑ اللہ کے وارث آپؑ پر سلام ہو۔اے موسیٰ کلیمؑ اللہ کے وارث آپؑ پر سلام ہو۔اے عیسیٰؑ روح اللہ کے وارث آپؑ پر سلام ہو۔اے محمدؐ حبیب اللہ کے وارث آپؑ پر سلام ہو۔اے علیؑ وصی رسولؐ اللہ کے وارث آپؑ پر سلام ہو۔اے حسنؑ رضی کے وارث آپؑ پر سلام ہو۔ اے فاطمہؑ بنت رسولؐ اللہ کے وارث آپؑ پر سلام ہو۔اے شہید وصدیق آپؑ پر سلام ہو۔اے نیک و پرہیزگار وصی آپؑ پر سلام ہو۔اے حجت خدا کے فرزند اور حجت خدا آپؑ پر سلام ہو۔ان روحوں پر سلام ہو جو آپؑ کے در پر آئیں اور آپؑ کے سفر میں لازم ہوئیں۔ان فرشتوں پر سلام کہ جو آپؑ کی قبر اطہر پر مقرر ہیں۔میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نے صلوٰۃ قائم کی اور زکواۃ ادا کی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا اللہ کی عبادت خلوص سے کی یہاں تک کہ آپؑ شہادت پا گئے آپؑ پر اللہ کا سلام،رحمتیں اور برکتیں ہوں“۔

پھر قبر کی طرف جائو کہ اس کی وجہ سے ہر اٹھنے والے قدم کے عوض اس شخص کا ثواب ملے گا جو راہ خدا میں قتل ہو کر خاک و خون میں غلطاں ہو، اور جب قبر کو سلام کر لو تو اس پر ہاتھ رکھ کر کہو:۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللهِ فِي سَمَائِهِ وَأَرْضِهِ

پھر تم نماز پڑھو کہ اس کی ہر رکعت کا ثواب ایک ہزار حج وعمرے کے برابر ہے اور ایک رکعت کا ثواب ہزار غلام آزاد کرنے کے برابر ہے اور ایسا ثواب جیسے کہ تم نے اللہ کی راہ میں نبی مرسل کے ساتھ ہزار

مرتبہ جہاد کیا ہو اور جب تم زیارت کر کے لوٹتے ہو تو ایک فرشتہ ندا دیتا ہے اگر تم وہ ندا سن لو تو پھر کبھی کربلا سے واپس نہ آؤ۔ وہ کہہ رہا ہوتا ہے۔ ''اے بندے تیرے لیے طوبیٰ ہے تو نے نفع پایا اور تو سلامت رہا تو نے جتنے بھی گناہ اپنی زندگی میں کئے وہ سب کے سب معاف کر دیئے گئے ہیں''۔ اگر وہ اسی سال یا اسی رات مر جائے یا اسی دن مر جائے تو اس کی روح اللہ ہی قبض کرے گا اور ملائکہ اس کی بخشش کی دعا کریں گے اور فرشتے کہتے ہیں۔ اے پروردگار! یہ تیرا بندہ ہے اس نے تیرے نبیؐ کے فرزند کی قبر کی زیارت کی ہے، اب تُو بتا ہم کہاں جائیں؟۔ انہیں آسمان سے ندا آتی ہے اے میرے ملائکہ میرے بندے کے دروازے پر رک جاؤ اس کی طرف سے تسبیح و تقدیس کرو اور اسے اس کے نامہ اعمال میں لکھ دو۔ فرشتے اس وقت تک اس کی تسبیح و تقدیس لکھتے رہتے ہیں جب تک اس کا جنازہ نہ ہو جائے۔ جب زائر حسینؑ مر جاتا ہے تو فرشتے اسے غسل و کفن دیتے ہیں اور کہتے ہیں اے ہمارے رب تو نے ہمیں اپنے بندے کے دروازے پر مقرر کیا اب وہ مر گیا ہے، اب تُو بتا ہم کہاں جائیں؟۔ اللہ ندا دیتا ہے اے میرے فرشتو! میرے بندے کی قبر پر کھڑے ہو جاؤ اور قیامت تک تسبیح و تقدیس کرتے رہو اور اس کی نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں قیامت تک لکھتے رہو۔

چھٹی زیارت:

حدیث ⑥ مجھ سے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا محمد بن عیسیٰ بن عبداللہ سے انہوں نے ابراہیم بن ابوالبلاد سے روایت کی ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے پوچھا کہ آپؑ زیارت حسینؑ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟۔ آپؑ نے مجھ سے فرمایا تم کیا کہتے ہو؟۔ میں نے کہا زیارت حسینؑ حج یا عمرے کے برابر ہے۔ پھر آپؑ نے

پوچھا جب تم زیارت حسینؑ کے لیے جاتے ہو تو وہاں کیا پڑھتے ہو؟۔ میں نے کہا میں کہتا ہوں:۔

السَّلامُ عَلَيْكَ يا أَبا عَبْدِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا ابْنَ رَسُولِ اللهِ، أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ أَقَمْتَ الصَّلاةَ وَآتَيْتَ الزَّكاةَ وَأَمَرْتَ بِالمَعْرُوفِ وَنَهَيْتَ عَنِ المُنْكَرِ وَدَعَوْتَ إِلى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالحِكْمَةِ وَالمَوْعِظَةِ الحَسَنَةِ وَأَشْهَدُ أَنَّ الَّذِينَ سَفَكُوا دَمَكَ وَاسْتَحَلُّوا حُرْمَتَكَ مَلْعُونُونَ مُعَذَّبُونَ عَلى لِسانِ داوُدَ وَعيسى بْنِ مَرْيَمَ ذلِكَ بِما عَصَوا وَكانُوا يَعْتَدُونَ

''اے ابا عبداللہؑ آپؑ پر سلام ہو۔ اے فرزند رسولؐ آپؑ پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نے صلوٰۃ قائم کی اور زکواۃ ادا کی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا اور اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت سے بلایا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ جنہوں نے آپؑ کا خون بہایا اور آپؑ کی حرمت کو حلال جانا وہ ملعون ہیں ان کو داؤد اور عیسیٰ بن مریمؑ کی زبان سے عذاب دیا جائے گا''۔

ساتویں زیارت:

حدیث ⑦ مجھ سے میرے والد نے انہوں نے موسیٰ بن جعفر البغدادی سے انہوں نے ابراہیم بن ابو البلاد سے روایت کی ہے کہ امام موسیٰ کاظمؑ نے مجھ سے پوچھا تم ابا عبداللہ الحسینؑ پر سلام کس طرح کہتے ہو؟۔ میں نے کہا میں کہتا ہوں:۔

السَّلامُ عَلَيْكَ يا أَبا عَبْدِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا ابْنَ رَسُولِ اللهِ أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ أَقَمْتَ الصَّلاةَ وَآتَيْتَ الزَّكاةَ وَأَمَرْتَ بِالمَعْرُوفِ وَنَهَيْتَ عَنِ المُنْكَرِ وَدَعَوْتَ إِلى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالحِكْمَةِ وَالمَوْعِظَةِ الحَسَنَةِ أَشْهَدُ أَنَّ الَّذِينَ سَفَكُوا دَمَكَ وَاسْتَحَلُّوا حُرْمَتَكَ مَلْعُونُونَ مُعَذَّبُونَ عَلى لِسانِ داوُدَ وَعيسى بْنِ مَرْيَمَ ذلِكَ بِما عَصَوا وَعَصَوا وَكانُوا

يَعْتَدُونَ۔

''اے ابا عبداللہؑ آپؑ پر سلام ہو۔ اے فرزند رسولؐ آپؑ پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نے صلوٰۃ قائم کی آپؑ نے زکواۃ ادا کی آپؑ نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا اور اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت و نصیحت کے ساتھ بلایا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ جن لوگوں نے آپؑ کا خون بہایا اور آپؑ کی حرمت کو حلال کیا انہیں داؤد اور عیسیٰؑ (کی امت کی طرح) عذاب دیا جائے گا اس لیے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے بڑھ جانے والے تھے''۔

آپؑ نے فرمایا ہاں یہ اسی طرح ہے۔ پھر فرمایا حضرتؑ کو اس طرح سلام کیا جاتا ہے۔

آٹھویں زیارت:

حدیث ⑧ مجھ سے حکیم بن داؤد نے انہوں نے سلمہ بن الخطاب سے انہوں نے علی بن محمد سے انہوں نے اپنے بعض اصحاب سے انہوں نے سلیمان بن حفص المروزی سے انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ امامؑ نے فرمایا جب تم قبر حسینؑ کی زیارت کے لیے جاؤ تو اس طرح کہو:۔

السَّلامُ عَلَيْكَ يا أَبا عَبْدِ اللهِ، السَّلامُ عليك يا حُجَّةَ اللهِ في أَرْضِهِ وَشاهِدَهُ عَلى خَلْقِهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا ابْنَ رَسُولِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا ابْنَ عَلِيٍّ المُرْتَضى، السَّلامُ عَلَيْكَ يا ابْنَ فاطِمَةَ الزَّهْراءِ، أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ أَقَمْتَ الصَّلاةَ وَآتَيْتَ الزَّكاةَ وَأَمَرْتَ بِالمَعْرُوفِ، وَنَهَيْتَ عَنِ المُنْكَرِ وَجاهَدْتَ في سَبِيلِ اللهِ حَتّى أَتاكَ اليَقِينُ وَصَلَّى اللهُ عَلَيْكَ حَيّاً وَمَيِّتاً۔

''اے ابا عبداللہؑ آپؑ پر سلام ہو۔ اے اللہ کی زمین پر حجت آپؑ پر سلام ہو۔ اے اللہ کی مخلوق پر اس کے گواہ آپؑ پر سلام ہو۔ اے فرزند رسولؐ آپؑ پر سلام ہو۔ اے علی مرتضیٰؑ کے فرزند آپؑ پر سلام ہو۔ اے فرزند فاطمہؑ الزہرا آپؑ پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نے صلوٰۃ قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ آپؑ شہادت سے سرفراز ہو گئے''۔

پھر اپنا دایاں رخسار قبر پر رکھو اور کہو:۔

أَشْهَدُ أَنَّكَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّكَ، جِئْتُكَ مُقِرّاً بِالذُّنُوبِ، اشْفَعْ لِي عِنْدَ رَبِّكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ۔

''میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ اپنے رب کی طرف سے دلیل پر ہیں۔ میں آپؑ کے پاس گناہوں سے لدا ہوا آیا ہوں میری اپنے رب کے ہاں شفاعت کیجئے''۔

پھر ہر ایک امامؑ کا ذکر کرو اور کہو :۔

أَشْهَدُ أَنَّهُمْ حُجَجُ اللهِ۔

''میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کی حجتیں ہیں''۔

پھر کہو:۔

اكْتُبْ لِي عِنْدَكَ عَهْداً وَمِيثَاقاً بِأَنِّي أَتَيْتُكَ مُجَدِّداً لِلْمِيثَاقِ فَاشْهَدْ لِي عِنْدَ رَبِّكَ إِنَّكَ أَنْتَ الشَّاهِدُ۔

''میرا اپنے ہاں میثاق اور عہد لکھ لیجئے کہ میں آپؑ کے پاس تجدیدِ عہد کے لیے آیا ہوں۔ اپنے رب کے سامنے میری گواہی دیجئے بے شک آپؑ شاہد ہیں''۔

نویں زیارت:

حدیث ۹ مجھ سے حکیم بن داؤد نے انہوں نے سلمہ بن خطاب سے انہوں نے الحسن بن زکریا سے انہوں نے سلیمان بن حفص سے انہوں نے المبارک سے وہ امامؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا قبر حسینؑ پر یہ کہو:۔

السَّلامُ عَلَيْكَ يا أَبا عَبْدِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا حُجَّةَ اللهِ فِي أَرْضِهِ وَشاهِدَهُ عَلى خَلْقِهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا ابْنَ رَسُولِ اللهِ السَّلامُ عَلَيْكَ يا ابْنَ عَلِيٍّ المُرْتَضى، السَّلامُ عَلَيْكَ يا ابْنَ فاطِمَةَ الزَّهْراءِ، أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ أَقَمْتَ الصَّلاةَ وَآتَيْتَ الزَّكاةَ وَأَمَرْتَ بِالمَعْرُوفِ، وَنَهَيْتَ عَنِ المُنْكَرِ وَجاهَدْتَ فِي سَبِيلِ اللهِ حَتّى أَتاكَ اليَقِينُ فَصَلَّى اللهُ عَلَيْكَ حَيّاً وَمَيِّتاً۔

''اے ابا عبداللہؑ آپؑ پر سلام ہو۔اے حجت خدا آپؑ پر سلام ہو۔اے مخلوق پر اللہ کے گواہ آپؑ پر سلام ہو۔اے فرزند رسولؐ آپؑ پر سلام ہو۔اے فرزند علی المرتضیٰؑ آپؑ پر سلام ہو۔اے فرزند فاطمہؑ الزہرا آپؑ پر سلام ہو۔میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نے صلوٰۃ قائم کی زکواۃ ادا کی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا اور آپؑ نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ آپؑ شہادت سے سرفراز ہوئے۔ اللہ کا آپؑ پر درود وسلام ہو''۔

پھر اپنا دایاں رخسار قبر پر رکھو اور کہو:۔

أَشْهَدُ أَنَّكَ عَلى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّكَ، جِئْتُكَ مُقِرّاً بِالذُّنُوبِ لِتَشْفَعَ لِي عِنْدَ رَبِّكَ يا ابْنَ رَسُولَ اللهِ۔

''میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ اپنے رب کی طرف سے دلیل پر ہیں۔ میں آپؑ کے پاس گناہوں سے لدا ہوا آیا ہوں تا کہ آپؑ اللہ کے ہاں میری شفاعت کریں''۔

پھر ایک ایک امامؑ کا نام لو اور کہو:۔

أَشْهَدُ أَنَّهُمْ حُجَجُ اللهِ۔

''میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کی حجتیں ہیں''۔

پھر کہو:۔

اُكْتُبْ لِي عِنْدَكَ مِيثَاقاً وَعَهْداً أَنِّي أَتَيْتُكَ مُجَدِّداً الْمِيثَاقَ فَاشْهَدْ لِي عِنْدَ رَبِّكَ إِنَّكَ أَنْتَ الشَّاهِدُ۔

''آپؑ میرا اپنے ہاں میثاق و عہد لکھ لیجئے میں آپؑ کے پاس تجدید عہد کے لیے آیا ہوں اپنے رب کے پاس میری گواہی دیجئے گا بے شک آپؑ شاہد ہیں''۔

دسویں زیارت:

حدیث ⑩ مجھ سے محمد بن الحسن بن احمد بن الولید نے انہوں نے محمد بن الحسن الصفار سے انہوں نے محمد بن عبدالجبار سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی نجران سے انہوں نے عامر بن جزاعہ سے انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا جب تم حسینؑ کی قبر کے پاس آؤ تو کہو:۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَآلِهِ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ، لَعَنَ اللهُ مَنْ قَتَلَكَ، وَمَنْ شَارَكَ فِي دَمِكَ، وَمَنْ بَلَغَهُ ذٰلِكَ

فَرَضِيَ بِهِ أَنَا إِلَى اللهِ مِنْهُمْ بَرِيءٌ۔

''الحمد ہے اللہ کے لئے اور محمدؐ و آل محمدؐ پر درود اور ان کے اہل بیتؑ پر سلام اور برکتیں ہوں۔ اے ابا عبداللہؑ آپ پر اللہ کا درود ہو اور ان پر اللہ کی لعنت ہو جنہوں نے آپؑ کو قتل کیا اور جنہوں نے آپؑ کے قتل میں شرکت کی اور جس تک یہ خبر پہنچی اور وہ اس پر راضی ہوا اس پر بھی اللہ کی لعنت ہو اور میں ان سب سے بری ہوں۔ تین مرتبہ یہ کہو''۔

گیارہویں زیارت:

حدیث ⑪ مجھ سے میرے والد نے انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی نجران سے انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے انہوں نے عامر بن جذاعہ سے انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا جب تم حائر میں آؤ تو کہو:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ لَعَنَ اللهُ مَنْ قَتَلَكَ وَمَنْ شَارَكَ فِي دَمِكَ وَمَنْ بَلَغَهُ ذٰلِكَ فَرَضِيَ بِهِ أَنَا إِلَى اللهِ مِنْهُمْ بَرِيءٌ۔

''الحمد ہے اللہ کے لئے اور محمدؐ اور ان کے اہل بیتؑ پر درود اور ان پر اور ان کے اہل بیتؑ پر سلام ہو اور سلام، رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ اے ابا عبداللہؑ آپ پر سلام ہو۔ جنہوں نے آپؑ کو قتل کیا اور جنہوں نے آپؑ کے قتل میں شرکت کی اور جس تک یہ بات پہنچی اور وہ راضی ہوا ان سب پر لعنت ہو اور میں ان سب سے بری ہوں''۔

بارہویں زیارت:

حدیث ⑫ مجھ سے میرے والد نے انہوں نے سعد بن عبداللہ اور عبداللہ بن جعفر الحمیری سے انہوں نے احمد بن الحسن بن علی بن فضل سے انہوں نے عمرو بن سعید المدائنی سے انہوں نے مصدق بن صدقہ سے انہوں نے عمار بن موسیٰ الساباطی سے انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا جب تم حسینؑ کی قبر پر آؤ تو کہو:۔

السَّلامُ عَلَيْكَ يا ابْنَ رَسُولِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا ابْنَ أمير المؤمنين، السَّلامُ عَلَيْكَ يا أبا عبدِ الله، السَّلامُ عَلَيْكَ يا سَيِّدَ شَبابِ أَهْلِ الجَنَّةِ وَرَحمةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا مَنْ رِضاهُ مِنْ رِضا الرَّحمنِ، وَسَخَطُهُ مِنْ سَخَطِ الرَّحمن، السَّلامُ عَلَيْكَ يا أمينَ اللهِ وَحُجَّتِهِ وَبابَ اللهِ، والدَّليلَ عَلى اللهِ، وَالدَّاعي إِلى اللهِ، أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ حَلَّلْتَ حَلالَ اللهِ، وَحَرَّمْتَ حَرامَ اللهِ، وأَقَمْتَ الصَّلاةَ، وآتَيْتَ الزَّكاةَ، وَأَمَرْتَ بالمعْرُوفِ وَنَهَيْتَ عَنِ المنْكَرِ وَدَعَوتَ إِلى سَبيلِ رَبِّكَ بالحِكْمَةِ وَالمَوْعِظَةِ الحَسَنَةِ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ وَمَنْ قُتِلَ مَعَكَ شُهَداءُ أَحْياءٌ عِنْدَ رَبِّكُم تُرْزَقُونَ وأَشْهَدُ أَنَّ قاتِلِيكَ فِي النّارِ، أَدِينُ اللهَ بِالبَراءَةِ مِمَّنْ قاتَلَكَ، وَمِمَّنْ قَتَلَكَ وشايَعَ عَلَيْكَ، وَمِمَّنْ جَمَعَ عَلَيْكَ، وَمِمَّنْ سَمِعَ صَوتَكَ وَلَمْ يُجِبْكَ يا لَيْتَنِي كُنْتُ مَعَكُمْ فأَفُوزَ فَوزاً عَظِيماً۔

”اے فرزند رسولؐ آپؑ پر سلام ہو۔ اے فرزند امیرؑ المومنین آپؑ پر سلام ہو۔ اے ابا عبداللہؑ آپ پر سلام ہو۔ اے نوجوانان جنت کے سردار آپؑ پر سلام ہو۔ اللہ کا سلام اس کی رحمتیں اور برکتیں آپؑ پر۔ اے رحمٰن کی رضاؤں میں سے رضا آپؑ پر سلام ہو اور ان کی ناراضی رحمٰن کی ناراضی سے

ہے (جناب امیرؑ المومنین نے اپنا نفس بیچ کر اللہ کی تمام رضائیں خرید لی تھیں، زیارت کا یہ جملہ بتا رہا ہے کہ اِن رضاؤں کی ملکیت منتقل ہوتی ہوئی ہر امامؑ تک پہنچی ہے اور اس طرح ہر امام نفس اللہ ہے۔مترجم)۔ اے اللہ کے امین اس کی حجت اور اسکے دروازے آپؑ پر سلام ہو۔ اے اللہ کی دلیل آپؑ پر سلام۔ اے اللہ کی طرف بلانے والے آپؑ پر سلام۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نے اللہ کے حلال کو حلال کیا اور حرام کو حرام کیا آپؑ نے صلوٰۃ قائم کی، زکواۃ ادا کی، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا اور اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور نصیحت کے ساتھ بلایا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ جو آپؑ کے ساتھ قتل ہوا وہ زندہ ہے اور آپؑ کے رب کے ہاں سے ان کو رزق پہنچ رہا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ کا قاتل دوزخ میں ہے اور وہ بھی جہنم میں ہیں جو ان کے ساتھی تھے ان کے ساتھ جمع تھے اور وہ بھی جنہوں نے آپؑ کا استغاثہ سنا لیکن لبیک نہیں کہا۔ اے کاش! میں آپؑ کے ساتھ ہوتا تو عظیم کامیابی حاصل کرتا''۔

حدیث ۱۳ مجھے علی بن الحسین نے انہوں نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن ابی نجران سے انہوں نے یزید بن اسحاق سے انہوں نے الحسن بن عطیہ سے انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی کہ آپؑ نے فرمایا تم قبر حسینؑ پر جو چاہتے ہو وہ کہو۔

تیرہویں زیارت:

حدیث ۱۴ مجھ سے محمد بن جعفر نے انہوں نے محمد بن الحسین سے انہوں نے محمد بن

اسماعیل سے انہوں نے صالح بن عقبہ سے انہوں نے ابوسعید المدائنی سے روایت کی ہے کہ میں امام ابوعبداللہؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں جب میں قبر حسینؑ کی زیارت کے لیے جاؤں تو کیا پڑھوں؟۔ آپؑ نے فرمایا اے ابوسعید تم پاکیزہ حسینؑ کی قبر پر آؤ جب تم وہاں پہنچ جاؤ تو ان کے سرہانے امیرؑ المومنین کی تسبیح ہزار مرتبہ اور ان کے قدموں میں تسبیح فاطمہؑ ہزار مرتبہ پڑھو اور پھر دو رکعت نماز پڑھو اس میں سورہ یٰسین اور سورہ رحمٰن پڑھو (پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورہ یٰسین اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورہ رحمٰن)۔ جب تم یہ کرو گے تو اللہ تمہیں اس کا اتنا اجر عطا کرے گا جو تمہارے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوگا۔ (راوی کا بیان ہے) میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں مجھے تسبیح علیؑ و فاطمہ سلام اللہ علیہا تعلیم فرمائیں۔ آپؑ نے فرمایا ہاں! ابوسعید تسبیح علیؑ یہ ہے:۔

سُبْحانَ الَّذِی لا تَنْفَدُ خَزائِنُهُ، سُبْحانَ الَّذِی لا تَبِیدُ مَعالِمُهُ، سُبْحانَ الَّذِی لا یَفْنی ما عِنْدَهُ، سُبْحانَ الَّذِی لا یُشْرِكُ أَحَداً فِی حُكْمِهِ، سُبْحانَ الَّذِی لا اضْمِحْلالَ لِفَخْرِهِ، سُبْحانَ الَّذِی لا انْقِطاعَ لِمُدَّتِهِ، سُبْحانَ الَّذِی لا إِلٰهَ غَیْرُهُ۔

''وہ ذات سبحان ہے جس کے خزانے کبھی ختم نہیں ہوتے۔ وہ ذات سبحان ہے جس کے نشانات کبھی مٹتے نہیں۔ وہ ذات سبحان ہے جس کے پاس جو کچھ ہے وہ کبھی ختم نہیں ہوتا۔ وہ ذات سبحان ہے جس کے حکم میں کوئی دوسرا شریک نہیں ہوسکتا۔ سبحان ہے وہ ذات جس کے فخر کے لیے کبھی بھی ختم ہونا نہیں ہے۔ سبحان ہے وہ ذات جس کی مدت کبھی بھی ختم نہیں ہوگی۔ سبحان ہے وہ ذات جس کا غیر الہ نہیں''۔

اور تسبیح فاطمہ علیہا السلام یہ ہے:۔

سُبْحانَ ذِی الْجَلالِ الْباذِخِ الْعَظِیمِ، سُبْحانَ ذِی الْعِزِّ الشّامِخِ الْمُنِیفِ، سُبْحانَ ذِی الْمُلْكِ الْفاخِرِ الْقَدِیمِ، سُبْحانَ ذِی الْبَهْجَةِ وَالْجَمالِ، سُبْحانَ مَنْ تَرَدّٰی بِالنُّورِ وَالْوَقارِ، سُبْحانَ

مَنْ يَرَى أَثَرَ النَّمْلِ فِي الصَّفَا وَوَقْعَ الطَّيْرِ فِي الْهَوَاءِ۔

''بڑے بزرگ اور عظیم جلال والا سبحان ہے۔ بڑی بلند عزت والا سبحان ہے۔ بڑے اور قدیم فخر والا اور بادشاہی والا سبحان ہے۔ حسین اور رونق و جمال والا سبحان ہے۔ نور اور وقار کی چادر پہننے والا سبحان ہے۔ جو سل پر چیونٹی کے چلنے کے نشانات دیکھتا ہے وہ سبحان ہے۔ جو ہوا میں پرندے واقع ہونے کو دیکھتا ہے وہ سبحان ہے''۔

چودھویں زیارت:

حدیث ⑮ مجھے میرے والد نے اور ایک ساتھی نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ عباس بن موسیٰ وراق سے وہ یونس سے وہ عامر بن جزاعہ سے انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا آپؑ فرما رہے تھے کہ جب تم حسینؑ کی قبر کی زیارت کرو تو وہاں یہ پڑھو:۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ، لَعَنَ اللهُ مَنْ قَتَلَكَ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ بَلَغَهُ ذٰلِكَ فَرَضِيَ بِهِ، أَنَا إِلَى اللهِ مِنْهُمْ بَرِيءٌ.

''اے رسولؐ اللہ کے بیٹے آپؑ پر سلام ہو۔ اے ابوعبداللہؑ آپؑ پر سلام ہو۔ جس شخص نے آپؑ کو قتل کیا اللہ اس پر لعنت کرے اور جس کے پاس آپؑ کے قتل کی خبر پہنچی اور وہ اس پر خوش ہوا اللہ اس پر بھی لعنت کرے۔ میں اللہ کی طرف سے ان سے بری ہو کر آ گیا ہوں''۔

پندرہویں زیارت:

حدیث ⑯ مجھے حسین بن محمد بن عامر نے احمد بن اسحاق بن سعد سے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں ہمارے کسی ساتھی نے بیان کیا وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جب تم قبر حسینؑ کے پاس پہنچو تو پہلے اللہ کی ثنا بیان کرو اور نبیؐ پر درود بھیجو اور اس میں زیادہ سے زیادہ کوشش کرو پھر کہو:۔

سَلامُ اللهِ وَسَلامُ مَلائِكَتِهِ فِيما تَروحُ وَتَغْدُو الزَّاكِياتُ الطّاهِراتُ لَكَ وَعَلَيْكَ، وَسَلامُ اللهِ وَسَلامُ مَلائِكَتِهِ المقَرَّبينَ وَالمسَلِّمينَ لَكَ بِقُلُوبِهِم ،والنّاطِقينَ بِفَضْلِكَ وَالشُّهَداءِ عَلى أَنَّكَ صادِقٌ صِدّيقٌ صَدَقْتَ وَنَصَحْتَ فيما أَتَيْتَ بِهِ وَأَنَّكَ ثَأْرُ اللهِ فِي الأَرضِ، وَالدَّمُ الَّذي لا يُدْرِكُ ثَأْرَهُ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ وَلا يُدْرِكُهُ إِلاّ اللهُ وَحْدَهُ جِئْتُكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ وافِداً إِلَيْكَ، [و] أَتَوَسَّلُ إِلَى اللهِ بِكَ فِي جَميعِ حَوائِجي مِنْ أَمْرِ دُنيايَ وَآخِرَتي وَبِكَ يَتَوَسَّلُ المتَوَسِّلونَ إِلَى اللهِ فِي حَوائِجِهِمْ ،وَبِكَ يُدْرِكُ أَهْلُ الثِّراتِ مِنْ عِبادِ اللهِ طِلْبَتَهُمْ۔

''اللہ عزوجل کا سلام ہو آپؑ پر اور اس کے مقرب فرشتوں کا سلام صبح وشام اچھے اور پاکیزہ سلام آپؑ پر ہوں اور اللہ عزوجل اور اس کے مقرب فرشتوں کا سلام اور ان کا سلام جو دل سے آپؑ پر ایمان رکھتے ہیں اور آپؑ کے فضائل کا دل وزبان سے اقرار کرتے ہیں اور آپؑ کے سچے اور صدیق ہونے کی گواہی دیتے ہیں۔ان سب کا سلام ہو جو گواہی دیتے ہیں کہ آپؑ نے حق کہا اور جو آپؑ لائے تھے اس کو آگے پہنچا دیا اور آپؑ زمین پر اللہ کا ثار ہیں اور آپؑ کا خون روئے زمین پر وہ خون ہے جس

کا قصاص قصاص لینے والوں میں سے کوئی بھی نہیں لے سکتا سوائے اللہ کے۔ اے ابن رسولؐ اللہ میں آپؑ کے پاس مہمان بن کر آیا ہوں اور آپؑ کو اللہ کے پاس وسیلہ بنا کر آیا ہوں میں اپنی تمام حاجات وضروریات کے لیے آپؑ ہی کو وسیلہ بناتا ہوں اور دین کے معاملات میں بھی آپؑ ہی میرے لیے وسیلہ ہیں اور تمام لوگ جو وسیلہ چاہتے ہیں وہ آپؑ ہی کو اپنی حاجات کے لیے وسیلہ بناتے ہیں اور آپؑ ہی کی وجہ سے وہ اپنی طلب کی چیزیں پا سکتے ہیں''۔

پھر تھوڑا سا چلو اور پشت بہ قبلہ ہو کر قبر کے سامنے کھڑے ہو کر کہو :۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْأَحَدِ الْمُتَوَحِّدِ بِالْأُمُورِ كُلِّهَا خَالِقِ الْخَلْقِ فَلَمْ يَغْرُبْ عَنْهُ شَيْءٌ مِنْ أَمْرِهِمْ، وَعَالِمٍ كُلِّ شَيْءٍ بِلَا تَعْلِيمٍ، ضَمِنَ الْأَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا دَمَكَ وَثَأْرَكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مَا وَعَدَكَ مِنَ النَّصْرِ وَالْفَتْحِ، وَأَنَّ لَكَ مِنَ اللّٰهِ الْوَعْدَ الْحَقَّ فِي هَلَاكِ عَدُوِّكَ وَتَمَامِ مَوْعِدِهِ إِيَّاكَ، أَشْهَدُ أَنَّهُ قَاتَلَ مَعَكَ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: «وَكَأَيِّنْ مِنْ نَبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ۔

''الحمد ہے اللہ کے لئے جو واحد ہے جو تمام امور میں اکیلا ہے جو تمام مخلوق کا خالق ہے ان کے امور سے کوئی چیز اس سے اوجھل نہیں ہو سکتی اور بغیر تعلیم وہ ہر چیز کو جانتا ہے وہ تمام زمین کا اور جو کچھ اس میں ہے سب کا ضامن ہے اور آپؑ کے خون اور بدلہ لینے کا اللہ ذمہ دار ہے۔ اے اللہ کے رسولؐ کے بیٹے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ نے جو آپؑ سے کامیابی اور مدد کا وعدہ کیا ہے وہ آپؑ کو ضرور اس سے نوازے گا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ آپؑ سے آپؑ کے دشمنوں کے ہلاک کرنے کا وعدہ اور دیگر تمام وعدے بھی پورے کرے گا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ کے ساتھ مل کر بہت سے اللہ والوں نے جنگ کی جس طرح اللہ نے فرمایا ﴿وَكَأَيِّنْ مِنْ نَبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ﴾ ''اور کتنے ہی انبیاء ایسے ہوئے جنہوں نے جہاد کیا ان کے ساتھ بہت سے اللہ

والے (اولیاء) بھی شریک ہوئے'' (آل عمران ۱۴۶)۔

پھر سات تکبریں کہہ کر تھوڑا چلو اور قبر کے سامنے کھڑے ہو کر کہو :۔

الحَمْدُ للهِ الَّذی لَمْ یَتَّخِذْ صاحِبَةً وَلا وَلَداً وَلَمْ یَکُنْ لَهُ شَریکٌ فِی الْمُلْکِ، خَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَ تَقْدیراً، أَشْهَدُ أَنَّکَ قَدْ بَلَّغْتَ عَنِ اللهِ ما أُمِرْتَ بِهِ وَوَفَیْتَ بِعَهْدِ اللهِ، وَتَمَّتْ بِکَ کَلِماتُهُ وَجاهَدْتَ فِی سَبیلِهِ حَتّی أَتاکَ الْیَقینُ، لَعَنَ اللهُ أُمَّةً قَتَلَتْکَ، وَأُمَّةً خَذَلَتْکَ، وَلَعَنَ اللهُ أُمَّةً خَذَّلَتْ عَنْکَ، اللّٰهُمَّ إِنِّی أُشْهِدُ بِالْوَلایَةِ لِمَنْ والَیْتَ وَوالَتْ رُسُلُکَ، وَأَشْهَدُ بِالْبَراءَةِ مِمَّنْ بَرِئْتَ مِنْهُ وَبَرِئَتْ مِنْهُ رُسُلُکَ، اللّٰهُمَّ الْعَنِ الَّذینَ کَذَّبُوا رَسُولَکَ، وَهَدَمُوا کَعْبَتَکَ، وَحَرَّفُوا کِتابَکَ، وَسَفَکُوا دِماءَ أَهْلِ بَیْتِ نَبِیِّکَ، وَأَفْسَدُوا عِبادَکَ وَاسْتَذَلُّوهُمْ، اللهم ضاعف لهم اللعنة فیما جرت به سنتك فی برك وبحرك، اللهم العنهم فی سمائك وأرضك اللّٰهُمَّ وَاجْعَلْ لی لِسانَ صِدْقٍ فی أَولیائِکَ وَحَبِّبْ إِلَیَّ مَشاهِدَهُمْ، حَتّی تُلْحِقَنی بِهِمْ، وَتَجْعَلَهُمْ لی فَرَطاً وَتَجْعَلَنی لَهُمْ تَبَعاً فِی الدُّنیا وَالآخِرَةِ۔

''الحمد ہے اللہ کے لئے جس کی نہ کوئی زوجہ ہے اور نہ کوئی اولاد اور اسکے لیے اس کی بادشاہی میں کوئی شریک نہیں اس نے ہر چیز کو بنایا پھر اس کا ٹھیک ٹھیک اندازہ مقرر کیا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ جو کچھ آپؑ کو حکم ہوا وہ آپؑ نے پہنچا دیا اور آپؑ نے اللہ سے کیا ہوا وعدہ پورا کر دیا اور اللہ کے کلمات پورے ہو گئے اور موت آنے تک آپؑ نے اس کے راستے میں جہاد کیا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ جس سے آپؑ بری ہیں اور رسولؐ اللہ بری ہیں میں بھی اس سے بری ہوں۔ اے اللہ! جنہوں نے تیرے رسولؐ کو جھٹلایا اور تیرے کعبے کو گرایا اور تیری کتابوں کو بدلا اور تیرے نبیؐ کے اہل بیتؑ کا خون بہایا اور تیرے بندوں کو بگاڑا اور بے حرمتی کی ان پر لعنت کر۔ اے اللہ! ان پر کئی گنا لعنت کر جس طرح

تیرا طریقہ سمندر اور خشکی میں جاری ہوا۔ اے اللہ! ان پر اپنے آسمان اور زمین میں لعنت کر۔ اے اللہ! اپنے اولیاء میں میرے لیے سچائی کی زبان مقرر کر اور ان کے مشاہد کی میرے دل میں محبت ڈال حتّٰی کہ ان سے مجھے ملا دے اور ان کو میرے لیے آگے جانے والا بنا اور مجھے ان کا دنیا و آخرت میں پیروکار بنا''۔

پھر تھوڑا سا چل کر اللّٰہ اکبر، سبحان اللّٰہ، لا الہ الا اللّٰہ، الحمد للہ سات سات مرتبہ پڑھو اور پھر یوں کہو:۔

لَبَّيْكَ داعِيَ اللهِ [لَبَّيْكَ داعِيَ اللهِ]، إِنْ كانَ لَمْ يُجِبْكَ بَدَنِي فَقَدْ أَجابَكَ قَلْبِي وَشَعْرِي وَبَشَرِي وَرَأْيِي وَهَوايَ عَلَى التَّسْلِيمِ لِخَلَفِ النَّبِيِّ الْمُرْسَلِ، وَالسِّبْطِ الْمُنْتَجَبِ، وَالدَّلِيلِ الْعالِمِ وَالأَمِينِ الْمُسْتَخْزَنِ وَالْمَرْضِيِّ الْبَلِيغِ وَالْمَظْلُومِ الْمُهْتَضَمِ جِئْتُ انْقِطاعاً إِلَيْكَ وَإِلى وَلِيِّكَ وَوَلِيِّ وَلَدِكَ، الْخَلَفِ مِنْ بَعْدِكَ عَلى بَرَكَةِ الْحَقِّ، فَقَلْبِي لَكُمْ مُسَلِّمٌ، وَأَمْرِي لَكُمْ مُتَّبِعٌ، وَنُصْرَتِي لَكُمْ مُعَدَّةٌ، حَتّٰى يَحْكُمَ اللهُ وَهُوَ خَيْرُ الْحاكِمِينَ لِدِينِي وَيَبْعَثَكُمْ، فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ لا مَعَ عَدُوِّكُمْ، إِنِّي مِنَ الْمؤمِنِينَ بِرَجْعَتِكُمْ، لا أُنْكِرُ لله قُدْرَةً وَلا أُكَذِّبُ لَهُ مَشِيَّةً، وَلا أَزْعَمُ أَنَّ ما شاءَ لا يَكُونُ۔

''اے اللہ کے داعی! میں حاضر ہوں اگرچہ میرا بدن آپؑ کو جواب نہیں دے سکتا لیکن میرا دل، میرے بال، میرا چمڑا، میری خواہش (سلام دینے کی) آپؑ کو جواب دیتے ہیں اے نبی مرسلؐ کے خلیفہ اور بہترین نواسے اور دنیا جہاں کے راہنما امانتدار اور خزانوں والے اور پسندیدہ اور بلیغ اور مظلوم۔ میں آپؑ کے پاس تمام دنیا سے کٹ کر آ گیا ہوں میرا دل آپؑ کو سلام کہتا ہے اور میں آپؑ ہی کی پیروی کرنے والا ہوں اور میری مدد آپؑ کے لیے تیار ہے حتّٰی کہ اللہ فیصلہ کرے اور وہ میرے دین کے لیے بہترین فیصلہ کرنے والا ہے اور روز محشر میں آپؑ ہی کے محبوں میں شمار کیا جاؤں اور آپؑ

کے دشمنوں میں شمار نہیں کیا جاؤں اور آپؑ کی رجعت میں مومنین میں شمار کیا جاؤں، میں اللہ کی قدرت کا انکار نہیں کرتا اور نہ میں اُس کی مشیت کی تکذیب کرتا ہوں اور میں یہ گمان نہیں کرتا کہ جو وہ چاہے وہ نہیں ہوگا۔''۔

پھر چلو یہاں تک کہ قبر تک پہنچ جاؤ اور وہاں کھڑے ہو کر کہو :۔

سُبْحَانَ اللهِ يُسَبِّحُ للهِ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ وَيُقَدِّسُ بِأَسْمَائِهِ جَمِيعُ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللهِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ، رَبِّنَا وَرَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي فِي وَفْدِكَ إِلَى خَيْرِ بِقَاعِكَ وَخَيْرِ خَلْقِكَ اللّٰهُمَّ الْعَنِ الْجِبْتَ وَالطَّاغُوتَ۔

''اللہ پاک ہے بادشاہی اور ملکوت والا ہے اس کی تسبیح وتقدیس اس کے اسماء کے ذریعے ساری مخلوق کرتی ہے وہ بادشاہ اور پاک ہے جو ہمارا رب، فرشتوں کا رب اور جبرائیل کا رب ہے۔ اے اللہ! مجھے اپنے وفد میں شامل کر دے جو تیرے علاقوں اور بہترین مخلوق کی طرف جا رہا ہو۔ اے اللہ! جبت اور طاغوت پر لعنت کر''۔

پھر اپنا ہاتھ اٹھاؤ اور قبر پر رکھ کر یوں کہو:۔

أَشْهَدُ أَنَّكَ طُهْرٌ طَاهِرٌ مِنْ طُهْرٍ طَاهِرٍ، قَدْ طَهُرَتْ بِكَ الْبِلَادُ وَطَهُرَتْ أَرْضٌ أَنْتَ فِيهَا، أَنَّكَ ثَأْرُ اللهِ فِي الْأَرْضِ حَتّٰى تَسْتَثْئِرَ لَكَ مِنْ جَمِيعِ خَلْقِهِ۔

''میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ طہر وطاہر ہیں اور طہر وطاہر سے ہیں۔ آپؑ ہی کی وجہ سے یہ شہر پاک ہو گیا اور جس زمین میں آپؑ ہیں وہ بھی پاک ہو گئی آپؑ زمین پر اللہ کا ثار ہیں حتّٰی کہ ساری مخلوق سے اللہ اس (ثار) کو پورا کرے گا''۔

پھر اپنے رخساروں اور ہاتھوں کو قبر پر رکھو اور سر کے پاس بیٹھو اور جو چاہو اللہ کا ذکر کرو اور اس کی طرف متوجہ ہو کر اپنی حاجات کو طلب

کرو پھر اپنے ہاتھ اور رخسار حسین علیہ السلام کے پائوں کے پاس رکھو اور کہو:۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى رُوحِكَ وَبَدَنِكَ فَلَقَدْ صَدَقْتَ وَصَبَرْتَ وَأَنْتَ الصَّادِقُ الْمُصَدَّقُ قَتَلَ اللّٰهُ مَنْ قَتَلَكَ بِالْأَيْدِي وَالْأَلْسُنِ۔

''اللہ عزوجل آپؑ کی روح اور بدن اطہر پر درود بھیجے آپؑ نے سچ کہا اور صبر کیا آپ سچے اور تصدیق کئے ہوئے ہیں۔ جس نے بھی آپؑ کو ہاتھوں اور زبان سے قتل کیا اللہ اس کو قتل کرے''۔

پھر امام حسین علیہ السلام کے بیٹے کی قبر کے پاس کھڑے ہو اور جیسے چاہو اللہ کی حمد و ثنا بیان کرو اور اپنے رب سے اپنی حاجات کے لیے سوال کرو پھر شہداء کی قبور کی طرف استقبال کر کے کھڑے ہو کر یوں کہو :۔

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَيُّهَا الرَّبَّانِيُّونَ أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ وَأَنْصَارٌ أَبْشِرُوا بِمَوْعِدِ اللّٰهِ لَا خُلْفَ لَهُ وَأَنَّ اللّٰهَ مُدْرِكٌ بِكُمْ ثَأْرَكُمْ وَأَنْتُمْ سَادَةُ الشُّهَدَاءِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔

''اے اللہ والوں! تم پر سلام تم ہمارے آگے جانے والے ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے اور مددگار ہیں۔ اللہ کے وعدے پر خوش ہو جاؤ جس کے وہ خلاف نہیں کرے گا اور اللہ عزوجل تمہارا قصاص لے گا اور تم دنیا و آخرت میں شہیدوں کے سردار ہو''۔

پھر قبر کو اپنے سامنے کر کے جتنی زیادہ ہو سکے نماز پڑھو ۔

امامؑ نے مزید فرمایا! جب تم حائر (حرم) میں داخل ہو تو سلام کہو پھر آگے چلو حتیٰ کہ اپنے دونوں ہاتھ اور رخسارا کھٹے قبر پر رکھ دو اور جب (حرم) سے نکلو تو اسی طرح کرو اور جب تک وہاں رہو نماز پوری پڑھو قصر نہ کرو جب واپس آؤ تو ان کو الوداع کہتے ہوئے یوں کہو:۔

سَلَامُ اللّٰهِ وَسَلَامُ مَلَائِكَتِهِ الْمُقَرَّبِينَ وَأَنْبِيَائِهِ الْمُرْسَلِينَ وَعِبَادِهِ الصَّالِحِينَ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ وَعَلٰى رُوحِكَ وَبَدَنِكَ وَذُرِّيَّتِكَ وَمَنْ حَضَرَكَ مِنْ

أَوْلِيَائِكَ۔

''اللہ کا آپؑ پر سلام اور مقرب فرشتوں، انبیاء و مرسلین اور اس کے نیک بندوں کا سلام ہو۔ اے اللہ کے رسولؐ کے بیٹے! آپؑ پر سلام ہو۔ سلام ہو آپؑ کی پاک روح اور بدن پر اور سلام ہو آپؑ کے اولیاء پر بھی جو یہاں موجود ہیں''۔

سولہویں زیارت:

حدیث ⑰ مجھے اس زیارت کو احمد بن محمد بن الحسن بن سہل نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے بیان کیا وہ موسیٰ بن حسن بن عامر سے وہ احمد بن ہلال سے انہوں نے کہا ہمیں امید بن علی قیسی شامی نے بیان کیا وہ سعدان بن مسلم سے وہ ایک شخص سے **وہ امام ابوعبداللہؑ** سے اسی طرح بیان کرتے ہیں اور اس میں یہ اضافہ کرتے ہیں کہ امامؑ نے فرمایا حائر سے لوٹتے وقت یہ زیارت اول سے آخر تک اسی طرح پڑھو جیسے تم نے حائر میں داخل ہوتے وقت پڑھی تھی پھر جب اپنے گھر پہنچ جاؤ تو یہ دعا پڑھو:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی سَلَّمَنِی وَسَلَّمَ مِنِّی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فِی الْاُمُورِ كُلِّهَا وَعَلٰی كُلِّ حَالٍ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

''الحمد ہے اللہ کے لیے جس نے مجھے سلامت رکھا اور میری طرف سے ان کو سلام پہنچایا اور بے شک تمام امور میں اور ہر حال میں الحمد صرف اللہ کے لیے ہے اور اللہ رب العالمین کے لیے الحمد ہے''۔

پھر اکیس (۲۱) مسلسل تکبیر کہو اور نرمی کرو اور جلدی نہ کرو انشاء اللہ۔

سترہویں زیارت:

حدیث ⑱ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ حسن بن علی بن عبداللہ بن مغیرہ سے وہ عباس بن عامر سے وہ ابان سے وہ حسن بن عطیہ سے وہ بیاع سابری سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے سنا آپؑ فرما رہے تھے کہ جو شخص قبر حسینؑ کی زیارت کے لئے آئے اللہ اس کے نامۂ اعمال میں ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب لکھتا ہے، راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا آپؑ پر قربان ہو جاؤں، بتایئے جب آنحضرتؑ کی قبر کے پاس پہنچوں تو کیا کہوں؟۔ حضرتؑ نے فرمایا وہاں کہو:۔

السَّلامُ عَلَيكَ يا أَبا عَبدِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيكَ يا ابنَ رَسولِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيكَ يَومَ وُلِدتَ وَيَومَ تَموتُ وَيَومَ تُبعَثُ حَيّاً، أَشهَدُ أَنَّكَ حَيٌّ شَهيدٌ، تُرزَقُ عِندَ رَبِّكَ، وَأَتَوالى وَلِيَّكَ وَأَبرَءُ مِن عَدُوِّكَ، وَأَشهَدُ أَنَّ الَّذينَ قاتَلوكَ وانتَهَكوا حُرمَتَكَ مَلعونونَ عَلى لِسانِ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ، وَأَشهَدُ أَنَّكَ قَد أَقَمتَ الصَّلاةَ، وَآتَيتَ الزَّكاةَ، وَأَمَرتَ بِالمَعروفِ، وَنَهَيتَ عَنِ المُنكَرِ، وَجاهَدتَ في سَبيلِ رَبِّكَ بِالحِكمَةِ وَالمَوعِظَةِ الحَسَنَةِ، أَسأَلُ اللهَ وَلِيَّكَ وَوَلِيَّنا أَن يَجعَلَ تُحفَتَنا مِن زِيارَتِكَ الصَّلاةَ عَلى نَبِيِّنا، وَالمَغفِرَةَ لِذُنوبِنا، اشفَع لي يا ابنَ رَسولِ اللهِ عِندَ رَبِّكَ۔

''اے ابوعبداللہؑ! آپؑ پر سلام ہو۔ اے رسولؐ اللہ کے بیٹے آپؑ پر سلام ہو۔ سلام ہو آپؑ پر اس دن سے جس دن آپؑ کا ظہور ہوا اور جس دن آپؑ کی شہادت ہوئی اور جس دن آپؑ دوبارہ اس دنیا میں ظہور فرمائیں گے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ زندہ اور شہید ہیں اور اپنے رب کے پاس سے

رزق پاتے ہیں۔ میں آپؑ کے دوستوں سے دوستی رکھتا ہوں اور آپؑ کے دشمنوں سے بری ہوتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ جنہوں نے آپؑ کو قتل کیا اور آپؑ کی حرمتوں کو پامال کیا وہ لعنتی ہیں اور ان پر نبیؐ کی زبان پر لعنت کی گئی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نے صلوٰۃ قائم کی اور زکواۃ ادا کی، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا اور حکمت اور اچھی نصیحت کی۔ آپؑ نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور میں اللہ سے یہ سوال کرتا ہوں جو میرا اور آپؑ کا ولی ہے کہ ہماری زیارت کا تحفہ نبیؐ پر درود ہو اور ہمارے گناہوں کی معافی ہو۔ اے اللہ! کے رسولؐ کے بیٹے! میرے لیے اپنے رب کے پاس شفاعت کیجئے"۔

حدیث ⑲

مجھے علی بن حسین نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ الحسن بن علی بن عبداللہ بن مغیرہ سے وہ عباس بن عامر سے وہ جابر مکفوف سے وہ ابن ابی صامت سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو حسینؑ کے پاس پیدل چل کر جائے تو اللہ عزوجل اس کے ہر قدم کے بدلے ایک ہزار نیکیاں دیتا ہے اور اس کے ایک ہزار گناہ مٹا دیتا ہے اور ایک ہزار درجے بلند کرتا ہے اور پھر جب وہ فرات کے پاس آئے تو وہاں غسل کرے اور جوتے لٹکائے اور پیدل چلے اور ذلیل غلام کی طرح چلے جب باب الحائر کے پاس آئے تو چار تکبریں کہے اور ان کے پاس درود پڑھے اور اپنی حاجات طلب کرے۔

چھوٹی زیارت:

حدیث ⑳

مجھے محمد بن الحسن نے محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن

عیسیٰ سے وہ حسن بن علی بن فضال سے وہ صفوان بن یحییٰ سے وہ ابوالصباح سے یا وہ ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا کہ میں حسین بن علیؑ پر سلام کیسے کہوں؟۔آپؑ نے فرمایا اس طرح سلام کہو:۔

السَّلامُ عَلَيْكَ يا أَبا عَبْدِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا ابْنَ رَسُولِ اللهِ، لَعَنَ اللهُ مَنْ قَتَلَكَ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ أَعانَ عَلَيْكَ، وَمَنْ بَلَغَهُ ذٰلِكَ فَرَضِيَ بِهِ، أَنا إِلَى اللهِ مِنْهُمْ بَرِيءٌ۔

''اے ابوعبداللہؑ آپ پر سلام ہو۔اللہ اس پر لعنت کرے جس نے آپؑ کو قتل کیا اور اللہ اس پر بھی لعنت کرے جو آپؑ کے خون کرنے میں شریک ہوا اور جس تک یہ بات پہنچی وہ اس پر خوش ہوا اور میں اللہ کی طرف سے ان سب سے بری ہوں''۔

دوسری چھوٹی زیارت:

حدیث ۲۱ اسی سند کے ساتھ احمد بن محمد سے مروی ہے وہ محمد بن اسماعیل سے وہ ابان بن عثمان سے وہ ابی ہمام سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جب تم حسینؑ کی قبر پر جاؤ تو یوں کہو:۔

السَّلامُ عَلَيْكَ يا أَبا عَبْدِ اللهِ، لَعَنَ اللهُ مَنْ قَتَلَكَ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ شَرِكَ فِي دَمِكَ، وَمَنْ بَلَغَهُ ذٰلِكَ فَرَضِيَ بِهِ، وَأَنا إِلَى اللهِ مِنْهُمْ بَرِيءٌ۔

''اے ابوعبداللہ آپؑ پر سلام ہو۔جس نے آپؑ کو قتل کیا اس پر اللہ لعنت کرے اور اس پر بھی لعنت کرے جو آپؑ کے خون میں شریک ہوا اور اللہ اس پر بھی لعنت کرے جس تک یہ بات پہنچی اور وہ اس پر خوش ہوا اور میں اللہ کی طرف سے ان سب سے بری ہوں''۔

اٹھارہویں زیارت:

حدیث ۲۲ مجھے ابوعبدالرحمن محمد بن احمد بن حسین عسکری اور محمد بن حسن نے حسن بن علی بن مہزیار سے بیان کیا وہ اپنے والد علی بن مہزیار سے وہ محمد بن عمرو سے وہ محمد بن مروان سے وہ ابوحمزہ ثمالی سے انہوں نے کہا کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا جب تم حسینؑ کی قبر کی طرف جانے کا ارادہ کرو تو بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھو جب نکلنے لگو تو اپنے اہل و اولاد کو جمع کرو پھر سفر کی دعا کرو اور نکلنے سے پہلے غسل کرو جب غسل کرو تو یوں کہو:۔

اللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي وَطَهِّرْ قَلْبِي، وَاشْرَحْ لِي صَدْرِي، وَأَجْرِ عَلَى لِسَانِي ذِكْرَكَ وَمِدْحَتَكَ، وَالثَّنَاءَ عَلَيْكَ، فَإِنَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ، وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ قِوَامَ دِينِي التَّسْلِيمُ لِأَمْرِكَ، وَالِاتِّبَاعُ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ، وَالشَّهَادَةُ عَلَى أَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ إِلَى جَمِيعِ خَلْقِكَ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ نُوراً وَطَهُوراً، وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ وَآفَةٍ وَعَاهَةٍ، وَحِرْزاً مِنْ شَرِّ مَا أَخَافُ وَأَحْذَرُ۔

”اے اللہ! مجھے پاک کر اور میرے دل کو بھی پاک کر اور میرا سینہ کھول دے اور میری زبان پر اپنی حمد اور ذکر و ثنا جاری کر کیونکہ میں تیرے بغیر کسی کام کی طاقت نہیں رکھتا۔ میں جانتا ہوں کہ میرے دین کی درستگی تیرے حکم کو تسلیم کرنے میں ہے اور تیرے نبیؐ کی سنت کی اتباع کرنے میں ہے اور تیرے انبیاء اور رسولوں کے تمام مخلوق تک آنے کی گواہی دینے میں ہے۔ اے اللہ! اس کو نور اور طہور بنا اور اس کے ذریعہ سے شفا دے اور آفت عامہ سے بھی شفا دے اور جس سے میں ڈرتا ہوں اس برائی سے بچا“۔

اور جب تم گھر سے نکلو تو یوں کہو :۔

اللّٰھُمَّ إِلَیْکَ وَجَّھْتُ وَجْھِی، وَإِلَیْکَ فَوَّضْتُ أَمْرِی، وَإِلَیْکَ أَسْلَمْتُ نَفْسِی، وَإِلَیْکَ أَلْجَأْتُ ظَھْرِی، وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا إِلَّا إِلَیْکَ، تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ، عَزَّ جَارُکَ وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ۔

''اے اللہ! میں تیرے چہرے کی طرف اپنا چہرہ کرتا ہوں (زیارت کے اس جملے سے یہ معلوم ہوا کہ اللہ کی طرف رجوع کرنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ مولا امیرؑ المومنین کی طرف متوجہ ہوا جائے کیونکہ وہی اللہ کا چہرہ ہیں۔مترجم) اور اپنا ہر کام تیرے سپرد کرتا ہوں اور اپنے نفس کو تیرے لیے فرمانبردار کرتا ہوں۔ میں نے اپنی پیٹھ کو تیری طرف جھکا دیا اور تجھ پر ہی توکل کیا۔ پناہ اور نجات کی جگہ صرف تیری طرف ہے تو برکت والا اور بلند ہے۔تو پناہ والا باعزت ہے تیری ثنا بڑی ہے''۔

پھر یوں کہو :۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَمِنَ اللّٰہِ وَإِلَی اللّٰہِ، وَفِی سَبِیلِ اللّٰہِ، وَعَلَی مِلَّۃِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہِ، عَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ وَإِلَیْہِ أُنِیبُ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَالْأَرَضِینَ السَّبْعِ، وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیمِ، اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاحْفَظْنِی فِی سَفَرِی، وَاخْلُفْنِی فِی أَھْلِی بِأَحْسَنِ الْخَلَفِ اللّٰھُمَّ إِلَیْکَ تَوَجَّھْتُ، وَإِلَیْکَ خَرَجْتُ، وَإِلَیْکَ وَفَدْتُ، وَلِخَیْرِکَ تَعَرَّضْتُ، وَبِزِیَارَۃِ حَبِیبِکَ تَقَرَّبْتُ، اللّٰھُمَّ لَا تَمْنَعْنِی خَیْرَ مَا عِنْدَکَ بِشَرِّ مَا عِنْدِی، اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِی ذُنُوبِی وَکَفِّرْ عَنِّی سَیِّئَاتِی وَحُطَّ عَنِّی خَطَایَایَ وَاقْبَلْ مِنِّی حَسَنَاتِی۔

''بسم اللہ اور اللہ کی (مدد) سے۔ اللہ کی طرف سے اسی کی طرف اور اللہ کی سبیل میں اور رسولؐ اللہ کی ملت پر، اللہ پر میں نے توکل کیا اور اسی طرف میں رجوع کرتا ہوں۔ساتوں آسمانوں، زمینوں اور عرش مجید کا وہ مالک و خالق ہے۔ اے اللہ! محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج اور میرے سفر میں میری

حفاظت فرما اور میرے اہل کی بھی حفاظت فرما۔ میں نے تیری طرف رخ کیا اور نکلا اور تیری طرف مہمان ہوا اور تیرے خیر کے لیے سامنے آیا اور تیرے حبیبؐ کی زیارت کے ساتھ تیرے قریب ہوا۔ اے اللہ! میرے پاس جو برائی ہے اس کی وجہ سے جو تیرے پاس نیکی ہے اس کو نہ روک۔ اے اللہ! میرے گناہ معاف کر۔ میری برائیاں دور کر اور گناہ معاف کر دے۔ مجھ سے میری نیکیاں قبول کر''۔

پھر یوں کہو:۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي فِي دِرْعِكَ الْحَصِينَةِ الَّتِي تَجْعَلُ فِيهَا مَنْ تُرِيدُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَبْرَءُ إِلَيْكَ مِنَ الْحَوْلِ وَالْقُوَّةِ۔

''اے اللہ! مجھے اپنی محفوظ حفاظت میں رکھ جس میں تو جس کو چاہتا ہے رکھتا ہے۔ اے اللہ! میں ہر طاقت اور گناہ سے ہٹنے کی قوت سے بری ہو کر تیری طرف آتا ہوں''۔

یہ تین مرتبہ کہو اور پھر سورہ فاتحہ پڑھو، معوذتین (قل اعوذ برب الناس اور قل اعوذ برب الفلق) اور قل ھو اللّٰہ احد اور انا انزلنا فی لیلۃ القدر بھی پڑھو اور آیت الکرسی اور یٰسین پڑھو، اور سورہ حشر کی آخر کی ان چند آیتوں کی تلاوت کرو:۔

﴿لَوْ أَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

الْحَكِيمُ ﴿۲۴﴾ ''اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر نازل فرماتے تو (اے مخاطب!) تو اسے دیکھتا کہ وہ اللہ کے خوف سے جھک جاتا، پھٹ کر پاش پاش ہوجاتا، اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لئے بیان کررہے ہیں تاکہ وہ غور وفکر کریں، وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والا ہے، وہی بے حد رحمت فرمانے والا نہایت مہربان ہے، وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، (حقیقی) بادشاہ ہے، ہر عیب سے پاک ہے، ہر نقص سے سالم (اور سلامتی دینے والا) ہے، امن وامان دینے والا ہے، محافظ ونگہبان ہے، غلبہ وعزّت والا ہے، زبردست عظمت والا ہے، سلطنت وکبریائی والا ہے، اللہ ہر اُس چیز سے پاک ہے جسے وہ اُس کا شریک ٹھہراتے ہیں، وہی اللہ ہے جو پیدا فرمانے والا ہے، عدم سے وجود میں لانے والا (یعنی ایجاد فرمانے والا) ہے، صورت عطا فرمانے والا ہے۔ (الغرض) سب اسماء حسنٰی اسی کے ہیں، اس کے لئے وہ (سب) چیزیں تسبیح کرتی ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں، اور وہ بڑی عزت والا ہے بڑی حکمت والا ہے''۔

نہ سر میں تیل لگائو اور نہ آنکھوں میں سرمہ یہاں تک کہ فرات تک پہنچ جائو اور کلام اور مزاح بہت کم کرو اور اللہ کا ذکر زیادہ سے زیادہ کرو اور تکبر اور جھگڑے سے بچو اگر تم سوار ہو یا پیدل چل رہے ہو تو یہ دعا پڑھو :۔

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ سَطَوَاتِ النَّكَالِ وَعَوَاقِبِ الْوَبَالِ وَفِتْنَةِ الضَّلَالِ، وَمِنْ أَنْ تَلْقَانِي بِمَكْرُوهٍ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْحَبْسِ وَاللَّبْسِ وَمِنْ وَسْوَسَةِ الشَّيْطَانِ، وَطَوَارِقِ السُّوءِ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ، وَمِنْ شَرِّ شَيَاطِينِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ، وَمِنْ شَرِّ مَنْ يَنْصُبُ لِأَوْلِيَاءِ اللّٰهِ الْعَدَاوَةَ وَمِنْ أَنْ يَفْرُطُوا عَلَيَّ وَأَنْ يَطْغَوْا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ عُيُونِ الظُّلْمَةِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ، وَمِنْ شِرْكِ إِبْلِيسَ وَمَنْ يَرُدُّ عَنِ الْخَيْرِ بِاللِّسَانِ وَالْيَدِ۔

''اے اللہ میں سزا کے غلبے وبال کے انجام سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور گمراہی کے فتنے سے بھی

اور اس بات سے بھی کہ میں تجھ سے کسی ناپسندیدہ امر کے ساتھ ملوں اور میں قید اور حق و باطل کے اشتباہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور شیطان کے وسوسے اور برائی کے ساتھ رات کو آنے والی چیزوں سے اور ہر برائی والے کی برائی سے اور جنوں اور انسانوں کی شرارت سے اور ان کے شر سے جو اولیاء اللہ کے ساتھ عداوت رکھتے ہیں اور اس سے بھی کہ وہ مجھ پر کوئی زیادتی کریں یا سرکشی کریں اور میں ظلمت کے چشموں کی شرارت سے اور ہر برائی والے کے شر سے اور ابلیس کی شراکت اور اس سے جو خیر کورو کے زبان یا ہاتھ سے''۔

اور جب کسی چیز کا خوف ہونے لگے تو یوں کہو :۔

لاحَولَ وَلا قُوَّةَ إلاّ بِاللهِ بِهِ احتَجَبتُ وَبِهِ اعتَصَمتُ، اللّهُمَّ اعصِمنی مِن شَرِّ خَلقِكَ، فإنَّما أنَا بِكَ وَأنَا عَبدُكَ۔

''گناہوں سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ کی توفیق کے بغیر نہیں ہے اسی کے ساتھ میں نے پردہ حاصل کیا اور اسی کو میں نے مضبوطی سے پکڑا۔ اے اللہ! مجھے اپنی بری مخلوق سے بچا میں تو صرف تیری توفیق سے ہی کسی قابل ہوسکتا ہوں اور میں تیرا بندہ ہوں''۔

جب فرات میں آئو تو اس کو عبور کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھو :۔

اللّهُمَّ أنتَ خَيرُ مَن وَفَدَ إلَيهِ الرِّجالُ وَأنتَ يا سَيِّدي أكرَمُ مَأتِيٍّ وَأكرَمُ مَزورٍ وَقَد جَعَلتَ لِكُلِّ زائِرٍ كَرامَةً وَلِكُلِّ وافِدٍ تُحفَةً وَقَد أتَيتُكَ زائِراً وَافِداً لِابنِ نَبِيِّكَ صَلَواتُكَ عَلَيهِ، فَاجعَل تُحفَتَكَ إيّايَ فَكاكَ رَقَبَتي مِنَ النّارِ، وَتَقَبَّل مِنّي عَمَلي، وَاشكُر سَعيي، وَارحَم مَسيري إلَيكَ بِغَيرِ مَنٍّ مِنّي بَل لَكَ المَنُّ عَلَيَّ إذ جَعَلتَ لي السَّبيلَ إلى زِيارَتِهِ، وَعَرَّفتَني فَضلَهُ وَحَفَظتَني حَتّى بَلَّغتَني قَبرَ ابنِ وَلِيِّكَ، وَقَد رَجَوتُكَ فَصَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَلا تَقطَع رَجائي وَقَد أتَيتُكَ فَلا تُخَيِّب أمَلي وَاجعَل هذا كَفّارَةً لِما قَبلَهُ

مِنْ ذُنُوبِي وَاجْعَلْنِي مِنْ أَنْصَارِهِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔

''اے اللہ! جس کی طرف لوگ وفد بن کر آتے ہیں تو ان سب سے بہتر ہے اے میرے سردار جن کے پاس آیا جاتا ہے تو ان سب سے بہتر ہے اور جن کی زیارت کی جاتی ہے تو ان سب سے بہتر ہے تو نے ہر زائر کے لیے کرامت رکھی ہوئی ہے اور ہر مہمان کے لیے ایک تحفہ رکھا ہوا ہے اور میں تیرے پاس تیرے نبیؐ کے بیٹے کی زیارت کرنے آیا ہوں اور ان پر تیرا سلام اور درود ہو اور مجھے یہ تحفہ عطا فرما کہ میری گردن کو آگ سے آزاد کر دے اور مجھ سے میرا عمل قبول فرما اور میری کوشش کی قدر دانی کر اور جو میں چل کر آیا ہوں اس کو بغیر احسان جتلانے کے میرے آنے پر رحم فرما بلکہ تیرا مجھ پر احسان تھا کہ مجھے اس راستے کے طے کرنے کی توفیق دی اور مجھے اس کی فضیلت کی معرفت عطا کی اور اپنے ولی کے بیٹے کی قبر تک پہنچایا۔ میری تجھ سے امید ہے تو محمدؐ اور ان کی آل پاکؑ پر درود بھیج اور میری امید کو منقطع نہ ہونے دینا میں تیرے پاس آیا ہوں تو میری امید کو نا کام نہ کرنا اور اس کو میرے پہلے گناہوں کا کفارہ بنا دے اور مجھے ان کے مددگاروں میں شمار کر اے ارحم الراحمین''۔

پھر فرات کا راستہ عبور کرو اور یوں کہو :۔

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ سَعْيِي مَشْكُورًا وَذَنْبِي مَغْفُورًا وَعَمَلِي مَقْبُولًا وَاغْسِلْنِي مِنَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوبِ وَطَهِّرْ قَلْبِي مِنْ كُلِّ آفَةٍ تَمْحَقُ دِينِي أَوْ تُبْطِلُ عَمَلِي يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔

''اے اللہ محمدؐ اور آل محمدؐ پر درود بھیج اور میری کوشش کو مشکور فرما اور میرے گناہوں کو معاف کر دے اور میرے عمل کو قبول فرما لے اور مجھے گناہوں اور خطاؤں سے دھو ڈال اور میرے دل کو ہر اس آفت سے پاک کر دے جو میرے دین کو مٹا دے اور میرے عمل کو ضائع کر دے اے ارحم الراحمین''۔

پھر نینوا آئو وہاں اپنا کجاوہ رکھ دو وہاں نہ تیل نہ خوشبو لگائو نہ سرمہ

لگائو نہ گوشت کھائو۔ جب تلک تم وہاں مقیم رہو اسی طرح کرتے رہو پھر فرات کے ساحل پر جو قبر کے مقابل ہے اس پر آئو تو غسل کرو جبکہ تہہ بند اوپر ہی ہو اور غسل کرتے ہوئے یوں کہو:۔

اللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي وَطَهِّرْ [لی] قَلْبِي وَاشْرَحْ لِي صَدْرِي، وَأَجْرِ عَلَى لِسَانِي مَحَبَّتَكَ وَمِدْحَتَكَ وَالثَّنَاءَ عَلَيْكَ، فَإِنَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ، وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ قِوَامَ دِينِي التَّسْلِيمُ لِأَمْرِكَ وَالشَّهَادَةُ عَلَى جَمِيعِ أَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ بِالْأُلْفَةِ بَيْنَهُمْ، أَشْهَدُ أَنَّهُمْ أَنْبِيَاؤُكَ وَرُسُلُكَ إِلَى جَمِيعِ خَلْقِكَ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ نُورًا وَطَهُورًا وَحِرْزًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ سُقْمٍ وَدَاءٍ، وَمِنْ كُلِّ آفَةٍ وَعَاهَةٍ، وَمِنْ شَرِّ مَا أَخَافُ وَأَحْذَرُ، اللّٰهُمَّ طَهِّرْ بِهِ قَلْبِي وَجَوَارِحِي، وَعِظَامِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعْرِي وَبَشَرِي وَمُخِّي وَعَصَبِي وَمَا أَقَلَّتِ الْأَرْضُ مِنِّي وَاجْعَلْهُ لِي شَاهِدًا يَوْمَ فَقْرِي وَفَاقَتِي۔

''اے اللہ مجھے پاک کر اور میرے لیے میرا دل بھی پاک کر اور میرا سینہ کھول دے اور میری زبان پر اپنی محبت، اپنی حمد اور ثنا کو جاری فرما دے تیرے بغیر نہ نیکی کی توفیق ہے اور نہ گناہوں سے بچنے کی۔ مجھے معلوم ہے کہ تیرے حکم کو تسلیم کرنے سے ہی میرے دین کی درستگی ہے اور تمام نبیوں اور رسولوں پر ان کی آپس میں الفت کی گواہی دینے سے میرا دین ٹھیک ہوسکتا ہے تو میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ تیرے انبیاء و رسل تیری تمام مخلوق کی طرف مبعوث ہوئے۔ اے اللہ! اس کو نور طہور، حفاظت اور ہر بیماری سے شفا بنا اور ہر آفت اور مصیبت سے محفوظ رکھ اور اس کے شر سے بھی بچا جس سے میں ڈرتا یا پرہیز کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے دل کو، اعضا کو، ہڈیوں کو، گوشت کو، خون کو، بالوں کو، چمڑے کو، مخ کو، مغز کو اور پٹھوں کو پاک کر اور جس کو زمین نے میرے وجود میں سے اٹھایا ہے اس کو بھی پاک کر اور اس کو میرے لیے قیامت اور فقر و فاقہ کے دن میں گواہ بنا''۔

پھر نہایت پاکیزہ لباس زیب تن کرو اور تیس مرتبہ اللہ اکبر کہو پھر یہ دعا پڑھو:۔

الحَمْدُ للهِ الَّذِی إِلَیْهِ قَصَدتُ فَبَلَّغَنِی، وَإِیَّاهُ أَرَدْتُ فَقَبِلَنِی وَلَمْ یَقْطَعْ بِی، وَرَحْمَتَهُ ابْتَغَیْتُ فَسَلَّمَنِی، اللّٰهُمَّ أَنْتَ حِصْنِی وَ کَهْفِی وَحِرْزِی وَرَجَائِی وَأَمَلِی لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ یَا رَبَّ الْعَالَمِینَ۔

''الحمد ہے اللہ کے لیے کہ میں نے ارادہ کیا تو اسی نے وہاں مجھے پہنچا دیا اور اس کی طرف میں نے ارادہ کیا تو مجھے انہوں نے قبول کرلیا اور مجھے دھتکارا نہیں اور اس کی رحمت چاہی تو مجھے سلام کہا۔ اے اللہ! تو میرا قلعہ اور غار ہے اور میری حفاظت اور امید وآرزو ہے۔ اے رب العالمین تیرے سوا کوئی معبود نہیں''۔

جب چلنے کا ارادہ کرو تو یہ دعا پڑھو:۔

اللّٰهُمَّ إِنِّی أَرَدْتُکَ فَأَرِدْنِی، وَأَنِّی أَقْبَلْتُ بِوَجْهِی إِلَیْکَ فَلَا تُعْرِضْ بِوَجْهِکَ عَنِّی، فَإِنْ کُنْتَ عَلَیَّ سَاخِطًا فَتُبْ عَلَیَّ وَارْحَمْ مَسِیرِی إِلَی ابْنِ حَبِیبِکَ، أَبْتَغِی بِذٰلِکَ رِضَاکَ عَنِّی فَارْضَ عَنِّی وَلَا تُخَیِّبْنِی یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِینَ۔

''اے اللہ میں نے تیرا ارادہ کیا تو تو میرا ارادہ کر میں تیری طرف اپنا چہرہ لے کر آ گیا تُو اپنے چہرے کو مجھ سے نہ موڑ۔ تو اگر مجھ سے ناراض ہے تو میری توبہ قبول کر اور تیرے حبیبؐ کے بیٹے کی طرف چلنے پر رحم فرما۔ اس سے میں تیری رضا تلاش کرتا ہوں تو مجھ سے راضی ہوجا اور اے ارحم الراحمین مجھے ناکام نہ کر''۔

پھر پیدل ننگے پائوں چلو اور تسلی اور وقار کو اپنائو اور تکبیر (اللہ اکبر) و تحلیل (لا الہ الا اللہ) و تمجید (لاحول و لاقوۃ الا باللہ جیسے کلمات) کہو اور

اللہ کی تحمید و تعظیم(الحمد اللہ) کرو اور رسولؐ اللہ پر درود پڑھو اور یوں کہو:۔

الحَمْدُ للهِ الواحِدِ المتوَحِّدِ بالأُمورِ كُلِّها ، خالِقِ الخَلْقِ وَلَمْ يَعْزُبْ عَنْهُ شَيءٌ مِنْ أُمورِهِمْ وَعالِمِ كُلِّ شيءٍ بِغَيرِ تَعلِيمٍ ،صَلواتُ اللهِ وسلامُ ملائِكَتِهِ المُقَرَّبين، وأنبيائِهِ المُرسَلينَ وَرُسُلِهِ أجمَعينَ عَلى مُحَمَّدٍ وَأهْلِ بَيْتِهِ الأوصياءِ ،الحَمْدُ للهِ الَّذي أنْعَمَ عَلَيَّ وَعَرَّفَني فَضْلَ مُحَمَّدٍ وَأهْلَ بَيْتِهِ ،صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ۔

''الحمد ہے اللہ کے لیے جو تمام معاملات میں اکیلا ہے اور ساری مخلوق کا خالق ہے اور ان کے امور سے اس پر کوئی چیز مخفی نہیں اور بغیر بتائے وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔اللہ کی رحمتیں اور اس کے مقرب فرشتوں کا سلام اور انبیاء ومرسلین اور تمام پیغمبروں کا سلام محمدؐ اور آپؐ کے اوصیاء واہل بیتؑ پر۔الحمد ہے اللہ کے لئے جس نے مجھ پر انعام کرتے ہوئے مجھے محمدؐ اور اہل بیتؑ کی فضیلت بتائی''۔

پھر تھوڑا سا چلو اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائو۔جب ٹیلے پر کھڑے ہو تو قبر کی طرف چہرہ کر کے تیس(۳۰) مرتبہ اللہ اکبر کہو اور پھر یہ پڑھو :۔

لا إلَهَ إلاّ اللهُ فى عِلْمِهِ وَلا إلهَ إلاّ اللهُ بَعْدَ عِلْمِهِ منتهى علمه، وَلا إلهَ إلاّ اللهُ مَعَ عِلْمِهِ مُنْتَهى عِلْمِهِ، وَالحَمْدُ للهِ فى عِلْمِهِ مُنْتَهى عِلْمِهِ، والحَمْدُ للهِ بَعْدَ عِلْمِهِ مُنْتَهى عِلْمِهِ، والحَمْدُ للهِ مَعَ عِلْمِهِ مُنْتَهى عِلْمِهِ، وَسُبْحانَ اللهِ فى عِلْمِهِ مُنْتَهى عِلْمِهِ، والحَمْدُ للهِ بِجَمِيعِ مَحامِدِهِ عَلى جَمِيعِ نِعَمِهِ، وَلا إلهَ إلاّ اللهُ وَاللهُ أكْبَرُ، وَحَقٌّ لَهُ ذلِكَ، لا إلهَ إلاّ اللهُ الحَلِيمُ الكَريمُ ، لا إلهَ إلاّ اللهُ العَلِيُّ العَظيمُ ، لا إلهَ إلاّ اللهُ نُورُ السَّماواتِ السَّبْعِ ، وَنُورُ الأرَضينَ السَّبْعِ وَنُورُ العَرْشِ العَظيمِ ، وَالحَمْدُ للهِ رَبِّ العالَمينَ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا حُجَّةَ اللهِ وَابْنَ حُجَّتِهِ السَّلامُ عَلَيْكُمْ يا مَلائِكَةَ اللهِ وَزُوّارَ قَبْرِ ابْنِ نَبِى اللهِ۔

''لاالہ الا اللہ اللہ کے علم میں ہے اور لا الہ الا اللہ اس کے علم کے بعد ہے اس کے علم کی انتہا۔ لا الہ الا اللہ اس کے علم کے ساتھ ہے اسکے علم کی انتہا۔ الحمد اللہ اس کے علم میں ہے اسکے علم کی انتہا اور الحمد اللہ اس کے علم کے بعد ہے اس کے علم کی انتہا اور الحمد اللہ اس کے علم کے ساتھ ہے اور اس کے علم کی انتہا۔ اللہ سبحان ہے اپنے علم میں اپنے علم کی انتہا۔ الحمد ہے اللہ کے لئے تمام حمدوں کے ساتھ اس کی تمام نعمتوں پر۔ کوئی الٰہ نہیں سوائے اللہ کے اور اللہ اکبر ہے (یعنی وہ بزرگ ہے ہر اُس شے سے جس سے اُس کا وصف بیان کیا جا سکے) اور وہ اس کے لیے حق ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ حلیم و کریم ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ علی العظیم ہے۔ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو سات آسمانوں کا نور اور سات زمینوں کا نور ہے اور جو عرش عظیم کا نور ہے۔ الحمد ہے اللہ کے لئے جو عالمین کا رب ہے۔ اے حجت اللہ اور حجت اللہ کے بیٹے آپؑ پر سلام ہو۔ اے اللہ کے فرشتو! اور نبیؐ کے بیٹے کی قبر کی زیارت کرنے والو! تم پر بھی سلام ہو''۔

پھر دس قدم چل کر ۳۰ تکبریں کہو پھر چلتے ہوئے یہ دعا پڑھو:۔

لا إلٰهَ إلاّ اللهُ تَهْلِيلاً لا يُحْصيهِ غَيْرُهُ قَبْلَ كُلِّ واحِدٍ، وَبَعْدَ كُلِّ واحِدٍ، وَمَعَ كُلِّ واحِدٍ، وَعَدَدَ كُلِّ واحِدٍ، وَسُبْحانَ اللهِ تَسْبيحاً لا يُحْصيهِ غَيْرُهُ قَبْلَ كُلِّ واحِدٍ، وَبَعْدَ كُلِّ واحِدٍ، وَمَعَ كُلِّ واحِدٍ، وَعَدَدَ كُلِّ واحِدٍ، وسُبْحانَ اللهِ وَالحَمْدُ للهِ وَلا إلٰهَ إلاّ اللهُ وَاللهُ أكبر، قَبْلَ كُلِّ واحِدٍ، وَبَعْدَ كُلِّ واحِدٍ، وَمَعَ كُلِّ واحِدٍ، وَعَدَدَ كُلِّ واحِدٍ أبَداً أبَداً أبَداً، اللّٰهُمَّ إنّي أُشْهِدُكَ وَكَفى بِكَ شَهيداً فَاشْهَدْ لي إنّي أشْهَدُ أنَّكَ حَقٌّ وَأنَّ رَسُولَكَ حَقٌّ وأنَّ قَوْلَكَ حَقٌّ، وأنَّ قَضاءَكَ حَقٌّ، وأنَّ قَدَرَكَ حَقٌّ، وأنَّ فِعْلَكَ حَقٌّ، وأنَّ جَنَّتَكَ حَقٌّ، وأنَّكَ تُمِيتُ الأحْياءَ وَأنَّكَ مُحْيِي المَوْتى، وَأنَّكَ باعِثُ مَنْ في القُبُورِ، وَأنَّكَ جامِعُ النّاسِ لِيَوْمٍ لا رَيْبَ فيهِ، وَأنَّكَ لا تُخْلِفُ المِيعادَ. السَّلامُ عَلَيْكَ يا حُجَّةَ اللهِ وَابْنَ حُجَّتِهِ، السَّلامُ

عَلَيْكُمْ يَا مَلَائِكَةَ اللّٰهِ وَيَا زُوَّارَ قَبْرِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

''لا الٰہ الا اللہ کی تہلیل ہو جسے اس (اللہ) کے علاوہ کوئی شمار نہیں کرسکتا ہر ایک سے پہلے اور ہر ایک کے بعد اور ہر ایک کے ساتھ اور ہر ایک عدد سے اور سبحان اللہ کی تسبیح ہو جسے اس (اللہ) کے علاوہ کوئی شمار نہ کر سکے ہر ایک سے پہلے اور ہر ایک کے بعد اور ہر ایک کے ساتھ اور ہر ایک عدد سے اور سبحان اللہ اور الحمد اللہ اور لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر ہر ایک سے پہلے ہر ایک کے بعد ہر ایک کے ساتھ اور ہر ایک عدد سے۔ ہمیشہ ہمیشہ ہمیشہ۔ اے اللہ میں تجھے گواہ بناتا ہوں اور تو ہی گواہ کافی ہے۔ پس میری گواہی دے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک تُو حق ہے اور بیشک تیرا رسولؐ حق ہے اور بیشک تیرا قول حق ہے۔ اور بیشک تیری قضاء حق ہے اور بیشک تیری قدر حق ہے اور بیشک تیرا فعل حق ہے اور بیشک تیری جنت حق ہے۔ تو زندوں کو مارے گا اور مردوں کو زندہ کرے گا اور جو کچھ قبور میں ہے اسے تو اٹھائے گا۔ تُو لوگوں کو اس (قیامت کے) دن کے لیے اکٹھا کرے گا کہ جس میں کوئی شک نہیں اور تو وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ آپؑ پر اے حجت اللہ اور حجت اللہ کے بیٹے سلام ہو۔ اے اللہ کے فرشتو! اور اے ابا عبداللہؑ کی قبر کے زائرو! تم پر بھی سلام''۔

پھر تھوڑا سا چلو اور تسلی اور سکینت کے ساتھ تکبیر، تہلیل، تمحید، تمجید و تعظیم اپنے اوپر لازم کرو اور اپنے قدم چھوٹے چھوٹے رکھو اور جب اس دروازے کی طرف آئو جو مشرق کی طرف ہے تو ٹھہر جائو اور یوں کہو:۔

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَمِينُ اللّٰهِ عَلَى خَلْقِهِ، وَأَنَّهُ سَيِّدُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، وَأَنَّهُ سَيِّدُ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، سَلَامٌ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا

لَنَهْتَدِیَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللّٰهُ، لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ، اللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَشْهَدُ أَنَّ هٰذَا قَبْرُ ابْنِ حَبِیْبِكَ وَصَفْوَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ، وَأَنَّهُ الْفَائِزُ بِكَرَامَتِكَ، أَكْرَمْتَهُ بِكِتَابِكَ، وَخَصَصْتَهُ وَائْتَمَنْتَهُ عَلٰی وَحْیِكَ، وَأَعْطَیْتَهُ مَوَارِیْثَ الْأَنْبِیَاءِ، وَجَعَلْتَهُ حُجَّةً عَلٰی خَلْقِكَ، فَأَعْذَرَ فِی الدَّعْوَةِ وَبَذَلَ مُهْجَتَهُ فِیْكَ، لِیَسْتَنْقِذَ عِبَادَكَ مِنَ الضَّلَالَةِ، وَالْجَهَالَةِ وَالْعَمٰی وَالشَّكِّ وَالِارْتِیَابِ إِلٰی بَابِ الْهُدٰی مِنَ الرَّدٰی، وَأَنْتَ تَرٰی وَلَا تُرٰی، وَأَنْتَ بِالْمَنْظَرِ الْأَعْلٰی حَتّٰی ثَارَ عَلَیْهِ مِنْ خَلْقِكَ مَنْ غَرَّتْهُ الدُّنْیَا وَبَاعَ الْآخِرَةَ بِالثَّمَنِ الْأَوْكَسِ الْأَدْنٰی، وَأَسْخَطَكَ وَأَسْخَطَ رَسُوْلَكَ وَأَطَاعَ مِنْ عَبِیْدِكَ مِنْ أَهْلِ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ، وَحَمَلَةِ الْأَوْزَارِ مَنِ اسْتَوْجَبَ النَّارَ، لَعَنَ اللّٰهُ قَاتِلَ وُلْدِ رَسُوْلِكَ، وَضَاعَفَ عَلَیْهِمُ الْعَذَابَ الْأَلِیْمَ۔

”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں اور وہ اس کی مخلوق پر اس کے امین ہیں اور سید الاولین و آخرین ہیں اور سید الانبیاء والمرسلین ہیں۔ رسولؐ اللہ پر سلام ہو۔ الحمد ہے اللہ کے لیے جس نے ہمیں ہدایت دی۔ حالانکہ اگر وہ ہدایت نہ دینا چاہتا تو ہم ہدایت نہ پا سکتے تھے۔ ہمارے رب کے رسول حق لے کر آئے ہیں۔ اے اللہ! میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ قبر تیرے حبیب اور پسندیدہ مخلوق کے بیٹے کی قبر ہے اور وہ تیری کرامت پر فائز ہے۔ تُو نے اس کو اپنی کتاب کے ذریعے کرامت دی اور خاص بنایا اور تو نے اسے اپنی وحی پر امین بنایا اور انبیاء کی وراثتیں دیں اور اس کو اپنی خلق پر حجت بنایا تو اس نے دعوت میں عذر ختم کیا اور اپنی روح کو تیرے راستے میں قربان کیا تا کہ تیرے بندوں کو گمراہی، جہالت، اندھے پن اور شک وریب سے ہدایت کے دروازے کی طرف لائے اور ان کو ہلاکت سے بچائے۔ تُو دیکھ رہا ہے اور تجھے دیکھا نہیں جا سکتا تو اعلیٰ منظر پر ہے حتّٰی کہ تو قصاص لے

اپنی مخلوق میں سے اُس سے جس کو دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال دیا اور دنیا کو گھٹیا اور تھوڑی قیمت کے ساتھ خرید لیا۔ جس نے تجھے اور تیرے رسولؐ کو ناراض کیا اور شقاق و نفاق والے لوگوں کی اطاعت کی اور جس پر آگ واجب ہوگئی اور وہ تمام بوجھوں کا اٹھانے والا ہے۔ اللہ اپنے رسولؐ کے بیٹوں کے قاتلوں پر لعنت کرے اور ان پر عذاب الیم دگنا کرے''۔

پھر تھوڑا سا قریب ہو کر یوں کہو :۔

السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ آدَمَ صَفْوَةِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ نُوحٍ نَبِيِّ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ إبراهيمَ خَليلِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ مُوسى كَليمِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ عيسى رُوحِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ مُحَمَّدٍ حَبيبِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ أميرِ المؤمنينَ عَلِيِّ بْنِ أبي طالِبٍ وَصِيِّ رَسُولِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ الحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الزَّكِيِّ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ فاطِمَةَ الزَّهْراءِ سَيِّدَةِ النِّساءِ الْعالَمينَ، الصِّدّيقَةِ، السَّلامُ عَلَيْكَ أيُّها الصِّدّيقُ الشَّهيدُ، السَّلامُ عَلَيْكَ أيُّها الوَصِيُّ الرَّضِيُّ البارُّ التَّقِيُّ، السَّلامُ عَلَيْكَ أيُّها الوَفِيُّ النَّقِيُّ، أشْهَدُ أنَّكَ قَدْ أقَمْتَ الصَّلاةَ وَآتَيْتَ الزَّكاةَ وَأمَرْتَ بالمَعْروفِ وَنَهَيْتَ عَنِ المُنْكَرِ، وَعَبَدْتَ اللهَ مُخْلِصاً حَتّى أتاكَ الْيَقينُ السَّلامُ عَلَيْكَ يا أبا عَبْدِ اللهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ، السَّلامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الأرْواحِ الَّتي حَلَّتْ بِفِنائِكَ وَأناخَتْ بِرَحْلِكَ، السَّلامُ عَلى مَلائِكَةِ اللهِ المُحْدِقينَ بِكَ، السَّلامُ عَلى مَلائِكَةِ اللهِ وَزُوّارِ قَبْرِ ابْنِ نَبِيِّ اللهِ۔

''اے اللہ کے پسندیدہ آپؑ پر سلام ہو۔ اے آدمؑ کے وارث آپؑ پر سلام ہو۔ اے نوحؑ کے وارث آپؑ پر سلام ہو۔ اے ابراہیمؑ کے وارث آپؑ پر سلام ہو۔ اے موسیٰؑ کے وارث آپؑ پر سلام ہو۔ اے عیسیٰؑ کے وارث آپؑ پر سلام ہو۔ اے محمدؐ حبیب اللہ کے وارث آپؑ پر سلام ہو اے

امیرؑ المومنین علی ابن ابی طالبؑ کے وارث آپؑ پر سلام ہو آپؑ رسولؐ اللہ کے وصی ہیں اے حسن بن علیؑ الزکی کے وارث آپؑ پر سلام ہو اے فاطمہ الزہراؑ، صدیقہ، سیدہ النساء العالمین کے وارث آپؑ پر سلام ہو۔ اے صدیق الشہید آپؑ پر سلام ہو اے وصی، رضی، البار التقی آپؑ پر سلام ہو۔ اے وفی النقی آپؑ پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نے نماز قائم کی اور زکواۃ ادا کی اور نیکیوں کا حکم دیا اور برائیوں سے روکا اور آپؑ نے اللہ کی خلوص دل سے عبادت کی حتٰی کہ آپؑ کے پاس شہادت آ پہنچی۔ اے ابا عبداللہؑ آپ پر اللہ کا سلام ہو اور اس کی رحمت اور اس کی برکتیں بھی۔ آپؑ پر بھی سلام ہو اور ان ارواح پر بھی جو آپؑ کے صحن میں آئی ہیں اور آپؑ کے گھر میں اپنی سواریاں بٹھا دی ہیں۔ اللہ کے فرشتوں پر بھی سلام جو آپؑ کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ سلام ہو اللہ کے فرشتوں اور نبیؐ اللہ کے بیٹے کی قبر کے زائرین پر''۔

پھر حائر (حرم) میں داخل ہو اور داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھو:۔

السَّلامُ عَلى مَلائِكَةِ اللهِ المُقَرَّبِينَ، السَّلامُ عَلى مَلائِكَةِ اللهِ المُنزَلِينَ، السَّلامُ عَلى مَلائِكَةِ اللهِ المُسَوِّمِينَ، السَّلامُ عَلى مَلائِكَةِ اللهِ الَّذِينَ هُمْ مُقِيمُونَ فى هذا الحائِرِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ ، السَّلامُ عَلى مَلائِكَةِ اللهِ الَّذِينَ هُمْ فى هذا الحائِرِ يَعْمَلُونَ لأَمْرِ اللهِ مُسَلِّمُونَ السَّلامُ عَلَيْكَ يا ابْنَ رَسُولِ اللهِ وَابْنَ أَمِينِ اللهِ وَابْنَ خالِصَةِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا أَبا عَبْدِ اللهِ إِنَّا لله وإِنَّا إِلَيْهِ راجِعُونَ، ما أَعْظَمَ مُصِيبَتَكَ عِنْدَ جَدِّكَ رَسُولِ اللهِ صلّى الله عليه وآله وسلّم وَما أَعْظَمَ مُصيبَتَكَ عِنْدَ مَنْ عَرَفَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَأَجَلَّ مُصيبَتَكَ عِنْدَ المَلأِ الأَعْلى، وَعِنْدَ أَنْبِياءِ اللهِ وَعِنْدَ رُسُلِ اللهِ، السَّلامُ مِنّى إِلَيْكَ وَالتَّحِيَّةُ مَعَ عَظِيمِ الرَّزِيَّةِ عَلَيْكَ كُنْتَ نُوراً فى الأَصْلابِ الشّامِخَةِ، وَنُوراً فى ظُلُماتِ الأَرْضِ وَنُوراً فى الهَواءِ وَنُوراً فى السَّماواتِ العُلى، كُنْتَ فيها نُوراً ساطِعاً لا

يُطْفِيءُ وَأَنْتَ النَّاطِقُ بِالْهُدٰى۔

''اللہ کے مقرب اور اتارے گئے فرشتوں پر اللہ کا سلام اور علامت لگانے والے فرشتوں پر بھی اللہ کا سلام ہو۔ اللہ کے ان فرشتوں پر بھی سلام جو اللہ کے حکم سے یہاں حائر میں مقیم ہیں۔ اللہ کے ان فرشتوں پر سلام جو یہاں کام کرتے ہیں اور اللہ کے حکم کو تسلیم کرنے والے ہیں۔ اے اللہ کے رسولؐ کے بیٹے اور اللہ کے امین کے بیٹے اور اللہ کے خالص بندے کے بیٹے آپؑ پر سلام ہو۔ اے ابا عبداللہؑ آپ پر سلام ہو۔ انا للہ وانا علیہ راجعون۔ آپؑ کے دادا کے لیے آپؑ کی مصیبت کتنی بڑی ہے اور جو اللہ کے رسولؐ اور جو شخص اللہ کو پہچانتا ہے اس کے نزدیک بھی آپؑ کی مصیبت کتنی عظیم ہے، ملاء اعلیٰ کے پاس بھی آپؑ کی مصیبت کتنی بڑی ہے اور انبیاء اللہ اور رسل اللہ کے نزدیک بھی آپؑ کی مصیبت کتنی بڑی ہے۔ میری طرف سے آپؑ کو سلام اور آپؑ کی مصیبت عظیم کا اظہار۔ آپؑ بلند چٹانوں میں بھی نور اور زمین کے اندھیروں، ہواؤں، بلند آسمانوں میں بھی نور، وہاں ایسا نور جو نہ بجھنے والا ہو اور آپؑ ہدایت ہی کا حکم دینے والے تھے''۔

پھر تھوڑا سا چل کر سات مرتبہ اللہ اکبر، سات مرتبہ لا الہ الا اللہ کہو اور سات مرتبہ الحمد للہ اور سات مرتبہ سبحان اللہ اور سات مرتبہ لبیک داعی اللہ کہو۔ پھر یہ کہو:۔

إِنْ كَانَ لَمْ يُجِبْكَ بَدَنِي عِنْدَ اسْتِغَاثَتِكَ وَلِسَانِي عِنْدَ اسْتِنْصَارِكَ فَقَدْ أَجَابَكَ قَلْبِي، وَسَمْعِي وَبَصَرِي، وَرَأْيِي وَهَوَايَ عَلَى التَّسْلِيمِ لِخَلَفِ النَّبِيِّ الْمُرْسَلِ، وَالسِّبْطِ الْمُنْتَجَبِ، وَالدَّلِيلِ الْعَالِمِ، وَالْأَمِينِ الْمُسْتَخْزَنِ، وَالْمُؤَدِّي الْمُبَلِّغِ، وَالْمَظْلُومِ الْمُضْطَهَدِ جِئْتُكَ يَا مَوْلَايَ انْقِطَاعاً إِلَيْكَ، وَإِلَى جَدِّكَ وَأَبِيكَ، وَوُلْدِكَ الْخَلَفِ مِنْ بَعْدِكَ، فَقَلْبِي لَكَ مُسَلِّمٌ، وَرَأْيِي لَكَ مُتَّبِعٌ، وَنُصْرَتِي لَكَ مُعِدَّةٌ، حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بِدِينِهِ

وَيَبْعَثُكُمْ وَأُشْهِدُ اللّٰهَ أَنَّكُمُ الْحُجَّةُ وَبِكُمْ تُرْجَى الرَّحْمَةُ فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ لَا مَعَ عَدُوِّكُمْ، إِنِّي بِكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَا أُنْكِرُ اللّٰهَ قُدْرَةً وَلَا أُكَذِّبُ مِنْهُ بِمَشِيئَةٍ۔

''استغاثے کے وقت اگر آپؑ کو میرا بدن جواب نہیں دیتا یا میری زبان مدد لیتے وقت جواب نہیں دیتی تو میرا دل تو آپؑ کی بات قبول کرتا ہے اور کان، آنکھ اور تسلیم کرنے پر میری رائے اور میری خواہش میرا سب کچھ نبی مرسلؐ کے نواسے کے لیے ہے جو اللہ کے پسندیدہ ہیں اور اس کی دلیل عام ہیں اور امین ہیں اور ادا کرنے والے مبلغ ہیں اور مظلوم و مُضطَہد ہیں۔ اے میرے مولاؑ میں سب سے کٹ کر آپؑ کے پاس آیا ہوں اور آپؑ کے والد گرامیؑ اور دادا کی طرف بھی آیا اور آپؑ کے بیٹے کی طرف بھی آیا جو آپؑ کے بعد آپؑ کے خلیفہ ہیں تو میرا دل آپؑ کا فرمانبردار ہے اور میری رائے آپؑ کے تابع ہے اور میری مدد آپؑ کے لیے تیار ہے یہاں تک کہ اللہ اپنے دین کے متعلق فیصلہ کرے گا اور آپؑ کو اذن ظہور دے گا اور میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں کہ آپؑ اللہ کی حجت ہیں اور آپؑ ہی کے ذریعے رحمت کی امید کی جاتی ہے میں صرف آپؑ کے ساتھ ہوں اور آپؑ کے دشمن کے ساتھ نہیں ہوں۔ بیشک میں آپؑ کے ساتھ مومنین میں سے ہوں۔ میں آپؑ پر ایمان لایا ہوں میں اللہ کی قدرت اور اس کی مشیت سے انکار نہیں کرتا اور نہ ہی اس کو جھٹلاتا ہوں''۔

پھر آگے بڑھو اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائو حتی کہ قبر کے سامنے آجائو اور قبلے کو کندھوں کے درمیان کرو اور اپنے رخ کو آنحضرتؑ کے چہرے کی جانب رکھو اور یہ پڑھو:۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى مُحَمَّدٍ أَمِينِ اللّٰهِ عَلَى رُسُلِهِ وَعَزَائِمِ أَمْرِهِ الْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ، وَالْفَاتِحِ لِمَا اسْتُقْبِلَ وَالْمُهَيْمِنِ عَلَى ذٰلِكَ كُلِّهِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ صَاحِبِ مِيثَاقِكَ، وَخَاتَمِ رُسُلِكَ، وَسَيِّدِ عِبَادِكَ،

وَأَمِينِكَ فِي بِلَادِكَ، وَخَيْرِ بَرِيَّتِكَ كَمَا تَلَا كِتَابَكَ، وَجَاهَدَ عَدُوَّكَ حَتَّى أَتَاهُ الْيَقِينُ، اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَبْدِكَ وَأَخِي رَسُولِكَ الَّذِي انْتَجَبْتَهُ بِعِلْمِكَ وَجَعَلْتَهُ هَادِيًا لِمَنْ شِئْتَ مِنْ خَلْقِكَ وَالدَّلِيلَ عَلَى مَنْ بَعَثْتَ بِرِسَالَتِكَ وَدَيَّانَ الدِّينِ بِعَدْلِكَ وَفَصْلِ قَضَائِكَ بَيْنَ خَلْقِكَ، وَالْمُهَيْمِنَ عَلَى ذٰلِكَ كُلِّهِ، وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اللّٰهُمَّ أَتْمِمْ بِهِ كَلِمَاتِكَ وَأَنْجِزْ بِهِ وَعْدَكَ، وَأَهْلِكْ بِهِ عَدُوَّكَ، وَاكْتُبْنَا فِي أَوْلِيَائِهِ وَأَحِبَّائِهِ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا لَهُ شِيعَةً وَأَنْصَارًا وَأَعْوَانًا عَلَى طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُولِكَ، وَمَا وَكَّلْتَهُ بِهِ، وَاسْتَخْلَفْتَهُ عَلَيْهِ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ، اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ نَبِيِّكَ، وَزَوْجَةِ وَلِيِّكَ، وَأُمِّ السِّبْطَيْنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، الطَّاهِرَةِ الْمُطَهَّرَةِ، الصِّدِّيقَةِ الزَّكِيَّةِ سَيِّدَةِ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَجْمَعِينَ صَلَاةً لَا يَقْوَى عَلَى إِحْصَائِهَا غَيْرُكَ، اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَبْدِكَ، وَابْنِ أَخِي رَسُولِكَ، الَّذِي انْتَجَبْتَهُ بِعِلْمِكَ، وَجَعَلْتَهُ هَادِيًا لِمَنْ شِئْتَ مِنْ خَلْقِكَ، وَالدَّلِيلَ عَلَى مَنْ بَعَثْتَهُ بِرِسَالَاتِكَ، وَدَيَّانَ الدِّينِ بِعَدْلِكَ، وَفَصْلِ قَضَائِكَ بَيْنَ خَلْقِكَ، وَالْمُهَيْمِنَ، وَالْمُهَيْمِنَ عَلَى ذٰلِكَ كُلِّهِ، وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ.

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَبْدِكَ، وَابْنِ أَخِي رَسُولِكَ، الَّذِي انْتَجَبْتَهُ بِعِلْمِكَ، وَجَعَلْتَهُ هَادِيًا لِمَنْ شِئْتَ مِنْ خَلْقِكَ، وَالدَّلِيلَ عَلَى مَنْ بَعَثْتَهُ بِرِسَالَاتِكَ، وَدَيَّانَ الدِّينِ بِعَدْلِكَ وَفَصْلِ قَضَائِكَ بَيْنَ خَلْقِكَ وَالْمُهَيْمِنَ عَلَى ذٰلِكَ كُلِّهِ [وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ.

”آپؑ پر اللہ کی طرف سے سلام ہو۔ اور محمدؐ پر بھی سلام ہو جو اللہ کے رسولوں پر امین ہیں اور اس کے پختہ کاموں پر بھی جو گزر چکا اس پر مہر لگانے والے ہیں اور جو آئندہ ہونے والا ہے اسے کھولنے

والے ہیں ان سب چیزوں پر وہ نگہبان ہیں اور آپؑ پر سلام، رحمتیں اور اللہ کی برکات ہوں۔ اے اللہ! محمدؐ پر درود بھیج جو میثاق والے ہیں اور تیرے رسولوں میں سے آخری ہیں تیرے بندوں کے سردار ہیں تیرے شہروں میں امین ہیں اور تیری مخلوق میں سے بہترین ہیں جیسا کہ انہوں نے تیری کتاب پڑھی تیرے دشمنوں سے جہاد کیا حتّٰی کہ آپؐ نے شہادت پائی۔ اے اللہ! اپنے بندے اور رسولؐ کے بھائی امیرؑ المومنین پر درود بھیج جو تیرے بندے ہیں اور ان کو تو نے اپنے علم سے چنا ہے اور ان کو تو نے اپنی مخلوق میں سے جس کے لیے چاہا ہادی بنایا اور جس کو تو نے دلیل بنایا اُن پر جن کو تُو نے اپنی رسالت کے ساتھ مبعوث کیا۔ وہ دین کی تیرے عدل کے ساتھ بنیاد رکھنے والے اور حاکم ہیں اور تیری مخلوق کے درمیان تیرے فیصلے کو انجام دینے والے اور ان سب چیزوں پر نگہبان ہیں ان پر سلام، اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ اے اللہ! اپنے کلمات ان پر پورے کر دے اور اپنے وعدے کو ان پر مکمل کر اور ان کے ساتھ اپنے دشمنوں کو ہلاک کر اور ہم کو ان کے اولیاء اور دوستوں میں سے بنا۔ اے اللہ ہمیں اُن کا شیعہ بنا اور مددگار بنا اور اپنی اور اپنے رسولؐ کی اطاعت میں مددگار بنا اور جسکا تو نے انہیں وکیل بنایا اور جس پر تو نے انہیں خلیفہ بنایا اے رب العالمین۔ اے اللہ فاطمہؑ بنت نبیؐ پر درود بھیج اور اپنے ولی کی زوجہ پر اور اُم سبطین حسنؑ اور حسینؑ پر طاہرہ، مطہرہ، صدیقہ، زکیہ، جنت کی تمام عورتوں کی سیدہ پر درود بھیج جسے تیرے علاوہ شمار کرنے کی کوئی طاقت نہ رکھتا ہو۔ اے اللہ حسنؑ بن علیؑ جو تیرے بندے ہیں پر درود بھیج اور اپنے رسولؐ کے بھائی کے بیٹے پر، جنہیں تو نے اپنے علم سے چن لیا اور اپنی مخلوق میں سے جس کا چاہا ہادی بنایا اور دلیل بنایا اُن پر جنہیں تو نے اپنی رسالت کے ساتھ بھیجا اور دین کا حاکم بنایا عدل کے ساتھ اور تیری مخلوق میں تیرے فیصلوں کے ساتھ جو کہ شاہد ہے سب پر۔ ان پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت و برکتیں ہوں۔

اے اللہ حسینؑ بن علیؑ جو تیرے بندے ہیں پر درود بھیج اور اپنے رسولؐ کے بھائی کے بیٹے پر، جنہیں تو

نے اپنے علم سے چن لیا اور اپنی مخلوق میں سے جس کا چاہا ہادی بنایا اور دلیل بنایا اُن پر جنہیں تو نے اپنی رسالت کے ساتھ بھیجا اور دین کا حاکم بنایا عدل کے ساتھ اور تیری مخلوق میں تیرے فیصلوں کے ساتھ جو کہ شاہد ہے سب پر۔ان پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت و برکتیں ہوں''۔

پھر تمام ائمہ علیہم السلام پر تم درود بھیجو جس طرح تم نے حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام پر درود بھیجا پھر کہو:۔

اللّٰهُمَّ أَتْمِمْ بِهِمْ كَلِمَاتِكَ وَأَنْجِزْ بِهِمْ وَعْدَكَ وَأَهْلِكْ بِهِمْ عَدُوَّكَ وَعَدُوَّهُمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَجْمَعِينَ اللّٰهُمَّ اجْزِهِمْ عَنَّا خَيْرَ مَا جَازَيْتَ نَذِيراً عَنْ قَوْمِهِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا لَهُمْ شِيعَةً وَأَنْصَاراً وَأَعْوَاناً عَلَى طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُولِكَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ يَتَّبِعُ النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُمْ وَأَحْيِنَا مَحْيَاهُمْ وَأَمِتْنَا مَمَاتَهُمْ وَأَشْهِدْنَا مَشَاهِدَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذَا مَقَامٌ أَكْرَمْتَنِي بِهِ وَشَرَّفْتَنِي بِهِ وَأَعْطَيْتَنِي فِيهِ رَغْبَتِي عَلَى حَقِيقَةِ إِيمَانِي بِكَ وَبِرَسُولِكَ.

''اے اللہ! ان کے ذریعے اپنے کلمات مکمل کر اور ان کے ذریعے اپنا وعدہ وفا کر۔اور ان کے ذریعے اپنے اور ان کے دشمن جو کہ جن اور انسانوں میں سے ہیں تمام کو ہلاک کر۔اے اللہ! انہیں وہ بہترین جزا دے جیسی جزا تو نے ان کی قوم میں سے نذیر (ڈرانے والے) کو دی۔اے اللہ! ہمیں ان کا شیعہ، مددگار اور اعوان بنا دے اپنی اور اپنے رسولؐ کی اطاعت پر۔اے اللہ! ہمیں ان میں سے بنا دے جو اس نور کی پیروی کرتے ہیں جو ان کے ساتھ نازل ہوا اور ہمیں ان جیسی زندگی جینے والا بنا اور ان جیسی موت دے اور ہمیں دنیا و آخرت میں ان جیسی جگہ عنایت کر۔اے اللہ! یہ وہ مقام ہے جس سے تُو نے مجھے نوازا اور مجھے شرف بخشا اور تُو نے مجھے اپنے ساتھ اور اپنے رسولؐ کے ساتھ حقیقی ایمان کی رغبت عنایت کی''۔

پھر قبر سے تھوڑا سا قریب ہو کر یوں کہو :۔

السَّلامُ عَلَيْكَ يا ابْنَ رَسُولِ اللهِ وَسَلامُ اللهِ وَسَلامُ مَلائِكَتِهِ المُقَرَّبِينَ وَأَنْبِيائِهِ المُرْسَلِينَ، كُلَّما تَرُوحُ الرّائِحاتُ الطّاهِراتُ لَكَ، وَعَلَيْكَ سَلامُ المُؤْمِنِينَ لَكَ بِقُلُوبِهِمْ، النّاطِقِينَ لَكَ بِفَضْلِكَ بِأَلْسِنَتِهِمْ، أَشْهَدُ أَنَّكَ صادِقٌ صِدِّيقٌ، صَدَقْتَ فِيما دَعَوْتَ إِلَيْهِ، وَصَدَقْتَ فِيما أَتَيْتَ بِهِ، وَأَنَّكَ ثَأْرُ اللهِ فِي الأَرْضِ، اللّهُمَّ أَدْخِلْنِي فِي أَوْلِيائِكَ، وَحَبِّبْ إِلَيَّ شَهادَتَهُمْ وَمَشاهِدَهُمْ فِي الدُّنْيا وَالآخِرَةِ، إِنَّكَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

''اے اللہ کے رسولؐ کے بیٹے آپؑ پر سلام ہو اور اللہ کا اور اس کے مقرب فرشتوں، انبیاء و مرسلین کا سلام ہو جب بھی پاک خوشبوئیں مہکیں تو آپؑ پر تمام مومنین کا سلام ہو جو دلوں سے آپؑ پر ایمان لاتے ہیں اور آپؑ کے فضل سے کلام کرتے ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ سچے اور صدیق ہیں جس چیز کی دعوت دی اس میں سچ کہا اور جو کچھ آپؑ لائے وہ بھی سچ ہے اور آپؑ زمین پر اللہ کا ثار ہیں۔ اے اللہ! مجھے اپنے دوستوں میں شمار فرما اور میرے دل میں ان کی شہادت اور مشہد کی محبت دنیا و آخرت میں پیدا کر تو ہر چیز پر قادر ہے''۔

پھر یوں کہے :۔

السَّلامُ عَلَيْكَ يا أَبا عَبْدِ اللهِ، رَحِمَكَ اللهُ يا أَبا عَبْدِ اللهِ، صَلّى اللهُ عَلَيْكَ يا أَبا عَبْدِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا إِمامَ الهُدى، السَّلامُ عَلَيْكَ يا عَلَمَ التُّقى، السَّلامُ عَلَيْكَ يا حُجَّةَ اللهِ [عَلى أَهْلِ الدُّنْيا، السَّلامُ عَلَيْكَ يا حُجَّةَ اللهِ] وَابْنَ حُجَّتِهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا نَبِيَّ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا ثَأْرَ اللهِ وَابْنَ ثَأْرِهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وِتْرَ اللهِ وَابْنَ وِتْرِهِ، أَشْهَدُ أَنَّكَ قُتِلْتَ مَظْلُوماً وَأَنَّ قاتِلَكَ فِي النّارِ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ جاهَدْتَ فِي سَبِيلِ اللهِ حَقَّ جِهادِهِ،

لَم تأخُذكَ فى اللهِ لَوْمَةُ لائِمٍ ،وَأنَّكَ عَبَدْتَهُ حَتّى أتاكَ الْيَقينُ، أشْهَدُ أنَّكُمْ كَلِمَةُ التَّقْوى وَبابُ الْهُدى، والْحُجَّةُ عَلى خَلْقِهِ، أشْهَدُ أنَّ ذلِكَ لَكُمْ سابِقٌ فيما مَضى، وَفاتِحٌ فيما بَقِيَ، وَأشْهَدُ أنَّ أرْواحَكُمْ وَطِينَتَكُمْ طِينَةٌ طَيِّبَةٌ، طابَتْ وَطَهُرَتْ بَعْضُها مِنْ بَعْضٍ مِنَ اللهِ وَمِنْ رَحْمَتِهِ، فَأُشْهِدُ اللهَ تَبارَكَ وَتَعالى وَكَفى بِهِ شَهيداً، وَأُشْهِدُكُمْ أنّى بِكُمْ مؤْمِنٌ وَلَكُمْ تابِعٌ فى ذاتِ نَفْسى وَشَرائِعِ دِينى وَخاتِمَةِ عَمَلى وَمُنْقَلِبى وَمَثْواىَ، فَأسْأَلُ اللهَ الْبَرَّ الرَّحيمَ أنْ يُتَمِّمَ ذلِكَ لى ، أشْهَدُ أنَّكُمْ قَدْ بَلَّغْتُمْ وَنَصَحْتُمْ ، وَصَبَرْتُمْ وَقُتِلْتُمْ وَغُصِبْتُمْ وَأُسِيءَ إلَيْكُمْ فَصَبَرْتُمْ لَعَنَ اللهُ أُمَّةً خالَفَتْكُمْ وَأُمَّةً جَحَدَتْ وِلايَتَكُمْ ،وَأُمَّةً تَظاهَرَتْ عَلَيْكُمْ ، وَأُمَّةً شَهِدَتْ وَلَمْ تُسْتَشْهَدْ، الْحَمْدُ للهِ الَّذى جَعَلَ النّارَ مَثْواهُمْ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُودُ وَبِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُودُ۔

’’سلام ہو آپ پر یا ابا عبداللہؑ۔ اے ابا عبداللہؑ اللہ آپ پر رحم کرے۔ اللہ آپ پر درود بھیجے یا ابا عبداللہؑ۔ اے ہدایت کے امامؑ ! آپؑ پر سلام ہو۔ اے تقویٰ کے پرچم آپؑ پر سلام ہو۔ اے اہل ارض پر اللہ کی حجت اور حجت کے بیٹے آپؑ پر سلام ہو۔ اے نبیؐ اللہ آپؐ پر بھی سلام ہو۔ اے اللہ کے ثار اور ثار کے بیٹے آپؑ پر سلام۔ اے اللہ کے وتر اور وتر کے بیٹے آپؑ پر سلام۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ مظلوم قتل کئے گیے آپؑ کا قاتل جہنمی ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نے اللہ کی راہ میں اس طرح جہاد کیا جس طرح جہاد کرنے کا حق تھا آپؑ کو اللہ کے معاملے میں کسی ملامت گر کی ملامت کا خوف نہ ہوا آپؑ نے شہادت تک اللہ کی عبادت کی۔ میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ تقویٰ کے کلمہ اور ہدایت کے دروازے ہیں اور اللہ کی مخلوق پر اس کی حجت ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ کے لئے جو گزر چکا وہ دوبارہ آنے والا ہے اور جو باقی ہے وہ آپؑ کے لئے فاتح ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کی روحیں اور آپ کی طینت پاک ہیں۔ آپؑ کا بعض بعض سے ہے اللہ کی

عنایت اور رحمت کے سبب۔ میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں اور وہ کافی گواہ ہے اور آپؑ کو بھی گواہ بناتا ہوں کہ میں آپؑ پر ایمان لانے والا ہوں اور آپؑ کا اپنے دل سے فرمانبردار ہوں اور میرے دین کی شریعت اور اس کا خاتمہ اور میرے عمل کا خاتمہ، میرا لوٹنا اور ٹھہرنا ہر (چیز) میں آپؑ ہی کی اطاعت کرنے والا ہوں۔ میں اللہ سے سوال کرتا ہوں جو رحم کرنے والا ہے کہ وہ اس کو میرے لیے مکمل کر دے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نے پہنچایا اور خیر خواہی کی، صبر کیا اور قتل ہوئے اور آپؑ کا مال اسباب لوٹا گیا اور آپؑ نے ظلم و زیادتی کے باوجود صبر کیا اور اللہ اس امت پر لعنت کرے جس نے آپؑ کی مخالفت کی اور جس امت نے آپؑ کی ولایت کا انکار کیا اور وہ امت جس نے آپؑ پر جنگ مسلط کی اور وہ جس نے گواہی بن مانگے دی۔ الحمد ہے اللہ کے لیے جس نے آگ کو ان کا ٹھکانہ بنایا اور وہ جگہ وارد ہونے والے کے لیے بہت بُری ہے اور یہ عطیہ جو ان کو دیا گیا ہے بہت بُرا ہے"۔

پھر تم یہ کہو:۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يا أبا عَبْدِاللهِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يا أبا عَبْدِاللهِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يا أبا عَبْدِاللهِ، وَعَلى رُوحِكَ وَبَدَنِكَ، لَعَنَ اللهُ قاتِلَيكَ، وَلَعَنَ اللهُ سالِبِيكَ، وَلَعَنَ اللهُ خاذِلَيكَ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ شايَعَ عَلى قَتْلِكَ، وَمَنْ أمَرَ بِقَتْلِكَ، وَشارَكَ فى دَمِكَ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ بَلَغَهُ ذٰلِكَ فَرَضِيَ بِهِ أوْ سَلَّمَ إلَيْهِ، أنَا أبْرَءُ إلَى اللهِ مِنْ وِلايَتِهِمْ، وَأتَوَلّى اللهَ وَرَسُولَهُ وَآلَ رَسُولِهِ وَأشْهَدُ أنَّ الَّذينَ انْتَهَكُوا حُرْمَتَكَ وَسَفَكُوا دَمَكَ مَلْعُونُونَ عَلى لِسانِ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ اللّٰهُمَّ الْعَنِ الَّذينَ كَذَّبُوا رُسُلَكَ، وَسَفَكُوا دِماءَ أهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكَ صَلَواتُكَ عَلَيْهِمْ، اللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ أميرِ المؤمِنينَ، وَضاعِفْ عَلَيْهِمُ الْعَذابَ الأَلِيمَ، اللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ الحسينِ بْنِ عَلِيٍّ وَقَتَلَةَ أنْصارِ الحسَينِ بْنِ عَلِيٍّ وَأصْلِهِمْ حَرَّ نارِكَ وَذُقْهُمْ بَأْسَكَ وَضاعِفْ عَلَيْهِمُ الْعَذابَ الأَلِيمَ وَالْعَنْهُمْ لَعْناً وَبيلاً، اللّٰهُمَّ

اَحْلُلْ بِهِمْ نِقْمَتَكَ، وَآتِهِمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُونَ، وَخُذْهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ، وَعَذِّبْهُمْ عَذَابًا أَنْكَرَ أَوِ الْعَنْ أَعْدَاءَ نَبِيِّكَ وَ[أَعْدَاءَ] آلِ نَبِيِّكَ لَعْنًا وَبِيلًا، اللّٰهُمَّ الْعَنِ الْجِبْتَ وَالطَّاغُوتَ وَالْفَرَاعِنَةَ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

''اے ابوعبداللہؑ! آپؑ پر اللہ کا درود ہو (۳ مرتبہ) اور آپؑ کی روح اطہر پر اور آپؑ کے بدن اطہر پر۔ اللہ آپؑ کے قاتلین پر لعنت کرے اور آپؑ کے سالبین پر اور آپؑ کے خاذلین پر بھی اور جس نے آپؑ کے قتل پر رہنمائی کی اور جنہوں نے آپؑ کے قتل کا حکم دیا اور آپؑ کے قتل میں شریک ہوئے اور اس پر بھی اللہ کی لعنت ہو جو آپؑ کے قتل سے راضی ہو گیا اور جس کی طرف آپؑ کے قتل کی خبر پہنچی اور آپؑ کے قاتلوں کو سلام کیا اور اچھا جانا۔ میں اللہ کی طرف سے ان کی دوستی سے بری ہوتا ہوں اور میں اللہ، اس کے رسولؐ اور آلؑ رسول کو اپنا دوست بناتا ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ جنہوں نے آپؑ کی حرمتوں کو توڑا آپؑ کے خون کو بہایا وہ ملعون ہیں اور نبیؐ امی کی زبان پر وہ ملعون ہیں۔ اے اللہ! امیرؑ المومنین کے قاتلوں پر لعنت کر اور ان پر دگنا عذاب الیم بھیج اور ان پر شدید لعنت فرما۔ اے اللہ! ان پر اپنا عذاب نازل کر اور ان پر اس راستے سے عذاب بھیج جن کا ان کو خیال بھی نہ ہو اور ان کو پکڑ جہاں سے وہ نہ سمجھتے ہوں کہ وہ کبھی پکڑے جائیں گے اور ان کو برا عذاب دے اور اپنے نبی اور آل نبیؐ کے دشمنوں پر سخت لعنت کر۔ اے اللہ! جبت، طاغوت اور فرعونوں پر بھی لعنت کر تو ہر چیز پر قادر ہے''۔

پھر یوں کہو:۔

بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، إِلَيْكَ كَانَتْ رِحْلَتِي مَعَ بُعْدِ شُقَّتِي، وَلَكَ فَاضَتْ عَبْرَتِي وَعَلَيْكَ كَانَ أَسَفِي وَنَحِيبِي، وَصُرَاخِي وَزَفْرَتِي وَشَهِيقِي وَإِلَيْكَ كَانَ مَجِيئِي، وَبِكَ أَسْتَثِيرُ مِنْ عَظِيمِ جُرْمِي أَتَيْتُكَ [زَائِرًا] وَافِدًا قَدْ أَوْقَرْتُ ظَهْرِي، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا سَيِّدِي

بَكَيْتُكَ يا خِيَرَةَ اللهِ وَابْنَ خِيَرَتِهِ ، وَحَقٌّ لِيَ أَنْ أَبكِيَكَ ، وقد بكتك السماوات والأرضون ، والجبال والبحار ، فما عذري إن لم أبكك ، وَقَدْ بَكَاكَ حَبِيبُ رَبِّي ، وَبَكَتْكَ الأَئِمَّةُ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِم ، وَبَكَاكَ مَنْ دُونَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى إِلَى الثَّرَى جَزَعاً عَلَيْكَ۔

''اے ابوعبداللہؑ! میرے ماں باپ آپؑ پر قربان ہوں میرا سفر آپؑ کی طرف تھا اور بہت مشقت والی دوری سے تھا اور آپؑ کے لیے میرے آنسو بہے ہیں اور آپؑ پر ہی میرا رونا، افسوس اور آہ و بکا تھی اور آپؑ ہی کی طرف میرا آنا ہے اور آپؑ ہی کی وجہ سے میرے گناہ بخشے جائیں گے اور میں آپؑ کے پاس آپؑ کی زیارت کے لیے آیا تو میری پیٹھ میرے گناہوں سے لدی ہوئی تھی۔ میرے ماں باپ آپؑ پر قربان جائیں اے میرے سردار۔ میں آپؑ پر رویا ہوں اے اللہ کے پسندیدہ اور پسندیدہ کے بیٹے۔ مجھ پر حق ہے کہ میں آپؑ پر گریہ کروں اور آپؑ پر تو آسمان، زمین، پہاڑ اور سمندر سب کے سب رو رہے ہیں پھر اگر میں آپؑ پر نہ روؤں تو میرا کیا عذر ہے۔ آپؑ کو آئمہ معصومینؑ بھی روتے رہے۔ اللہ کی رحمتیں آپؑ پر ہوں اور ان پر بھی اور آپؑ کو تو سدرۃ المنتہیٰ سے تحت الثریٰ تک سب مخلوق غم واندوہ کی وجہ سے رو رہی ہیں''۔

پھر قبر کو چومو اور یوں کہو:۔

السَّلامُ عَلَيْكَ يا أَبا عَبْدِ اللهِ ، يا حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ يا ابْنَ رَسُولِ اللهِ ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا حُجَّةَ اللهِ وَابْنَ حُجَّتِهِ ، أَشْهَدُ أَنَّكَ عَبْدُ اللهِ وَأَمِينُهُ ، بَلَّغْتَ ناصِحاً وَأَدَّيْتَ أَميناً ، وَقُلْتَ صادِقاً ، وَقُتِلْتَ صِدِّيقاً ، فَمَضَيْتَ شَهِيداً عَلَى يَقِينٍ ، لَمْ تُؤْثِرْ عَمىً عَلَى هُدىً ، وَلَمْ تَمِلْ مِنْ حَقٍّ إِلَى باطِلٍ ، وَلَمْ تُجِبْ إِلاَّ اللهَ وَحْدَهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ كُنْتَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّكَ ، بَلَّغْتَ ما أُمِرْتَ بِهِ وَقُمْتَ بِحَقِّهِ ، وَصَدَّقْتَ مَنْ كانَ قَبْلَكَ غَيْرَ واهٍ وَلا مُوهِنٍ ، فَصَلَّى اللهُ عَلَيْكَ

وَسَلَّمَ تَسْلِيماً، جَزاكَ اللهُ مِنْ صِدِّيقٍ خَيراً، أَشْهَدُ أَنَّ الجِهادَ مَعَكَ جِهادٌ، وَأَنَّ الحَقَّ مَعَكَ وَإِلَيْكَ وَأَنْتَ أَهْلُهُ وَمَعْدِنُهُ وَمِيراثُ النُّبُوَّةِ عِنْدَكَ وَعِنْدَ أَهْلِ بَيْتِكَ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَنَصَحْتَ وَوَفَيْتَ وَجاهَدْتَ فِي سَبِيلِ اللهِ بِالحِكْمَةِ وَالمَوْعِظَةِ الحَسَنَةِ، وَمَضَيْتَ لِلَّذِي كُنْتَ عَلَيْهِ شَهِيداً وَمُسْتَشْهِداً وَمَشْهُوداً، فَصَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ تَسْلِيماً، أَشْهَدُ أَنَّكَ طُهْرٌ طاهِرٌ مُطَهَّرٌ، مِنْ طُهْرٍ طاهِرٍ مَطَهَّرٍ، طَهُرْتَ وَطَهُرَتْ أَرْضٌ أَنْتَ بِها وَطَهُرَ حَرَمُكَ، أَشْهَدُ أَنَّكَ أَمَرْتَ بِالقِسْطِ وَالعَدْلِ، وَدَعَوْتَ إِلَيْهِما، وَأَشْهَدُ أَنَّ أُمَّةً قَتَلَتْكَ أَشْرارُ خَلْقِ اللهِ وَكَفَرَتُهُ، وَإِنِّي أَسْتَشْفِعُ بِكَ إِلَى اللهِ رَبِّكَ وَرَبِّي مِنْ جَمِيعِ ذُنُوبِي وَأَتَوَجَّهُ بِكَ إِلَى اللهِ فِي جَمِيعِ حَوائِجِي وَرَغْبَتِي، فِي أَمْرِ آخِرَتِي وَدُنْيايَ۔

”آپؑ پر سلام ہو اے ابا عبداللہؑ۔ اے حسینؑ بن علیؑ اے رسولؐ اللہ کے بیٹے آپؑ پر سلام ہو۔ اے اللہ کی حجت اور حجت کے بیٹے آپؑ پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ اللہ کے بندے اور اس کے امین ہیں آپؑ نے خیر خواہی کرتے ہوئے سب کچھ پہنچا دیا اور امین ہوتے ہوئے سب کچھ پہنچا دیا۔ آپؑ صادق ہیں اور آپؑ صدیق کے طور پر قتل کئے گئے اور شہید ہو کر چلے گئے آپؑ یقین پر تھے۔ آپؑ نے گمراہی کو ہدایت پر ترجیح نہیں دی اور حق سے باطل کی طرف جھکے بھی نہیں اور صرف اللہ واحد کو قبول کیا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ اپنے رب کی طرف سے دلیل پر تھے جو آپؑ کو حکم دیا گیا وہ آپؑ نے پہنچا دیا اور اس کا حق ادا کر دیا اور جو اس سے قبل تھا آپؑ نے اس کی تصدیق کی کوئی سستی کاہلی نہیں کی۔ اللہ عزوجل آپؑ پر درود و سلام بھیجے اللہ عزوجل آپؑ کو صدیق سے خیر عطا فرمائے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ جہاد صرف آپؑ کی معیت میں ہی ہے اور حق صرف آپؑ کے ساتھ ہی ہے اور آپؑ کی طرف ہے اور آپؑ اس کے اہل اور اس کا معدن ہیں۔ نبوت کی وراثت آپؑ اور آپؑ کے اہل بیتؑ کے پاس ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نے اللہ کے پیغام پہنچا دیئے خیر خواہی

کی اور وفا کی اور فی سبیل اللہ جہاد کیا حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ اور جس پر گواہ تھے اسی کی طرف چلے گئے اور آپ دلیل اور مشہود تھے۔ اللہ آپؑ پر درود و سلام بھیجے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ طہر، طاہر اور مطہر ہیں اور طہر سے ہر طاہر مطہر ہے آپؑ بھی پاک ہیں اور ہر وہ چیز بھی پاک ہوئی جو آپؑ کے ساتھ ہے اور آپؑ کا حرم بھی پاک ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نے عدل و انصاف کا حکم دیا اور اسی کی طرف دعوت دی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ جس امت نے آپؑ کو قتل کیا وہ بدترین مخلوق ہے اور میں آپؑ کو آپؑ کے رب کے پاس اپنی شفاعت کرنے والا بناتا ہوں کہ وہ میرے گناہ معاف کر دے اور آپؑ کو ہی اپنی حاجتیں اور دنیاوی امور میں اللہ کی طرف متوجہ کرتا ہوں''۔

پھر اپنا دایاں رخسار قبر پر رکھو اور یوں کہو:۔

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ هذا الْقَبرِ وَمَنْ فيهِ، وَبِحَقِّ هذِهِ الْقُبُورِ وَمَنْ أَسْكَنْتَها، أَنْ تَكْتُبَ اسْمِي عِنْدَكَ فِي أَسْمائِهِمْ حَتّٰى تُورِدَنِي مَوارِدَهُمْ، وَتُصْدِرَنِي مَصادِرَهُمْ، إِنَّكَ عَلىٰ كُلِّ شَيءٍ قَدِيرٌ۔

''اے اللہ میں اس قبر کے حق سے تجھ سے سوال کرتا ہوں اور جو اس میں ہے اور ان قبور کے حق سے اور جو ان میں ہیں جن کو تو نے ان (قبور) میں آباد کیا ہے کہ تو میرا نام ان ناموں میں لکھ دے یہاں تک کہ تو مجھے ان کے ساتھ وہاں پہنچائے جہاں یہ پہنچائے جائیں گے بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے''۔

پھر کہو:۔

رَبِّ أَفْحَمَتْنِي ذُنُوبِي وَقَطَعَتْ مَقالَتِي، فَلا حُجَّةَ لِي وَلا عُذْرَ لِي، فَأَنَا الْمُقِرُّ بِذَنْبِي، الأَسِيرُ بِبَلِيَّتِي، الْمُرْتَهِنُ بِعَمَلِي، الْمُتَجَلِّدُ فِي خَطِيئَتِي، الْمُتَحَيِّرُ عَنْ قَصْدِي الْمُنْقَطِعُ بِي، قَدْ

أَوَقَفْتُ نَفْسِي يَا رَبِّ مَوقِفَ الأَشْقِيَاءِ الأَذِلاَّءِ المُذْنِبِينَ، المُجْتَرِئِينَ عَلَيكَ، المُسْتَخِفِّينَ بِوَعِيدِكَ، يَا سُبْحَانَكَ! أَيَّ جُرْأَةٍ اجْتَرَءْتُ عَلَيْكَ، وَأَيَّ تَغْرِيرٍ غَرَّرْتُ بِنَفْسِي وَأَيَّ سَكْرَةٍ أَوْبَقَتْنِي وَأَيَّ غَفْلَةٍ أَعْطَبَتْنِي، مَا كَانَ أَقْبَحَ سُوءَ نَظَرِي وَأَوْحَشَ فِعْلِي، يَا سَيِّدِي فَارْحَمْ كَبْوَتِي لِحُرِّ وَجْهِي وَزَلَّةِ قَدَمِي، وَتَعْفِيرِي فِي التُّرَابِ خَدِّي، وَنَدَامَتِي عَلَى مَا فَرَطَ مِنِّي، وَأَقِلْنِي عَثْرَتِي وَارْحَمْ صَرْخَتِي وَعَبْرَتِي وَاقْبَلْ مَعْذِرَتِي وَعُدْ بِحِلْمِكَ عَلَى جَهْلِي، وَبِإِحْسَانِكَ عَلَى خَطِيئَاتِي، وَبِعَفْوِكَ عَلَيَّ، رَبِّ أَشْكُو إِلَيْكَ قَسَاوَةَ قَلْبِي وَضَعْفَ عَمَلِي، فَامْنَحْ بِمَسْأَلَتِي فَأَنَا المُقِرُّ بِذَنْبِي، المُعْتَرِفُ بِخَطِيئَتِي، وَهَذِهِ يَدِي وَنَاصِيَتِي أَسْتَكِينُ لَكَ بِالْقَوَدِ مِنْ نَفْسِي فَأَقْبَلْ تَوْبَتِي وَنَفِّسْ كُرْبَتِي وَارْحَمْ خُشُوعِي وَخُضُوعِي وَانْقِطَاعِي إِلَيْكَ سَيِّدِي! وَا أَسَفِي عَلَى مَا كَانَ مِنِّي وَتَمَرُّغِي وَتَعْفِيرِي فِي تُرَابِ قَبْرِ ابْنِ نَبِيِّكَ بَيْنَ يَدَيْكَ، فَأَنْتَ رَجَائِي وَظَهْرِي وَعُدَّتِي وَمُعْتَمَدِي، لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ۔

”اے میرے رب میرے گناہوں نے مجھے لاجواب کر دیا اور میری بات کاٹ دی نہ میرے پاس کوئی عذر ہے اور نہ کوئی حجت اور دلیل ہے میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنی مصیبت کا قیدی ہوں اور اپنے اعمال میں گروی ہوں اپنے گناہ میں سزا پر صبر کرنے والا ہوں اپنے ارادے میں حیران ہوں اپنے آپ سے منقطع ہوں میں نے اپنی جان کو بدبختوں کے مقام پر پہنچا دیا جو ذلیل گناہگار ہیں تجھ پر جراءت کرنے والے ہیں تیری وعید سے چھپنے والے ہیں تو پاک ہے تجھ پر کیا جراءت کرسکتا ہوں اور کون سا دھوکہ اپنے نفس کو دے سکتا ہوں۔ بے ہوشی نے مجھے ہلاک کر دیا اور کسی غفلت نے مجھے تباہ کر دیا۔ میری بدنظری کتنی بری تھی اور میرا فعل کتنا برا تھا۔ اے میرے سردار میری جلائی ہوئی شمع بجھ گئی ہے اس پر تو رحم فرما میرے چہرے کی وجہ سے اور قدم کے پھسلنے کی وجہ

سے اور مٹی میں غبار آلود ہونے کی وجہ سے اور جو کچھ مجھ سے زیادتی ہوئی اس پر میری ندامت کی وجہ سے میری لغزش معاف کر دے میری چیخ و پکار پر رحم فرما اور میرے آنسوؤں پر بھی رحم فرما میری معذرت قبول کر اور تُو اپنے حلم کے ساتھ میرے جہل پر لوٹ میرے گناہوں پر احسان فرما اور مجھے معاف کر دے۔ اے میرے رب میں تیری طرف اپنی شکایت کرتا ہوں کہ میرا دل سخت ہے اور عمل کمزور ہے لہٰذا جو میں نے مانگا مجھے عطا کر میں گناہوں کا اقرار کرتا ہوں اور یہ میرا ہاتھ اور پیشانی ہے میں اپنے نفس کو قید کرتا ہوں تیری سکونت میں میری توبہ قبول فرما میری مصیبت دور فرما میری عاجزی پر رحم فرما اور میری انکساری پر بھی مہربانی فرما۔ میں تیری طرف سب سے کٹ کر آ گیا ہوں۔ ہائے افسوس! جو کچھ مجھ سے پراگندگی، غبار آلودگی اپنے نبیؐ کے بیٹے کی قبر کی مٹی پر تیرے سامنے ہے۔ میری امید تو ہی ہے اور میری پشت پناہی کرنے والا بھی اور میری تیاری بھی اور میری اعتماد گاہ بھی تُو ہی ہے، تیرے بغیر کوئی معبود نہیں"۔

پھر ۳۵ تکبریں پڑھو پھر ہاتھ اٹھا کر یوں دعا کرو :۔

إِلَيْكَ يَا رَبِّ صَمَدْتُ مِنْ أَرْضِي، وَإِلَى ابْنِ نَبِيِّكَ قَطَعْتُ الْبِلَادَ رَجَاءَ لِلْمَغْفِرَةِ فَكُنْ لِي يَا وَلِيَّ اللّٰهِ سَكَناً وَشَفِيعاً وَكُنْ بِي رَحِيماً، وَكُنْ لِي مَنْجَاً يَوْمَ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ [عِنْدَهُ] إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَى، يَوْمَ لَا تَنْفَعُ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ وَيَوْمَ يَقُولُ أَهْلُ الضَّلَالَةِ: «مَا لَنَا مِنْ شَافِعِينَ وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ فَكُنْ يَوْمَئِذٍ فِي مَقَامِي بَيْنَ يَدَيْ رَبِّي لِي مُنْقِذاً، فَقَدْ عَظُمَ جُرْمِي إِذَا ارْتَعَدَتْ فَرَائِصِي، وَأُخِذَ بِسَمْعِي، وَأَنَا مُنَكِّسٌ رَأْسِي بِمَا قَدَّمْتُ مِنْ سُوءِ عَمَلِي، وَأَنَا عَارٍ كَمَا وَلَدَتْنِي أُمِّي، وَرَبِّي يَسْأَلُنِي فَكُنْ لِي يَوْمَئِذٍ شَافِعاً وَمُنْقِذاً، فَقَدْ أَعْدَدْتُكَ لِيَوْمِ حَاجَتِي وَيَوْمِ فَقْرِي وَفَاقَتِي۔

"اے اللہ میں نے تیری طرف قصد کیا اپنی زمین سے تیرے نبیؐ کے بیٹے کی طرف میں نے بہت

سے شہر طے کئے یہ سب بخشش کی امید پر کیا ہے۔ اے اللہ کے ولی! آپؑ میرے لیے باعث سکون اور شفاعت کرنے والے بن جائیں اور مجھ پر رحیم ہو جائیں اور میرے لیے نجات کا باعث بن جائیں اور آپؑ اس دن میری شفاعت کریں گے جس دن گمراہی والے کہیں گے کہ ان کے لیے کوئی بھی شفاعت کرنے والا نہیں ہے اور نہ ہی ان کا کوئی دوست ہوگا تو اس دن آپؑ میرے رب کے سامنے کھڑے ہو کر مجھے بچائیں گے۔ میرا جرم بڑا ہے اور میری بغلوں کا گوشت خوف سے کانپ رہا ہے اور میرے کان بھی لے لئے گئے ہیں اور میں سر کو نیچا کئے ہوئے ہوں بوجہ میری بداعمالیوں کے جو میں نے آگے بھیجی ہیں میں اس طرح عریاں ہوں جس طرح میری ماں نے مجھے جنا تھا اور میرا رب مجھ سے پوچھ رہا ہے، آپؑ میرے لیے شفاعت کرنے والے ہو جائیں اور مجھے بچالیں اور مجھے قیامت کی سختیوں سے بچالیں"۔

پھر اپنے بائیں رخسار کو قبر پر رکھو اور اس طرح کہو :۔

اللّٰهُمَّ ارْحَمْ تَضَرُّعِي فِي تُرَابِ قَبْرِ ابْنِ نَبِيِّكَ، فَإِنِّي فِي مَوْضِعِ رَحْمَةٍ يَا رَبِّ۔

"اے اللہ اپنے نبیؐ کے بیٹے کی قبر کی طرف میرے عاجزی سے آنے پر مجھ پر رحم فرما۔ اے میرے رب میں رحمت کی جگہ پر ہوں"۔

پھر یوں کہو :۔

بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ، إِنِّي أَبْرَءُ إِلَى اللهِ مِنْ قَاتِلِكَ وَمِنْ سَالِبِكَ، يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَعَكَ، فَأَفُوزَ فَوْزاً عَظِيماً، وَأَبْذُلَ مُهْجَتِي فِيكَ، وَأَقِيَكَ بِنَفْسِي، وَكُنْتُ فِيمَنْ أَقَامَ بَيْنَ يَدَيْكَ حَتَّى يُسْقَكَ دَمِي مَعَكَ، فَأَظْفَرَ مَعَكَ بِالسَّعَادَةِ الْفَوْزِ بِالْجَنَّةِ۔

"اے رسول اللہؐ کے بیٹے میرے ماں باپ آپؑ پر قربان ہوں میں اللہ کی طرف آپؑ کے قاتلین اور سالبین سے بری ہوں کاش کہ میں آپؑ کے ساتھ ہوتا تو بہت بڑی کامیابی حاصل کر لیتا۔ میں

اپنی روح آپؑ پر قربان کر دیتا اور اپنی جان سے آپؑ کو بچاتا اور میں ان لوگوں میں سے ہوتا جو آپؑ کے سامنے کھڑے ہوتے حتّٰی کہ میرا خون بہایا جاتا تو میں نیک بخت ہو کر اور جنت سے کامیاب ہو کر موت سے ہمکنار ہو جاتا''۔

نیز یوں کہو:۔

لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ رَمَاكَ، لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ طَعَنَكَ، لَعَنَ اللّٰهُ مَنِ اجْتَزَّ رَأْسَكَ، لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ حَمَلَ رَأْسَكَ، لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ نَكَتَ بِقَضِيبِهِ بَيْنَ ثَنَايَاكَ، لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ أَبْكَى نِسَاءَكَ، لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ أَيْتَمَ أَوْلَادَكَ، لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ أَعَانَ عَلَيْكَ، لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَارَ إِلَيْكَ، لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ مَنَعَكَ مَاءَ الْفُرَاتِ، لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَشَّكَ وَخَلَاكَ، لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَمِعَ صَوْتَكَ فَلَمْ يُجِبْكَ، لَعَنَ اللّٰهُ ابْنَ آكِلَةِ الْأَكْبَادِ وَلَعَنَ اللّٰهُ ابْنَهُ وَأَعْوَانَهُ وَأَتْبَاعَهُ وَأَنْصَارَهُ ابْنَ سُمَيَّةَ وَلَعَنَ اللّٰهُ جَمِيعَ قَاتِلِيكَ وَقَاتِلِي أَبِيكَ وَمَنْ أَعَانَ عَلَى قَتْلِكُمْ وَحَشَا اللّٰهُ أَجْوَافَهُمْ وَبُطُونَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَاراً وَعَذَّبَهُمْ عَذَاباً أَلِيماً۔

''اے اللہ! اس پر لعنت کر جس نے آپؑ پر تیر پھینکا اور اللہ اس پر لعنت کر جس نے آپؑ کو نیزہ مارا اور اے اللہ اس پر لعنت کر جس نے آپؑ کا سر کاٹا اور اے اللہ اس پر لعنت کر جس نے آپؑ کا سر اٹھایا اور جس نے اپنی چھڑی سے آپؑ کے دندان مبارک پر ضربیں لگائیں۔ اے اللہ اس پر لعنت کر جس نے آپؑ کے اہل حرم کو رلایا اے اللہ اس پر لعنت کر جس نے آپؑ کی اولاد کو یتیم کیا اے اللہ اس پر لعنت کر جس نے آپؑ کے خلاف مدد کی۔ اے اللہ اس پر لعنت کر جو آپؑ کی طرف جنگ کی نیت سے چل کر آیا۔ اے اللہ اس پر لعنت کر جس نے آپؑ پر فرات کا پانی بند کر دیا اے اللہ اس پر لعنت کر جس نے آپؑ کو دھوکہ دیا اور آپؑ کو چھوڑ گئے۔ اے اللہ اس پر لعنت کر جس نے آپؑ کا استغاثہ سن کر بھی قبول نہ کیا۔ اے اللہ جگر چبانے والی کے بیٹے پر لعنت کر۔ اے اللہ اس کے بیٹے اور اس کے

معاونین پر لعنت کر اور اس کے پیروکاروں اور مددگاروں پر جو سمیّہ کا بیٹا ہے۔ اللہ عزوجل آپؑ کے تمام قاتلین پر اور آپؑ کے والد گرامیؑ کے قاتلین پر جنہوں نے آپؑ کے قتل پر مدد کی سب پر لعنت کرے اللہ ان کی اولاد پر لعنت کرے اور ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے اور ان کو عذاب الیم دے"۔

پھر آپ علیہ السلام کے سر مبارک کے پاس ایک ہزار مرتبہ تسبیح امیر علیہ السلام المومنین پڑھو اور اگر چاہو تو حضرت علیہ السلام کے پائینتی جاکر وہ دعا پڑھو جو بیان کی گئی ہے (اس سے مراد شاید وہ دعا ہے جس کو حضرت علیہ السلام نے ابو حمزہ ثمالی سے بیان کیا تھا) پھر پائینتی سے سرہانے کی طرف آئو اور جب نماز سے فارغ ہو لو تو اس تسبیح کو پڑھو:۔

سُبْحَانَ مَنْ لَا تَبِيدُ مَعَالِمُهُ سُبْحَانَ مَنْ لَا تَنْقُصُ خَزَائِنُهُ سُبْحَانَ مَنْ لَا انْقِطَاعَ لِمُدَّتِهِ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْفَدُ مَا عِنْدَهُ سُبْحَانَ مَنْ لَا اضْمِحْلَالَ لِفَخْرِهِ سُبْحَانَ مَنْ لَا يُشَاوِرُ أَحَداً فِي أَمْرِهِ سُبْحَانَ مَنْ لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ۔

"وہ سبحان ہے جس کے خزانے کم نہیں ہوتے وہ سبحان ہے جس کی مدت ختم نہیں ہوتی وہ سبحان ہے جس کے پاس جو کچھ ہے وہ کبھی ختم نہیں ہوتا وہ سبحان ہے جس کے فخر کے لیے کمزور ہونا بالکل نہیں ہے وہ سبحان ہے جو اپنے کاموں میں کسی کا مشورہ نہیں لیتا وہ سبحان ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں"۔

پھر پائوں کے پاس آئو اور اپنے ہاتھ کو قبر پر رکھو اور کہو:۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ثَلَاثاً صَبَرْتَ وَأَنْتَ الصَّادِقُ الْمُصَدَّقُ قَتَلَ اللهُ مَنْ قَتَلَكُمْ بِالْأَيْدِي وَالْأَلْسُنِ۔

"اے ابا عبداللہؑ آپ پر اللہ درود بھیجے (تین مرتبہ کہو) آپؑ نے صبر کیا اور آپؑ صادق و مصدق

ہیں۔جس نے آپؑ کو قتل کیا اپنے ہاتھوں اور زبانوں سے اللہ اس کو قتل کرے''۔

پھر کہو:۔

اللّٰھُمَّ رَبَّ الأَرْبابِ صَرِیخَ الأَخْیارِ إِنِّی عُذْتُ مَعاذاً فَفُکَّ رَقَبَتِی مِنَ النّارِ جِئْتُکَ یا ابْنَ رَسُولِ اللّٰہِ وافِداً إِلَیْکَ أَتَوَسَّلُ إِلَی اللّٰہِ فِی جَمِیعِ حَوائِجِی مِنْ أَمْرِ آخِرَتِی وَدُنْیایَ، وَبِکَ یَتَوَسَّلُ المتوَسِّلُونَ إِلَی اللّٰہِ فِی جَمِیعِ حَوائِجِہِمْ، وَبِکَ یُدْرِکُ أَھْلُ الثَّوابِ مِنْ عِبادِ اللّٰہِ طَلِبَتَہُمْ، أَسْأَلُ وَلِیَّکَ وَوَلِیَّنا أَنْ یَجْعَلَ حَظِّی مِنْ زِیارَتِکَ الصَّلاۃَ عَلَی مُحَمَّدٍ وآلِہِ، وَالمَغْفِرَۃَ لِذُنُوبِی، اللّٰھُمَّ اجْعَلْنا مِمَّنْ تَنْصُرُہُ وَتَنْتَصِرُ بِہِ لِدِینِکَ فِی الدُّنْیا وَالآخِرَۃِ۔

''اے اللہ رب الارباب! اچھے لوگوں کی مدد کو پہنچنے والے میں نے ایک پناہ لی ہے تو میری گردن آگ سے خالص کر دے۔اے رسولؐ اللہ کے بیٹے میں آپؑ کی طرف مہمان بن کر آیا ہوں اپنی تمام ضروریات میں چاہے وہ دنیاوی ہوں یا اخروی آپؑ ہی کو وسیلہ بناتا ہوں اور اپنی تمام حاجات میں سب لوگ آپؑ ہی کو وسیلہ بناتے ہیں اور آپؑ ہی کے ذریعے تمام ثواب والے اپنی مطلوبہ چیزیں حاصل کرتے ہیں۔میں آپؑ کے ولی اور اپنے ولی سے یہ سوال کرتا ہوں کہ وہ آپؑ کی زیارت میں میرا حصہ محمدؐ وآل محمدؐ پر میرا درود بنا دے اور میری خطاؤں کی بخشش بھی اور ہمیں ان میں شمار کر جن کی تو مدد کرتا ہے اور تو اپنے دین کی دنیا وآخرت میں مدد کر''۔

پھر اپنا رخسار قبر مبارک پر رکھو اور یوں کہو:۔

اللّٰھُمَّ رَبَّ الحُسَینِ! اشْفِ صَدْرَ الحُسَینِ، اللّٰھُمَّ رَبَّ الحُسَینِ! اطْلُبْ بِدَمِ الحُسَینِ، اللّٰھُمَّ رَبَّ الحُسَینِ! انْتَقِمْ مِمَّنْ رَضِیَ بِقَتْلِ الحُسَینِ اللّٰھُمَّ رَبَّ الحُسَینِ! انْتَقِمْ مِمَّنْ خَالَفَ الحُسَینَ اللّٰھُمَّ رَبَّ الحُسَینِ! انْتَقِمْ مِمَّنْ فَرِحَ بِقَتْلِ الحُسَینِ۔

’’اے اللہ حسینؑ کے رب اس شخص سے انتقام لے جو حسینؑ کے قتل پر راضی ہوا۔ اے اللہ حسینؑ کے رب جس نے حسینؑ کی مخالفت کی اس سے انتقام لے۔ اے اللہ حسینؑ کے رب اس شخص سے بھی انتقام لے جو حسینؑ کے قتل پر خوش ہوا‘‘۔

پھر قاتل حسین علیہ السلام اور امیر علیہ السلام المومنین کے قاتل پر لعنت نہایت شدید اور کمال عاجزی سے کرو، پھر آپ علیہ السلام کے پائوں کے پاس ایک ہزار تسبیح فاطمہ علیہا السلام پڑھو اور اگر ہزار تسبیحات نہ کہہ سکو تو سو تسبیحات کہو پھر یہ کہو:۔

سُبْحَانَ ذِی الْعِزِّ الشَّامِخِ الْمَنِیفِ سُبْحَانَ ذِی الْجَلَالِ الْفَاخِرِ الْعَظِیمِ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ الْفَاخِرِ الْقَدِیمِ، سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ الْفَاخِرِ الْعَظِیمِ، سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْعِزَّ وَالْجَمَالَ، سُبْحَانَ مَنْ تَرَدَّی بِالنُّورِ وَالْوَقَارِ، سُبْحَانَ مَنْ یَرَی أَثَرَ النَّمْلِ فِی الصَّفَا وَخَفَقَانَ الطَّیرِ فِی الْهَوَاءِ، سُبْحَانَ مَنْ هُوَ هٰكَذَا وَلَا هٰكَذَا غَیرُهُ۔

’’اونچی اور بلند عزت والا سبحان ہے۔ عظیم فخر والا اور جلال والا سبحان ہے۔ جس نے عزت اور جمال کا لباس پہنا وہ سبحان ہے اور نور و وقار کی چادر جس نے پہنی وہ سبحان ہے جو نیلے کپڑے پر چیونٹی کے چلنے کے نشانات بھی دیکھ لیتا ہے وہ سبحان ہے اور جو ہوا میں پرندوں کے چلنے اور ہوا میں اڑنے والے کو دیکھتا ہے وہ سبحان ہے۔ وہ سبحان ہے جو ایسا ہے کہ اس جیسا کوئی بھی نہیں‘‘۔

پھر قبر علی علیہ السلام بن حسین علیہ السلام (علی اکبر) کی طرف جائو وہ (امام) حسین علیہ السلام کے پائوں کی طرف ہے جب وہاں ٹھہرو تو یوں کہو:۔

السَّلَامُ عَلَیكَ یا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، وَابْنَ خَلِیفَةِ رَسُولِ اللّٰهِ، وَابْنَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ مُضَاعَفَةً كُلَّمَا طَلَعَتْ شَمْسٌ أَوْ غَرَبَتْ، السَّلَامُ

عَلَيْكَ وَعَلٰى رُوحِكَ وَبَدَنِكَ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مِنْ مَذْبُوحٍ وَمَقْتُولٍ مِنْ غَيْرِ جُرْمٍ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي دَمُكَ الْمُرْتَقٰى بِهٖ إِلٰى حَبِيبِ اللّٰهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مِنْ مُقَدَّمٍ بَيْنَ يَدَيْ أَبِيكَ يَحْتَسِبُكَ وَيَبْكِي عَلَيْكَ، مُحْتَرِقاً عَلَيْكَ قَلْبُهُ، يَرْفَعُ دَمُكَ بِكَفِّهٖ إِلٰى أَعْنَانِ السَّمَاءِ لَا تَرْجِعُ مِنْهُ قَطْرَةٌ وَلَا تَسْكُنُ عَلَيْكَ مِنْ أَبِيكَ زَفْرَةٌ وَدَّعَكَ لِلْفِرَاقِ، فَمَكَانُكُمَا عِنْدَ اللّٰهِ مَعَ آبَائِكَ الْمَاضِينَ وَمَعَ أُمَّهَاتِكَ فِي الْجِنَانِ مُنَعَّمِينَ أَبْرَءُ إِلَى اللّٰهِ مِمَّنْ قَتَلَكَ وَذَبَحَكَ۔

''اے ابن رسولؐ اللہ آپؑ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔ اے اللہ کے رسولؐ کے خلیفہ کے بیٹے آپؑ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں جو کئی گنا ہیں جب بھی سورج طلوع یا غروب ہو۔ آپؑ پر آپؑ کی روح و بدن پر سلام ہو۔ میرے ماں باپ آپؑ پر فدا ہوں کوئی مذبوح ہیں اور کوئی بلا جرم مقتول ہیں۔ آپؑ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ آپؑ کا خون حبیب اللہ کو پہنچنے والا ہے۔ آپؑ پر میرے ماں باپ قربان ہوں آپؑ اپنے باپ کے بہت قریبی ہیں اور وہ آپؑ پر روتے ہیں ان کا دل آپؑ پر مچلتا ہے۔ آپؑ کا خون ان کی ہتھیلی میں آسمان کی باگوں تک بلند ہو رہا ہے اس میں سے ایک قطرہ بھی واپس نہیں آتا اور آپؑ کے والد گرامیؑ کی آپؑ پر سانسیں نہیں ٹھہرتیں انہوں نے آپؑ کو جدائی کے لیے الوداع کہہ دیا تو آپؑ کی جگہ اللہ کے پاس آپؑ کے گزرے ہوئے آباء کے نزدیک ہے اور آپؑ جنت میں اپنی والدہ گرامیؑ کے پاس خوش باش ہیں میں اللہ کی طرف اس شخص سے بری ہوں جس نے آپؑ کو قتل کیا''۔

پھر خود کو قبر پر ڈال دو اور دونوں ہاتھوں کو قبر پر رکھ کر کہو :۔

سَلَامُ اللّٰهِ وَسَلَامُ مَلَائِكَتِهِ الْمُقَرَّبِينَ، وَأَنْبِيَائِهِ الْمُرْسَلِينَ وَعِبَادِهِ الصَّالِحِينَ، عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ وَابْنَ مَوْلَايَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى عِتْرَتِكَ وَأَهْلِ بَيْتِكَ وَآبَائِكَ وَأَبْنَائِكَ وَأُمَّهَاتِكَ الْأَخْيَارِ الْأَبْرَارِ الَّذِينَ أَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ

وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيراً ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا ابْنَ رَسُولِ اللهِ ، وَابْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ، وَابْنَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ ، لَعَنَ اللهُ قاتِلَكَ ، وَلَعَنَ اللهُ مَنِ اسْتَخَفَّ بِحَقِّكُمْ ، لَعَنَ اللهُ مَنْ بَقِيَ مِنْهُمْ وَمَنْ مَضى ، نَفْسي فِداؤُكُمْ وَلِمَضْجَعِكُمْ ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكُمْ وَسَلَّمَ تَسْلِيماً كَثِيراً ۔

”آپؑ پر اللہ عزوجل اور اس کے مقرب فرشتوں اور مرسلین انبیاء اور نیک بندوں کا سلام۔ اے میرے مولا اور ابن مولا آپؑ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکات بھی۔ آپؑ پر، آپؑ کے قبیلے اور اہل بیتؑ پر اور آباءؑ، ابناؑ اور نیک اور پاکیزہ ماؤں پر درود وسلام ہو جن کو اللہ نے ہر رجس سے پاک رکھا جیسا کہ پاک رکھنے کا حق ہے۔ آپؑ پر اے رسولؐ اللہ کے بیٹے اور امیرؑ المومنین کے بیٹے اور حسینؑ کے بیٹے سلام ہو اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ اللہ آپؑ کے قاتل پر لعنت کرے اور جو آپؑ کے حق کو حقیر سمجھے اس پر بھی لعنت ہو ان میں سے کوئی گزر گیا ہو یا باقی ہو سب پر اللہ کی لعنت ہو۔ میری جان آپؑ پر اور آپؑ کے گرنے کی جگہ پر قربان ہو۔ اللہ عزوجل آپؑ پر بہت زیادہ درود وسلام بھیجے“۔

پھر قبر پر اپنا رخسار رکھ کر یوں کہو :۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يا أَبا الْحَسَنِ ثَلاثاً بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَتَيْتُكَ زائِراً وَافِداً عائِذاً مِمَّا جَنَيْتُ عَلى نَفْسي ، وَاحْتَطَبْتُ عَلى ظَهْرِي ، أَسْأَلُ اللهَ وَلِيَّكَ وَوَلِيِّي أَنْ يَجْعَلَ حَظِّي مِنْ زِيارَتِكَ عِتْقَ رَقَبَتِي مِنَ النّارِ وتدعو بما أحببت۔

”اے ابوالحسنؑ! اللہ عزوجل آپؑ پر درود بھیجے (تین مرتبہ کہو) میرے ماں باپ آپؑ پر قربان ہوں میں آپؑ کے پاس آپؑ کی زیارت کرنے والا مہمان ہوں جو کچھ میں نے اپنے اوپر زیادتی کی اس سے پناہ چاہتا ہوں اور میں نے اپنی پیٹھ پر یہ ایندھن اٹھایا۔ آپؑ کے اور اپنے ولی سے میں سوال

کرتا ہوں کہ وہ آپؑ کی زیارت کی وجہ سے میری گردن کو آگ سے آزاد کر دے"۔

پھر جو تمہاری حاجت ہو وہ دعا کرو اور حسین علیہ السلام کے پائینتی سے طواف کرتے ہوئے سر مبارک کی طرف آئو اور سرہانے دو رکعت نماز اس طرح پڑھو:۔

پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ یٰسین پڑھو اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ رحمٰن پڑھو چاہو تو قبر کے پیچھے پڑھ لو لیکن سر مبارک کے پاس پڑھنا بہتر ہے۔ پھر فارغ ہو کر جتنی چاہو نماز پڑھو مگر زیارت کی دو رکعات ہر قبر کے پاس پڑھنا ضروری ہیں، نماز سے فارغ ہو کر ہاتھ اٹھاؤ اور یہ دعا کرو:۔

اللّٰهُمَّ إِنَّا أَتَيْنَاهُ مُؤْمِنِينَ بِهِ، مُسَلِّمِينَ لَهُ، مُعْتَصِمِينَ بِحَبْلِهِ، عَارِفِينَ بِحَقِّهِ، مُقِرِّينَ بِفَضْلِهِ، مُسْتَبْصِرِينَ بِضَلَالَةِ مَنْ خَالَفَهُ، عَارِفِينَ بِالْهُدَى الَّذِي هُوَ عَلَيْهِ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ مَنْ حَضَرَ مِنْ مَلَائِكَتِكَ، أَنِّي بِهِمْ مُؤْمِنٌ، وَأَنِّي بِمَنْ قَتَلَهُمْ كَافِرٌ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِمَا أَقُولُ بِلِسَانِي حَقِيقَةً فِي قَلْبِي، وَشَرِيعَةً فِي عَمَلِي، اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِمَّنْ لَهُ مَعَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليهما السلام قَدَمٌ ثَابِتٌ، وَأَثْبِتْنِي فِيمَنِ اسْتُشْهِدَ مَعَهُ، اللّٰهُمَّ أَلْعَنِ الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَكَ كُفْراً، سُبْحَانَكَ يَا حَلِيمُ عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ فِي الْأَرْضِ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ يَا عَظِيمُ، تَرَى عَظِيمَ الْجُرْمِ مِنْ عِبَادِكَ فَلَا تُعَجِّلُ عَلَيْهِمْ، تَعَالَيْتَ يَا كَرِيمُ، أَنْتَ شَاهِدُ غَيْرِ غَائِبٍ، وَعَالِمٌ بِمَا أُتِيَ إِلَى أَهْلِ صَفْوَتِكَ وَأَحِبَّائِكَ مِنَ الْأَمْرِ الَّذِي لَا تَحْمِلُهُ سَمَاءٌ وَلَا أَرْضٌ وَلَوْ شِئْتَ لَانْتَقَمْتَ مِنْهُمْ، وَلٰكِنَّكَ ذُو أَنَاةٍ، وَقَدْ أَمْهَلْتَ الَّذِينَ اجْتَرَءُوا عَلَيْكَ وَعَلَى رَسُولِكَ وَحَبِيبِكَ، فَأَسْكَنْتَهُمْ أَرْضَكَ، وَغَذَوْتَهُمْ بِنِعْمَتِكَ، إِلَى أَجَلٍ هُمْ بَالِغُوهُ، وَوَقْتٍ هُمْ صَائِرُونَ إِلَيْهِ، لِيَسْتَكْمِلُوا

الْعَمَلَ الَّذِی قَدَّرْتَ، وَالأَجَلَ الَّذِی أَجَّلْتَ، لِتُخَلِّدَهُمْ فِی مَحَطِّ وَوَثَاقٍ وَنَارٍ [جَهَنَّمَ]، وَحَمِیمٍ وَغُسَّاقٍ وَالضَّرِیعِ وَالأَحْرَاقِ وَالأَغْلاَلِ وَالأَوْثَاقِ وَغِسْلِینٍ وَزَقُّومٍ وَصَدِیدٍ، مَعَ طُولِ المَقَامِ فِی أَیَّامِ لَظَی وَفِی سَقَرَ الَّتِی لاَ تُبْقِی وَلاَ تَذَرُ وَفِی الحَمِیمِ وَالجَحِیمِ۔

''اے اللہ! ہم ان کے پاس آئے ہیں ان پر ایمان رکھتے ہیں ان کے فرمانبردار ہیں ان کی اطاعت کرنے والے ہیں ان کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں ان کے حق کے عارف ہیں اور ان کی فضیلت کا اقرار کرتے ہیں۔ بصیرت رکھتے ہیں ان لوگوں کی جنہوں نے ضلالت کے ساتھ اُنؑ کی مخالفت کی۔ اس ہدایت کے عارف ہیں جس پر وہ ہیں۔ اے اللہ! میں تجھے گواہ بناتا ہوں اور تیرے فرشتوں میں سے جو بھی حاضر ہو ان کو گواہ بناتا ہوں کہ میں ان پر ایمان رکھتا ہوں اور جس نے انہیں قتل کیا اس کے ساتھ کفر کرتا ہوں۔ اے اللہ! جو بھی زبان سے کہتا ہوں اسکو میرے دل میں حقیقت بنا دے اور میرے عمل میں اس کو شریعت بنا دے۔ اے اللہ! مجھے ان میں سے کر دے جو حسینؑ بن علیؑ کے ساتھ ثابت قدم رہے جو ان کے ساتھ شہید ہوئے مجھے ان کے ساتھ مضبوط رکھ اے اللہ جنہوں نے تیری رحمت کو کفر سے بدلا ان پر لعنت فرما۔ اے حلیم! تو پاک ہے اس چیز سے جو ظالم لوگ زمین میں کرتے ہیں۔ تو برکت والا اور بلند ہے۔ اے عظیم! تو اپنے بندوں کے بڑے جرم دیکھتا ہے اور ان کی پکڑ کرنے میں جلدی نہیں کرتا۔ اے کریم! تو بلند ہے اور دیکھنے والا ہے اور غائب نہیں ہے۔ تیرے پسندیدہ اور محبوب لوگوں کی طرف سے جو بھی حکم آیا اس کو تو جاننے والا ہے وہ ایسا حکم ہے جس کو آسمان اور زمین نہیں اٹھا سکتے۔ اگر تو چاہے تو ان سے انتقام لے سکتا ہے جنہوں نے تجھ پر اور تیرے رسولؐ پر جراءت کی لیکن تو حوصلے والا ہے اور تو نے ان کو مہلت دے دی ہے تو نے انہیں زمین پر ٹھہرا دیا اور ان کو اپنی نعمت سے غذا دے دی ایک وقت تک جس تک وہ پہنچ کر رہیں گے ایسے وقت تک جس کی طرف وہ جا رہے ہیں تا کہ وہ کام مکمل کر لیں جو تو نے ان کے مقدر میں لکھ دیا

ہے اور وہ وقت جو تو نے ان کے لیے مقرر کیا تا کہ تو ان کو پستیوں میں اور زنجیروں میں ہمیشہ کے لیے جکڑ لے اور جہنم کی بیڑیوں میں ہمیشہ کے لیے جکڑ دے اور گرم پانی اور لقوہر اور جلنا اور طوق اور زنجیریں اور جہنمیوں کی پیپ اور زقوم ان کی میل کچیل ہمیشہ کے لیے ان کے دلوں پر مسلط کر دے جو اس سفر میں نہ کسی کو باقی چھوڑتی ہے اور نہ کسی چیز کو نظر انداز کرتی ہے وہ گرم پانی اور جہنم میں ہمیشہ رہیں گے''۔

پھر قبر پر خود کو ڈال دو اور کہو :۔

يَاسَيِّدِي أَتَيْتُكَ زَائِراً مُوقِراً مِنَ الذُّنُوبِ، أَتَقَرَّبُ إِلَى رَبِّي بِوُفُودِي إِلَيْكَ، وَبُكَائِي عَلَيْكَ، وَعَوِيلِي وَحَسْرَتِي وَأَسَفِي وَبُكَائِي وَمَا أَخَافُ عَلَى نَفْسِي رَجَاءَ أَنْ تَكُونَ لِي حِجَاباً وَسَنَداً وَكَهْفاً وَحِرْزاً وَشَافِعاً وَقَايَةً مِنَ النَّارِ غَداً وَأَنَا مِنْ مَوَالِيكُمُ الَّذِينَ أُعَادِي عَدُوَّكُمْ وَأُوَالِي وَلِيَّكُمْ، عَلَى ذٰلِكَ أَحْيَا وَعَلَيْهِ أَمُوتُ، وَعَلَيْهِ أُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، وَقَدْ أَشْخَصْتُ بَدَنِي وَوَدَّعْتُ أَهْلِي وَبَعُدَتْ شُقَّتِي وَأُؤَمِّلُ فِي قُرْبِكُمُ النَّجَاةَ، وَأَرْجُو فِي إِتْيَانِكُمُ الْكَرَّةَ وَأَطْمَعُ فِي النَّظَرِ إِلَيْكُمْ وَإِلَى مَكَانِكُمْ غَداً فِي جِنَانِ رَبِّي مَعَ آبَائِكُمُ الْمَاضِينَ۔

''اے میرے سردار! میں آپؑ کے پاس بطور مہمان گناہوں سے لدا ہوا آیا ہوں اپنے وفود کے ساتھ آپؑ کی طرف قریب ہوتا ہوا اور آپؑ پر روتا ہوا اور آہ و بکا کرتے ہوئے اور افسوس کرتے ہوئے اور روتے ہوئے میں اپنی جان پر کسی کا خوف نہیں رکھتا کیونکہ مجھے امید ہے کہ آپؑ میرے لیے حجاب، اعتماد گاہ اور پناہ گاہ ہیں اور میری شفاعت کرنے والے ہیں اور کل روز قیامت مجھے جہنم سے نجات دلوانے والے ہیں اور میں آپؑ کے غلاموں میں سے ہوں میں آپؑ کے دشمنوں سے دشمنی اور آپؑ کے دوستوں سے دوستی رکھتا ہوں اسی پر میری زندگی ہے اور اسی پر میں اٹھایا جاؤں گا۔ میں نے اپنے

بدن کو اونچا کیا اور اپنے اہل کو چھوڑ دیا اور مشقت اٹھائی میں آپؑ کے قرب میں نجات چاہتا ہوں اور آپؑ کے دوبارہ آنے کی امید رکھتا ہوں اور آپؑ کی طرف دیکھنے کی امید رکھتا ہوں اور کل کو اللہ کی جنت میں اپنے گزرے ہوئے آباء کے ساتھ ہونے کی امید رکھتا ہوں''۔

پھر یہ کہو:۔

يَا أَبَا عَبْدِاللهِ يَا حُسَيْنُ ابْنَ رَسُولِ اللهِ، جِئْتُكَ مُسْتَشْفِعاً بِكَ إِلَى اللهِ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَشْفِعُ إِلَيْكَ بِوَلَدِ حَبِيبِكَ وَبِالْمَلَائِكَةِ الَّذِينَ يَضِجُّونَ عَلَيْهِ وَيَبْكُونَ وَيَصْرَخُونَ لَا يَفْتُرُونَ، وَلَا يَسْأَمُونَ وَهُمْ مِنْ خَشْيَتِكَ مُشْفِقُونَ، وَمِنْ عَذَابِكَ حَذِرُونَ، لَا تُغَيِّرُهُمُ الْأَيَّامُ وَلَا يَنْهَزِمُونَ مِنْ نَوَاحِي الْخَيْرِ يَشْهَقُونَ وَسَيِّدُهُمْ يَرَى مَا يَصْنَعُونَ، وَمَا فِيهِ يَتَقَلَّبُونَ، قَدِ انْهَمَلَتْ مِنْهُمُ الْعُيُونُ فَلَا تَرْقَأُ وَاشْتَدَّ مِنْهُمُ الْحُزْنُ بِحُرْقَةٍ لَا تُطْفَأُ۔

''اے ابا عبداللہؑ! اے حسینؑ بن رسولؐ اللہ! میں آپؑ کے پاس آپؑ کو اللہ کی طرف سفارشی بنانے آیا ہوں۔ اے اللہ میں تیری طرف اپنے حبیب کے بیٹے کو شفاعت کے طور پر لاتا ہوں اور ان فرشتوں کو جو انؑ پر روتے ہیں وہ تھکتے نہیں اور کبھی اکتاتے بھی نہیں اور تیرے ڈر سے خوفزدہ ہیں اور تیرے عذاب سے بچ رہے ہیں ان کو دن بدل نہیں سکتے اور نہ شکست دے سکتے ہیں اور خیر کے کناروں میں وہ بوڑھے نہیں ہوتے۔ جو کچھ یہ کر رہے ہیں ان کا سردار ان کو دیکھ رہا ہے اور جس میں یہ الٹ پلٹ ہو رہے ہیں اسے بھی، اس سے آنکھیں بہہ پڑی ہیں اور رکتی نہیں اور اس سے غم سخت ہو گیا ہے اور وہ بجھ نہیں سکتا''۔

پھر اپنے ہاتھ اٹھاؤ اور یوں کہو:۔

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ الْمِسْكِينِ الْمُسْتَكِينِ، الْعَلِيلِ الذَّلِيلِ الَّذِي لَمْ يُرِدْ

بِمَسْأَلَتِهِ غَيْرَكَ، فَإِنْ لَمْ تُدْرِكْهُ رَحْمَتُكَ عَطِبَ، أَسْأَلُكَ أَنْ تُدَارِكَنِي بِلُطْفٍ مِنْكَ، وَأَنْتَ الَّذِي لَا تُخَيِّبُ سَائِلَكَ وَتُعْطِي الْمَغْفِرَةَ وَتَغْفِرُ الذُّنُوبَ فَلَا أَكُونَنَّ يَا سَيِّدِي أَنَا أَهْوَنَ خَلْقِكَ عَلَيْكَ وَلَا أَكُونُ أَهْوَنَ مَنْ وَفَدَ إِلَيْكَ بِابْنِ حَبِيبِكَ، فَإِنِّي أَمَّلْتُ وَرَجَوْتُ، وَطَمِعْتُ وَزُرْتُ وَاغْتَرَبْتُ رَجَاءَ لَكَ أَنْ تُكَافِيَنِي إِذْ أَخْرَجْتَنِي مِنْ رَحْلِي، فَأَذِنْتَ لِي بِالْمَسِيرِ إِلَى هَذَا الْمَكَانِ رَحْمَةً مِنْكَ وَتَفَضُّلًا مِنْكَ، يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيمُ۔

''اے اللہ میں تجھ سے مسکین اور عاجز کی طرح سوال کرتا ہوں جو علیل اور ذلیل ہے۔ تیرے غیر سے وہ سوال نہیں کرنا چاہتا اگر تیری رحمت اسے نہ پہنچی تو وہ تباہ ہو جائے گا۔ میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ اپنی مہربانی سے تو مجھے سنبھال لے اور تیرا سائل کبھی ناکام نہیں ہوتا۔ اے اللہ تو بخشش عطا کرتا اور گناہوں کو معاف کرتا ہے اے میرے سردار میں تیری مخلوق میں سے بہت کمتر نہیں ہونا چاہتا اور میں امید، رجاء اور طمع رکھتا ہوں اور میں نے زیارت کی اور مسافر ہوا یہ امید رکھتے ہوئے کہ تو مجھے اس کا بدلہ دے گا جبکہ تو نے مجھے میرے گھر سے نکالا اور مجھے چلنے کی توفیق دی، اجازت دی یہ تیری مہربانی اور فضل تھا۔ اے رحمٰن و رحیم!''۔

اور دعا میں جتنی طاقت ہو سکے کوشش کرو بلکہ اس سے بھی زیادہ پھر تم سائبان سے نکل کر شہداء کی قبور کے سامنے کھڑے ہو جائو ان کی طرف اشارہ کرو اور کہو:۔

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ مِنْ أَهْلِ دِيَارِ الْمُؤْمِنِينَ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَوْلِيَاءَ اللهِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ اللهِ وَأَنْصَارَ رَسُولِهِ وَأَنْصَارَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، وَأَنْصَارَ ابْنِ رَسُولِهِ وَأَنْصَارَ دِينِهِ، أَشْهَدُ أَنَّكُمْ أَنْصَارُ اللهِ كَمَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَكَأَيِّنْ مِنْ

نَبِيٍّ قاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَما وَهَنُوا لِما أَصابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ وَما ضَعُفُوا وَما اسْتَكانُوا فَما ضَعُفْتُمْ وَما اسْتَكَنْتُمْ، حَتّٰى لَقِيتُمُ اللهَ عَلٰى سَبِيلِ الْحَقِّ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى أَرْواحِكُمْ وَأَبْدانِكُمْ وَأَجْسادِكُمْ، أَبْشِرُوا بِمَوْعِدِ اللهِ الَّذِي لا خُلْفَ لَهُ وَلا تَبْدِيلَ، إِنَّ اللهَ لا يُخْلِفُ وَعْدَهُ، وَاللهُ مُدْرِكٌ بِكُمْ ثَأْرَ ما وَعَدَكُمْ أَنْتُمْ خاصَّةُ اللهِ اخْتَصَّكُمُ اللهُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلامُ، أَنْتُمُ الشُّهَداءُ وَأَنْتُمُ السُّعَداءُ، سُعِدْتُمْ عِنْدَ اللهِ وَفُزْتُمْ بِالدَّرَجاتِ مِنْ جِنانٍ لا يَظْعُنُ أَهْلُها وَلا يُهَرَمُونَ وَرَضُوا بِالْمَقامِ فِي دارِ السَّلامِ، مَعَ مَنْ نَصَرْتُمْ جَزاكُمُ اللهُ خَيْراً مِنْ أَعْوانٍ جَزاءَ مَنْ صَبَرَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، أَنْجَزَ اللهُ ما وَعَدَكُمْ مِنَ الْكَرامَةِ فِي جِوارِهِ وَدارِهِ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ وَأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَقائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ أَسْأَلُ اللهَ الَّذِي حَمَلَنِي إِلَيْكُمْ حَتّٰى أَرانِي مَصارِعَكُمْ أَنْ يُرِيَنِيكُمْ عَلَى الْحَوْضِ رِواءً مَرْوِيِّينَ، وَيُرِيَنِي أَعْداءَكُمْ فِي أَسْفَلِ دَرَكٍ مِنَ الْجَحِيمِ، فَإِنَّهُمْ قَتَلُوكُمْ ظُلْماً وَأَرادُوا إِماتَةَ الْحَقِّ، وَسَلَبُوكُمْ لِابْنِ سُمَيَّةَ ابْنِ آكِلَةِ الْأَكْبادِ فَأَسْأَلُ اللهَ أَنْ يُرِيَنِيهِمْ ظِمْآءً مُظْمَئِينَ مُسَلْسَلِينَ مغلّلين، يُساقُونَ إِلَى الْجَحِيمِ، السَّلامُ عَلَيْكُمْ يا أَنْصارَ اللهِ وَأَنْصارَ ابْنِ رَسُولِ اللهِ مِنِّي ما بَقِيتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهارُ وَالسَّلامُ عَلَيْكُمْ دائِماً إِذا فُنِيتُ وَبَلِيتُ لَهْفِي عَلَيْكُمْ أَيَّةُ مُصِيبَةٍ أَصابَتْ كُلَّ مَوْلًى لِمُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، لَقَدْ عَظُمَتْ وَخُصَّتْ وَجَلَّتْ وَعَمَّتْ مُصِيبَتُكُمْ، أَنابَكُمْ لَجَزِعٌ وَأَنابَكُمْ لَمُوجَعٌ مَحْزُونٌ وَأَنابَكُمْ لَمُصابٌ مَلْهُوفٌ هَنِيئاً لَكُمْ ما أُعْطِيتُمْ، وَهَنِيئاً لَكُمْ ما بِهِ حُيِّيتُمْ، فَلَقَدْ بَكَتْكُمُ الْمَلائِكَةُ وَحَفَّتْكُمْ وَسَكَنَتْ مَعَسْكَرَكُمْ، وَحَلَّتْ مَصارِعَكُمْ، وَقَدَّسَتْ وَصَفَّتْ بِأَجْنِحَتِها عَلَيْكُمْ، لَيْسَ لَها عَنْكُمْ فِراقٌ إِلَى يَوْمِ التَّلاقِ، وَيَوْمِ الْمَحْشَرِ وَيَوْمَ الْمَنْشَرِ طافَتْ عَلَيْكُمْ

رَحْمَةٌ مِنَ اللهِ، وَبَلَغْتُم بِهَا شَرَفَ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، أَتَيْتُكُمْ شَوقاً، وَزُرْتُكُمْ خَوفاً، أَسْأَلُ اللهَ أَنْ يُرِيَنِيَكُمْ عَلَى الحَوْضِ وَفِي الجِنانِ مَعَ الأَنْبِياءِ وَالمُرْسَلِينَ، وَالشُّهداءِ وَالصّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولئِكَ رَفِيقاً۔

''اللہ کا سلام، رحمتیں ہوں۔ اے قبر والو! جو مومنوں کے گھروں میں سے ہو ان پر سلام۔ چونکہ تم نے صبر کیا اس لیے قیامت کا گھر بہترین ہے اے اولیاء اللہ! تم پر سلام ہو۔ اے اللہ اور اس کے رسولؐ کے مددگارو! امیرؑ المومنین اور اللہ کے رسولؐ اور آپؐ کے بیٹے کے مددگاروں اور اس کے دین کے مددگاروں تم پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم اللہ کے مددگار رہو جس طرح اللہ نے فرمایا ﴿وَكَأَيِّن مِّن نَّبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا﴾ ''اور کتنے ہی انبیاء ایسے ہوئے جنہوں نے جہاد کیا ان کے ساتھ بہت سے اللہ والے (اولیاء) بھی شریک ہوئے، تو نہ انہوں نے ان مصیبتوں کے باعث جو انہیں اللہ کی راہ میں پہنچیں ہمت ہاری اور نہ وہ کمزور پڑے اور نہ وہ جھکے'' (آل عمران ۱۴۶)۔ اللہ عزوجل تم پر، تمہاری روحوں، بدنوں اور جسموں پر درود بھیجے اور اللہ کے وعدے پر خوش ہو جاؤ جس میں خلاف یا تبدیلی نہیں کیونکہ اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا اور جو اس نے تم سے وعدہ کیا ہے اس کا قصاص لے کر رہے گا۔ تم اللہ کے خاص ہو کہ اس نے تمہیں امام ابوعبداللہ الحسینؑ کے لیے خاص کیا تم شہید و نیک بخت ہو اور درجات میں کامیاب ہو ان باغات میں کہ جن کے رہنے والے نہ تو عیب والے ہیں اور نہ بوڑھے اور وہ دارالسلام میں ٹھہرنے پر راضی ہونگے اور اس کے ساتھ تم نے جس کی مدد کی اللہ تم کو اس کی جزائے خیر دے۔ اور اللہ معاونوں کو ایسا بدلہ دے گا جس طرح اس شخص کو بدلہ ملتا ہے جو رسولؐ اللہ کے ساتھ صبر کرتا ہے اللہ عزوجل نے انبیاء و رسل کے ساتھ اپنے پڑوس میں تمہیں جو عزت و کرامت دینے کا وعدہ کیا ہے اس کو وہ پورا کرے گا اور امیرؑ المومنین اور روشن پیشانیوں والوں کے قائد سے بھی وعدہ پورا کرے گا۔ میں اللہ سے سوال کرتا ہوں جس نے مجھے تمہاری طرف بھیجا ہے کہ میں تمہارے

گرنے کی جگہوں کو دیکھوں کہ وہ مجھے تم کو حوض پر دکھائے اور تمہارے دشمنوں کو جہنم کے نچلے درجے میں دکھائے کیونکہ انہوں نے حق کو مارنے کا ارادہ کیا اور آپ (امام حسینؑ) کو ابن سمیّہ اور کلیجہ کھانے والی کے بیٹوں کے حوالے کیا۔ میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے ان کو دکھائے کہ وہ سیراب نہیں ہیں اور مسلسل جکڑے ہوئے لے جائے جا رہے ہیں اور جہنم کی طرف چلائے جا رہے ہیں۔ اے اللہ کے مددگاروں اے رسولؐ کے بیٹے کے مددگاروں میری طرف سے جب تک تم زندہ رہے تم پر سلام ہو اور جب تک دن رات زندہ رہیں اور تم پر ہمیشہ رہنے والا سلام ہو جبکہ میں فنا اور بوسیدہ ہو جاؤں۔ جو مصیبت رسولؐ اللہ کے پیاروں کو پہنچتی ہے وہ بہت بڑی اور خاص ہو جاتی ہے اور جلیل و عام ہو جاتی ہے میں تمہارے مصائب پر غمزدہ ہوں اور میں تم پر آنے والے غم و آلام کی وجہ سے غمناک ہوں اور جو رتبہ تمہیں عطا ہوا اس کے لیے تمہیں مبارک ہو اور تمہارے لیے وہ خاص تحفہ بھی مبارک ہو جو تمہیں دیا گیا۔ یقیناً فرشتے تم پر روئے اور تم کو گھیر لیا اور تمہارے معسکر کو سکون دیا اور وہ تمہارے گرنے کی جگہوں پر اترے ہیں اور مقدس ہوئے اور صفیں بنائیں اور تم پر اپنے پروں سے سایہ کیا وہ ملاقات کے دن تک تم سے جدا نہیں ہونگے اور محشر اور نشور کے دن تمہارے اردگرد ہوں گے اللہ کی تم پر رحمت آئے گی اور اس کے ساتھ تم دنیا و آخرت کی شرافت کو پہنچ جاؤ گے میں تمہارے پاس شوق سے آیا ہوں اور تمہاری زیارت کی۔ میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ مجھے تمہارے ساتھ حوض پر اور جنت میں انبیاء، رسولوں کے ساتھ اور شہداء و صالحین کے ساتھ دکھائے اور یہ اچھے رفیق ہیں"۔

پھر حائر کا طواف کرو اور یہ کہو:۔

يَا مَنْ إِلَيْهِ وَفَدْتُ، وَإِلَيْهِ خَرَجْتُ، وَبِهِ اسْتَجَرْتُ، وَإِلَيْهِ قَصَدْتُ، وَإِلَيْهِ بِابْنِ نَبِيِّهِ تَقَرَّبْتُ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَمُنَّ عَلَيَّ بِالْجَنَّةِ، وَفُكَّ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ، اللَّهُمَّ ارْحَمْ غُرْبَتِي وَبُعْدَ دَارِي وَارْحَمْ مَسِيرِي إِلَيْكَ وَإِلَى ابْنِ حَبِيبِكَ وَاقْلِبْنِي مُفْلِحاً مُنْجِحاً قَدْ قَبِلْتَ مَعْذِرَتِي وَخُضُوعِي وَخُشُوعِي عِنْدَ إِمَامِي وَسَيِّدِي وَمَوْلَايَ، وَارْحَمْ صَرْخَتِي

وَبُكائِي وَهَمِّي وَجَزَعِي وَخُشُوعِي وَحُزْنِي، وَما قَدْ باشَرَ قَلْبِي مِنَ الجَزَعِ عَلَيْهِ، فَبِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَبِلُطْفِكَ لِي خَرَجْتُ إِلَيْهِ، وَبِتَقْوِيَتِكَ إِيَّايَ، وَصَرْفِكَ المَحْذُورِ عَنِّي، وَكِلاءَتِكَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهارِ لِي، وَبِحِفْظِكَ وَكَرامَتِكَ إِيَّايَ، وَكُلَّ بَحْرٍ قَطَعْتُهُ، وَكُلُّ وادٍ وَفَلاةٍ سَلَكْتُها، وَكُلُّ مَنزِلٍ نَزَلْتُهُ، فَأَنْتَ حَمَلْتَنِي فِي الْبَرِّ وَالبَحْرِ، وَأَنْتَ الَّذِي بَلَّغْتَنِي وَوَفَّقْتَنِي وَكَفَيْتَنِي وَبِفَضْلٍ مِنْكَ وَوِقايَةٍ بَلَغْتُ وَكانَتِ المِنَّةُ لَكَ عَلَيَّ فِي ذلِكَ كُلِّهِ، وَأَثَرِي مَكْتُوبٌ عِنْدَكَ وَاسْمِي وَشَخْصِي فَلَكَ الحَمْدُ عَلى ما أَبْلَيْتَنِي وَاصْطَنَعْتَ عِنْدِي اللّٰهُمَّ فَارْحَمْ فَرْقَتِي مِنْكَ، وَمَقامِي بَيْنَ يَدَيْكَ وَتَمَلُّقِي، وَاقْبَلْ مِنِّي تَوَسُّلِي إِلَيْكَ بِابْنِ حَبِيبِكَ، وَصَفْوَتِكَ وَخِيرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ، وَتَوَجُّهِي إِلَيْكَ، وَأَقِلْنِي عَثْرَتِي، وَاقْبَلْ عَظِيمَ ما سَلَفَ مِنِّي وَلا يَمْنَعْكَ ما تَعْلَمُ مِنِّي مِنَ العُيُوبِ وَالذُّنُوبِ وَالإِسْرافِ عَلى نَفْسِي وَإِنْ كُنْتَ لِي ما قِتاً فَارْضَ عَنِّي وَإِنْ كُنْتَ عَلَيَّ ساخِطاً فَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِوالِدَيَّ وَارْحَمْهُما كَما رَبَّيانِي صَغِيراً وَاجْزِهِما عَنِّي خَيْراً، اللّٰهُمَّ اجْزِهِما بِالإِحْسانِ إِحْساناً وَبِالسَّيِّئاتِ غُفْراناً اللّٰهُمَّ أَدْخِلْهُما الجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ، وَحَرِّمْ وُجُوهَهُما عَنِ عَذابِكَ، وَبَرِّدْ عَلَيْهِما مَضاجِعَهُما، وَافْسَحْ لَهُما فِي قَبْرَيْهِما وَعَرِّفْنِيهِما فِي مُسْتَقَرٍّ مِنْ رَحْمَتِكَ وَجَوارِ حَبِيبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

”اے وہ جس کی طرف میں وفد بن کر آیا ہوں اور جس کی طرف نکلا ہوں اور جس کے ذریعے میں پناہ چاہتا ہوں اور جس کی طرف میں قصد کرتا ہوں اور جس کی طرف میں نے نبیؐ کے ذریعے قرب حاصل کیا۔ (اے اللہ) محمدؐ اور آپؐ کی آلؑ پاک پر درود بھیج اور مجھ پر جنت کا احسان کر اور میری گردن کو دوزخ سے بچا۔ اے اللہ میرے غریب ہونے اور گھر سے دور ہونے پر رحم فرما اور تیری اور تیرے حبیبؐ کے بیٹے کی طرف آنے پر رحم فرما اور مجھے کامیاب و کامران واپس کر اس حال میں کہ تو نے

میری معذرت میرے امامؑ اور سیدؑ اور مولاؑ کے نزدیک خشوع اور خضوع کو قبول کرلیا اور میری آہ و بکاء پر رحم کر دیا۔ اے اللہ میرے غم اور گھبراہٹ پر رحم کر اور جو میرے دل میں ڈر پیدا ہو گیا ہے اپنی مجھ پر نعمت اور مہربانی سے اسے نکال دے اور جس چیز سے ڈرا جاتا ہے اس کو پھیرنے کے ساتھ اور رات دن کی نگرانی کے ساتھ اور حفاظت اور میری کرامت کے ساتھ مجھ پر رحم کر اور جو سمندر بھی میں نے طے کیے ہیں اور جس وادی یا میدان میں میں چلا اور ہر منزل جہاں اترا سب تیری مہربانی سے ہے۔ تُو نے مجھے خشکی اور سمندر میں سواری دی اور تو نے مجھے یہاں پہنچایا اور توفیق دی اور کفایت کی اور تیرے فضل اور بچاؤ سے میں یہاں پہنچا ہوں ان سب باتوں میں تیرا مجھ پر احسان ہے اور میرے اثرات تیرے پاس لکھے ہوئے ہیں۔ الحمد ہے تیرے لیے اس پر جو تو نے مجھے آزمایا اور مجھ کو پسند کیا۔ اے اللہ! تجھ سے میرے جدا ہونے کے وقت رحم کر اور تیرے سامنے بیٹھنے پر اور تیری خوشامد کرنے پر مجھ پر مہربانی کر۔ تُو مجھ سے اپنی طرف اپنے حبیبؐ کے بیٹے اور پسندیدہ اور بہترین مخلوق کو میرا وسیلہ قبول فرما اور میرا تیری طرف توجہ کرنے کو بھی قبول فرما۔ اور لغزشوں کو معاف فرما اور جو عظیم کام مجھ سے ہوا ہے اس کو قبول فرما۔ جو مجھ میں عیب اور گناہ ہیں اور جو میں نے اپنی جان پر زیادتی کی ہے اس کی وجہ سے مجھے محروم نہ کرنا اور اگر تو مجھ سے ناراض ہے تو مجھ کو معاف فرما اور میری توبہ قبول فرما تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! مجھے معاف کر دے اور میری اولاد کو بھی معاف کر دے تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! مجھے اور میرے ماں باپ کو بخش دے اور ان پر اس طرح رحم کر جس طرح انہوں نے مجھے پالا ہے ان کو میری طرف سے جزائے خیر دے۔ اے اللہ! ان کو احسان کے بدلے احسان دے اور برائیوں کے بدلے بخش دے۔ اے اللہ! ان کو جنت میں اپنی مہربانی سے داخل فرما اور ان کے چہرے اپنے عذاب سے بچا اور ان کے بستر ٹھنڈے کر اور ان کی قبریں کشادہ فرما اور مجھے ان کی معرفت عطا کر کہ میں یہ جان سکوں کہ وہ تیری رحمت کے ٹھکانے میں ہیں اور تیرے حبیبؐ کے پڑوس میں ہیں''۔

باب نمبر ﴿۸۰﴾

قبر امام حسینؑ کے پاس نماز پڑھنے کا طریقہ

حدیث ① مجھے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن خالد برقی سے وہ محمد بن عبداللہ سے وہ اپنے والد عبداللہ بن جعفر حمیری سے وہ ابوعبداللہ برقی سے وہ جعفر بن ناجیہ سے **وہ امامؑ ابوعبداللہؑ سے** روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ کے سر کے پاس نماز پڑھو۔

حدیث ② مجھے میرے والد نے حدیث بیان کی وہ علی بن حسین اور میرے مشائخ کی ایک جماعت سے وہ سعد بن عبداللہ سے وہ موسیٰ بن عمر سے وہ ایوب بن نوح سے وہ عبداللہ مغیرہ سے وہ ابوالبیسع سے **انہوں نے کہا کہ ایک آدمی نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا اور میں سن** رہا تھا کہ جب میں حسینؑ کی قبر پر آؤں اور جب نماز پڑھوں تو اس کو قبلہ بنا سکتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا اس طرح کہ اس کا ایک کنارہ پکڑ لے۔

حدیث ③ مجھے علی بن حسین نے علی بن ابراہیم سے بیان کیا وہ اپنے والد سے وہ ابن ابی نجران سے وہ یزید بن اسحاق سے وہ حسن بن عطیہ سے **وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے** ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جب تم شہداء کو سلام کر کے فارغ ہو جاؤ تو حسینؑ کی قبر کی طرف آؤ اور اسکو سامنے رکھ کر جتنی نمازیں ہو سکے پڑھو۔

حدیث ④ انہی سے روایت ہے وہ علی بن ابراہیم سے وہ اپنے والد سے وہ ابن فضال سے وہ علی بن عقبہ سے وہ عبیداللہ بن علی الحلبی سے **وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ**

میں نے امامؑ سے پوچھا ہم حسینؑ کی قبر کی زیارت کرتے ہیں تو وہاں نماز کیسے پڑھیں؟۔آپؑ نے فرمایا ان کے کندھوں کے پاس کھڑے ہو پھر نبیؐ پر درود پڑھو پھر حسینؑ پر درود پڑھو۔

حدیث ۵

مجھے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی وہ محمد بن حسین سے وہ ایوب بن نوح وغیرہ سے وہ عبداللہ بن مغیرہ سے وہ ابوالبسیع سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا ایک آدمی نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا اور میں سن رہا تھا کہ جب میں حسینؑ کی قبر کی زیارت کے لیے آؤں تو نماز کے لیے انہیں قبلہ بناؤں؟۔فرمایا جب نماز پڑھو تو الگ کنارہ لے لو اس نے کہا میں ان کی قبر کی مٹی لے سکتا ہوں جس کو پاس رکھ کر اس سے برکت حاصل کروں؟۔آپؑ نے فرمایا ہاں کیوں نہیں یہ بہت بابرکت ہے۔

حدیث ۶

مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر نے اپنے والد سے بیان کیا وہ علی بن محمد بن سالم سے وہ محمد بن خالد سے وہ عبداللہ بن حماد بصری سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے انہوں نے کہا ہمیں ہشام بن سالم نے بیان کیا وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا اے فرزند رسولؐ کیا آپؑ کے آباءؑ کی زیارت کی جاتی ہے؟۔آپؑ نے فرمایا ہاں اور وہاں نماز بھی پڑھی جاتی ہے اور فرمایا کہ نماز ان کے پیچھے پڑھی جائے آگے نہ پڑھی جائے۔ (یعنی قبر امام حسینؑ کو آگے رکھا جائے)۔

باب نمبر (۸۱)

حرم حسینیؑ اور دیگر مشاہدِ مشرفہ میں واجبی نماز کا قصر ہونا اور مستحبی نماز کا جائز ہونا

حدیث ① مجھے میرے والد اور محمد بن حسن نے حسین بن ابان سے وہ حسین بن

سعید سے وہ قاسم بن محمد جوہری سے وہ علی بن ابی حمزہ سے انہوں نے کہا میں نے عبدالصالح (امام موسیٰ کاظمؑ) سے زیارت قبر حسینؑ کے متعلق پوچھا؟۔آپؑ نے فرمایا میں تمہارے لیے اس کے ترک کو پسند نہیں کرتا۔میں نے کہا وہاں مستحبی نماز پڑھنے کے متعلق آپؑ کیا فرماتے ہیں جبکہ میں واجبی نماز قصر کرنے والا ہوں؟۔آپؑ نے فرمایا مسجد حرام میں مستحبی نماز جتنی چاہو پڑھو اور مسجد نبویؐ میں بھی جتنی چاہو پڑھو اور حسینؑ کی قبر کے پاس میں یہی پسند کرتا ہوں۔میں نے امامؑ سے دن میں قبر کے پاس نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا؟۔آپؑ نے فرمایا ہاں۔

حدیث ② مجھے جعفر بن محمد بن ابراہیم موسوی نے عبداللہ بن نہیک سے بیان کیا

وہ ابن ابی عمر سے وہ امام موسیٰ کاظمؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ سے قبر حسینؑ کے پاس مستحبی نماز ادا کرنے کے متعلق پوچھا اور قصر کرنے والا ہوتے ہوئے مکہ و مدینہ میں مستحبی نماز کے متعلق پوچھا؟۔آپؑ نے فرمایا وہاں قصر کی حالت میں ہو تو مستحبی نماز جتنی چاہو پڑھ سکتے ہو اور مسجد نبویؐ و مسجد الحرام میں بھی اور دیگر مشاہد نبویؐ میں بھی کیونکہ یہ احسن عمل ہے۔

مجھے علی بن حسین نے حدیث بیان کی وہ علی بن ابراہیم بن ہاشم سے وہ اپنے والد سے وہ ابن ابی عمیر سے وہ ابراہیم بن عبدالحمید سے سب امام ابوالحسنؑ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے وہ حسن بن موسیٰ خشاب سے وہ جعفر بن محمد بن حکیم خثعمی سے وہ ابراہیم بن عبدالحمید سے وہ امام ابوالحسن علیہ السلام سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

حدیث ۳ مجھے علی بن محمد بن یعقوب کسائی نے بیان کیا وہ ہمیں علی بن حسن بن فضال سے حدیث بیان کرتے ہیں وہ عمرو بن سعید سے وہ مصدق بن صدقہ سے وہ عمار بن موسیٰ ساباطی سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے حائر حسینی میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا۔ آپؑ نے فرمایا وہاں واجبی نماز قصر پڑھو اور مستحبی نماز نہ پڑھو۔

حدیث ۴ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ علی بن اسماعیل سے وہ صفوان بن یحییٰ سے وہ اسحاق بن عمار سے وہ امام موسیٰ کاظمؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ سے قبر حسینؑ، مشاہد نبیؐ، حرمین (مسجد الحرام اور مسجد نبویؐ) میں حالت قصر میں مستحبی نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا؟۔ آپؑ نے فرمایا ہاں! مستحبی نمازیں جتنی بھی ادا کرنے کی طاقت ہو پڑھ سکتے ہو کیونکہ یہ عمل خیر کا ہے۔

حدیث ۵ مجھے محمد بن الحسن بن احمد بن ولید نے محمد بن حسن الصفار سے حدیث بیان کی وہ محمد بن حسین بن ابو الخطاب سے وہ صفوان بن یحییٰ سے وہ اسحاق بن عمار سے اس نے کہا میں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے عرض کیا میں آپؑ پر قربان جاؤں کیا حرمین میں مستحبی نماز پڑھ سکتا ہوں اور حسینؑ کی قبر کے پاس بھی جبکہ میں قصر پڑھ رہا ہوں؟۔ آپؑ نے فرمایا ہاں! جتنی طاقت ہو مستحبی نماز پڑھ سکتے ہو۔

حدیث ۶ مجھے میرے والد نے اور محمد بن الحسن نے حسین بن حسن بن ابان سے

وہ حسین بن سعید سے وہ قاسم بن محمد جوہری سے وہ علی بن ابی حمزہ سے وہ امام موسیٰ کاظمؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ سے قبر حسینؑ، مشاہد نبیؐ اور حرمین (مسجد الحرام و مسجد نبیؐ) کے پاس مستحبی نماز پڑھنے کے متعلق سوال کیا اور کہا کہ ہم لوگ وہاں قصر نماز پڑھتے ہیں؟۔ آپؑ نے فرمایا ہاں! جب تک طاقت ہو مستحبی نماز پڑھو۔

باب نمبر (۸۲)

قبرِ حسینؑ کے پاس پوری نماز پڑھنا

حدیث ① مجھے میرے والد اور محمد بن حسن نے حسن بن متیل سے وہ سہل بن زیاد سے وہ ایک آدمی سے وہ محمد بن عبداللہ سے وہ صالح بن عقبہ سے وہ ابوسبل سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے عرض کیا کہ کیا میں حسینؑ کی قبر کی زیارت کروں؟۔ آپؑ نے فرمایا پاک ومطہر اور طیب جگہ کی ضرور زیارت کرو اور وہاں پوری نماز پڑھو۔ میں نے عرض کی کیا پوری نماز پڑھوں؟۔ فرمایا ہاں! پوری نماز پڑھو۔ میں نے کہا ہمارے بعض ساتھی قصر کا کہتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا یہ کام کمزور لوگ کرتے ہیں۔

مجھے محمد بن یعقوب نے اس کے مشائخ کی ایک جماعت سے بیان کیا وہ سہل بن زیاد سے اس کی اسناد کے ساتھ اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

حدیث ② مجھے عبدالرحمن بن محمد بن احمد العسکری نے حسن بن علی بن مہزیار سے وہ اپنے والد علی سے وہ حسن بن سعید سے وہ ابراہیم بن ابی البلاد سے وہ ہمارے ساتھیوں میں سے ایک آدمی سے جس کو حسین کہا جاتا ہے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا نماز تین مقامات پر پوری پڑھی جاتی ہے۔ مسجد الحرام، مسجد نبویؐ اور قبر حسینؑ کے پاس۔

حدیث ③ مجھے میرے والد، بھائی اور علی بن حسین بن سعد بن عبداللہ سے وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ حسن بن سعید سے وہ عبدالمالک قمی سے وہ اسماعیل بن جابر سے وہ عبدالحمید (خادم اسماعیل بن جعفرؑ) سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا نماز چار مقامات پر پوری پڑھی جاتی ہے مسجد الحرام، مسجد رسولؐ اللہ، مسجد کوفہ اور حرم الحسینؑ میں۔

حدیث ④ مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے وہ احمد بن ابی عبداللہ برقی سے وہ اپنے والد سے وہ حماد بن عیسیٰ سے وہ ہمارے کسی ساتھی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا مخزون علم اللہ سے نماز کا پورا کرنا بھی ہے اور وہ چار مواقع پر ہے۔ مکہ، مدینہ، مسجد کوفہ اور حائر (کربلا)۔

ابن قولویہ نے کہا حسین بن احمد بن مغیرہ نے اس حدیث کے بعد اس باب میں وہ کچھ زیادہ کیا جو حیدر بن محمد بن نعیم سمرقندی نے اضافہ کیا ہے اور حج کو جاتے ہوئے اپنے خط سے انہوں نے اس کو اجازت دی۔

حدیث ⑤ ابوالنضر محمد بن مسعود عیاشی نے علی بن محمد سے کہ ہمیں محمد بن احمد بن حسین بن علی بن النعمان سے وہ ابوعبداللہ برقی سے اور علی بن مہزیار سے اور ابی علی بن راشد سے یہ سب حماد بن عیسیٰ سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا مخزون علم اللہ سے چار مواقع پر پوری نماز پڑھو۔ اللہ کے حرم میں، اس کے رسولؐ کے حرم میں، امیرؑ المومنین کے حرم میں اور حسینؑ کے حرم میں ان سب پر اللہ کی رحمتیں ہوں۔

حدیث ⑥ مجھے محمد بن ھمام بن سہیل نے جعفر بن محمد بن مالک خزاری سے بیان کیا وہ محمد بن حمدان مدائنی سے وہ زیاد قندی سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا میں تیرے لیے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے کرتا ہوں اور تیرے لیے وہی چیز ناپسند کرتا ہوں جو اپنے لیے کرتا ہوں پوری نماز ادا کرو حرمین، کوفہ اور قبر حسینؑ کے پاس۔

حدیث ۷ مجھے علی بن حاتم قزوینی نے بیان کیا کہ ہمیں محمد بن ابوعبداللہ اسدی نے بیان کیا کہ ہمیں قاسم بن ربیع نے بیان کیا وہ عمر بن عثمان سے وہ عمرو بن مرزوق سے اس نے کہا میں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے حرمین، کوفہ اور قبر حسینؑ کے پاس نماز کے متعلق پوچھا۔ آپؑ نے فرمایا یہاں پوری نماز پڑھو۔

حدیث ۸ مجھے محمد بن یعقوب اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے محمد بن یحییٰ عطار سے بیان کیا وہ محمد بن حسین سے وہ محمد بن سنان سے وہ حذیفہ بن منصور سے کہ مجھے اس نے بتایا جس نے امام ابوعبداللہؑ سے سنا آپؑ فرما رہے تھے کہ نماز پوری پڑھی جائے مسجد الحرام میں، مسجد نبویؐ میں، مسجد کوفہ میں اور حسینؑ کے حرم میں۔

حدیث ۹ حسین بن احمد بن مغیرہ کی بیان کی گئی حدیث میں اضافہ ہے جو احمد بن ادریس بن احمد بن زکریا القمی نے کیا اسنے کہا ہمیں محمد بن عبدالجبار نے علی بن اسماعیل سے بیان کیا وہ محمد بن عمر سے وہ فائد الحناط سے وہ امام ابوالحسن الماضیؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ سے حرمین میں نماز کے متعلق پوچھا۔ آپؑ نے فرمایا پوری پڑھی جائے اگرچہ اس سے گزرنے والے ہو۔

حدیث ۱۰ مجھے احمد بن ادریس نے بیان کیا کہ مجھے احمد بن ابی زاہد نے بتایا وہ محمد بن حسین زیات سے وہ حسن سے وہ عمران بن حمران سے انہوں نے کہا میں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے پوچھا کیا میں مسجد الحرام میں نماز قصر کروں یا پوری پڑھوں؟۔ آپؑ نے فرمایا اگر تو نے قصر کیا تو ٹھیک ہے اگر مکمل کر لو تو یہ زیادہ بہتر ہے اور خیر کا عمل ہے اور خیر میں زیادتی خیر ہے۔

باب نمبر ﴿۸۳﴾

حرم حسینؑ میں پڑھی جانے والی واجبی نماز حج کے برابر اور مستحبی نماز عمرہ کے برابر ہے

حدیث ۱ مجھے جعفر بن محمد بن ابراہیم موسوی نے بتایا وہ عبداللہ بن نہیک سے وہ ابن ابی عمیر سے وہ ایک آدمی سے وہ امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں آپؑ نے ایک شخص سے فرمایا اے فلاں! جب تجھے کوئی ضرورت ہو تو قبر حسینؑ کی طرف جانے سے تجھے کون سی چیز مانع ہے کہ وہاں چار رکعت نماز پڑھو پھر اپنی حاجت طلب کرو کیونکہ وہاں پر ایک فرض نماز حج کے برابر ہے اور ایک مستحبی نماز عمرہ کے برابر ہے۔

حدیث ۲ مجھے میرے والد نے اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ ابوعبداللہ جامورانی رازی سے وہ حسن بن علی بن ابی حمزہ سے وہ حسن بن محمد بن عبدالکریم ابی علی سے وہ مفضل بن عمر سے وہ جابر جعفی سے انہوں نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے مفضل کے لیے ایک طویل حدیث میں حسینؑ کی قبر کی زیارت کے بارے میں فرمایا۔۔۔۔پھر تم اپنی نماز کی طرف جاؤ تمھارے لیے ہر رکعت کے عوض جو تم نے پڑھی ایک ہزار حج، ایک ہزار عمرے اور ایک ہزار غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگی اور گویا کہ تم ایک ہزار مرتبہ اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے نبی مرسل کے ساتھ کھڑے ہوئے ہو۔

حدیث ۳ مجھے علی بن حسین نے محمد بن یحییٰ عطار سے وہ محمد بن احمد سے وہ محمد بن حسین بن مت جوہری سے وہ محمد بن احمد سے وہ ہارون بن مسلم سے وہ ابی علی حرانی سے انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا جو شخص قبر حسینؑ کی زیارت کرے اسکے لیے کیا اجر ہے؟ آپؑ نے فرمایا جو شخص وہاں آئے اور زیارت کرے اور وہاں دو رکعت نماز ادا کرے یا چار رکعت پڑھے تو اس

کے لیے ایک حج اور ایک عمرہ اللہ لکھ دیتا ہے۔اس نے کہا میں قربان جاؤں اسی طرح ہر شخص کو اجر ملے گا جو ہر اُس امامؑ کے پاس زیارت کرنے جائے جو مفترض الاطاعت ہو؟۔فرمایا ہاں اسکا یہ ہی اجر ہے۔

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے وہ ابوالقاسم سے وہ ابوعلی خزاعی سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا اور پھر اسی کی مثل حدیث بیان کی۔

حدیث ۴ مجھے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے اپنے والد سے بیان کیا وہ حسن بن محبوب سے وہ علاء بن رزین سے وہ شعیب عقرقوفی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ سے پوچھا میں آپؑ پر قربان جاؤں جو شخص حسینؑ کی قبر کے پاس آئے تو اس کے لیے کیا اجر وثواب ہے؟۔آپؑ نے فرمایا اے شعیب! جو بھی انکی قبر کے پاس نماز ادا کرے اللہ عزوجل اس کی نماز کو ضرور قبول فرمالیتا ہے اور جو شخص بھی کوئی دعا کرتا ہے مگر اس کی دعا جلدی یا دیر سے ضرور قبول ہوتی ہے۔میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں مجھے اور زیادہ بتائیں۔آپؑ نے فرمایا اے شعیب! زائر حسینؑ بن علیؑ کو جو کم از کم ملتا ہے وہ یہ ہے کہ اسے کہا جاتا ہے اے اللہ کے بندے! تیرے گناہ معاف کر دیئے گئے اب تو نئے سرے سے عمل کر۔

باب نمبر ﴿۸۴﴾

امام حسینؑ کی قبر کو الوداع کہنا

حدیث ① مجھے میرے والد اور محمد بن حسن نے بیان کیا وہ حسین بن حسن بن ابان سے وہ حسین بن سعید سے اور میرے والد نے اور علی بن حسین اور محمد بن حسن نے سعد بن عبداللہ سے وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ حسین بن سعید سے اور مجھے محمد بن الحسن نے محمد بن حسن الصفار سے وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ حسین بن سعید سے وہ فضالہ بن ایوب سے وہ نعیم بن ولید سے وہ یوسف کناسی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جب تم حسینؑ بن علیؑ کو الوداع کہنے لگو تو یوں کہو۔

السَّلامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ أَسْتَوْدِعُكَ اللهَ وَأَقْرَءُ عَلَيْكَ السَّلامَ، آمَنّا بِاللهِ وَبِالرَّسُولِ وَبِما جِئْتَ بِهِ وَدَلَلْتَ عَلَيْهِ، وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ، فَاكْتُبْنا مَعَ الشّاهِدِينَ، اللّهُمَّ لا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنّا وَمِنْهُ، اللّهُمَّ إِنّا نَسْأَلُكَ أَنْ تَنْفَعَنا بِحُبِّهِ، اللّهُمَّ ابْعَثْهُ مَقاماً مَحْمُوداً تَنْصُرُ بِهِ دِينَكَ وَتَقْبَلُ بِهِ عَدُوَّكَ، وَتُبِيرُ بِهِ مَنْ نَصَبَ حَرْباً لِآلِ مُحَمَّدٍ فَإِنَّكَ وَعَدْتَهُ ذلِكَ، وَأَنْتَ لا تُخْلِفُ الْمِيعادَ، وَالسَّلامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ، أَشْهَدُ أَنَّكُمْ شُهَداءُ نُجَباءُ جاهَدْتُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ قاتَلْتُمْ عَلى مِنْهاجِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيماً، أَنْتُمُ السّابِقُونَ وَالْمُهاجِرُونَ وَالأَنْصارُ، أَشْهَدُ أَنَّكُمْ أَنْصارُ اللهِ وَأَنْصارُ رَسُولِهِ فَالْحَمْدُ لِلّهِ الَّذِي صَدَّقَكُمْ وَعْدَكُمْ وَأَراكُمْ ما تُحِبُّونَ، وَصَلَّى اللهُ عَلى مُحَمَّدٍ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ، اللّهُمَّ لا تَشْغَلْنِي فِي الدُّنْيا عَنْ ذِكْرِ نِعْمَتِكَ، لا بِإِكْثارِ تُلْهِيَنِي عَجائِبُ بَهْجَتِها، وَتَفْتِنَنِي زَهَراتُ زِينَتِها وَلا بِإِقْلالٍ يَضُرُّ بِعَمَلِي كَدُّهُ، وَيَمْلَأُ صَدْرِي هَمُّهُ، أَعْطِنِي مِنْ ذلِكَ غِنىً عَنْ شِرارِ خَلْقِكَ، وَبَلاغاً أَنالُ بِهِ رِضاكَ، يا أَرْحَمَ الرّاحِمِينَ، وَصَلَّى اللهُ عَلى رَسُولِهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، وَعَلى أَهْلِ بَيْتِهِ الطَّيِّبِينَ

الأَخْيارِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ۔

’’آپؑ پر سلام، اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں میں عنقریب اللہ سے وداع لیتا ہوں اور آپؑ کو سلام کہتا ہوں میں اللہ پر اور اس کے رسولؐ پر اور جو آپؑ لائے اس پر اور جس کی طرف آپؑ نے راہنمائی کی اس پر ایمان لایا ہوں اور میں نے رسولؐ کی اتباع کی تو مجھے گواہوں میں لکھ دے۔ اے اللہ اس زیارت کو آخری زیارت نہ بنا اے اللہ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ ہمیں ان کی محبت سے نفع دے۔ اے اللہ! ان کو مقام محمود پر پہنچا جس کے ساتھ اپنے دین کی تو مدد کرے جس سے تو اپنے دشمن کو قتل کرے اور جو آل محمدؑ سے جنگ کرے اس کو تو تباہ کر دے کیونکہ تو نے ان سے یہ وعدہ کیا ہے اور تو وعدے کے خلاف نہیں کرتا اور آپؑ پر سلام، اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ شہداء اور نجیب ہیں آپؑ نے فی سبیل اللہ جہاد کیا آپؑ نے رسولؐ اللہ کے طریق پر جہاد کیا آپؑ سابقین، مہاجرین اور انصار سے ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ اللہ کے دین کے مددگار ہیں اور اس کے رسولؐ کے بھی۔ الحمد ہے اللہ کے لیے جس نے آپؑ سے سچا وعدہ کیا اور آپؑ کو وہ سب کچھ دکھا دیا جس کا آپؑ سے سچا وعدہ کیا تھا اور آپؑ کو وہ دکھا دیا جو آپؑ پسند کرتے تھے اور اللہ محمدؐ و آل محمدؐ پر درود اور رحمت اور برکات بھیجے۔ اے اللہ! مجھے دنیا میں مشغول نہ کر کہ میں تیری نعمت کو بھول جاؤں۔ اے اللہ! مجھے اس دنیا کی رونق اور عجائبات میں گم مت ہونے دینا اور دنیا کی چمک دمک اور فتنوں سے محفوظ رکھ اسی طرح اپنی نعمت کم بھی نہ کرنا جو محنت کی وجہ سے میرے عمل کو نقصان دے اور اس سے میرے سینے میں فکر آجائے۔ اے اللہ! مجھے اس کے ساتھ اپنی مخلوق سے بے پرواہ کر دے اور مجھے زیادہ عطا فرما کہ میں تیری رضا حاصل کر سکوں۔ اے ارحم الراحمین! درود بھیج اپنے رسول محمدؐ اور آپؐ کے اہل بیتؑ پر جو اچھے پاک و پاکیزہ اور طاہر و مطہر ہیں اور تیرے پسندیدہ ہیں اور اللہ کی رحمت اور برکات ہوں‘‘۔

حدیث ۲ مجھے ابوعبدالرحمن محمد بن احمد بن حسین عسکری نے عسکر مکرم سے انہوں نے حسن بن علی بن مہزیار سے بیان کیا وہ اپنے والد سے وہ محمد بن ابی عمیر سے وہ محمد بن مروان سے وہ ابوحمزہ ثمالی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جب تم قبر حسینؑ کو الوداع کرنے لگو تو زیادہ سے زیادہ زیارت کرو اور تمھاری اقامت گاہ (کربلا سے نزدیک) نینوا یا غاضریہ ہو، وہاں سے زیارت کے لئے جاؤ اور جب قصد زیارت کرو تو پہلے غسل کرو پھر زیارتِ وداع کرو اور جب زیارت سے فارغ ہو جاؤ تو قبر کی طرف رخ کر کے کہو:۔

السَّلامُ عَلَيْكَ يا وَلِيَّ اللهِ السَّلامُ عَلَيْكَ يا أَبا عَبْدِ اللهِ أَنْتَ لِي جُنَّةٌ مِنَ الْعَذابِ وَهذا أَوانُ أَنْصَرِافِي عَنْكَ، غَيْرَ راغِبٍ عَنْكَ، وَلا مُسْتَبْدِلٍ بِكَ سِواكَ، وَلا مؤثِرٍ عَلَيْكَ غَيْرَكَ، وَلا زاهِدٍ فِي قُرْبِكَ ، جُدْتُ بِنَفْسِي لِلْحَدَثانِ وَتَرَكْتُ الأَهْلَ وَالأَوطانَ فَكُنْ لِي يَوْمَ حاجَتِي وَفَقْرِي، وَفاقَتِي، يَوْمَ لا يُغْنِي عَنِّي والِدِي وَلا وَلَدِي، وَلا حَمِيمِي وَلا قَرِيبِي، أَسْأَلُ اللهَ الَّذِي قَدَّرَ وَخَلَقَ أَنْ يُنَفِّسَ بِكَ كَرْبِي، وَأَسْأَلُ اللهَ الَّذِي قَدَّرَ عَلَيَّ فِراقَ مَكانِكَ أَنْ لا يَجْعَلَهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنِّي وَمِنْ رَجْعَتِي وَأَسْأَلُ اللهَ الَّذِي أَبْكَى عَلَيْكَ عَيْنِي أَنْ يَجْعَلَهُ سَنَداً لِي وَأَسْأَلُ اللهَ الَّذِي نَقَلَنِي إِلَيْكَ مِنْ رَحْلِي وَأَهْلِي أَنْ يَجْعَلَهُ ذُخْراً لِي وَأَسْأَلُ اللهَ الَّذِي أَرانِي مَكانَكَ وَهَدانِي لِلتَّسْلِيمِ عَلَيْكَ وَلِزِيارَتِي إِيَّاكَ أَنْ يُورِدَنِي حَوْضَكُمْ وَيَرْزُقَنِي مُرافِقَتَكُمْ فِي الْجِنانِ مَعَ آبائِكَ الصَّالِحِينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا صَفْوَةَ اللهِ [وَابْنَ صَفْوَتِهِ]، السَّلامُ عَلَى رَسُولِ اللهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، حَبِيبِ اللهِ وَصَفْوَتِهِ وَأَمِينِهِ وَرَسُولِهِ وَسَيِّدِ النَّبِيِّينَ، السَّلامُ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَوَصِيِّ رَسُولِ رَبِّ الْعالَمِينَ وَقائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ، السَّلامُ عَلَى الأَئِمَّةِ الرَّاشِدِينَ

والمَهدِیّین، السَّلام عَلی مَنْ فی الحائِرِ مِنکُم وَرَحمَةُ اللهِ وَبرکاتُهُ]، السَّلامُ عَلی مَلائِکَةِ اللهِ الباقِینَ المقیمِینَ، الَّذینَ هُمْ بِأَمْرِ رَبِّهِمْ قائِمونَ، السَّلامُ عَلَیْنا وَعَلی عِبادِ اللهِ الصّالِحینَ وَالحَمْدُ للهِ رَبِّ العالَمِین۔

''اے ولی اللہ آپؑ پر سلام ہو۔ اے ابا عبداللہؑ آپؑ پر سلام ہو آپؑ میرے لیے عذاب سے ڈھال ہیں۔ اب میری واپسی کا وقت ہو گیا ہے میں بے رغبتی نہیں کر رہا نہ کسی اور جانب جا رہا ہوں نہ کسی اور کو آپؑ پر ترجیح دیتا ہوں اور نہ آپؑ کے قرب سے بے رغبت ہوں میں نے مصائب اپنی جان پر پیش کر دیئے اور اہل وطن چھوڑے ہیں آپؑ میری حاجت اور فقر کے دنوں میں میرے مددگار بن جائیں کیونکہ نہ اولاد کام آئے گی اور نہ باپ نہ دولت اور نہ کوئی دوست۔ میں اسی اللہ سے سوال کرتا ہوں جس نے ٹھیک ٹھیک پیدا کیا کہ میری مصیبت کو دور کرے اور اللہ سے سوال کرتا ہوں جس نے مجھ پر مقدر کر دیا کہ آپؑ کی تربت سے جدا ہو جاؤں، اللہ عزوجل اس زیارت کو یہاں آنے کے لیے آخری وقت نہ کر دے اور میں اللہ سے سوال کرتا ہوں جس نے میری آنکھ کو آپؑ پر رلایا کہ وہ میرے اس رونے کو میری آپؑ سے مودت کی سند بنا لے اور میں اس اللہ سے سوال کرتا ہوں جس نے مجھے آپؑ کا مقام و مرتبہ بتایا اور آپؑ پر سلام کہنے اور زیارت کرنے کا طریقہ بتایا کہ وہ مجھے آپؑ کے حوض پر پہنچائے اور جنت میں آپؑ کا قرب نصیب فرمائے اپنے نیک آباء کے ساتھ اللہ عزوجل سب پر درود بھیجے۔ اے اللہ! کے پسندیدہ اور پسندیدہ کے بیٹے آپؑ پر سلام ہو محمدؐ بن عبداللہؑ حبیب اللہؐ اور پسندیدہ امین رسول سید النبیینؐ پر سلام ہو۔ امیرؑ المومنین اور وصی رسولِؐ رب العالمین اور روشن پیشانیوں والوں کے قائدؑ پر سلام ہو۔ آئمہ راشدین معصومینؑ پر سلام ہو اور جو حائر (کربلا) میں ہیں سب پر اللہ کا سلام، رحمت اور برکات ہوں اللہ کے باقی (کربلا میں) مقیم فرشتوں پر بھی سلام ہو جو اپنے رب کے حکم پر قائم رہتے ہیں مجھ پر اور اللہ کے صالحین بندوں پر سلام ہو۔ الحمد ہے اللہ رب

العالمین کے لیے"۔

پھر یہ پڑھو:۔

سَلامُ اللهِ وَسَلامُ مَلائِكَتِهِ الْمُقَرَّبِينَ وَأَنْبِيائِهِ الْمُرْسَلِينَ وَعِبادِهِ الصّالِحِينَ عَلَيْكَ يا ابْنَ رَسُولِ اللهِ وَعَلى رُوحِكَ وَبَدَنِكَ وَعَلى ذُرِّيَّتِكَ وَمَنْ حَضَرَكَ مِنْ أَوْلِيائِكَ، أَسْتَوْدِعُكَ اللهَ وَأَسْتَرْعِيكَ وَأَقْرَءُ عَلَيْكَ السَّلامَ آمَنّا بِاللهِ وَبِرَسُولِهِ بِما جاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللهِ اللّهُمَّ اكْتُبْنا مَعَ الشّاهِدِينَ۔

"اللہ کا سلام اور اس کے مقرب فرشتوں اور انبیاء و مرسلین اور نیک بندوں کا سلام آپؑ پر ہو اے رسولؐ اللہ کے بیٹے، اور آپؑ کے روح، بدن اور اولاد پر سلام ہو۔ میں آپؑ کو الوداع کہتا ہوں اور آپؑ سے آپؑ کی حفاظت چاہتا ہوں اور آپؑ پر سلام کہتا ہوں ہم اللہ پر اس کے رسولؐ پر اور جو کچھ وہ لائے سب پر ایمان لائے۔ اے اللہ ہمیں گواہوں میں لکھ دے"۔

پھر یہ پڑھو:۔

اللّهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَلا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيارَتِي ابْنَ رَسُولِكَ وَارْزُقْنِي زِيارَتَهُ أَبَداً ما أَبْقَيْتَنِي، اللّهُمَّ انْفَعْنِي بِحُبِّهِ يا رَبَّ الْعالَمِينَ، اللّهُمَّ ابْعَثْهُ مَقاماً مَحْمُوداً إِنَّكَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بَعْدَ الصَّلاةِ وَالتَّسْلِيمِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ لا تَجْعَلَهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيارَتِي إِيّاهُ، فَإِنْ جَعَلْتَهُ يا رَبِّ فَاحْشُرْنِي مَعَهُ وَمَعَ آبائِهِ وَإِنْ أَبْقَيْتَنِي يا رَبِّ فَارْزُقْنِي الْعَوْدَ إِلَيْهِ ثُمَّ الْعَوْدَ بِرَحْمَتِكَ يا أَرْحَمَ الرّاحِمِينَ، اللّهُمَّ اجْعَلْ لِي لِسانَ صِدْقٍ فِي أَوْلِيائِكَ، وَحَبِّبْ إِلَيَّ مَشاهِدَهُمْ اللّهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَلا تَشْغَلْنِي عَنْ ذِكْرِكَ بِإِكْثارٍ مِنَ الدُّنْيا تَلْهِينِي عَجائِبُ بَهْجَتِها وَتُفْتِنُنِي زَهْراتُ زِينَتِها وَلا بِإِقْلالٍ يَضُرُّنِي بِعَمَلِي كَدُّهُ وَيَمْلَأُ صَدْرِي

هَمَّهُ وَأَعْطِنِي بِذٰلِكَ غِنىً عَنْ شِرَارِ خَلْقِكَ وَبَلَاغاً أَنَالُ بِهِ رِضَاكَ يَا رَحْمٰنُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مَلَائِكَةَ اللّٰهِ وَزُوَّارَ قَبْرِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

''اے اللہ محمدؐ اور آپؐ کی آل اطہارؑ پر درود بھیج اور اس کو میری آخری زیارت نہ قرار دینا جو میں تیرے رسولؐ کے بیٹے کی زیارت کر رہا ہوں اور مجھے ان کی زیارت ہمیشہ ہمیشہ کرنے کی توفیق عطا فرما جب تک تو مجھ کو باقی رکھے۔ اے اللہ رب العالمین مجھے ان سے محبت کرنے کا نفع دے اور انہیں مقام محمود پر پہنچا تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے صلوٰۃ و تسلیم کے بعد یہ سوال کرتا ہوں کہ محمدؐ اور آپؐ کی آل اطہارؑ پر درود بھیج اور اس زیارت کو آخری نہ بنا۔ اے میرے رب اگر تو اس کو آخری زیارت بنا دے تو مجھے بھی ان کے ساتھ اور ان کے آباء کے ساتھ اکٹھا کرنا اگر مجھے باقی رکھا تو دوبارہ یہاں آنے کی توفیق نصیب فرما اور میں دوبارہ یہاں لوٹ کر آؤں اے ارحم الراحمین! اے اللہ مجھے اپنے اولیاء میں سچی زبان بنا اور ان کے مشاہد میں مجھے محبوب بنا۔ اے اللہ محمدؐ اور آپؐ کی آل اطہارؑ پر درود بھیج اور مجھے اپنے ذکر سے ہٹنے نہ دینا کہ کہیں میں دنیا کی طلب زیادہ کر کے اس دنیا کی رونقوں اور عجائبات میں غافل ہو جاؤں اور نہ ہی مجھے اس دنیا کی زیب و زینت اور فتنے میں ڈال دینا اسی طرح کمی اور فقر سے بھی بچا کہ اس محنت و مشقت سے مغموم اور فکر مند ہو جاؤں۔ اے اللہ مجھے بدترین لوگوں سے محفوظ فرما تا کہ میں تیری رضا حاصل کر سکوں۔ سلام ہو تم پر اے فرشتوں! قبر حسینؑ کے زائروں سب پر سلام ہو''۔

پھر اپنا دایاں رخسار قبر پر رکھو اور پھر دوسرا رخسار قبر پر رکھو اور دعا میں بہت اصرار کرو پھر جب تم حرم سے نکلو تو قبر سے چہرہ نہ موڑنا یہاں تک کہ تم حرم سے باہر نکل جائو۔

باب نمبر (۸۵)

زیارت حضرت عباسؑ

حدیث ① مجھے ابوعبدالرحمن بن محمد بن احمد بن حسین عسکری نے عسکر سے انہوں نے حسین بن علی بن مہزیار سے بیان کیا وہ اپنے والد سے وہ علی بن مہزیار سے وہ محمد بن ابی عمیر سے وہ محمد بن مروان سے وہ ابوحمزہ ثمالی سے انہوں نے کہا کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا جب تم قبر عباسؑ بن علیؑ کی زیارت کرو جو فرات کے کنارے پر حائر کے بالمقابل ہے تو دروازۂ سقیفہ پر کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھو۔

سَلامُ اللهِ وَسَلامُ مَلائِكَتِهِ الْمُقَرَّبِينَ، وَأَنْبِيائِهِ الْمُرْسَلِينَ، وَعِبادِهِ الصّالِحِينَ وَجَمِيعِ الشُّهَداءِ وَالصِّدِّيقِينَ وَالزَّاكِياتُ الطَّيِّباتُ فِيما تَغْتَدِي وَتَرُوحُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، أَشْهَدُ لَكَ بِالتَّسْلِيمِ وَالتَّصْدِيقِ وَالْوَفاءِ وَالنَّصِيحَةِ لِخَلَفِ النَّبِيِّ الْمُرْسَلِ، وَالسِّبْطِ الْمُنْتَجَبِ، وَالدَّلِيلِ الْعالِمِ، وَالْوَصِيِّ الْمُبَلِّغِ، وَالْمَظْلُومِ الْمُهْتَضَمِ فَجَزاكَ اللهُ عَنْ رَسُولِهِ وَعَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَعَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ صَلَواتُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَفْضَلَ الْجَزاءِ بِما صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ، وَأَعْنَتَ فَنِعْمَ عُقْبَى الدّارِ، لَعَنَ اللهُ مَنْ قَتَلَكَ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ جَهِلَ حَقَّكَ، وَاسْتَخَفَّ بِحُرْمَتِكَ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ حالَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ ماءِ الْفُراتِ، أَشْهَدُ أَنَّكَ قُتِلْتَ مَظْلُوماً، وَأَنَّ اللهَ مُنْجِزٌ لَكُمْ ما وَعَدَكُمْ، جِئْتُكَ يَا ابْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وافِداً إِلَيْكُمْ، وَقَلْبِي مُسَلِّمٌ لَكُمْ، وَأَنَا لَكُمْ تابِعٌ، وَنُصْرَتِي لَكُمْ مُعَدَّةٌ حَتّى يَحْكُمَ اللهُ وَهُوَ خَيْرُ الْحاكِمِينَ، فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ لا مَعَ عَدُوِّكُمْ، إِنِّي بِكُمْ وَبِإِيابِكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَبِمَنْ خالَفَكُمْ وَقَتَلَكُمْ مِنَ الْكافِرِينَ، قَتَلَ اللهُ أُمَّةً قَتَلَتْكُمْ بِالأَيْدِي وَالأَلْسُنِ۔

”اللہ کا سلام اور قریبی فرشتوں کا سلام اور بھیجے گئے انبیاء کا سلام اور تمام نیک نبیوں اور شہداء اور

صدیقوں کا سلام اور پاک دامن اور طیبات جو صبح کرتی ہیں اور چلتی ہیں ان کا سلام آپؑ پر اے امیرؑ المومنین کے بیٹے۔ میں گواہی دیتا ہوں آپؑ کے لئے تسلیم کے ساتھ اور تصدیق کے ساتھ اور وفا کے ساتھ اور نصیحت کے ساتھ کہ آپؑ نبیؐ مرسل کے خلیفہ ہیں اور چنے ہوئے سبط اور عالم کی دلیل ہیں، مبلغ وصی ہیں اور آپؑ مظلوم ہیں (یہ جملہ بتاتا ہے کہ حضرت عباسؑ علمدار اگرچہ امام نہیں لیکن خلیفۂ رسولؐ، وصیٔ رسولؐ اور دلیلِ عالم ضرور ہیں۔ خلیفہ اور وصی آپؑ اس معنی میں ہیں کہ آپؑ کو کربلا کے بارے میں وصیت کی گئی تھی اور آپؑ کربلا میں نمائندۂ پنجتنؑ تھے۔ مترجم)۔ پس اللہ آپؑ کو رسولؐ کی جانب سے، امیرؑ المومنین، حسنؑ و حسینؑ کی جانب سے جزا دے اور ان سب پر اللہ کا درود ہو۔ بہترین جزا ملے اس پر کہ آپؑ نے صبر کیا اور امید رکھی اور معاونت کی۔ پس بہترین ٹھکانہ ہو۔ اس پر اللہ کی لعنت ہو جس نے آپؑ کو قتل کیا اور آپؑ کے حق سے جاہل رہا اور آپؑ کی حرمت میں کمی کی اور اللہ کی لعنت ہو ان پر جو آپؑ کے اور فرات کے پانی کے درمیان حائل ہوئے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ مظلوم قتل ہوئے اور بیشک اللہ اس وعدے کو پورا کرنے والا ہے جو آپؑ سے کیا۔ اے امیرؑ المومنین کے بیٹے میں آپؑ کی طرف وفد کی صورت میں آیا ہوں اور میرا دل آپؑ کے ساتھ مسلم ہے اور میں آپؑ کا تابع ہوں اور میری مدد آپؑ کے لئے تیار ہے یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ کر دے اور وہ بہترین حاکم ہے۔ پس میں آپؑ کے ساتھ ہوں نہ کہ آپؑ کے دشمنوں کے ساتھ۔ پس میں آپؑ کے ساتھ ہوں اور میں ان کے ساتھ ہوں جو مومنوں میں سے آپؑ کے پاس آئیں گے اور جس نے آپؑ کی مخالفت کی اور قتل کیا وہ کافرین میں سے ہے۔ اللہ اس امت کو قتل کرے جس نے آپؑ کو قتل کیا ہاتھ اور زبان کے ساتھ"۔

پھر تم روضہ کے اندر داخل ہو اور قبر سے لپٹ کر یہ دعا پڑھو :۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ الْمُطِيعُ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، وَالْحَسَنِ

وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ وَرِضْوَانُهُ وَعَلَى رُوحِكَ وَبَدَنِكَ وَأُشْهِدُ اللهَ أَنَّكَ مَضَيْتَ عَلَى مَا مَضَى عَلَيْهِ الْبَدْرِيُّونَ الْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ الْمُنَاصِحُونَ لَهُ فِي جِهَادِ أَعْدَائِهِ الْمُبَالِغُونَ فِي نُصْرَةِ أَوْلِيَائِهِ الذَّابُّونَ عَنْ أَحِبَّائِهِ، فَجَزَاكَ اللهُ أَفْضَلَ الْجَزَاءِ وَأَكْثَرَ الْجَزَاءِ وَأَوْفَرَ الْجَزَاءِ وَأَوْفَى جَزَاءِ أَحَدٍ مِمَّنْ وَفَى بِبَيْعَتِهِ، وَاسْتَجَابَ لِدَعْوَتِهِ وَأَطَاعَ وُلَاةَ أَمْرِهِ أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَالَغْتَ فِي النَّصِيحَةِ وَأُعْطِيتَ غَايَةَ الْمَجْهُودِ فَبَعَثَكَ اللهُ فِي الشُّهَدَاءِ، وَجَعَلَ رُوحَكَ مَعَ أَرْوَاحِ الشُّهَدَاءِ وَأَعْطَاكَ مِنْ جِنَانِهِ أَفْسَحَهَا مَنْزِلاً، وَأَفْضَلَهَا غُرَفاً، وَرَفَعَ ذِكْرَكَ فِي عِلِّيِّينَ، وَحَشَرَكَ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقاً أَشْهَدُ أَنَّكَ لَمْ تَهِنْ وَلَمْ تَنْكُلْ، وَأَنَّكَ مَضَيْتَ عَلَى بَصِيرَةٍ مِنْ أَمْرِكَ، مُقْتَدِيّاً بِالصَّالِحِينَ وَمُتَّبِعاً لِلنَّبِيِّينَ فَجَمَعَ اللهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ وَبَيْنَ رَسُولِهِ وَأَوْلِيَائِهِ فِي مَنَازِلِ الْمُخْبِتِينَ فَإِنَّهُ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ۔

”اے نیک اور اللہ کے فرمانبردارؑ! اور اس کے رسولؐ کے فرمانبردارؑ! اور امیرؑ المومنین کے فرمانبردارؑ! اور حسنؑ و حسینؑ کے فرمانبردارؑ! آپؑ پر اللہ کا سلام ہو اس کی رحمت اور برکتیں ہوں اور آپؑ کی روح اور بدن پر بھی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ اس نہج پر چلے جو بدریوں کی نہج تھی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہیں اور اسکے دشمنوں سے جہاد میں اس کے خیر خواہ ہیں۔ اس کے اولیاء کے مددگار ہیں مبالغہ کرنے والوں اور ان کے دوستوں سے دفاع کرنے والے ہیں۔ اللہ عزوجل آپؑ کو افضل اور کثیر جزا دے اور جس نے بیعت میں وفا کی اور اس کی دعوت کو قبول کیا اور اسکے والیوں کی اطاعت کی اس کو بھی جزائے خیر دے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نے اپنی پوری خیر خواہی اور کوشش کی۔ اللہ آپؑ کو شہیدوں میں بلند ترین مقام عطا فرمائے اور آپؑ کو اپنی جنت میں کشادہ مکان عطا فرمائے

اور بہترین مقام دے اور آپؑ کا ذکر علیین میں بلند کرے اور آپؑ کو انبیاء، صدیقوں، شہیدوں اور صالحین کے ساتھ اٹھائے اور یہ اچھے ساتھی ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نے کسی کو ذلیل کیا اور نہ سزا دی اور آپؑ اپنے امر کی بصیرت پر چلے اور نیک لوگوں کی اقتداء کی اور نبیوں کی پیروی کی تو اللہ عزوجل ہمیں آپؑ کے اور اس کے رسولوں اور اولیاء کے ساتھ نیک لوگوں کی منازل میں جمع کرے وہ ارحم الراحمین ہے"۔

باب نمبر (۸۶)

عباس بن علی علیہ السلام کی قبر کو الوداع کہنا

**حدیث ① ** مجھے ابوعبدالرحمن محمد بن احمد بن حسین عسکری نے عسکر میں حسن بن علی بن مہزیار سے بیان کیا وہ اپنے والد علی بن مہزیار سے وہ محمد بن ابی عمیر سے وہ محمد بن مروان سے وہ ابوحمزہ ثمالی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جب تم حضرت عباسؑ کو الوداع کہو تو ان کے پاس آؤ اور یوں کہو۔

أَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ وَأَسْتَرْعِيكَ وَأَقْرَءُ عَلَيْكَ السَّلَامَ، آمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِرَسُولِهِ وَبِكِتَابِهِ وَبِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ، اللّٰهُمَّ اكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ، اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَةِ قَبْرِ ابْنِ أَخِي نَبِيِّكَ وَارْزُقْنِي زِيَارَتَهُ أَبَداً مَا أَبْقَيْتَنِي، وَاحْشُرْنِي مَعَهُ وَمَعَ آبَائِهِ فِي الْجِنَانِ وَعَرِّفْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ رَسُولِكَ وَأَوْلِيَائِكَ، اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَتَوَفَّنِي عَلَى الْإِيمَانِ بِكَ وَالتَّصْدِيقِ بِرَسُولِكَ، وَالْوِلَايَةِ لِعَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ وَالْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِهِ وَالْبَرَاءَةِ مِنْ عَدُوِّهِمْ، فَإِنِّي رَضِيتُ بِذٰلِكَ يَا رَبِّ۔

''میں آپؑ کو اللہ کے حوالے کرتا ہوں اور آپؑ سے حفاظت طلب کرتا ہوں اور آپؑ پر سلام کہتا ہوں۔ میں اللہ اس کے رسولؐ، اس کی کتاب اور جو کچھ اللہ کے پاس سے لائے سب پر ایمان لاتا ہوں۔ اے اللہ! ہم کو گواہوں کے ساتھ لکھ دے۔ اے اللہ اپنے نبیؐ کے بھتیجے کی قبر کی زیارت کو میری آخری زیارت نہ بنا اور جب تک میں زندہ ہوں مجھے ان کی قبر کی زیارت نصیب فرماتے رہنا اور مجھے ان کے ساتھ اور ان کے آباءؑ کے ساتھ جنت میں جمع فرما اور تو میرے اور ان کے اور اپنے رسولؐ کے اور اپنے ولیوں کے درمیان پہچان کروا۔ اے اللہ محمدؐ اور آپؐ کی آل اطہارؑ پر درود بھیج اور مجھے اپنے ساتھ ایمان اور اپنے رسولؐ کی تصدیق پر ایمان کے ساتھ موت دینا۔ اے اللہ علیؑ اور ان کی اولاد میں سے آئمہؑ کی ولایت اور ان کے دشمنوں سے براءت عطا فرما اے رب میں تجھ سے راضی ہوں''۔

پھر اپنے لئے اور مومنوں، مسلموں اور والدین کے لیے دعا کرو اور جو چاہو دعا کرو۔

باب نمبر ﴿۸۷﴾

شہداءؑ کی قبور کو الوداع کہنے کا بیان

حدیث ① ﴿ آئمہؑ سے روایت ہے کہ جب تم شہداء کی قبور کو الوداع کہو تو یہ دعا پڑھو:۔

اللّٰهُمَّ لاتجعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زيارتي إيّاهُمْ وَأشْرِكْنى مَعَهُم فى صالِحِما أعْطَيْتَهُمْ عَلىٰ نَصْرِهِمُ ابْنَ بِنْتِ نَبيِّكَ، وَحُجَّتِكَ عَلى خَلْقِكَ، وَجِهادِهِمْ مَعَهُ فى سَبيلِكَ، اللّٰهُمَّ اجْمَعْنا وَإيّاهُمْ فى جَنَّتِكَ مَعَ الشُّهَداءِ وَالصّالِحينَ وَحَسُنَ أولئِكَ رَفيقاً أسْتَودِعُكُمُ اللهَ وأقْرَءُ عَلَيْكُمُ السَّلامُ، اللّٰهُمَّ ارْزُقْنى الْعَودَ إلَيْهِم، وَاحْشُرْنى مَعَهُمْ يا أرْحَمَ الرّاحِمين۔

''اے اللہ ان کی زیارت کو میری آخری زیارت نہ بنانا اور جو کچھ تو نے ان کو اپنے نبیؐ کے نواسے کی مدد پر دیا اس میں ہم کو شریک کر جو تیری خلق پر تیری حجت ہیں۔(اے اللہ) یہ تیری راہ میں ان کے ساتھ جہاد کرنے والے ہیں۔اے اللہ ہم کو اور ان کو شہداء اور صالحین کے ساتھ اپنی جنت میں جمع کر دے اور یہ لوگ اچھے ساتھی ہیں میں تمہیں الوداع کرتا ہوں اور تم پر سلام کہتا ہوں اے اللہ مجھے دوبارہ ان کی طرف لوٹ کر آنے کی توفیق عطا فرما اور اے ارحم الرحمین ہمیں ان کے ساتھ شمار فرما''۔

باب نمبر (۸۸)

کربلا اور زیارت امام حسینؑ کی فضیلت

حدیث ① مجھے ابوعبداللہ احمد بن محمد بن عیاش نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے ابو

القاسم جعفر بن محمد بن قولویہ نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے ابوعیسیٰ عبداللہ بن الفضل بن محمد ھلال الطائی البصری نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے ابوعثمان سعید بن محمد نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا ہمیں محمد بن سلام بن یسار کوفی نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے احمد بن محمد واسطی نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے عیسیٰ بن ابی شبیہ قاضی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں توج بن دراج نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں قدامہ بن زائدہ نے اپنے والد سے بیان کیا انہوں نے کہا کہ امام علیؑ بن حسین علیہ السلام نے فرمایا اے زائدہ! مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تم امام ابا عبداللہ الحسینؑ کی قبر کی زیارت کبھی کھبار کرتے ہو؟۔ میں نے کہا جیسے آپؑ کو خبر پہنچی ہے بالکل ایسا ہی ہے۔ آپؑ نے فرمایا تم ایسا کیوں کرتے ہو حالانکہ ہماری محبت وہ اجر وثواب رکھتی ہے جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے اور ہمارے فضائل بیان کرنا اس امت پر ہمارا حق ہے جو واجب ہے۔ میں نے عرض کیا بے شک ہم آپؑ سے مودت رکھتے ہیں اور اسی کو اپنا ایمان سمجھتے ہیں اور ہم آپؑ کی محبت کے ساتھ اللہ اور اس کے رسولؐ سے وابستہ ہوئے ہیں اور ہمارے سینے میں کوئی ناپسندیدہ چیز جمع نہیں ہوتی کہ اس کی وجہ سے ہمیں کوئی دکھ پہنچے۔ آپؑ نے فرمایا اللہ کی قسم یہ تو اسی طرح ہے پھر آپؑ نے تین مرتبہ اسی طرح فرمایا۔ پھر آپؑ نے فرمایا خوشخبری حاصل کرو اور خوش ہو جاؤ پھر خوش ہو جاؤ میں تمہیں ایک خبر دیتا ہوں جو میرے پاس خزانے میں بند ہے اے زائدہ! جب ہم طف میں رنج والم میں گرفتار ہوئے اور میرے والد گرامیؑ شہید ہو گئے اور ان کے تمام بھائی، اولاد اور اہل بیتؑ، انصار بھی شہید ہو گئے ہماری مستورات کو بے پردہ کیا گیا اور ان کو پالانوں پر بٹھا کر کوفے کی طرف لے جانے لگے تو میں اپنے پیاروں کی لاشوں کو میدان کربلا کی تپتی ریت پر پڑا ہوا دیکھ رہا تھا اور وہ بے گور وکفن لاشیں کربلا کی ریت پر پڑی ہوئیں

تھیں اور کسی نے ان کو دفن بھی نہیں کیا تو یہ غم میرے سینے کو پھاڑنے لگا اور جو کچھ میں دیکھ رہا تھا اس سے میرا دل پھٹنے لگا اور قریب تھا کہ میری روح میرے بدن کا ساتھ چھوڑ جاتی۔

جب میری پھوپھی زینب الکبریٰ سلام اللہ علیھا نے میری یہ حالت دیکھی تو آپؑ فرمانے لگیں اے میرے بیٹے کیا وجہ ہے تم اس حال میں ہو۔ اے میرے بابا، میرے دادا اور میرے بھائی کے بقیہ! تمہارے سوا اب میرا کوئی نہیں رہ گیا۔

میں نے کہا پھوپھی اماں میں کیسے جزع فزع نہ کروں جب کہ میں اپنے بابا اپنے بھائیوں اپنے چچا اپنے چچا زاد بھائیوں کی لاشیں خون میں لت پت دیکھ رہا ہوں اور میری پھوپھیاں میری مائیں بیوہ کر کے ہمارا اسباب لوٹ کر لیجائی جا رہی ہیں۔ اے پھوپھی اماں! میرے بابا، میرے بھائی میرے چچا کے لاشے میرے سامنے بے گور وکفن پڑے ہیں نہ انہیں کفن دیا گیا ہے اور نہ ہی دفن کیا گیا نہ ان کی طرف کوئی آتا ہے نہ ان کا کوئی غمخوار ہے جو ان کی لاشوں پر گریہ کرے گویا کہ یہ نبیؐ کے بیٹے نہیں دیلمیوں اور خزر کے گھر والے ہیں۔

سیدہ زینبؑ نے فرمایا اے میرے بیٹے صبر کرو اللہ کی قسم! یہ آپؑ کے دادا اور بابا اور چچا کی طرف سے رسولؐ اللہ سے کیا گیا عہد تھا اور اللہ نے اس امت کے کچھ لوگوں سے پکا عہد لیا ہے جنہیں اس امت کے فرعون نہیں پہچانتے اور وہ آسمانوں میں اسی بات کے ساتھ مشہور ہیں کہ وہ ان اعضاء کو جمع کر کے دفن کر دیں گے اور یہ اجسام جو خون میں لت پت پڑے ہیں ان کو اسی میدان میں دفن کر کے ایک پرچم آپؑ کے بابا سید الشہداء کی قبر پر نصب کریں گے جس کا نہ تو نشان مٹے گا اور نہ رسم عزاداری کبھی ختم ہوگی راتوں کا گزرنا اور دنوں کا گزرنا بھی اسے ختم نہ کر سکے گا کفر کے امام اور گمراہی کی جماعتیں اسے مٹانے کی کوشش کریں گی لیکن جتنا وہ اسے مٹانے کی کوشش کریں گے اتنا ہی اس کا اثر بڑھتا چلا جائے گا اور پوری دنیا میں پھیل جائے گا اور یہ معاملہ بلند سے بلند تر ہوتا جائے گا۔

میں نے زینب کبریٰؑ سے پوچھا اے پھوپھی اماں! وہ کون سا عہد اور کون سی خبر ہے؟ ۔آپؑ نے فرمایا ہاں! مجھے ام ایمن نے بیان کیا کہ رسولؐ اللہ ایک دن فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر تشریف لے گئے آپؐ نے اپنے باباؐ کے لیے شیرینی تیار کی اور علیؑ آپؐ کے پاس کھجوروں کا ایک تھال لے کر آ گئے ۔ام ایمن نے کہا میں آپؐ کے لیے گھی کا ایک برتن لے کر آ گئی جس میں دودھ اور مکھن تھا اسے شیرینی سے نبیؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ نے کھایا اور دودھ نبیؐ اور سب نے پیا پھر یہ کھجوریں اور مکھن کھایا پھر نبیؐ نے اپنے ہاتھ دھوئے اور علیؑ آپؐ کے ہاتھوں پر پانی بہا رہے تھے۔ جب آپؐ ہاتھ دھو چکے تو اپنے چہرے کو پانی سے صاف کیا پھر علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کی طرف خوش وخرم انداز میں دیکھا پھر آسمان کی طرف نگاہ فرمائی اور قبلہ رخ ہوئے اور ہاتھ پھیلا دیئے اور اللہ سے دعا کی پھر سجدے میں گر پڑے اور رونے لگے اور دیر تک روتے رہے آپؐ کی آواز بلند ہوگئی اور آنسو جاری ہو گئے پھر سر اٹھایا زمین کی طرف نگاہ کی اور آپؐ کے آنسو اس طرح بہہ رہے تھے جیسے کہ بارش برس رہی ہو۔ فاطمہؑ، علیؑ، حسنؑ اور حسینؑ بھی غمناک ہو گئے اور میں بھی ان کے ساتھ غمگین ہوگئی جب ہم نے آپؐ کو غمگین دیکھا تو ہمیں آپؐ سے سوال کرتے ہوئے حیا آ رہی تھی کافی دیر اسی حال میں گزر گئی تو علیؑ نے اور فاطمہؑ نے پوچھا یا رسولؐ اللہ آپؐ کیوں رو رہے ہیں اللہ آپؐ کو نہ رلائے آپؐ کے رونے نے ہمارے دل زخمی کر دیئے ۔آپؐ نے فرمایا میں تم پر بہت خوش ہوا تھا (مزاحم بن عبدالوارث نے اپنی حدیث میں اس جگہ اس طرح کہا ہے کہ اے میرے محبوبوں میں تم سے بہت خوش ہوا تھا) اتنا خوش کہ اس سے پہلے میں اتنا خوش کبھی نہیں ہوا اور میں تمہیں دیکھ رہا تھا، اللہ کی نعمت پر اس کی حمد بیان کی اور میں اسی حال میں تھا کہ جبرائیل مجھ پر نازل ہوا اور کہا اے محمدؐ! اللہ عزوجل نے آپؐ کے دل میں جھانکا اور آپؐ جو اپنے بھائی، بیٹی اور دونواسوں پر خوش ہوئے اس خوشی کو بھی دیکھا اور اس کی وجہ سے آپؐ پر اپنی نعمت مکمل کر دی اور مبارک عطیہ عطا فرمایا۔ اللہ فرماتا ہے وہ ان کو ان کی ذریت، ان

کے محبوں اور ان کے شیعہ کو جنت میں جدا نہ کرے گا اور وہاں ان کو عطیات اسی طرح دے گا جس طرح تمہیں دے رہا ہے یا دے گا اور راضی ہوگا لیکن ان پر بہت بڑی آزمائش ہوگی جو ان کو اس دنیا میں پیش آئے گی اور بہت سے مکروہات جو انہی لوگوں کے ہاتھوں پہنچیں گے اور وہ لوگ بھی تمہاری امت میں سے ہونگے مگر اللہ سے اور آپؐ سے بری ہونگے یہ لوگ آپؐ کے اہل بیتؑ پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑ دینگے اور ان کو ظلم و جور سے قتل کریں گے، ان کی قبریں متفرق اور دور دور ہوں گی یہ ہی اللہ کے پسندیدہ ہیں ان کے لیے بھی اور آپؐ کے لیے بھی تو آپؐ اللہ کی حمد بیان کریں اور اس کی مشیت اور تقدیر پر راضی ہوں اور مخلوق میں سے بدترین مخلوق وہ ہوگی جو ان کو قتل کرے گی۔ پھر رسولؐ اللہ نے فرمایا میں نے اللہ کی حمد بیان کی اور اس کی مشیت پر راضی ہوگیا جو اس نے ہمارے لیے پسند فرمایا ہے پھر جبرائیلؑ نے مجھ سے کہا اے محمدؐ! بے شک آپؐ کا بھائی آپؐ کے بعد مظلوم اور مغلوب ہوگا اور آپؐ کے دشمنوں کے ظلم و جور کا نشانہ بنے گا پھر آپؐ کے بعد اس کو قتل کر دیا جائے گا اور اس کو بدترین مخلوق کا آدمی قتل کرے گا جو تمام مخلوق میں سب سے زیادہ بدبخت ہوگا اور وہ صالحؑ کی اونٹنی کے قاتل کی طرح ہوگا۔ (وہ یعنی مولا علیؑ) ایسے شہر میں ہجرت کرے گا جو اس کے شیعہ اور اس کی اولاد کے شیعوں کا گڑھ ہوگا۔ اس میں ہر حال میں ان پر ظلم وستم کیا جائے گا اور ان کی مصیبت عظیم ہوگی اور آپؐ کا نواسہ (اپنے ہاتھ سے حسینؑ کی طرف اشارہ کیا) آپؐ کی اولاد، اہل بیتؑ اور امت کے پسندیدہ لوگوں کے ساتھ فرات کے کنارے کربلا کی زمین پر قتل کیا جائے گا۔ اس جگہ کو اسی وجہ سے کرب و بلا کہتے ہیں جو عذاب آپؐ کے اور آپؐ کی اولادؑ کے دشمنوں پر ہوگا اس کی کرب کبھی ختم نہ ہوگی اور اس کی حسرت کبھی ختم نہ ہوگی اور اے محمدؐ! کربلا تمام زمین سے بہترین زمین کا ٹکڑا ہے اور حرمت کے لحاظ سے عظیم ترین ہے وہاں آپؐ کا نواسہ قتل کیا جائے گا اور ان کے اہل و عیال اور اصحاب بھی اور یہ جگہ جنت کے میدانوں میں سے ہوگی جب یہ دن آئے گا تو آپؐ کا نواسہ اور ان

کی اولاد، بھائی، بھتیجے، اصحاب سب قتل کر دیئے جائیں گے اور کفر اور لعنت کی جماعتیں انہیں گھیر لیں گی اور زمین اپنے کناروں سمیت حرکت کرنے لگے گی اور پہاڑ بلند ہو جائیں گے اور ان کی حرکت و اضطراب زیادہ ہو جائے گی اور سمندر اپنی امواج کے ساتھ بے قرار ہو جائیں گے اور آسمان ٹھاٹھیں ماریں گے آپؑ کے لیے اور آپؑ کی اولاد کے لیے غضبناک ہو کر اور حرمتوں کے کٹ جانے کو عظیم سمجھتے ہوئے آپے سے باہر ہونے لگیں گے اور آپؑ کے خاندان اور اولاد کے ساتھ بدسلوکی کرنے کی وجہ سے کوئی چیز ایسی نہ ہوگی جو اللہ سے اجازت نہ مانگتی ہو کہ وہ مظلوموں کا انتقام لیں اور ان کی مدد کریں جو زمین میں اللہ کی حجت ہیں اس کی مخلوق پر۔ اللہ آسمانوں، زمینوں، پہاڑوں اور سمندروں کو وحی کرے گا کہ میں اللہ قادر ہوں جس سے کوئی ظالم قوت والا نہیں ہو سکتا اور کوئی محفوظ اس کو عاجز نہیں کر سکتا اور میں (اللہ) انتقام لینے پر قادر ہوں میری عزت و جلال کی قسم! میں (اللہ) ان (حسینؑ) کا انتقام ضرور لوں گا اور اپنے رسول کو قصاص ضرور لے کر دوں گا جس نے میرے رسولؐ اور ان کے اہل بیتؑ کو ستایا اور ان کی بے حرمتی کی اور ان کے خاندان کو قتل کیا اور عہد کو توڑا، ان پر ظلم کیا اور انہوں نے آپؑ کی حرمت کو حلال سمجھا تو جب یہ جماعت اپنے بچھڑنے کی جگہ پہنچی تو اللہ نے ان کی روحیں اپنے قبضے میں لے لیں اور فرمایا ان پر ظلم کرنے والوں کو میں ایسا عذاب دوں گا جو میں نے پہلے کسی کو نہیں دیا اس وقت آسمان اور زمین اور تمام چیزیں چیخنے لگیں اور ان ظالموں پر لعنت کرنے لگیں جنہوں نے آپؑ کی حرمتیں توڑ دیں اور آپؑ کے اہل بیتؑ پر ظلم کیا۔ اللہ نے سب کی روحیں اپنی گرفت میں لے لیں تو ساتویں آسمان کے فرشتے اترے ان کے پاس یاقوت اور زمرد کے برتن آب حیات سے بھرے ہوئے تھے اور ان کے پاس جنت کے حلے اور خوشبوئیں تھیں۔ انہوں نے ان کے اجسام اس پانی سے دھوئے اور حلے پہنائے اور خوشبوئیں لگائیں اور فرشتوں نے صفیں بنا بنا کر ان کی نماز جنازہ پڑھی پھر اللہ نے ایسے لوگ بھیجے جن کو کافر نہیں جانتے جو ان مظلوموں کے قتل

میں قول و فعل اور نیت و ارادہ سے شریک نہیں تھے جنہوں نے ان کے اجسام دفن کئے اور ان کی علامتیں لگائیں سید الشہداءؑ کی قبر پر نشان لگائے۔ وہ (یعنی حسینؑ) اہل حق کا علم تھے اور مومنوں کی کامیابی کا سبب تھے اور انہیں ہر آسمان کے لاکھوں فرشتے گھیرے رکھتے ہیں روزانہ دن رات وہاں رہتے ہیں ان پر درود پڑھتے ہیں اور طواف کرتے ہیں اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہیں اور بخشش ان کے زائرین کے لیے مانگتے ہیں اور ان زائرین کے نام لکھتے رہتے ہیں جو اللہ عزوجل اور آپؑ کا قرب تلاش کرتے ہیں ان کے نام، ان کے باپوں کا نام قبیلوں اور شہروں کے نام اور ان کے چہروں پر اللہ کے نور سے علامتیں لگاتے ہیں کہ یہ خیر الشہداءؑ کا زائر ہے اور خیر الانبیاءؑ کے بیٹے کی قبر کا زائر ہے جب قیامت کا دن ہوگا تو ان کے چہرے پر اس نشان سے پھوٹنے والا نور سب پر حاوی ہو جائے گا اور ہر نظر کو خیرہ کر دے گا اور یہ ہے زائر حسینؑ کے متعلق دلیل اور علامت جس سے وہ پہچانے جائیں گے۔ اے محمدؐ! میں آپؐ کے پاس ہوں میرے اور آپؐ کے درمیان میکائیل ہے علیؑ ہمارے امام ہیں اور ہمارے ساتھ اللہ عزوجل کے لاتعداد فرشتے ہیں اور ہم اُسے اس شان کی بدولت مخلوقات میں سے پہچان لیں گے یہاں تک کہ اللہ انہیں اس دن کی سختیوں اور پریشانیوں سے نجات دے دے گا اور یہ اس شخص کے لئے اللہ کا حکم اور فیصلہ ہے جس نے قبر کی زیارت کی۔ اللہ ان سب کو قیامت کے ہول سے اور شدائد سے جنت دے دے گا اور یہ اللہ کا حکم ہے اور اے محمدؐ یہ اللہ کا اس شخص کے لیے عطیہ ہے جو آپؐ یا آپؐ کے بھائی کی قبر کی زیارت کرے یا آپؐ کے نواسوں کی قبر کی زیارت کرے اور اس کا اللہ کے سوا کسی کی خوشنودی کا مقصد نہ ہو اور جن پر لعنت ثابت ہو گئی ان میں سے کچھ لوگ جن کے لیے اللہ کا غضب اور لعنت لکھ دی گئی ہے وہ عزاداری اور اس قبر کا نشان مٹانا چاہتے ہیں مگر اللہ عزوجل ان کو ان کے شیطانی مقاصد میں کامیاب نہیں ہونے دے گا پھر رسولؐ اللہ نے فرمایا تو یہ وہ چیز ہے جس نے مجھے رلایا اور مجھے غمگین کیا۔

پھر سیدہ زینبؑ نے فرمایا جب ابن ملجم ملعون نے میرے باباؑ کو ضرب لگائی میں نے ان پر شہادت کے آثار دیکھے تو میں نے کہا اے بابا جان! مجھے ام ایمن نے فلاں فلاں حدیث بیان کی اور میں چاہتی تھی کہ آپؑ کی زبانی سنوں۔ آپؑ نے فرمایا بیٹی زینبؑ حدیث بالکل اسی طرح ہے جس طرح ام ایمن نے تمہیں بتائی ہے گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں تم اہل بیتؑ کی دوسری مستورات کے ساتھ اس شہر میں قیدی بن کر آئی ہو اور تمہیں بے پردہ بازاروں میں پھرایا جا رہا ہے اور یہ ظالم امت نبیؐ کے اہل حرم کو رسوا اور ذلیل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اے میری بیٹی! اس موقع پر صبر کرنا صبر کرنا۔ اس ذات کی قسم جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور روح کو پیدا کیا اس دن تمہارے بغیر اور تمہارے محبوں اور شیعوں کے بغیر زمین پر کوئی بھی اللہ کا ولی نہ ہوگا اور ہمیں رسولؐ اللہ نے یہ خبر بتائی تو فرمایا ابلیس اس دن خوشی سے اونچا اڑے گا اور اپنے شیطانوں اور عفریتوں کے ساتھ ساری زمین میں گھومے گا اور کہے گا اے شیاطین کی جماعت ہم نے اولاد آدم سے اپنی فرمائش پوری کروالی اور آخر کار ہم نے ان کی ہلاکت کا مقصد پورا کر لیا اور ان کو ہلاکت کی انتہاء تک پہنچا دیا اور ہم نے ان کو آگ کا وارث بنا دیا اب تم اپنا یہ مشغلہ بنا لو کہ لوگوں کو شک میں ڈالو اور لوگوں کو آل محمدؐ کی عداوت پر آمادہ کرو اور ان کے خلاف بھڑکاؤ اور ان کے دوستوں پر بھی شک سے حملہ کرو یہاں تک کہ تم مخلوق کی گمراہی اور کفر کو مضبوط کر لو اور ان میں سے کوئی بھی نجات نہ پا سکے۔ (پھر امیرؑ المومنین نے فرمایا) ابلیس نے سچ کہا حالانکہ وہ جھوٹا ہے کہ آل محمدؐ سے دشمنی رکھ کر کوئی عمل صالح فائدہ نہیں پہنچاتا اور ان سے مودت رکھنے والے کو کوئی گناہ نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

زائدہ بیان کرتے ہیں کہ امام علیؑ بن حسین علیہ السلام نے یہ حدیث بیان کر کے فرمایا یہ لے لو اگر تم اس کو حاصل کرنے کے لیے ساری زندگی بھی جدوجہد کرتے رہتے تو پھر بھی کم تھا۔

قول مترجم:۔

اس مقام پر ہم عزاداریِ حسینؑ کے موضوع پر مزید دو احادیث کتاب ''کلام حسینؑ'' سے پیش کرتے ہیں:۔

۱۔ امام جعفر صادق علیہ نے اپنی دعا میں فرمایا۔''اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے جنہوں نے ہمارا ساتھ دیا۔ ہماری مصیبت، غم، حزن، رونے، پیٹنے اور ماتم کرنے کو طول دینے میں ہمارے ساتھ مدد کی اور میرے جدؑ مظلوم کے ذکر کو زندہ رکھا، جس طرح ہم اس غم کو یاد کر کے روتے ہیں اسی طرح ہمارے ماننے والے بھی انہیں یاد کر کے گریہ کرتے ہیں۔(کتاب۔کلام حسینؑ۔صفحہ ۹۳)

۲۔منقول ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے امام حسینؑ کے ماتم اور عزاداری کے لئے ۸۰۰ درہم کی وصیت فرمائی کہ میری شہادت کے بعد دس برس تک ہر سال ایام حج میں منیٰ میں نوحہ خوانی کرائی جائے۔(کتاب۔کلام حسین۔صفحہ ۶۹)

حدیث ② مجھے ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولویہ قمی فقیہ نے بیان کیا انہوں نے کہا

مجھے میرے والد نے بیان کیا اور علی بن حسین نے بیان کیا اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے وہ سعد بن عبداللہ بن ابی خلف سے وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن سنان سے وہ ابوسعید قماط سے اس نے کہا مجھے عبداللہ بن ابی یعفور سے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہ سے سنا آپؑ فرما رہے تھے اے فلانی! (یعنی دوست امام) تم امام ابوعبداللہ الحسینؑ کی قبر کی زیارت کرتے ہو؟۔ اس نے کہا جی ہاں! میں دو یا تین سال میں ایک مرتبہ زیارت حسینؑ کرتا ہوں تو آپؑ کا چہرہ مبارک جلال سے زرد ہو گیا اور آپؑ نے فرمایا خبردار اس اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں زیارت

حسینؑ ان تمام اعمال سے افضل ہے جن میں تم لگے رہتے ہو (یعنی نماز، روزہ، حج وغیرہ)۔ اس نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں کیا زیارت حسینؑ کی اتنی فضیلت ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں اگر میں تمہیں اس زیارت کی فضیلت بتا دوں اور ان کی قبر کی فضیلت بتا دوں تو تم حج چھوڑ دو اور تم میں سے کوئی بھی حج نہ کرے۔ تیرے لیے افسوس! کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ نے مکہ کو حرم بنانے سے پہلے کربلا کو امن والا بابرکت حرم حسینؑ کی قبر کی فضیلت کی وجہ سے بنایا۔

ابو یعفور کہتا ہے کہ میں نے امامؑ سے پوچھا کہ لوگوں پر اللہ نے بیت اللہ کا حج فرض کیا ہے اور زیارت حسینؑ کا کہیں ذکر نہیں کیا؟۔ آپؑ نے فرمایا اگر اس طرح ہے تو یہ (زیارت حسینؑ) ایسی چیز ہے جس کو اللہ نے اسی طرح بنایا، کیا تم نے میرے جد امیرؑ المومنین کا فرمان نہیں سنا کہ آپؑ نے فرمایا پیر کا باطنی حصہ پیر کے ظاہری حصے سے مسح کرنے کا زیادہ حقدار ہے بہ نسبت ظاہر کے لیکن اللہ نے پیر کے ظاہری حصے پر مسح فرض قرار دیا ہے۔ نیز کیا تم نہیں جانتے کہ موقف (صحرائے عرفات اور مشعر الحرام) اگر حرم میں ہوتا تو زیادہ افضل ہوتا کیونکہ وہ حرم ہے مگر اللہ نے اس کو حرم کے باہر رکھا ہے۔

حدیث ③

مجھے محمد بن جعفر قرشی رزاز نے محمد بن حسین سے بیان کیا وہ محمد بن سنان سے وہ ابوسعید قماط سے وہ عمر بن یزید بیاع سابری سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کعبہ کی زمین نے کہا میری مثل کون ہے اللہ نے اپنا گھر میری پشت پر بنایا اور میری طرف لوگ دور دور سے آتے ہیں اور مجھے اللہ کا حرم اور جائے امن بنایا گیا تو اللہ نے اس کی طرف وحی کی کہ تو رک اور ٹھہر جا میری عزت وجلال کی قسم جو فضیلت میں نے کربلا کو دی ہے وہ فضیلت میں نے کسی بھی زمین کو نہیں دی اور جو فضیلت کسی اور زمین کے ٹکڑے کو دی ہے اس کی نسبت کربلا سے ایسی ہے جس طرح سمندر میں سوئی ڈبو کر نکال لی جائے (یعنی فضیلتوں کے اعتبار سے زمین کعبہ قطرہ

ہے اور زمین کربلا سمندر)۔ اگر کربلا کی مٹی نہ ہوتی تو میں تجھے بھی فضیلت نہ دیتا۔ جس چیز کی ضمانت ارض کربلا نے اپنے ذمے لی ہے اگر وہ نہ ہوتی تو میں اپنا گھر بھی نہ بناتا جس پر تو فخر کر رہی ہے۔ تُو ٹھہر جا! تھم جا! اور کمتر بن، متواضع، ذلیل اور مہین بن اور کربلا کی فضلیت کی منکر اور کربلا پر تکبر والی نہ بن ورنہ میں تجھے زمین میں دھنسا دوں گا اور تجھے جہنم کی آگ میں پھینک دوں گا۔

اور مجھے میرے والد نے علی بن حسین بن علی بن ابراہیم بن ہاشم سے بیان کیا وہ اپنے والد سے وہ محمد بن علی سے اس نے کہا ہمیں عباد ابوسعید عنصری نے عمر بن یزید بیاع سابری سے امام جعفر بن محمد علیہ السلام سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

حدیث ④

مجھے ابوالعباس کوفی محمد بن الحسین بن ابی الخطاب سے وہ ابوسعید عصفری سے وہ عمرو بن ثابت سے وہ اپنے والد سے وہ امام ابوجعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا اللہ عزوجل نے ارض کربلا کو کعبہ کے پیدا کرنے سے چوبیس ہزار سال پہلے پیدا کیا اور اس کو پاک کیا اور اس میں برکت ڈالی تو مخلوق کے پیدا کرنے سے پہلے مقدس اور مبارک ہوئی اور ہمیشہ اسی طرح رہے گی حتیٰ کہ اللہ عزوجل اس کو جنت کی زمین سے افضل کر دے گا اور یہ افضل منزل اور مسکن ہوگی یہاں تک کہ اللہ عزوجل اس کو اپنے اولیاء کے لیے جنت قرار دے دے گا اور ان کو اس میں بسائے گا۔

حدیث ⑤

مجھے محمد بن جعفر قرشی رزاز نے محمد بن حسین بن ابوالخطاب سے بیان کیا وہ ابوسعید سے وہ اس کے کسی آدمی سے وہ ابوجارود سے اس نے کہا کہ امام علیؑ بن حسین علیہ السلام نے فرمایا اللہ عزوجل نے کربلا کی زمین کو حرم، امن اور مبارک بنایا، اس زمین کو ارض کعبہ پیدا کرنے

اور اُسے حرم بنانے سے چوبیس ہزار سال پہلے پیدا کیا۔ (قیامت میں) جب اللہ ساری زمینوں کو جھٹکے دے گا تو زمین کربلا کو اس کی نورانی اور شفاف مٹی کے ساتھ بلند کرے گا اور اس کو بہشت کے بہترین باغوں میں قرار دے گا اور وہاں بہترین مکان بنوائے گا جس میں انبیاء مرسلین اور اولوالعزم پیغمبر رہیں گے، یہ زمین بہشت کے باغوں کے درمیان اس طرح چمکے گی جس طرح ستاروں کے درمیان کوکب دری چمکتا ہے، اس زمین کا نور اہل بہشت کی آنکھوں کو خیرہ کر دے گا اور زمین با آواز بلند کہے گی: میں وہ مقدس اور طیب و طاہر زمین ہوں جس کی آغوش میں سید الشہداء اور جوانان جنت کا سردار سویا ہوا ہے۔

قول مترجم:۔

مندرجہ بالا چار احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ارضِ کربلا مکہ سے افضل ہے اور زیارتِ قبر حسینؑ حج سے افضل ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ حج شریعت کی رو سے واجب ہے اور زیارتِ حسینؑ شریعت کی رو سے بھی واجب ہے اور محبت کی رو سے بھی۔

مجھے میرے والد، علی بن حسین اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے علی بن ابراہیم سے بیان کیا وہ اپنے والد سے وہ محمد بن علی سے وہ عبادابی سعید عصفری سے وہ ایک آدمی سے وہ ابوجارود سے انہوں نے امام علی بن الحسین علیہ السلام سے اسی کے مثل حدیث بیان کی ہے۔

حدیث ۶ اور انہی نے روایت کیا کہ امام ابوجعفرؑ نے فرمایا غاضریہ وہ مقام ہے جس میں اللہ عزوجل نے موسیٰ بن عمرانؑ سے کلام کیا اور نوحؑ سے اس میں سرگوشی فرمائی یہ تمام زمینوں سے اللہ کے ہاں نہایت معزز زمین ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو اللہ عزوجل اس میں اپنے اولیاء اور انبیاء کو

کبھی نہ چھوڑتا تو ہماری قبور کی غاضریہ میں زیارت کرو۔

حدیث ⑦ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا غاضریہ بیت المقدس کی مٹی ہے۔

حدیث ⑧ ان دونوں سے مروی ہے اسی اسناد کے ساتھ وہ ابوسعید عصفری سے وہ حماد بن ایوب سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے آپؑ اپنے آباء سے وہ امیرؑ المومنین سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا رسولؐ اللہ نے فرمایا میرا بیٹا ایک ایسی زمین میں دفن کیا جائے گا جس کو کربلا کہا جاتا ہے اور یہ وہ زمین کا ٹکڑا ہے جو اسلام کا قبہ ہے جس پر اللہ نے مومنوں کو نجات دی جو نوحؑ پر طوفان میں ایمان لائے۔

حدیث ⑨ اسی سند سے ابن میثم تمار نے امام باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے آپؑ نے فرمایا جو شخص عرفہ کی رات کربلا میں رہا اور واپسی تک وہاں ہی رہا اللہ عزوجل اس کو اس سال کی تمام برائیوں سے بچالے گا۔

حدیث ⑩ اسی سند سے علی بن حرب سے مروی ہے وہ فضل بن یحییٰ سے وہ اپنے والد سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کربلا کی زیارت کرو اور اس سے رکو نہیں کیونکہ اس نے انبیاء کی اولاد میں سے بہترین کی ضمانت اپنے ذمے لے لی ہے۔ میرے دادا حسینؑ کی رہائش سے ہزار سال پہلے فرشتوں نے کربلا کی زیارت کی اور کوئی رات بھی نہیں گزرتی مگر جبرائیل و میکائیل اس کی زیارت کرتے ہیں۔ لہٰذا اے یحییٰ (اسم راوی) کوشش کرو اس جگہ کو کبھی نہ

گنوانا۔

حدیث ⑪ مجھے میرے والد نے اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے روایت کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ جعفر بن محمد عبیداللہ سے وہ عبداللہ بن میمون القداح سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا امیرؑالمومنین کربلا کی زمین سے اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ساتھ گزرے تو ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے پھر فرمایا یہ ان کے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے یہ ان کے کجاوے رکھنے کے مقامات ہیں اور یہاں ان کا خون بہایا جائے گا۔اے مٹی تیرے لیے خوشی ہے کہ تجھ پر عظیم نفوس کا خون بہایا جائے گا۔

حدیث ⑫ مجھے میرے والد اور محمد بن حسن اور حسن بن متیل نے سہل بن زیاد سے وہ علی بن اسباط سے وہ محمد بن سنان سے اس نے جس نے اس کو بیان کیا وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتا ہے کہ آپؑ نے فرمایا امیر المومنین علی علیہ السلام لوگوں کے ہمراہ نکلے جب کربلا سے ایک یا دو میل کی مسافت پر تھے تو لوگوں سے آگے نکل آئے جب شہداء کے گرنے کے مقام پر پہنچے تو فرمایا یہاں دوسو نبی قتل ہوئے اور دوسو وصی قتل ہوئے اور اسی طرح دوسو ان کی اولاد میں سے بھی قتل کئے گئے سب کے شہداء اُن کی اتباع کے ساتھ تھے۔پھر رکاب سے پاؤں مبارک باہر نکال کر اپنے خچر پر یہاں چکر لگایا اور فرمانے لگے سواریوں کے بیٹھنے کی جگہ شہداء کے گرنے کی جگہ ان سے پہلے کوئی سبقت نہیں لے جا سکا اور نہ بعد میں آنے والے ان سے الحاق کر سکتے ہیں۔

ابن اثم کوفی متوفی (۳۱۴) نے اپنی کتاب ''الفتوح'' میں امیرؑالمومنین کے صفین کی طرف جانے کے متعلق ذکر کیا ہے جب آپؑ کربلا پہنچے تو فرات کے کنارے دیکھا اور وہاں ایک گھوڑا دیکھا تو فرمایا

اے ابن عباس کیا تم یہ جگہ پہچانتے ہو، انہوں نے کہا یا امیرؑ المومنین میں اس جگہ کو نہیں پہچانتا آپؑ نے فرمایا اگر تم اس طرح جانتے جیسے کہ میں جانتا ہوں تو میری طرح روئے بغیر یہاں سے آگے نہ جاتے پھر آپؑ بہت زیادہ روئے یہاں تک کہ آپؑ کی ریش مبارک آنسوؤں سے بھیگ گئی اور آنسو سینہ مبارک پر گرنے لگے، پھر فرمایا وائے ہو تم پر آل سفیان! ہم نے تمہارا کیا بگاڑا ہے پھر حسین علیہ السلام کی طرف دیکھا اور فرمایا اے ابوعبداللہؑ صبر کرنا تیرے باپ نے بھی بہت مصائب دیکھے ہیں اور میرے بعد تم بھی دیکھو گے پھر علی علیہ السلام کربلا کی زمین کے گرد چلنے لگے گویا کہ کوئی چیز تلاش کر رہے ہوں پھر آپؑ اترے پانی منگوایا پھر وضو کر کے کھڑے ہوئے اور جتنی اللہ نے چاہا آپؑ نے نماز پڑھی اور لوگ بھی وہاں اترے یہ جگہ فرات کے کنارے نینوا بستی کے قریب تھی پھر آپؑ نے اپنے سر کو تھوڑی دیر جھکائے رکھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا جیسا کہ آپؑ سو رہے ہوں پھر اچانک اٹھے اور کھڑے ہوئے اور فرمایا اے ابن عباس میں نے اس وقت ایک خواب دیکھا کیا میں تجھے بتاؤں۔ انہوں نے کہا جی ضرور بتائیں۔ آپؑ نے فرمایا میں نے کچھ آدمیوں کو دیکھا ان کے چہرے سفید تھے ان کے ہاتھ میں سفید نشان تھے ان کے گلے میں تلواریں لٹک رہی تھیں انہوں نے زمین کے گرد خط کھینچا۔ پھر میں نے یہ کھجور کا درخت دیکھا کہ اس کی ٹہنیاں زمین پر لگی ہوئی ہیں وہاں میں نے ایک نہر دیکھی جس میں تازہ خون رواں تھا اور میں نے اپنے بیٹے حسینؑ کو دیکھا کہ وہ اس خون میں غرق ہے اور مدد کے لیے پکار رہا ہے مگر ان کی جانب کوئی مدد کو نہیں آ رہا پھر میں نے ان سفید چہروں والے آدمیوں کو دیکھا جو آسمان سے اترے ہیں وہ آواز دے رہے ہیں اے آل رسولؐ! صبر کرو تم بدترین لوگوں کے ہاتھوں قتل کئے جاؤ گے اور ابوعبداللہؑ یہ جنت تمہاری مشتاق ہے۔ پھر وہ آگے بڑھے انہوں نے مجھ سے تعزیت کی اور کہنے لگے خوش ہو جاؤ ابوالحسنؑ خوش ہو جاؤ اللہ نے تمہاری آنکھیں حسینؑ کے ساتھ ٹھنڈی کر دیں جب کہ کل لوگ رب العالمین کے لیے کھڑے ہونگے۔ پھر

میں بیدار ہو گیا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے مجھے صادق المصدق ابوالقاسم رسولؐ اللہ نے حدیث بیان کی اور میں عنقریب یہ دیکھوں گا کہ یہ خواب سچ ثابت ہوگا یہ زمین کربلا ہے جس میں میرا بیٹا حسینؑ اس کی اولاد اور اس کے اصحاب دفن ہونگے اور فاطمہؑ کی اولاد اس جگہ قتل کی جائے گی اور یہ زمین کا ٹکڑا آسمان والوں میں کرب و بلا کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور یہاں سے ایک قوم بلا حساب جنت میں جائے گی۔ پھر فرمایا اے ابن عباس! میرے لیے اونٹنیوں کی مینگنیاں لاؤ۔ وہ مل گئیں تو کہا امیرؑ المومنین وہ مجھے مل گئیں۔ جناب امیرؑ نے فرمایا اللہ اکبر اللہ اور اس کے رسولؐ نے سچ کہا پھر جناب امیرؑ اٹھے وہاں ان کو دیکھا اس میں سے کچھ مینگنیاں اٹھالیں انہیں سونگھا تو ان کا رنگ زعفران کا اور خوشبو کستوری کی تھی تو جناب امیرؑ نے فرمایا ہاں! یہی ہے بے شک یہ وہی ہیں۔ پھر فرمایا اے ابن عباس! تم جانتے ہو یہ کیا ہے انہوں نے کہا نہیں یا امیرؑ المومنین۔ آپؑ نے فرمایا عیسیٰؑ اس راستے سے گزرے ہیں اور ان کے ساتھ ان کے حواری بھی تھے تو انہوں نے اسی طرح ان مینگنیوں کو سونگھا تو ان کی ایک ہرنی آئی وہ آکر آپؑ کے سامنے کھڑی ہو گئی تو عیسیٰ علیہ السلام رو پڑے ان کے ساتھ ان کے حواری بھی رونے لگے حالانکہ انہیں معلوم نہیں تھا کہ وہ کیوں رو رہے ہیں اس لیے انہوں نے کہا اے روح اللہ! آپؑ رو رہے ہیں اور آپؑ نے اس جگہ کیونکر پڑاؤ کیا؟۔ انہوں نے کہا تم جانتے ہو یہ کون سی سرزمین ہے۔ انہوں نے کہا نہیں اے روح اللہ! تو انہوں نے کہا یہ وہ زمین ہے جہاں اللہ کے رسولؐ کے بیٹے اور فاطمہ الزہراؑ کے بیٹے کو جو طاہرہ بتول اور مریمؑ کے ساتھ ملنے والی ہیں ان کے بیٹے یہاں قتل ہوں گے۔ یہاں تک کہ ابن عباس کہتے ہیں کہ امیرؑ المومنین واپس ہوئے اور صفین سے مڑے اور اہل نہروان سے فارغ ہوئے تو آپؑ کے پاس اعور ہمدانی آیا، جناب امیرؑ نے اسکے لئے فرمایا حارث کیا تم جانتے ہو کہ میں گزشتہ رات سے بہت غمگین اور افسردہ ہوں۔ حارث نے کہا یا امیرؑ المومنین کیا وجہ ہے جو آپؑ اس قدر غمگین ہیں؟۔ آپؑ نے فرمایا میں نے

خواب میں ارض کربلا دیکھی وہاں اپنے بیٹے حسینؑ کو مذبوح مطروح دیکھا جو زمین پر پڑا ہوا تھا اور میں نے درخت دیکھے جو الٹے کٹے ہوئے تھے اور آسمان پھٹا ہوا تھا اور کجاوے جھکے ہوئے تھے اور میں نے آسمان اور زمین کے درمیان ایک منادی کرنے والے کو دیکھا جو منادی کر رہا تھا کہ اے حسینؑ کے قاتلوں تم نے ہم کو غم واندوہ میں مبتلا کیا اللہ تمہیں بڑی گھبراہٹ اور عذاب الیم سے دوچار کرے اور پھر میں بیدار ہو گیا۔ حارث نے کہا یا امیرؑ المومنین ایسا نہیں ہوگا انشاء اللہ۔ جناب امیرؑ نے فرمایا اے حارث یہ بات بہت دور ہے اللہ کا حکم گزر چکا ہے اور تقدیر نافذ ہو چکی ہے اور مجھے میرے حبیب رسولؐ اللہ نے یہ بتایا تھا کہ میرے بیٹے کو یزید قتل کرے گا اور اللہ اس کو آگ کا عذاب دے گا۔

حدیث ⑬

مجھے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے محمد بن یحییٰ عطار سے بیان کیا وہ محمد بن سنان سے وہ عمرو بن ثابت سے وہ اپنے والد سے وہ امام ابوجعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا اللہ نے کربلا کو کعبہ سے چوبیس ہزار سال پہلے پیدا کیا اور اس کو پاک کیا اور اس میں برکت ڈالی پھر ساری مخلوقات پیدا کرنے تک وہ مقدس و مبارک رہی اور اسی طرح رہے گی پھر اس کو جنت کی زمین سے بھی افضل کر دے گا۔

حدیث ⑭

اس حدیث کو ہمارے مشائخ کی ایک جماعت نے روایت کیا میرے والد، بھائی وغیرھم نے احمد بن ادریس سے وہ محمد بن احمد سے وہ محمد بن حسین سے وہ محمد بن علی سے وہ ابی سعید عصفری سے وہ عمر بن ثابت ابی المقدام سے وہ اپنے والد سے وہ امام ابوجعفرؑ سے اسی کے مثل حدیث بیان کرتے ہیں اور یہ الفاظ زائد ہیں۔ ”اور افضل منزل و مسکن وہ جگہ ہے جہاں میں

ہوں اور جہاں اس کے اولیاء ہیں"۔

مجھے میرے والد، بھائی اور علی بن الحسین نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے بیان کیا وہ اپنے والد سے وہ محمد بن علی سے اس نے کہا ہمیں عباد ابوسعید نے عمرو بن ثابت ابی المقدام سے وہ اپنے والد سے وہ امام ابوجعفرؑ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

حدیث ⑮

میں ہمارے والد نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے وہ اپنے والد سے وہ محمد بن علی سے اس نے کہا ہمیں عباد ابوسعید غصفری نے صفوان بن جمال سے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے سنا آپؑ فرما رہے تھے کہ اللہ عزوجل نے زمینوں اور پانیوں میں بعض کو بعض پر فضیلت دی ان میں سے کچھ فخر کرتے ہیں اور کچھ بغاوت کرتے ہیں تو ہر پانی اور زمین کو تواضع کے ترک کرنے پر سزا دی جائے گی حتٰی کہ اللہ عزوجل نے مشرکوں کو کعبے پر تسلط دیا اور زمزم کی طرف بھی نمکین پانی بھیج دیا جس نے اس کا ذائقہ خراب کر دیا اور ارض کربلا پہلی زمین اور فرات کا پانی پہلا پانی ہے جس کو اللہ نے مقدس کیا تو اللہ نے ان میں برکت ڈال دی۔ (اللہ نے اس سے کہا) تُو بھی وہ کلام کر جو اللہ نے تجھے فضیلت دی ہے باقی زمینیں بھی بعض پر فخر کرتی ہیں۔ اس نے کہا میں اللہ کی مقدس، مبارک زمین ہوں میری مٹی اور پانی میں شفا ہے اور کوئی فخر نہیں بلکہ میں عاجز اور ذلیل ہوں اُس ذات کے لیے جس نے مجھے یہ خواص عطا فرمائے اور نہ ہی میں کسی دوسرے پر فخر کرتی ہوں بلکہ اللہ کا شکر کرتی ہوں۔ پس اللہ نے اس کو عزت دی اور وہ اپنی تواضع میں اور بڑھ گئی تو اللہ نے اس کو حسینؑ اور آپؑ کے اصحاب کی بنا پر قیامت تک کے لیے سرفراز کر دیا۔ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا جو اللہ کے لیے تواضع کرے اللہ اس کو بلندی عطا فرماتا ہے۔

باب نمبر ﴿۸۹﴾

حائر حسینی علیہ السلام کی فضیلت

حدیث ① مجھے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے اپنے والد عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ سے بیان کیا وہ حسن بن محبوب سے وہ اسحاق بن عمار سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حسینؑ بن علیؑ کی قبر کی جگہ جب سے وہ اس میں دفن ہوئے جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ نیز فرمایا قبر حسینؑ بہشت کے مرتفع باغوں میں سے ایک مرتفع باغ ہے۔

حدیث ② مجھے حکیم بن داؤد بن حکم نے سلمہ بن خطاب سے بیان کیا وہ منصور بن عباس سے وہ امام ابوعبداللہؑ کی طرف مرفوع بیان کرتے ہیں آپؑ نے فرمایا قبر حسینؑ کا حرم چاروں طرف سے ایک ایک فرسخ ہے (یعنی ہر طرف سے ایک فرسخ تک حرم امام حسینؑ ہے)۔

حدیث ③ مجھے محمد بن جعفر رزاز نے محمد بن حسین بن ابی خطاب سے بیان کیا وہ ابن محبوب سے وہ اسحاق بن عمار سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے سنا آپؑ فرما رہے تھے کہ جو حسینؑ بن علیؑ کی قبر کی جگہ کی حرمت معلوم کرے اور اس کو جان کر اس سے پناہ حاصل کرے تو اس کو پناہ دے دی جاتی ہے۔ (راوی کا بیان ہے) میں نے کہا میں قربان جاؤں اس کی جگہ بیان فرمادیں۔ آپؑ نے فرمایا ان کی قبر کی جگہ سے پچیس ذراع پاؤں کی طرف ناپ لو اور پچیس ذراع چہرے کی طرف ناپ لو پچیس ذراع پشت سے اور پچیس ذراع سرہانے سے ناپ لو (تو یہ حرم ہے) وہ جگہ جب سے وہ دفن ہوئے جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور اسی طرف ایک سیڑھی ہے جس سے زائرین کے اعمال آسمان کی طرف جاتے ہیں۔ کوئی فرشتہ اور نبی آسمانوں میں ایسا نہیں رہتا جو اللہ سے یہ سوال نہ کرتا ہو کہ مجھے زیارت حسینؑ کی اجازت دی جائے تو ایک گروہ آسمان سے

زیارت کے لیے اترتا ہے اور ایک زیارت کر کے واپس روانہ ہوتا ہے۔

حدیث ④ مجھے میرے والد نے اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ ہارون بن مسلم سے وہ عبدالرحمن بن اشعث سے وہ عبداللہ بن حماد انصاری سے وہ عبداللہ بن سنان سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ کی قبر جو لمبائی میں ۲۰ ذراع (ہر ذراع درمیانی انگلی کے سرے سے کہنی تک ہوتا ہے) اور چوڑائی میں ۲۰ ذراع مکسر (یعنی کہنی سے کلائی کے جوڑ تک) ہے وہ بہشت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔۔۔(بقیہ عبارت اس کے پہلے والی حدیث کے مانند ہے)۔

اسی سے روایت ہے وہ سعد سے وہ احمد بن محمد سے وہ حسن بن علی وشاء سے وہ اسحق بن عمار سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

باب نمبر ﴿۹۰﴾

دعا کے لئے اللہ کی محبوب ترین جگہ حائر حسینیؑ ہے

حدیث ① مجھے میرے والد اور محمد بن حسن نے بیان کیا انہوں نے حسن بن متیل

سے بیان کیا وہ سہل بن زیاد سے وہ ابو ہاشم جعفری سے انہوں نے کہا میری طرف امام علی نقی علیہ السلام نے اپنی بیماری میں پیغام بھیجا اور محمد بن حمزہ کی طرف بھی بھیجا تو محمد بن حمزہ امامؑ کے پاس مجھ سے پہلے پہنچ گئے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ امامؑ مسلسل یہ کہتے رہے کہ حائر کی طرف کسی کو بھیجو۔ میں نے محمد (بن حمزہ) سے کہا کیا تم نے یہ نہیں کہا کہ میں خود حائر چلا جاؤں؟۔ پھر میں آپؑ کی طرف گیا اور آپؑ سے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں میں حائر جاؤں گا۔ فرمایا جو مناسب سمجھو ویسا ہی کرو۔ پھر فرمایا محمد (بن حمزہ) زید بن علی کا راز دار نہیں ہے (بلکہ وہ راز کو فاش کرتا ہے) لہٰذا میں نہیں چاہتا کہ وہ اس سے باخبر ہو جائے۔ ابو ہاشم جعفری کا بیان ہے کہ میں نے یہ بات علی بن بلال سے کہی تو اس نے کہا امامؑ کسی کو حائر کیوں بھیجنا چاہتے ہیں جبکہ وہ خود حائر ہیں۔ میں سامرہ امامؑ کے پاس آیا پھر جب اٹھنے کا ارادہ کیا تو میں نے محسوس کیا وہ مجھ سے مانوس ہو گئے ہیں تو میں نے علی بن بلال کی بات ذکر کی۔ آپؑ نے فرمایا تم نے اسے جواب میں یہ نہیں کہا کہ بیشک رسولؐ اللہ بیت اللہ کا طواف کرتے تھے اور حجر اسود کو بوسا دیتے تھے اور نبیؐ کی حرمت اور مومن کی حرمت بیت اللہ کی حرمت سے بڑی ہے اور اللہ نے انہیں حکم دیا کہ وہ عرفے میں قیام کریں۔ بیشک یہ ایسی جگہیں ہیں کہ اللہ اس میں ذکر کو پسند کرتا ہے۔ پس میں پسند کرتا ہوں کہ مجھے وہاں پکارا جائے جہاں اللہ پسند کرتا ہے اور حائر انہی جگہوں میں سے ہے۔

حدیث ② مجھے علی بن حسین اور ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ

محمد بن عیسیٰ سے وہ ابو ہاشم جعفری سے انہوں نے کہا میں اور محمد بن حمزہ امام علی نقی علیہ السلام کی

عیادت کے لیے گئے تو آپؑ نے فرمایا کسی کو میرے مال سے حائر بھیجو۔ جب ہم ان کے پاس سے باہر آئے تو مجھے محمد بن حمزہ نے کہا یہ ہمیں حائر کی طرف بھیج رہے ہیں جب کہ یہ خود حائر کے مرتبہ پر فائز ہیں۔ ابو ہاشم کا بیان ہے کہ میں امامؑ کے پاس دوبارہ آیا اور انہیں یہ بات بتائی تو آپؑ فرمانے لگے ایسا نہیں ہے جیسا وہ کہہ رہا ہے، اللہ عزوجل کے کئی ایسے مقامات ہیں جن میں وہ پسند کرتا ہے کہ اس کی بندگی کی جائے اور حائر الحسین اُن مقامات میں سے ہے۔

حدیث ③

حسین بن احمد بن مغیرہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث ابو محمد الحسن بن احمد بن علی الرازی نے بیان کی جو دھوردی کے نام سے مشہور تھے اور نیشاپور میں رہتے تھے اور آخر میں وہ کچھ ذکر کیا جو پہلی دونوں حدیثوں میں نہیں ہے میں اس باب میں اس کی شرح کرنا چاہتا ہوں کیونکہ یہ اسی میں سے ہے۔ ابو محمد الدھوردی نے کہا ہمیں ابو علی محمد بن ھمام نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے محمد حمیری نے حدیث بیان کی اس نے کہا مجھے ابو ہاشم جعفری نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا میں امام ابو الحسن علی بن محمد علیہ السلام کے پاس گیا جبکہ آپ علیل تھے آپؑ کو بخار محسوس ہو رہا تھا تو آپؑ نے مجھ سے فرمایا ابو ہاشم کوئی آدمی ہمارے موالی سے حائر کی طرف بھیجو جو ہمارے لیے دعا کرے۔ میں امامؑ کے گھر سے نکلا تو مجھے علی بن بلال ملا میں نے انہیں یہ بات بتائی اور جو کچھ انہوں نے ذکر کیا میں نے انہیں بتایا کہ آپ وہاں چلے جائیں تو انہوں نے کہا ہم سنتے ہیں اور اطاعت کرتے ہیں مگر میں کہتا ہوں کہ امامؑ حائر سے افضل ہیں جبکہ وہ مرتبے میں بھی حائر سے افضل ہیں تو ان کا اپنے لیے دعا کرنا حائر میں جا کر دعا کرنے سے بہتر ہے۔ میں نے یہ بات امامؑ کو بتائی، آپؑ نے فرمایا جاؤ اسے کہو نبیؐ بیت اللہ اور حجر اسود سے افضل تھے پھر بھی بیت اللہ کا طواف کرتے اور حجر اسود کو چومتے تھے۔ اللہ کی زمین میں کچھ ایسے ٹکڑے ہیں کہ اللہ عزوجل ان میں اپنے پکارے جانے پر خوش ہوتا ہے اور حائر

انہی میں سے ایک ہے۔

باب نمبر ﴿۹۱﴾

قبر امام حسینؑ کی مٹی خاک شفا ہے

حدیث ① مجھے محمد بن حسن نے محمد بن حسن الصفار سے حدیث بیان کی وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ حسن بن علی بن علی بن فضال سے وہ کرام سے وہ ابن ابی یعفور سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ سے عرض کیا ایک شخص قبر حسینؑ سے مٹی اٹھاتا ہے اور اس سے اس کو فائدہ پہنچتا ہے جبکہ دوسرا شخص وہاں سے مٹی اٹھاتا ہے مگر اس کو فائدہ نہیں پہنچتا۔ حضرتؑ نے فرمایا ایسا نہیں ہے کہ صرف مٹی اٹھانے سے اس کو فائدہ پہنچے، اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو شخص بھی یہ یقین رکھتا ہے کہ اس کو قبر حسینؑ کی مٹی نفع دے گی تو اس کو نفع ضرور ملتا ہے۔

حدیث ② مجھے محمد بن عبداللہ نے اپنے والد سے بیان کیا وہ ابوعبداللہ برقی سے وہ ہمارے کسی ساتھی سے اس نے کہا ایک عورت نے مجھے سوت کاتا ہوا دیا اور کہا اسے مکہ کے نگرانوں کو پہنچا دیں تاکہ اس سے کعبہ کا غلاف بنایا جائے انہوں نے کہا میں نے کپڑے کو کعبہ کے دربانوں کو دینا پسند نہ کیا کیونکہ میں انہیں جانتا تھا وہ خائن تھے جب ہم مدینہ گئے تو میں امام ابوجعفرؑ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں ایک عورت نے مجھے کاتا ہوا سوت دیا اور کہا کہ اس کو مکہ کے حاجیوں کو دے دوں کہ وہ اس کپڑے سے کعبہ کا غلاف بنائیں۔ میں نے یہ کپڑا ان لوگوں کو دینا مناسب نہیں سمجھا۔ آپؑ نے فرمایا اس سے شہد اور زعفران خرید لو اور قبر حسینؑ کی مٹی لے لو اور اس کو بارش کے پانی سے گوند کر اس میں شہد اور زعفران ملا کر شیعوں میں بانٹ دو تاکہ وہ اس سے اپنی بیماریوں سے شفا حاصل کریں۔

قول مترجم:۔

یہ ایک نادر نسخہ ہے جو معصومؑ کی زبان سے صادر ہوا ہے۔ مومنین کو چاہیئے کہ وقتِ ضرورت اس کو استعمال کریں۔

حدیث ۳ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن اسماعیل بصری سے اور ان کا لقب فہد تھا وہ اپنے کسی ساتھی سے **وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت** کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا قبر حسینؑ کی مٹی ہر بیماری کے لے شفا ہے۔

حدیث ۴ انہی سے روایت ہے وہ سعد بن عبداللہ سے وہ احمد بن حسین بن سعید سے وہ اپنے والد سے وہ محمد بن سلیمان بصری سے وہ اپنے والد سے **وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت** کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا قبر حسینؑ کی مٹی ہر بیماری کی شفا ہے۔

حدیث ۵ مجھے محمد بن جعفر نے محمد بن حسین سے بیان کیا وہ ہمارے اصحاب کے ایک شیخ سے وہ ابوالصباح کنانی سے **وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا قبر** حسینؑ کی مٹی ہر بیماری کی شفاء ہے اگرچہ ایک میل کے فاصلے سے لی جائے۔

حدیث ۶ اور امام ابوعبداللہؑ سے مروی ہے کہ آپؑ نے فرمایا جس کو کوئی بیماری لگ جائے تو وہ قبر حسینؑ سے مٹی لے کر ابتداء کرے تو وہ اس بیماری سے شفایاب ہو جائے گا سوائے

موت کے۔

حدیث ⑦

مجھے محمد بن عبداللہ جعفر حمیری نے اپنے والد سے بیان کیا وہ علی بن محمد بن سالم سے وہ محمد بن خالد سے وہ عبداللہ بن حماد بصری سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے انہوں نے کہا ہمیں مدلج نے محمد بن مسلم سے بیان کیا اس نے کہا میں مدینہ گیا جبکہ میں بیمار تھا تو امام ابوجعفرؑ کو بتایا گیا کہ محمد بن مسلم بیمار ہے۔ آپؑ نے اپنے ایک غلام کے ہاتھ میرے لیے شربت رومال سے ڈھکا ہوا بھیجا تو وہ غلام نے مجھے دے دیا اور کہا اس کو پیو کیونکہ مجھے امامؑ نے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے پینے تک یہاں ہی رہوں۔ میں نے شربت اس کے ہاتھ سے لے کر دیکھا اس میں کستوری کی مہک آ رہی تھی اور بہت فرحت انگیز شربت تھا اور ٹھنڈا بھی تھا جب میں نے شربت پی لیا تو غلام نے کہا آپ کے مولاؑ فرماتے ہیں کہ جب آپ یہ شربت پی چکیں تو امامؑ کے پاس تشریف لے جائیں۔ میں نے سوچا مجھے آپؑ نے کیا کہا تو میں نے دیکھا کہ میں پہلے اٹھنے پر بھی قادر نہ تھا جب شربت میری رگوں میں دوڑنے لگا تو گویا میرے جسم کی گرہیں کھل گئیں اور میں آپؑ کے دروازے پر آیا اور آپؑ سے اجازت طلب کی، آپؑ نے بلند آواز سے فرمایا جسم صحت یاب ہو گیا آؤ۔ میں اندر چلا گیا اور میں رو رہا تھا کیونکہ میں اپنے گھر سے دور اور تکالیف میں مبتلا رہا تھا اور آپؑ سے ملنے کی طاقت بھی نہیں تھی۔ پس آپؑ نے کہا کہ رو کیوں رہے ہو اے محمد؟۔ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں میں آپؑ سے دور رہنے پر اور دور رہائش پر اور آپؑ کے پاس کھڑے ہونے اور آپؑ کو دیکھ سکنے کے کم مواقع پر رو رہا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا کہ جہاں تک قدرت کی بات ہے تو ہمارے اولیاء اور محب اسی طرح آزمائشوں میں گھرے رہتے ہیں اور بلا ان کی طرف جلدی سے آتی ہے اور جہاں تک تم نے اپنے دور رہنے اور مسافر ہونے کا ذکر کیا تو مومن تو اس دنیا میں ہے ہی مسافر اور اس مخلوق

میں منکوس ہے یہاں تک کہ وہ اس دنیا سے اللہ کی رحمت میں آجائے اور جوتو نے دور رہائش کی بات کی تو تیرے لئے ابا عبداللہؑ کی مثال ہے کہ وہ ہم سے دور فرات کے کنارے آباد تھے اور جوتو نے ہمارے قرب اور ہمیں دیکھنے کی محبت کی بات کی کہ تو اس پر قادر نہیں تو اللہ تیرے دل کو جانتا ہے اور تیری جزا وہی دے گا۔ پھر مجھے فرمایا کیا تو حسینؑ کی قبر پر جاتا ہے؟۔ میں نے کہا جی ہاں! ڈرتے ڈرتے جاتا ہوں۔ پس فرمایا جو شخص زیادہ خوف وخطر میں زیارت کرتا ہے تو اسی قدر اس کا ثواب بھی زیادہ ملتا ہے اور جو یہاں دنیا میں جتنا خوفزدہ ہوگا اتنا ہی قیامت میں جب لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہونگے تو یہ امن میں رہے گا اور اسے بخش دیا جائے گا اور فرشتے اس کو سلام کہیں گے اور نبیؐ اس پر نظر فرمائیں گے اور جو کچھ کر رہا ہے اس کو بھی دیکھیں گے اور وہ نعمت وفضل لے کر لوٹے گا اس کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی اور اللہ کی رضا اس کے ساتھ ہوگی۔ پھر فرمایا تم نے شربت کو کیسا پایا؟۔ میں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ اہل بیت الرحمہؑ اور وصی الاوصیاء ہیں جو کچھ آپؑ نے غلام کے ہاتھ بھیجا اس میں ایسی تاثیر تھی کہ میں جو اس سے پہلے اپنے پاؤں پر چل بھی نہیں سکتا تھا اور اپنی جان سے مایوس ہو چکا تھا اس کے پیتے ہی میری زندگی گویا واپس پلٹ آئی میں نے ایسا خوشبودار، ٹھنڈا اور ذائقے دار شربت پہلے کبھی نہیں پایا اور جب میں نے اسے پی لیا تو غلام نے کہا کہ آپؑ نے فرمایا جب وہ پی لیں تو تم واپس آجانا اور مجھے آپؑ کا پیغام دیا کہ آپؑ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں۔ میں نے اس عالم میں کہا کہ چاہے میری جان چلی جائے میں ان کی جانب ضرور جاؤں گا پس میں آپؑ کے پاس حاضر ہوا اس حالت میں گویا کہ میں بھرپور توانا تھا۔ الحمد ہے اللہ کے لئے جس نے آپؑ کو اپنے شیعوں کے لئے رحمت بنایا۔ آپؑ نے فرمایا اے محمد! وہ شربت جو تم نے پیا وہ قبر حسینؑ کی مٹی تھی اور یہ بہترین شفا ہے اس کے ہم پلہ کوئی چیز نہیں ہم یہ بچوں اور مستورات کو پلاتے ہیں تو ہمیں اس میں ہر طرح کی خیر نظر آتی ہے۔ (راوی کا بیان ہے) میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں ہم قبر

حسینؑ کی مٹی سے شفا حاصل کر سکتے ہیں؟۔آپؑ نے فرمایا جو شخص اس کو حائر سے نکال کر لے لے اور اس کو اسی وقت استعمال کر لے تو یہ باعث شفا ہے اگر اس کی احتیاط نہ کی جائے تو جنات وغیرہ اور جانور اس کو سونگھ کر اس کی برکت کو زائل کر دیتے ہیں۔قبر حسینؑ کی مٹی جو ہم نکالتے ہیں وہ ایسی نہیں ہوتی۔اگر جنات اس کی برکت کو زائل نہ کریں تو اس کو جو بھی استعمال کرے وہ اسی وقت ٹھیک ہو جائے یہ حجر اسود کی طرح ہے جس سے جاہلیت و کفر جیسے مرض رکھنے والوں نے اپنے کو مس کر کے اپنی بیماری کو تو دور کر لیا مگر اس کے رنگ کو سیاہی میں اس طرح بدل دیا جس طرح آج ہم دیکھ رہے ہیں جبکہ پہلے یہ پتھر یاقوت سفید کی طرح صاف و شفاف تھا۔راوی کا بیان ہے کہ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں میں اسکو کس طرح محفوظ رکھ سکتا ہوں۔آپؑ نے فرمایا ایسا نہ کرو جیسا دوسرے لوگ کرتے ہیں اس کو کھلا رکھتے ہیں اور اہمیت نہیں دیتے حتٰی کہ گندی جگہ پر رکھ دیتے ہیں جس کی وجہ سے جس فائدے کی امید رکھتے ہیں وہ نظر نہیں آتا۔میں نے کہا آپؑ نے بالکل سچ فرمایا پھر آپؑ نے فرمایا جو بھی اسے لیتا ہے اسے لینے کا طریقہ نہیں جانتا۔(راوی کا بیان ہے) میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں میں آپؑ کی طرح اُسے کیسے حاصل کر سکتا ہوں؟۔آپؑ نے فرمایا میں اِس میں سے تجھے تھوڑی سی مٹی دیتا ہوں۔میں نے کہا جی!فرمایا جب تم یہ (قبر حسینؑ کی مٹی) لو گے تو کیا کرو گے۔میں نے کہا میں اُسے اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔آپؑ نے فرمایا کیسے لے کر جاؤ گے؟۔میں نے کہا اپنے لباس میں۔آپؑ نے فرمایا تم پھر ایسا کرو گے جیسا پہلے کرتے تھے تم ہمارے پاس سے ہی لو جتنا تمہیں ضرورت ہو تم اسے اٹھا کر نہیں لے جا سکتے کیونکہ یہ سالم نہیں رہ سکتی۔(راوی کا بیان ہے) آپؑ نے مجھے دوبارہ قبر حسینؑ کی مٹی سے بنایا ہوا شربت پلایا اور میں بالکل صحت یاب ہو کر واپس اپنے وطن لوٹ آیا۔

حدیث ⑧ مجھے محمد بن حسین بن مت الجوہری نے محمد بن احمد بن یحییٰ سے بیان کیا وہ محمد بن حسین سے وہ محمد بن اسماعیل سے وہ خیبری سے وہ ابی ولاد سے وہ ابوبکر حضرمی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا اگر کوئی مریض مومنوں میں سے امام ابوعبداللہ الحسینؑ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے اور ان کی حرمت اور ولایت کی معرفت رکھتے ہوئے آئے اور وہ انگلیوں کے برابر ان کی تربت کی مٹی لے تو یہ مٹی اس کے لیے ہر مرض کی شفا بن جائے گی۔

باب نمبر ﴿۹۲﴾

قبرِ حسینؑ کی مٹی، خاک شفا بھی ہے اور باعث امان بھی

حدیث ۱ مجھے میرے والد نے اور ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ محمد بن عیسیٰ سے وہ ایک آدمی سے اس نے کہا امام ابو الحسن الرضا علیہ السلام نے میری طرف خراسان سے کپڑوں کی گٹھڑیاں بھیجیں تو ان کے درمیان کچھ مٹی بھی تھی میں نے ایلچی سے پوچھا کہ یہ کیا ہے تو انہوں نے کہا یہ حسینؑ کی قبر کی مٹی ہے وہ جہاں بھی کپڑے بھیجتے ہیں ان میں مٹی رکھ کر بھیجتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ یہ اللہ کے حکم سے امن اور شفا ہے۔

حدیث ۲ مجھے محمد بن جعفر رزاز نے محمد بن حسین بن ابو الخطاب سے حدیث بیان کی وہ موسیٰ بن سعدان سے وہ عبداللہ بن قاسم سے وہ حسین بن ابو العلاء سے اس نے کہا میں نے امام ابو عبداللہؑ سے فرماتے ہوئے سنا اپنی اولاد کو حسینؑ کی قبر کی مٹی کی گھٹی دیا کرو کیونکہ یہ شفا اور امن ہے۔

حدیث ۳ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ ایوب بن نوح سے وہ عبداللہ بن مغیرہ سے انہوں نے کہا مجھے ابو البیسع نے بیان کیا کہ ایک شخص نے امام ابو عبداللہؑ سے پوچھا جبکہ میں سن رہا تھا کیا میں قبر حسینؑ کی مٹی لے کر برکت کے طور پر اپنے پاس رکھ سکتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا یقیناً یہ بابرکت ہے۔

حدیث ۴ انہی سے مروی ہے وہ سعد سے وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ عباس بن موسیٰ وراق سے وہ یونس سے وہ عیسیٰ بن سلیمان سے وہ محمد بن زیاد سے وہ اپنی پھوپھی سے بیان

کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے سنا آپؑ فرمارہے تھے کہ حائر کی مٹی جس میں حسینؑ دفن ہیں ہمارے ہر شیعہ کے لیے ہر بیماری سے شفا ہے اور ہر خوف سے امن ہے۔

حدیث ۵ مجھے میرے والد اور احمد بن ادریس نے اور محمد بن یحییٰ سے عمر کی بن علی بوفکی نے بیان کیا وہ یحییٰ سے وہ امام جعفر ثانیؑ کے خدمت گزاروں میں سے تھے وہ عیسیٰ بن سلیمان سے وہ محمد بن مارد سے وہ اپنی پھوپھی سے انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حائر جس میں حسینؑ مدفون ہیں وہ ہر بیماری کے لیے شفا اور خوف کے لیے امن ہے۔

حدیث ۶ محمد بن جعفر نے محمد بن حسین سے وہ محمد بن اسماعیل سے وہ خیبری سے وہ ابی ولاد سے وہ ابوبکر حضرمی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا مومنین میں سے کوئی مریض امام ابا عبداللہ الحسینؑ کے حق وحرمت اور ولایت کی معرفت رکھتے ہوئے آئے تو ان کی قبر سے ایک میل کی مسافت سے مٹی لی جائے وہ اس کے لے شفا اور دوا ہوگی۔

باب نمبر ﴿۹۳﴾

قبرِ حسینؑ کی مٹی کہاں سے اور کیسے اٹھائی جائے

حدیث ① مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ یعقوب بن یزید سے وہ حسن بن علی سے وہ یونس بن ربیع سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ حسینؑ بن علیؑ کے سر کے پاس سرخ مٹی ہے جس میں ہر بیماری کے لیے شفا ہے مگر موت کے لیے کوئی دوا نہیں۔

راوی کا بیان ہے کہ پھر میں قبر کی طرف آیا جب کہ میں نے یہ حدیث سن رکھی تھی، میں نے آپؑ کے سر مبارک کے پاس ذراع بھر گڑھا کھودا تو قبر کے سر کے اوپر سے نرم مٹی گری جو سرخ رنگ کی تھی تقریباً وہ ایک درہم تھی میں اس کو اٹھا کر کوفہ لے آیا، میں نے اس میں اور بھی مٹی ملا دی اور اس کو چھپا دیا۔ میں وہ لوگوں کو دوا کے طور پر دیا کرتا تھا اور لوگ اس سے شفا حاصل کرلیا کرتے تھے۔

حدیث ② مجھے میرے والد، محمد بن حسن اور علی بن حسین نے سعد سے حدیث بیان کی وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ رزق اللہ بن علاء سے وہ سلیمان بن عمر سے اور سراج سے وہ ہمارے کسی ساتھی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ کی قبر کی مٹی قبر سے ستر باع کے فاصلے سے لی جائے (ایک باع دو ہاتھ کے برابر ہوتا ہے)

حدیث ③ مجھے علی بن حسین نے علی بن ابراہیم سے حدیث بیان کی وہ ابراہیم بن اسحاق نہاوندی سے وہ عبداللہ بن حماد انصاری سے وہ عبداللہ بن سنان سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص حسینؑ کی قبر کی مٹی لے تو یہ دعا پڑھے:۔

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ الْمَلَكِ الَّذِي تَنَاوَلَهُ وَالرَّسُولَ الَّذِي بَوَّأَهُ وَالْوَصِيِّ الَّذِي ضُمِّنَ فِيهِ أَنْ تَجْعَلَهُ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ (كذا و كذا) وَيُسَمِّي ذَلِكَ الدَّاءَ۔

''اے اللہ میں تجھ سے اس فرشتے کے حق سے سوال کرتا ہوں جس نے اس کو اٹھایا ہے اور اس رسولؐ کے حق سے جس نے اس کو جگہ دی اور وہ وصی جو اس کا ضامن ہوا کہ تو اس کو فلاں اور فلاں بیماری کی شفا عطا فرمادے اور بیماری کا نام لے''۔

حدیث ④

مجھے حکیم بن داؤد نے سلمہ سے وہ علی بن ریان بن صلت سے وہ حسین بن اسد سے وہ احمد بن مصقلہ سے وہ اپنے چچا سے وہ ابوجعفر موصلی سے وہ امام ابوجعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جب قبر حسینؑ سے مٹی لو تو یوں کہو:۔

اللّٰھُمَّ بِحَقِّ ھٰذِہِ التُّرْبَۃِ وَبِحَقِّ الْمَلَکِ الْمُوَکَّلِ بِھَا وَالْمَلَکِ الَّذِیْ کَرَبَھَا وَبِحَقِّ الْوَصِیِّ الَّذِیْ ھُوَ فِیْھَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ ھٰذَا الطِّیْنَ شِفَاءً مِنْ کُلِّ دَاءٍ وَّاَمَانًا مِنْ کُلِّ خَوْفٍ۔

''اے اللہ اس مٹی کے حق سے اور اس کے موکل فرشتے کے حق سے اور اس فرشتے کے حق سے جس نے اس کو کھودا ہے اور اس وصی کے حق سے جو اس میں ہے محمدؐ اور آپؐ کی آل پاکؑ پر درود بھیج اور اس مٹی کو ہر بیماری کے لے شفا اور خوف کے لیے باعث امن بنا''۔

اگر تم اس طرح دعا کرو گے تو یقیناً شفا ملے گی جو ہر بیماری کے لیے دوا ہوگی اور ہر خوف کے لیے امن ہوگی۔

حدیث ⑤

مجھے محمد بن حسن بن علی بن مہزیار نے حدیث بیان کی وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا علی بن مہزیار سے وہ حسن بن سعید سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے اس نے کہا ہمیں ابوعمرو نے حدیث بیان کی جو کہ اہل کوفہ کے شیخ تھے وہ ابوحمزہ ثمالی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے

روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں مکہ میں تھا اور امامؑ سے فرمایا میں آپؑ پر قربان جاؤں میں نے اپنے ساتھیوں کو دیکھا جو حائر کی مٹی لے کر اس سے شفاء تلاش کرتے ہیں کیا اس میں جیسا کہ وہ کہتے ہیں شفاء موجود ہے؟۔آپؑ نے فرمایا اس کے اور قبر کے درمیان سے چار میل کے فاصلے پر جو مٹی ہے اس سے شفاء لی جائے اسی طرح میرے جد رسولؐ اللہ کی قبر اور اسی طرح (دوسرے امام) حسنؑ، (چوتھے امام) علیؑ بن حسینؑ اور (پانچویں امام) محمدؑ بن علی کی قبر کی مٹی کی بھی یہی تاثیر ہے۔(البتہ سوائے قبر حسینؑ کی مٹی کے کسی اور کی قبر کی مٹی کھا کر شفا حاصل کرنے کی روایتوں میں اجازت نہیں دی گئی ہے۔مترجم) پس وہاں کی مٹی اٹھاؤ اس میں ہر بیماری کے لیے شفاء ہے اور خوف والی چیز سے ڈھال ہے اور دعا کے علاوہ اس سے بہتر کوئی چیز نہیں جس سے شفاء لی جائے۔جو کچھ اس میں تاثیر ہے لوگ اس سے محروم رہ جاتے ہیں کیونکہ ان کا یقین پختہ نہیں ہوتا اسی طرح اگر کوئی اس سے علاج چاہے اور اس کا یقین کامل نہ ہو تو اس کو کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا اور جو یقین کے ساتھ اس سے علاج کرے اللہ کے حکم سے اس کے لیے یہ کافی ہے اور کسی چیز سے علاج کرنے کی کوئی ضرورت نہیں اور شیطان کافر جنوں کو اس کی خبر کر دیتا ہے وہ بھی خود کو اس سے مس کرتے ہیں تو اس کی عام خوشبو زائل ہو جاتی ہے اور وہ جہاں سے گزرتے ہیں اس کو سونگھ لیتے ہیں۔شیاطین اور کافر جن بنی آدم سے حسد کرتے ہیں اس لیے وہ زائر جو قبر حسینؑ سے مٹی لے کر آتا ہے وہ اس کو مس کرنے کی کوشش کرتے ہیں کیونکہ وہ خود حائر میں داخل نہیں ہو سکتے۔اگر تم وہاں سے مٹی لے کر آؤ تو اگر وہ ان شیاطین اور کافر جنوں سے سلامت رہی تو اس سے جس کسی کی بیماری کا علاج کیا جائے وہ فوراً ٹھیک ہو جائے گا اور جب بھی تم وہاں سے مٹی لو تو اس کو چھپا کر رکھو اور اس پر اللہ کا ذکر کرتے رہو۔پھر آپؑ نے فرمایا مجھے پتا چلا ہے کہ بعض لوگ جو مٹی لیتے ہیں وہ اس سے ہلکا ہونے کے لیے اس کو اونٹوں، خچروں یا گدھوں کی بوریوں وغیرہ میں رکھ لیتے ہیں اور ان کپڑوں میں لپیٹ لیتے ہیں جن

سے ہاتھ وغیرہ صاف کئے جاتے ہیں تو جس کا یہ حال ہو وہ اس سے شفاء کیسے حاصل کرسکتا ہے اور جس کے دل میں یقین نہ ہو اور اس کو سبک خیال کرتا ہو جبکہ اس (کربلا کی مٹی) میں اس کے لیے خیر ہو تو اس سے عمل خراب ہوجاتا ہے۔

حدیث ⑥ مجھے محمد بن حسن نے محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ رزق اللہ بن علاء سے وہ سلیمان بن عمرو سراج سے وہ ہمارے کسی ساتھی سے روایت کرتے ہیں کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا قبر حسینؑ کی مٹی قبر سے ستر باع کے فاصلے سے لی جائے۔

حدیث ⑦ مجھے محمد بن یعقوب علی بن محمد نے مرفوعاً بیان کیا کہ قبر حسینؑ کی مٹی کو جنوں اور شیطانوں کی آفت سے بچانے کے لئے اس پر سورہ ''انا انزلناہ فی لیلۃ القدر'' کی تلاوت کرنی چاہیئے۔

حدیث ⑧ مروی ہے کہ جب قبر حسینؑ کی مٹی لو تو یوں کہو:۔

اے اللہ! اس پاک مٹی کے حق سے اور اس پاک جگہ کے حق سے اور اس وصی کے حق سے جسے اس جگہ نے چھپا رکھا ہے اس کے حق سے اور اس کے دادا، والدہ، ماں، بھائی اور اس کو گھیرنے والے فرشتوں کے حق سے اور تیرے ولی کی قبر پر ٹھہرنے والے فرشتوں کے حق سے جو اس کی مدد کا انتظار کرتے ہیں اللہ عزوجل اس پر درود بھیجے۔ اے اللہ اس مٹی کو میرے لیے ہر مرض کی شفاء بنادے اور ہر خوف سے امن بنادے اور ہر فقیری سے غنا بنادے اور ہر ذلت سے عزت بنادے اور اس کے ساتھ میرے رزق میں کشادگی کردے اور میرے جسم کو تندرست کردے۔

حدیث ⑨ مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے وہ علی بن محمد بن سالم سے وہ محمد بن خالد سے وہ عبداللہ بن حماد بصری سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے وہ اہل کوفہ کے ایک آدمی سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا حسینؑ کی قبر کا حرم چاروں اطراف سے ایک ایک فرسخ ہے۔

حدیث ⑩ مجھے جعفر بن محمد بن ابراہیم موسوی نے عبیداللہ بن نہیک سے بیان کیا وہ سعد بن صالح سے وہ حسن بن علی بن ابی المغیرہ سے وہ ہمارے کسی ساتھی سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا میں بہت بیماریوں والا آدمی ہوں اور کوئی دوا نہیں چھوڑی جس سے علاج نہ کروایا ہو۔ آپؑ نے مجھے فرمایا کیا تو نے حسینؑ کی قبر کی مٹی سے علاج کیا ہے تو اب تک اس پاک مٹی سے غافل کیوں رہا اس میں ہر شفاء اور ہر خوف سے امن ہے جب یہ مٹی لو تو یہ پڑھو:۔

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ الطِّينَةِ، وبِحَقِّ الملكِ الَّذِي أَخَذَها، وَبِحَقِّ النَّبِيِّ الَّذِي قَبَضَها وَبِحَقِّ الوَصِيِّ الذي حُلَّ فيها، صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وأجْعَلْ لي فيها شِفاءً مِنْ كُلِّ داءٍ، وأَماناً مِنْ كُلِّ خَوْفٍ۔

''اے اللہ میں تجھ سے اس مٹی کے حق سے سوال کرتا ہوں اور اس فرشتے کے حق سے جس نے اسے لیا تھا اور اس نبی کے حق سے جس نے اس کو قبض کیا ہے اور اس وصی کے حق سے جو اس میں اترا ہے محمدؐ اور آل محمدؐ پر درود بھیج اور میرے لیے اس میں ہر بیماری کی دوا بنا دے اور ہر خوف سے امن بنا دے''۔

پھر آپؑ نے فرمایا کہ جس فرشتے نے اس کو لیا وہ جبرائیل ہے اور نبیؐ کو دکھایا اور کہا یہ آپؐ کے بیٹے کی

قبر کی مٹی ہے آپؑ کے بعد آپؑ کی امت انہیں قتل کر دے گی اور نبیؐ نے اس کو قبض کر لیا اور جو وصی اس میں اترے وہ حسین بن علی علیہ السلام جو سید الشہداءؑ ہیں۔ (راوی کا بیان ہے) میں نے کہا میں ہر بیماری سے شفا کو تو جان گیا ہوں لیکن یہ مصیبت زدوں کے لیے امان کیسے ہوگی؟۔ آپؑ نے فرمایا جب تمہیں کسی حاکم کا خوف ہو تو گھر سے اس مٹی کے بغیر نہ نکلنا اور اس کو لیتے وقت یہ پڑھو:۔

اللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذِهِ طِينَةُ قَبْرِ الْحُسَيْنِ وَلِيِّكَ وَابْنِ وَلِيِّكَ، اتَّخَذْتُهَا حِرْزاً لِمَا أَخَافُ وَلِمَا لَا أَخَافُ۔

''اے اللہ یہ تیرے ولی ابن ولی کی قبر کی مٹی ہے اس کو میں نے بطور حفاظت کے اپنے پاس رکھا ہے جن کے شر سے میں ڈرتا ہوں یا نہیں ڈرتا''۔

کیونکہ کبھی کبھی جس سے خوف نہ ہو وہ بھی آ دھمکتا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ جو کچھ امامؑ نے فرمایا میں نے لے لیا اور قبر حسینؑ کی مٹی سے شفاء پا گیا اور میرا بدن بالکل درست ہو گیا اور جس سے میں خوفزدہ تھا یا نہ ڈرتا تھا اس سے میرے لیے امان ہو گئی، میں نے اس کے بعد کبھی کوئی ناپسند چیز نہیں دیکھی۔

حدیث (۱۱)

مجھے حکیم بن داؤد بن حکیم سے سلمہ نے خبر دی وہ احمد بن اسحٰق قدوینی سے وہ ابی بکار سے انہوں نے کہا میں نے مٹی قبر حسینؑ کے سر مبارک کے پاس سے لی وہ سرخ مٹی تھی تو میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا وہ مٹی ان کی خدمت میں پیش کی آپؑ نے اسے ہاتھ میں لے کر سونگھا اور رونے لگے پھر آپؑ کی آنکھوں سے ایک سیل رواں جاری ہو گیا اور فرمایا یہ میرے جد (حسینؑ) کی مٹی ہے۔

حدیث (۱۲)

مجھے ابو عبد الرحمن محمد بن احمد بن حسین عسکری نے عسکر میں حدیث بیان

کی انہوں نے کہا ہمیں حسن بن علی بن مہزیار نے اپنے والد سے وہ محمد بن ابی عمیر سے وہ محمد بن مروان سے وہ ابوحمزہ ثمالی سے روایت کرتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب تم قبر حسینؑ سے مٹی لینا چاہو تو فاتحہ، معوذتین، اخلاص، انا انزلناہ فی لیلۃ القدر، یٰسین، آیت الکرسی پڑھو اور یہ دعا بھی پڑھو:۔

اللّٰهُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَحَبِيبِكَ وَنَبِيِّكَ وَأَمِينِكَ وَبِحَقِّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَبْدِكَ أَخِي رَسُولِكَ، وَبِحَقِّ فَاطِمَةَ بِنْتِ نَبِيِّكَ وَزَوْجَةِ وَلِيِّكَ، وَبِحَقِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَبِحَقِّ الْأَئِمَّةِ الرَّاشِدِينَ وَبِحَقِّ هٰذِهِ التُّرْبَةِ وَبِحَقِّ الْمَلَكِ الْمُوَكَّلِ بِهَا، وَبِحَقِّ الْوَصِيِّ الَّذِي حُلَّ فِيهَا وَبِحَقِّ الْجَسَدِ الَّذِي تَضَمَّنَتْ وَبِحَقِّ السِّبْطِ الَّذِي ضُمِّنَتْ، وَبِحَقِّ جَمِيعِ مَلَائِكَتِكَ وَأَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاجْعَلْ لِي هٰذَا الطِّينَ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَلِمَنْ يَسْتَشْفِي بِهِ مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ وَمَرَضٍ، وَأَمَانًا مِنْ كُلِّ خَوْفٍ، اللّٰهُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ، اجْعَلْهُ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا، وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ وَآفَةٍ وَعَاهَةٍ وَجَمِيعِ الْأَوْجَاعِ كُلِّهَا، إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

”اے اللہ اپنے بندے، رسول، حبیب، نبی اور امین کے حق کے ساتھ اور امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ اپنے رسول کے بھائی کے حق کے ساتھ اور اپنے نبی کی بیٹی اور اپنے ولی کی زوجہ کے حق کے ساتھ اور حسنؑ اور حسینؑ کے حق کے ساتھ اور آئمہ ہدیٰؑ کے حق کے ساتھ اور اس مٹی اور اس کے موکل فرشتے کے حق کے ساتھ اور اپنے وصی کے حق کے ساتھ جو یہاں اترا ہے اور اس جسم کے حق کے ساتھ جو ضامن ہے اور نواسے کے حق کے ساتھ جو ضامن بنایا گیا اور تمام فرشتوں اور نبیوں اور رسولوں کے حق سے میں یہ سوال کرتا ہوں کہ محمدؐ اور آل محمدؐ پر درود بھیج اور اس مٹی کو میرے لیے ہر بیماری کے لیے شفاء بنا دے اور ہر اس شخص کے لیے بھی شفاء بنا دے جو اس سے شفاء لینا چاہتا ہے

اور سقم اور آفت سے شفاء دے اور ہر ڈر سے امان دے۔ اے اللہ محمدؐ اور اہل بیتؑ کے حق سے اس کو علم نافع اور رزق واسع بنا دے اور ہر بیماری، سقم اور آفت اور مصیبت اور تمام دردوں سے شفا عطا فرما تو ہر چیز پر قادر ہے"۔

پھر یوں بھی کہو:۔

اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ التُّرْبَةِ الْمُبَارَكَةِ الْمَيْمُونَةِ وَالْمَلَكِ الَّذِي هَبَطَ بِهَا وَالْوَصِيِّ الَّذِي هُوَ فِيهَا، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ، وَانْفَعْنِي بِهَا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

"اے اللہ اس مبارک مٹی کے رب اور اس فرشتے پر بھی جو اس کو لے کر اترا اور اس وصی کو جو اس میں اترا اور اس میں ہے، محمدؐ اور آل محمدؐ پر درود بھیج اور مجھے اس سے نفع دے تو ہر چیز پر قادر ہے"۔

باب نمبر (۹۴)

خاک شفا کھاتے وقت پڑھی جانے والی دعا

حدیث ① مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے حدیث بیان کی وہ محمد بن

اسماعیل بصری سے وہ اپنے ایک ساتھی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ کی قبر کی مٹی ہر بیماری کے لیے شفاء ہے جب تم اس کو کھاؤ تو یوں کہو:۔

بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ رِزْقاً وَاسِعاً وَعِلْماً نَافِعاً وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

''بسم اللہ اور اللہ (کی مدد) سے اے اللہ اس کو رزق واسع اور علم نافع اور ہر بیماری سے شفا بنا دے تو ہر چیز پر قادر ہے''۔

ایک اور روایت ہے کہ امامؑ نے فرمایا جب تم قبر حسینؑ کی مٹی کھاؤ تو یہ دعا پڑھو:۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ التُّرْبَةِ الْمُبَارَكَةِ وَرَبَّ هٰذَا الْوَصِيِّ الَّذِي وَارَتْهُ ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْهُ عِلْماً نَافِعاً وَرِزْقاً وَاسِعاً وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ۔

''اے اللہ اس مبارک مٹی کے رب اور اس وصی کے رب جس کو اس مٹی نے چھپایا ہے محمدؐ اور آپؐ کی آلؑ پر درود بھیج اور اس (مٹی) کو علم نافع اور رزق واسع اور ہر بیماری کے لیے شفا بنا دے''۔

حدیث ② مجھے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے اپنے والد سے بیان کیا وہ حسن

بن محبوب سے وہ مالک بن عطیہ سے وہ اپنے والد سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جب تم مظلوم کی مٹی لے کر منہ میں ڈالو تو یہ دعا پڑھو:۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ التُّرْبَةِ وَبِحَقِّ الْمَلَكِ الَّذِي قَبَضَهَا وَالنَّبِيِّ الَّذِي حَصَّنَهَا وَالإِمَامِ الَّذِي حُلَّ فِيهَا أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَجْعَلَ لِي فِيهَا شِفَاءً نَافِعاً،

وَرِزْقاً وَاسِعاً وَأَماناً مِنْ كُلِّ خَوْفٍ وَدَاءٍ۔

''اے اللہ میں اس مٹی کے حق کے ساتھ تجھ سے سوال کرتا ہوں اور اس فرشتے کے حق سے جس نے اس کو قبض کیا اور نبی کے حق سے جس نے اس کو محفوظ کیا اور امامؑ کے حق سے جو اس میں اترا تُو محمدؐ اور آپؐ کی آلؑ پر درود بھیج اور تُو اس کو میرے لیے شفاء نافع اور رزق واسع اور ہر ڈر اور بیماری کے لیے امان بنا دے''۔

جب یہ کہو گے تو اللہ اس کو عافیت اور شفا بخش دے گا۔

باب نمبر ﴿۹۵﴾

ہر ایک مٹی کا کھانا حرام ہے سوائے قبر حسینؑ کی مٹی کے کیونکہ وہ شفاء ہے

حدیث ① ❀ مجھے محمد بن یعقوب نے اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے بیان کیا وہ محمد بن یحییٰ سے وہ احمد بن عیسیٰ سے وہ ابو یحییٰ واسطی سے وہ ایک آدمی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا ہر مٹی حرام ہے جس طرح خنزیر کا گوشت حرام ہے جو مٹی کھائے اور اس کی وجہ سے اس کی موت ہو جائے تو میں اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھوں گا مگر حسینؑ کی قبر کی مٹی میں ہر بیماری کے لیے شفاء ہے اور جو شخص اس کو صرف اپنی خواہش کی بنیاد پر کھائے گا تو اسے شفا نہیں ہوگی۔

حدیث ② ❀ مجھے محمد بن الحسن نے محمد بن حسن الصفار سے حدیث بیان کی وہ عباد بن سلیمان سے وہ سعد بن سعد سے انہوں نے کہا میں نے امام علی رضاؑ سے مٹی کھانے کے بارے میں پوچھا۔ آپؑ نے فرمایا مٹی اسی طرح حرام ہے جس طرح مردار، خون یا خنزیر کا گوشت حرام ہے سوائے قبر حسینؑ کی مٹی کے کیونکہ اس میں ہر بیماری کی شفاء ہے اور ہر خوف سے امن ہے۔

حدیث ③ ❀ مجھے ابوعبداللہ بن محمد بن احمد بن یعقوب نے علی بن حسن بن علی بن فضال سے بیان کیا وہ اپنے کسی ساتھی سے وہ امام ابوجعفرؑ یا امام ابوعبداللہؑ میں سے کسی ایک سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا اللہ عزوجل نے آدمؑ کو مٹی سے بنایا تو مٹی کا کھانا ان کی اولاد پر حرام کر دیا۔ (راوی کا بیان ہے) میں نے کہا حسینؑ کی قبر کی مٹی کو کھانے کے متعلق آپؑ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا مٹی حرام ہے جیسے انسان کا گوشت کھانا حرام ہے۔ لوگوں پر ہمارا گوشت اور انکا گوشت ہم پر حرام ہے مگر معمولی چنے جتنی کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

حدیث ④ سماعہ بن مہران نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا ہر مٹی بنی آدم پر حرام ہے سوائے حسینؑ کی قبر کی مٹی کے اگر کسی بیماری کے لیے کھالی جائے تو اللہ عزوجل اس کو شفا بخش دیتا ہے۔

حدیث ⑤ میں نے حسین بن مہران فارسی کی حدیث میں پایا وہ محمد بن یسار سے وہ یعقوب بن یزید سے وہ اس حدیث کو امام صادق علیہ السلام تک مرفوع بیان کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو کوئی قبر حسینؑ کی مٹی فروخت کرے گا تو گویا کہ وہ حسینؑ کا گوشت بیچتا ہے اور خریدتا ہے۔

قول مترجم:۔

اس حدیث سے ہر صاحبِ فہم انسان سمجھ سکتا ہے کہ جب قبرِ حسینؑ کی مٹی بیچنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو حسینؑ کا گوشت بیچتا ہو تو ذکرِ حسینؑ کو بیچنے والے کا ٹھکانہ کہاں ہوگا؟۔

باب نمبر (۹۶)

دور سے زیارت حسینؑ کا طریقہ

حدیث ① مجھے میرے والد نے سعد اور محمد بن یحییٰ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن ابی عمیر سے وہ اس سے جس نے اس کو روایت کیا اس نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو ہماری طرف آنے کے لیے بہت زیادہ مشقت اٹھانی پڑے اور تم چاہو کہ ہم تمہارے گھر میں آئیں تو وہ اپنے گھر میں سب سے بلند مقام پر دو رکعت نماز ادا کر کے سلام کا قصد کرے اور ہماری قبروں کی طرف رخ کر کے سلام کہے تو وہ سلام ہم تک پہنچ جائے گا۔

حدیث ② مجھے علی بن حسین اور علی بن محمد بن قولویہ نے محمد بن یحییٰ عطار سے وہ حمدان بن سلیمان سے جو نیشاپوری ہیں وہ عبداللہ بن محمد یمانی سے وہ منیع بن حجاج سے وہ یونس بن عبدالرحمن سے وہ حنان بن سدیر سے وہ اپنے والد سے ایک لمبی حدیث میں امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا اے سدیر! اگر تم حسینؑ کی قبر کی زیارت ہر جمعہ میں پانچ مرتبہ اور روزانہ ایک مرتبہ کرلو تو یہ کوئی تم پر مشکل نہیں ہے۔ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں ہمارے اور ان کے درمیان کئی فرسخ کا فاصلہ ہے۔ آپؑ نے فرمایا اپنی چھت پر چلے آؤ اور دائیں بائیں توجہ کر کے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھا لو پھر یہ کہو:۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

''اے ابا عبداللہؑ آپ پر اللہ کا سلام، رحمت اور برکات ہوں''۔

تمہارے لیے ایک زیارت لکھی جائے گی اور یہ ایک سے زیادہ مرتبہ حج اور عمرے کے برابر ہے۔

سدیر نے کہا پھر میں روزانہ بیس سے بھی زیادہ مرتبہ اس طرح کر لیا کرتا۔

حدیث ③

مجھے حکیم بن داؤد نے سلمہ بن خطاب سے بیان کیا وہ عبداللہ بن محمد بن سنان سے وہ منیع سے وہ یونس بن عبدالرحمن سے وہ حنان بن سدیر سے وہ اپنے والد سے انہوں نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا اے سدیر! کیا تم امام حسینؑ کی قبر کی روزانہ زیارت کرتے ہو؟۔ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں نہیں۔ آپؑ نے فرمایا تم کتنے ظالم ہو کیا تم ہر ماہ میں زیارت کرتے ہو؟۔ میں نے کہا نہیں۔ آپؑ نے فرمایا کیا ہر سال ایک دفعہ زیارت کرتے ہو میں نے کہا جی ہاں! آپؑ نے فرمایا اے سدیر! تم حسینؑ کے متعلق کتنے ظالم ہو کیا تمھیں معلوم نہیں اللہ عزوجل کے دس لاکھ فرشتے پراگندہ حال غبار آلود حالت میں روتے رہتے ہیں اور زیارت کرتے رہتے ہیں لیکن کبھی تھکتے نہیں۔ اے سدیر! تم آسانی سے ہر جمعہ کے دن پانچ مرتبہ ان کی زیارت کر سکتے ہو۔۔۔ پھر گزشتہ حدیث کے مثل بیان کیا۔

حدیث ④

سلیمان بن عیسیٰ نے اپنے والد سے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا میں آپؑ کی زیارت کیسے کروں جبکہ میں اس کی طاقت نہیں رکھتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا جب تم میں یہاں آنے کی طاقت نہ ہو تو جمعہ کو غسل کر کے یا وضو کر کے اپنی چھت پر آجاؤ اور دو رکعت نماز پڑھو اور میری طرف چہرہ کرو کیونکہ جس نے میری زندگی میں میری زیارت کی تو گویا اس نے میری موت کے بعد میری زیارت کی اور جس نے میری موت کے بعد میری زیارت کی اس نے گویا میری زندگی میں میری زیارت کی۔

حدیث ۵ مجھے محمد بن جعفر رزاز نے محمد بن الحسین بن ابی الخطاب سے بیان کیا وہ عبداللہ بن محمد الدھقان سے وہ منیع بن الحجاج سے وہ حنان بن سدیر سے وہ اپنے والد سے انہوں نے کہا مجھے امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا اے سدیر! تم ابا عبداللہ الحسینؑ کی قبر کی زیارت بہت زیادہ کیا کرو۔ میں نے کہا میں بہت مصروف رہتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا میں تمہیں ایک چیز سیکھاتا ہوں۔ جب تم اس طرح کرو گے تو اللہ عزوجل تمہارے لیے اس پر عمل کرنے سے زیارت کا ثواب لکھ دے گا۔ میں نے کہا کیوں نہیں ضرور بتائیں میں آپؑ پر قربان جاؤں۔ آپؑ نے فرمایا اپنے گھر میں غسل کر کے اپنے گھر کی چھت پر آجاؤ اور کربلا کی طرف اشارہ کر کے سلام کہو تو اس طرح تمہارے لیے زیارت کا ثواب لکھ دیا جائے گا۔

حدیث ۶ مجھے محمد بن الحسن نے محمد بن الحسن الصفار سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ اسماعیل بن سہل سے وہ ابو احمد سے وہ اس سے جس نے اس کو روایت کیا اس نے کہا مجھ سے امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا جب تم سخت مشقت میں ہو اور گھر سے دور ہو تو اپنی منزل کی بلندی پر آکر دو رکعت نماز پڑھو اور سلام کے ساتھ ہماری قبروں کی طرف قصد و ارادہ کرو کیونکہ اس طرح ہمیں تمہارا اسلام پہنچ جائے گا۔

حدیث ۷ مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے بیان کیا وہ احمد بن ابی عبداللہ برقی سے وہ اپنے والد سے وہ امام ابوعبداللہؑ تک اس کو مرفوع بیان کرتے ہیں کہ حنان بن سدیر صیرفی امام ابوعبداللہؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؑ کے پاس آپؑ کے ساتھیوں کی ایک

جماعت بھی تھی۔آپؑ نے فرمایا اے حنان بن سدیر! تم امام ابوعبداللہؑ کی ہر ماہ زیارت کرتے ہو۔ انہوں نے کہا نہیں۔آپؑ نے پھر پوچھا پھر دو ماہ میں کرتے ہو؟۔انہوں نے کہا نہیں۔آپؑ نے پھر پوچھا تم ایک سال میں ایک مرتبہ کرتے ہو؟۔انہوں نے کہا نہیں تو امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا تم اپنے سردار کے لیے بہت ظالم ہو۔انہوں نے کہا اے فرزند رسولؐ سفر، خرچ کی کمی اور مسافت کی دوری کی وجہ سے میں زیارت حسینؑ نہیں کر پاتا۔آپؑ نے فرمایا کیا میں تمہیں زیارت مقبولہ باوجود دور ہونے کے نہ بتاؤں؟۔انہوں نے کہا اے فرزند رسولؐ پھر میں ان کی کیسے زیارت کروں۔فرمایا جمعہ کے دن غسل کرو یا کسی بھی دن غسل کرو اور صاف ستھرا لباس پہن کر اپنے گھر کے سب سے بلند مقام پر آجاؤ یا صحرا میں چلے جاؤ تو قبلہ رخ ہو کر پہلے یہ کہو:۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ﴿فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ﴾ ''پس تم جدھر بھی رخ کرو وہاں اللہ کا چہرہ پاؤ گے'' (بقرہ ۱۱۵)۔

پھر یہ دعا پڑھو:۔

السَّلامُ عَلَيْكَ يا مَولايَ وَابْنَ مَولايَ، وَسَيِّدي وَابْنَ سَيِّدي، السَّلامُ عَلَيْكَ يا مَولايَ الشَّهيدَ ابْنَ الشَّهيدِ وَالْقَتيلَ ابْنَ الْقَتيلِ السَّلامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ، أَتَأَزائِرُكَ يا ابْنَ رَسُولِ اللهِ بِقَلْبي وَلِساني وَجَوارِحي، وَإِنْ لَمْ أَزُرْكَ بِنَفْسي مُشاهَدَةً لِقُبَّتِكَ فَعَلَيْكَ السَّلامُ يا وارِثَ آدَمَ صَفْوَةِ اللهِ، وَوارِثَ نُوحٍ نَبِيِّ اللهِ، وَوارِثَ إِبراهيمَ خَليلِ اللهِ وَوارِثَ مُوسى كَليمِ اللهِ وَوارِثَ عيسى رُوحِ اللهِ وَوارِثَ مُحَمَّدٍ حَبيبِ اللهِ وَنَبِيِّهِ وَرَسُولِهِ وَوارِثَ عَلِيٍّ أَميرِ الْمُؤْمِنينَ وَصِيِّ رَسُولِ اللهِ وَخَليفَتِهِ، وَوارِثَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَصِيِّ أَميرِ الْمُؤْمِنينَ لَعَنَ اللهُ قاتِلَيْكَ وَجَدَّدَ عَلَيْهِمُ الْعَذابَ في هذِهِ السّاعَةِ وَفي كُلِّ ساعَةٍ، أَنَا يا سَيِّدي مُتَقَرِّبٌ إِلَى اللهِ جَلَّ وَعَزَّ، وَإِلى جَدِّكَ

رَسُولِ اللّٰہِ وَإِلٰی أَبِیکَ أَمِیرِ الْمُؤْمِنِینَ، وَإِلٰی أَخِیکَ الْحَسَنِ، وَإِلَیْکَ یَا مَوْلَایَ، فَعَلَیْکَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہُ، بِزِیَارَتِی لَکَ بِقَلْبِی وَلِسَانِی وَجَمِیعِ جَوَارِحِی، فَکُنْ لِی یَا سَیِّدِی شَفِیعًا لِقَبُولِ ذٰلِکَ مِنِّی، وَأَنَا بِالْبَرَاءَةِ مِنْ أَعْدَائِکَ وَاللَّعْنَةِ لَہُمْ وَعَلَیْہِمْ أَتَقَرَّبُ إِلَی اللّٰہِ وَإِلَیْکُمْ أَجْمَعِینَ فَعَلَیْکَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَرِضْوَانُہُ وَرَحْمَتُہُ۔

''اے میرے مولا اور میرے مولا کے بیٹے آپؑ پر سلام ہو۔ اے میرے سردار اور سردار کے بیٹے آپؑ پر سلام ہو۔ اے میرے مولا شہید بن شہید اور قتیل بن قتیل آپؑ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکات۔ اے اللہ کے رسولؐ کے بیٹے میں اپنے دل، زبان اور جوارح کے ساتھ آپؑ کی زیارت کرنے آیا ہوں اگرچہ میں بذات خود آپؑ کی زیارت نہیں کرسکتا آپؑ کا قبہ دیکھتے ہوئے آپؑ پر سلام ہو۔ اے آدم اللہ کے پسندیدہ کے وارث اور اے نوح نبی اللہ کے وارث اور ابراہیم خلیل اللہ اور موسیٰ کلیم اللہ اور عیسیٰ روح اللہ اور محمدؐ حبیب اللہ و رسول اللہ اور علیؑ امیر المومنین وصی رسول اللہ اور خلیفہ کے وارث آپؑ پر سلام ہو اور حسنؑ وصی علیؑ، امیرؑ المومنین کے وارث آپ کے قاتلین پر اللہ لعنت کرے اور اس وقت اللہ عزوجل ان پر اپنا عذاب نیا کردے اور ہر وقت انہیں عذاب دے۔ اے میرے سردار میں اللہ عزوجل کی طرف قرب حاصل کرنے والا ہوں جو عزت وجلال والا ہے اور آپؑ کے نانا رسولؐ اللہ اور آپؑ کے والد گرامی امیرؑ المومنین کی طرف اور آپؑ کے بھائی حسنؑ کی طرف اور آپؑ کی طرف بھی۔ اے میرے مولا آپؑ پر سلام اللہ کی رحمت اور برکات۔ میں دل و زبان سے آپؑ کی زیارت کرتا ہوں اور تمام جوارح سے بھی تو اے میرے سردار اور شفاعت کرنے والے اس کو قبول کرنے کے لیے آپؑ میری شفاعت کرنے والے بن جائیں اور میں آپؑ کے دشمنوں سے بری ہوتا ہوں اور ان پر لعنت کرتا ہوں۔ میں اس زیارت کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل کرنا چاہتا ہوں اور آپؑ تمام آئمہ معصومینؑ کا قرب آپؑ پر اللہ کی صلوات، رضامندی اور رحمت

ہو"۔

پھر تھوڑا سا بائیں جانب مڑ کر اپنا چہرہ علی بن حسینؑ کی قبر کی طرف موڑو اور وہ اپنے والد گرامیؑ کے پاؤں کی طرف ہیں اور ان پر بھی اسی طرح سلام کہو پھر اپنی حاجات دینی و دنیاوی سے جو چاہو اللہ سے دعا کرو پھر چار رکعت نماز پڑھو کیونکہ نمازِ زیارت ۴۔ ۸ یا ۲ رکعات ہیں اور افضل آٹھ رکعات ہیں۔

پھر امام ابو عبداللہ الحسین علیہ السلام کی قبر کی طرف مڑ کر کہو :۔

أَنَا مُوَدِّعِكَ يَا مَوْلَايَ وَابْنَ مَوْلَايَ وَيَا سَيِّدِي وَابْنَ سَيِّدِي، وَمُوَدِّعُكَ يَا سَيِّدِي وَابْنَ سَيِّدِي يَا عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ، وَمُوَدِّعُكُمْ يَا سَادَاتِي، يَا مَعَاشِرَ الشُّهَدَاءِ، فَعَلَيْكُمْ سَلَامُ اللّٰهِ وَرَحْمَتُهُ وَرِضْوَانُهُ وَبَرَكَاتُهُ۔

"اے میرے مولاؑ اور مولاؑ کے بیٹے، سردار اور سردار کے بیٹے۔ سردار ابن سردار میں آپؑ سے الوداع ہو رہا ہوں اے علی بن الحسینؑ اور اے میرے سادات میں آپؑ کو الوداع کہہ رہا ہوں اور اے شہداء کی جماعتوں تم پر سلام اور اللہ کی رحمت، رضامندی اور برکات ہوں"۔

باب نمبر (۹۷)

قبر حسین علیہ السلام کی زیارت نہ کرنے والا ظالم ہے

حدیث ① مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ علی بن حکم سے وہ ان کے کسی ساتھی سے وہ امام ابوجعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا تمہارے اور قبر حسینؑ کے درمیان کتنا فاصلہ ہے میں نے کہا ۱۶ فرسخ آپؑ نے فرمایا کیا تم زیارت حسینؑ کرتے ہو میں نے کہا نہیں۔ آپؑ نے فرمایا تم کتنے سخت اور ظالم ہو۔

حدیث ② انہی سے مروی ہے وہ سعد سے وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ علی بن حکم سے وہ اس سے جس نے انہیں بیان کیا وہ حنان بن سدیر سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ سے پوچھا آپؑ قبر حسینؑ کی زیارت کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟۔ آپ نے فرمایا قبر حسینؑ کی زیارت کرو اور ان پر ظلم مت کرو وہ سید الشہداء اور سید شباب اہل الجنہ ہیں یحییٰ بن زکریا کے مشابہ ہیں صرف ان دونوں پر آسمان وزمین روئے تھے۔

حدیث ③ مجھے محمد بن حسن نے محمد بن حسن صفار سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ احمد بن ابی داؤد سے وہ سعد بن ابی عمر جلاب سے وہ حارث اعور سے انہوں نے کہا کہ امیرؑ المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا حسینؑ کوفہ کی پشت کی طرف شہید ہونگے اللہ کی قسم! میں ان وحشیوں کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنی گردنیں لمبی کئے ہوئے ہیں کچھ وحشی انہیں رو رہے ہیں اور رات کو ان کی قبر پر ان کا مرثیہ کہہ رہے ہیں۔ جب اس طرح ہے تو ان کی زیارت ترک کر کے ان پر ظلم مت کرنا۔

حدیث ④ مجھے میرے والد، بھائی علی بن حسین اور محمد بن حسن نے روایت کیا وہ محمد بن یحییٰ عطار سے وہ حمدان بن سلیمان نیشاپوری سے وہ عبداللہ بن محمد یمانی سے وہ منیع بن حجاج سے وہ یونس بن عبدالرحمن سے وہ حنان بن سدیر سے وہ اپنے والد سدیر سے انہوں نے کہا امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا اے سدیر! کیا تم روزانہ قبر حسینؑ کی زیارت کرتے ہو؟۔ میں نے کہا نہیں۔ آپؑ نے فرمایا تم کتنے ظالم ہو، پھر فرمایا کیا تم ہر جمعہ کو ان کی زیارت کرتے ہو؟۔ میں نے کہا نہیں۔ آپؑ نے فرمایا کیا ہر ماہ ان کی زیارت کرتے ہو؟۔ میں نے کہا نہیں آپؑ نے فرمایا کیا ہر سال تم زیارت حسینؑ کرتے ہو۔ میں نے کہا جی ہاں! کبھی کبھار ایسا ہو جاتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا اے سدیر! تم حسینؑ پر بہت ظلم کرتے ہو کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ عزوجل نے ایک ہزار فرشتے غبار آلود پراگندہ حال آسمان سے اتارے ہیں جو کہ حسینؑ کو رات دن روتے رہتے ہیں اور ان کا مرثیہ کہتے ہیں اور حسینؑ کی قبر کی زیارت سے کبھی تھکتے نہیں اور اس کا ثواب زائروں کو ہدیہ کرتے ہیں۔

حدیث ⑤ مجھے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے اپنے والد سے اس نے حسن بن محبوب سے اس نے حنان بن سدیر سے انہوں نے کہا کہ میں امام ابوجعفرؑ کے پاس تھا تو ایک آدمی آیا اور اس نے سلام کیا اور بیٹھ گیا امام ابوجعفرؑ نے اس سے پوچھا تم کس شہر سے آئے ہو اس نے کہا کوفہ سے اور میں آپؑ کا محب ہوں۔ امامؑ نے فرمایا کیا تم قبر حسینؑ کی ہر جمعہ زیارت کرتے ہو اس نے کہا نہیں۔ آپؑ نے فرمایا ہر مہینے زیارت کرتے ہو؟۔ اس نے کہا نہیں۔ آپؑ نے پوچھا کیا ہر سال زیارت کرتے ہو؟۔ اس نے کہا نہیں۔ امام ابوجعفرؑ نے فرمایا تم تو ہر خیر سے محروم رہ گئے۔

حدیث ⑥

مجھے محمد بن جعفر نے محمد بن حسین سے بیان کیا اس نے جعفر بن بشیر سے اس نے حماد بن یسار سے انہوں نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا اے فضیل! کیا تم حسینؑ کی زیارت نہیں کرتے تمہیں معلوم نہیں کہ چار ہزار پراگندہ بالوں والے فرشتے قبر حسینؑ پر معین ہیں جو قیامت تک ان کو روتے رہیں گے۔

حدیث ⑦

انہی سے مروی ہے وہ محمد بن حسین سے وہ جعفر بن بشیر سے وہ حماد سے وہ محمد بن مسلم سے وہ امام ابوجعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے مجھ سے پوچھا تمہارے اور حسینؑ کی قبر کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟۔ میں نے کہا ۱۶ یا ۱۷ فرسخ۔ آپؑ نے پوچھا کیا تم وہاں جاتے ہو؟۔ میں نے کہا نہیں۔ آپؑ نے فرمایا تم کتنے بڑے ظالم ہو۔

حدیث ⑧

مجھے میرے والد نے حسین بن ابان سے بیان کیا وہ محمد بن اورمہ سے وہ ابوعبداللہ مومن سے وہ ابن مسکان سے وہ سلمان بن خالد سے اس نے کہا کہ میں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا۔ ان لوگوں سے بڑا تعجب ہے جو ہمارے شیعہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن ان پر زمانہ بیت جاتا ہے اور وہ حسینؑ بن علیؑ کی زیارت کے لیے نہیں جاتے سستی، کاہلی اور زیادتی کی وجہ سے۔ اللہ کی قسم! اگر ان کو معلوم ہو جائے کہ اس میں کیا فضیلت ہے تو وہ کبھی سستی نہ کرتے۔ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں اس میں کیا فضیلت ہے۔ آپؑ نے فرمایا بہت بڑا فضل ہے اور پہلی چیز جو تم کو حاصل ہوتی ہے وہ گزشتہ گناہوں کی بخشش ہے۔

حدیث ۹ مجھے حکیم بن داؤد بن حکیم نے سلمہ بن خطاب سے بیان کیا وہ عبداللہ بن خطاب سے وہ عبداللہ بن محمد بن سنان سے وہ منیع بن حجاج سے وہ یونس بن عبدالرحمن سے وہ حنان سے وہ اپنے والد سے انہوں نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا اے سدیر! تم روزانہ قبر حسینؑ کی زیارت کے لیے جاتے ہو؟۔ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں نہیں۔ آپؑ نے فرمایا تم کتنے بڑے ظالم ہو کیا تم ہر جمعہ زیارت کرتے ہو؟۔ میں نے کہا نہیں۔ آپؑ نے فرمایا کیا تم ہر سال زیارت کرتے ہو؟۔ میں نے کہا کبھی کبھار ایسا ہو جاتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا اے سدیر! تم حسینؑ کے ساتھ بہت بڑا ظلم کر رہے ہو۔۔۔۔

حدیث ۱۰ مجھے میرے والد نے اور میرے شیوخ نے بیان کیا وہ محمد بن عیسیٰ بن عبید سے وہ محمد بن ناجیہ سے وہ محمد بن علی سے وہ عامر بن کثیر سراج نہدی سے وہ ابوجارود سے وہ امام ابوجعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے مجھ سے پوچھا تمہارے اور حسینؑ کی قبر کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟۔ میں نے کہا سوار کا ایک دن اور پیدل کے لیے ایک دن اور اس کا کچھ حصہ۔ آپؑ نے فرمایا کیا تم ہر جمعہ وہاں جاتے ہو میں نے کہا نہیں میں کبھی کبھی جاتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا تم کتنا ظلم کرتے ہو اگر وہ ہمارے قریب ہوتے تو ہم ان کی طرف ہجرت کر جاتے۔

مجھے میرے مشائخ کی ایک جماعت نے احمد بن ادریس سے وہ محمد بن ناجیہ سے وہ محمد بن علی سے وہ عامر بن کثیر نہدی سے وہ ابوالجارود سے اور وہ امام ابوجعفرؑ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

باب نمبر ﴿۹۸﴾

امیر و غریب کے لئے ہر سال زیارت حسینؑ کی تعداد

حدیث ۱ مجھے جعفر بن محمد بن ابراہیم بن عبداللہ موسوی وہ عبیداللہ بن نہیک سے وہ محمد بن ابی عمیر سے وہ ابوایوب سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ غنی پر حق ہے کہ حسینؑ کی قبر کی سال میں دومرتبہ زیارت کرے اور فقیر پر حق ہے کہ سال میں ایک دفعہ زیارت کرے۔

حدیث ۲ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ علی بن حکم سے وہ عامر بن عمیر سے وہ سعید المرج سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ کی قبر کی سال میں ایک مرتبہ زیارت کیا کرو۔

حدیث ۳ مجھے ابوالعباس نے محمد بن حسین سے خبر دی وہ جعفر بن بشیر سے وہ مسلم سے وہ عامر بن عمیر سے وہ سعید المرج سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ کی قبر پر سال میں ایک مرتبہ ضرور جایا کرو۔

حدیث ۴ مجھے جعفر بن محمد بن عبداللہ موسوی نے عبداللہ بن نہیک سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حماد سے اس نے حلبی سے روایت کی کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے قبر حسینؑ کی زیارت کے بارے میں پوچھا۔ آپؑ نے فرمایا سال میں ایک مرتبہ کیونکہ میں شہرت کو مکروہ سمجھتا ہوں۔

قول مترجم:۔

اس حدیث کی روشنی میں زائرین کو یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ وہ اس نیت سے زیارت کو نہ جائیں کہ زائر ہونے کیوجہ سے لوگوں میں ان کی عزت وشہرت ہو کیونکہ اس صورت میں نہ صرف یہ کہ اس کی زیارت رائیگاں جائے گی بلکہ معصوم کی ناراضی بھی مول لینی پڑے گی۔

حدیث ۵ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ یعقوب بن یزید سے وہ ابن ابی عمیر سے وہ ہمارے ایک ساتھی سے وہ ابن رئاب سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا فقیر پر لازم ہے کہ وہ حسینؑ کی قبر پر سال میں ایک مرتبہ آئے اور غنی پر سال میں دومرتبہ زیارت حسینؑ واجب ہے۔

حدیث ۶ مجھے میرے والد اور محمد بن حسن نے حسین بن حسن بن ابان سے وہ حماد بن عثمان سے وہ حلبی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ کی قبر کی زیارت سال میں ایک مرتبہ کرو اور میں شہرت کو پسند نہیں کرتا ہوں۔

حدیث ۷ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے وہ حسن بن علی بن عبداللہ بن مغیرہ سے وہ عباس بن عامر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ علی بن ابی حمزہ نے کہا کہ امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا حسینؑ پر ظلم نہ کرو مال دار شخص ۴ ماہ بعد جائے اور تنگدست شخص کو اللہ اتنی تکلیف ہی دیتا ہے جتنی وہ طاقت رکھتا ہو۔

حدیث ⑧ مجھے محمد بن حسن نے محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ حسین بن سعید سے وہ ابن ابی عمیر سے وہ حماد بن عثمان سے وہ حلبی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے حسینؑ کی زیارت کے متعلق پوچھا۔ آپؑ نے فرمایا سال میں ایک مرتبہ اور میں شہرت کو پسند نہیں کرتا۔

حدیث ⑨ مجھے ابوالعباس نے زیاد سے اس نے جعفر بن بشیر سے اس نے حماد سے اس نے ابن مسلم سے اس نے عامر بن عمیر سے اس نے سعید المرج سے اس نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ کی قبر پر سال میں ایک مرتبہ ضرور جاؤ۔

حدیث ⑩ مجھے میرے والد نے سعد سے اس نے علی بن اسماعیل بن عیسیٰ سے اس نے صفوان بن یحییٰ سے اور اس نے عیص بن قاسم سے روایت کیا اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا کہ کیا زیارتِ حسینؑ کے لئے واجبی نماز ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا اس کے لئے واجبی نماز نہیں ہے۔ راوی کا بیان ہے میں نے سوال کیا کتنے دنوں میں آنحضرتؑ کی زیارت کی جائے؟۔ فرمایا جتنے دنوں میں چاہو زیارت کرو۔

حدیث ⑪ مجھے میرے والد نے عبداللہ بن جعفر حمیری سے اپنی سند کے ساتھ بیان کیا۔ علی بن میمون اصائغ کی طرف مرفوع بیان کیا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا اے علی! مجھے خبر ملی ہے کہ ہمارے شیعوں میں سے کچھ لوگ ہیں جو سالوں گزر جانے کے باوجود حسینؑ کی زیارت نہیں

کرتے۔میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں ایسے بہت سے لوگ ہیں۔آپؑ نے فرمایا انہوں نے اپنے دنیاوی حصے میں بہت سی غلطیاں کیں اور اللہ کے ثواب سے محروم رہ گئے اور نبیؐ کی ہمسائیگی سے دور ہو گئے۔میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں زیارت کتنے عرصہ میں ہونی چاہیئے؟۔آپؑ نے فرمایا اگر تم طاقت رکھتے ہو تو ہر ماہ میں کرو۔میں نے کہا میں تو ایسا نہیں کرسکتا کیونکہ میں اپنے ہاتھ سے کام کرتا ہوں اور لوگوں کے بہت سے کام میرے ہاتھ میں ہیں اور میں اپنے گھر سے ایک دن بھی دور نہیں رہ سکتا۔آپؑ نے فرمایا تیرے پاس عذر ہے جس آدمی کے ہاتھ میں کام ہو وہ بھی اور تم بھی سب پر لازم نہیں کہ ہر ماہ زیارت پر جاؤ۔میری مراد ان لوگوں سے ہے جو ہر جمعہ جانے کی استطاعت رکھتے ہیں اور ان کا کوئی عذر اللہ اور اسکے رسولؐ کے پاس نہ ہو۔میں نے کہا اگر ایک شخص اپنی نیابت میں کسی کو زیارت کے لئے بھیجتا ہے تو کیا یہ عمل جائز ہوگا؟۔آپؑ نے فرمایا ہاں لیکن اگر خود جائے تو اللہ اسے زیادہ اجر و ثواب دے گا، اور جب اس کا پروردگار دیکھے گا کہ وہ خدا کے لئے شب بیداری اور دن میں اپنے کام انجام دے کر خود کو زحمتوں میں ڈال رہا ہے تو خدا اس پر نظر کرے گا اور اس نظر (رحمت) کی وجہ سے محمدؐ و آل محمدؐ کے ہمراہ فردوس اعلیٰ اس پر واجب قرار دے گا۔لہٰذا اس زیارت (حسینؑ) کرنے میں ایک دوسرے پر سبقت کرو اور ان میں سے ہو جاؤ جو اس کے لئے شائستہ ہیں۔

حدیث ⑫ مجھے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے اپنے والد سے وہ حسن بن محبوب سے وہ صباح الحذاء سے وہ محمد بن مروان سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ کی قبر کی زیارت کرو اگرچہ سال میں ایک دفعہ ہی ہو۔۔۔۔

حدیث ۱۳ مجھے میرے والد نے احمد بن ادریس سے بیان کیا وہ محمد بن یحییٰ سے وہ عمر کی بن بوفکی سے انہوں نے کہا ہمیں یحییٰ نے بیان کیا جو امام ابوجعفرؑ ثانی کے خدمت گزار تھے وہ علی سے وہ صفوان بن مہران جمال سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ آپؑ سے پوچھا گیا جو زیارت حسینؑ کر کے چلا جائے تو کب واپس لوٹ کر آئے اور کتنے دنوں بعد آئے اور کتنے دن ترک کرنے کی گنجائش ہے؟ ۔آپؑ نے فرمایا ایک ماہ سے زیادہ کی گنجائش نہیں اور گھر دور ہونے کی وجہ سے ہر تین سال بعد آئے اور اگر وہ نہ آئے تو اس نے رسولؐ اللہ کی مخالفت کی اور ان کی حرمت کو پامال کیا مگر کوئی علت ہو تو جائز ہے۔

قول مترجم:۔

یہ حدیث اس تاثر کو زائل کرتی ہے کہ انسان ایک مرتبہ زیارت کر کے مطمئن ہو جائے کہ میں زائر بن گیا بلکہ گھر دور ہونے کی صورت میں کم از کم تین سال میں ایک مرتبہ زیارت کرنا ضروری ہے۔

حدیث ۱۴ مجھے علی بن حسین بن موسیٰ نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابن فضال سے اس نے علی بن عقبیٰ سے اس نے عبیداللہ حلبی سے اس نے امام ابوعبداللہؑ کی خدمت میں عرض کیا ہم ہر سال دو یا تین مرتبہ قبر حسینؑ کی زیارت کرتے ہیں، آپؑ نے فرمایا میں قبر حسینؑ کی طرف شہرت کی نیت سے قصد کرنے کو مکروہ جانتا ہوں سال میں ایک مرتبہ زیارت کرو۔ میں نے امامؑ سے پوچھا وہاں درود کیسے پڑھوں؟ ۔آپؑ نے فرمایا آپؑ کے دونوں شانوں کے پیچھے کھڑے ہو جاؤ پھر نبیؐ پر درود پڑھو پھر حسینؑ پر درود پڑھو۔

حدیث ⑮ عمر کی نے اپنی سند کے ساتھ کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا حسینؑ کی قبر کے پاس ۴ ہزار فرشتے سورج کے طلوع ہونے سے غروب ہونے تک درود پڑھتے ہیں پھر وہ واپس آسمان کی طرف چلے جاتے ہیں اور دوسرے فرشتے آسمان سے اتر آتے ہیں جنکی تعداد اتنی ہی ہے پھر وہ طلوع فجر تک درود پڑھتے ہیں تو کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ ان کی قبر سے چار سال سے زیادہ عرصہ جدا رہے۔

حدیث ⑯ اسی سند کے ساتھ محمد بن فضل سے وہ ابی ناب سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ سے حسینؑ کی قبر کی زیارت کے متعلق پوچھا۔ آپؑ نے فرمایا ہاں عمرے کے برابر ہے اور چار سال سے زیادہ اس سے دور نہیں رہنا چاہیے۔

حدیث ⑰ مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے بیان کیا وہ علی بن محمد بن سالم سے وہ محمد بن خالد سے وہ عبداللہ بن حماد بصری سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے وہ صفوان جمال سے روایت کرتا ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا جب ہم مدینہ کے راستے مکہ جا رہے تھے تو میں نے کہا اے فرزند رسولؐ! کیا وجہ ہے میں آپؑ کو بہت غمگین اور افسردہ دیکھ رہا ہوں؟۔ آپؑ نے فرمایا اگر تم بھی وہ سن لیتے جو میں سنتا ہوں تو تم یہ سوال کبھی نہ پوچھتے۔ میں نے کہا آپؑ کیا سنتے ہیں؟۔ فرمایا فرشتوں کا امیرؑ المومنین اور حسینؑ کے قاتلوں پر لعنت کرنا اور فرشتوں اور جنوں کا نوحہ اور رونا اور بہت غمزدہ ہونا بھی سنتا ہوں تو کھانا، پینا اور نیند کیسے خوشگوار ہو سکتی ہے میں نے کہا جو زیارت کو آئے اور واپس جائے تو پھر کب اسے زیارت کے لیے آنا چاہیے اور کتنے دنوں

بعد اسے آنا چاہیے اور کتنے دن زیارت ترک کرنے کی گنجائش ہے؟۔آپؑ نے فرمایا جو قبر حسینؑ کے قریب رہتا ہے وہ ایک ماہ میں ایک مرتبہ سے کم زیارت نہ کرے اور دور والا تین سال سے زیادہ وقت نہ لگائے جو تین سال بعد بھی نہ آیا تو اس نے رسولؐ اللہ کی نافرمانی کی اور قطع رحمی کی ہاں! کسی خاص وجہ سے جائز ہے۔اگر حسینؑ کی زیارت کرنے والا جان لے کہ وہ گھر کو کیا لاتا ہے اور نبیؐ کے پاس سے کیا لاتا ہے اور امیرؑ المومنین اور فاطمہؑ اور آئمہؑ اور شہداء اہل بیتؑ کی طرف سے کیا لاتا ہے اور ان سے اس کو کیا کیا دعائیں اور جزائیں ملتی ہیں اور اس کے لیے دنیا و آخرت میں اللہ عزوجل کے پاس ذخیرے کے طور پر کتنا ثواب ہے تو وہ پسند کرے گا کہ وہاں اس کا گھر ہو یعنی اس کا گھر حسینؑ کی قبر کے پاس ہو اور وہ ان سے کبھی جدا نہ ہو۔حسینؑ کی زیارت کرنے والا جب گھر سے نکلتا ہے تو جس راستے سے بھی وہ گزرتا ہے۔وہاں کی ہر ایک چیز اس کے لیے دعا کرتی ہے اور جب سورج اس پر پڑتا ہے تو اس کے سارے گناہ کھا جاتا ہے جس طرح آگ ایندھن کو کھا جاتی ہے اور سورج اس پر کوئی گناہ باقی نہیں چھوڑتا جب وہ واپس جاتا ہے تو اس پر کوئی گناہ بھی باقی نہیں ہوتا اور اس کے درجات اتنے بلند ہو جاتے ہیں کہ اس تک وہ انسان بھی نہیں پہنچ سکتا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے خون میں غلطاں ہو۔ایک فرشتہ اس کے سپرد کیا جائے گا جو زیارت کی واپسی تک اس کے لیے استغفار کرتا رہے گا حتیٰ کہ تین سال گزر جائیں یا وہ فوت ہو جائے۔

مجھے میرے والد نے احمد بن ادریس سے بیان کیا اور محمد بن یحییٰ نے بھی سب نے عمر کی بن علی بوفکی سے اس نے کہا ہمیں یحییٰ نے حدیث بیان کی اور وہ امام جعفرؑ کے خدمت گزار تھے وہ علی سے وہ صفوان بن مہران الجمال سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے اسی کے مثل حدیث روایت کرتے ہیں۔

باب نمبر ﴿۹۹﴾

امام موسیٰ کاظمؑ اور امام محمد تقی علیہ السلام کی زیارت کا ثواب

حدیث ① مجھے علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ حسن بن علی وشاء سے انہوں نے کہا میں نے امام رضاؑ سے پوچھا کیا امام ابوالحسن موسیٰ کاظم علیہ السلام کی زیارت حسینؑ کی زیارت کے مثل ہے؟۔آپؑ نے فرمایا ہاں۔

اور مجھے محمد بن یعقوب نے محمد بن یحییٰ سے وہ احمد بن عیسیٰ سے اپنی اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

حدیث ② مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ ابوعلی سے وہ حسین بن بشار واسطی سے انہوں نے کہا میں نے امام رضاؑ سے پوچھا کیا میں امام موسیٰ کاظمؑ کی بغداد میں زیارت کروں؟۔فرمایا اگر کسی چیز کا خوف نہ ہو،ورنہ پشت پردہ سے زیارت کرو(یعنی حالت تقیہ میں)۔

حدیث ③ مجھے علی بن حسین نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن ابی عبداللہ برقی سے وہ حسن بن علی وشاء سے انہوں نے کہا میں نے امام رضاؑ سے پوچھا جو آپؑ کے والد گرامیؑ کی زیارت کرے اس کے لیے کیا اجر ہے؟۔آپؑ نے فرمایا ان کی زیارت کرو۔میں نے کہا اس کی کیا فضیلت ہے؟۔فرمایا جتنا اجر حسینؑ کی زیارت کا ہے اس کے برابر ہے۔

حدیث ④ مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر نے اپنے والد سے بیان کیا وہ ہارون بن مسلم سے وہ علی بن حسان واسطی سے ہمارے کسی ساتھی سے اس نے امام رضاؑ سے امام ابوالحسن موسیٰ

کاظم علیہ السلام کی قبر کی زیارت کے متعلق پوچھا۔آپؑ نے فرمایا آنحضرتؑ کی قبر کے اطراف میں نماز پڑھو۔

حدیث ۵

مجھے میرے والد اور علی بن حسین اور محمد بن حسن نے سعد بن عبداللہ سے وہ یعقوب بن یزید سے وہ حسین بن بشار واسطی سے انہوں نے کہا میں نے امام ابوالحسن الرضاؑ سے پوچھا کہ جو آپؑ کے والد گرامیؑ کی زیارت کرے اس کے لیے کیا اجر وثواب ہے؟۔آپؑ نے فرمایا ان کی زیارت کرو۔میں نے پوچھا اس میں کیا فضیلت ہے؟۔فرمایا جو ان کے والد گرامیؑ کی زیارت کی فضیلت ہے یعنی رسولؐ اللہ کی زیارت۔میں (راوی) نے کہا اگر میں خوف کی وجہ سے حرم میں داخل نہ ہوسکوں؟۔آپؑ نے فرمایا دیوار کے پیچھے سے سلام کہہ دو۔

حدیث ۶

مجھے ابوالعباس محمد بن جعفر قرشی نے محمد بن حسین بن ابی خطاب سے بیان کیا وہ محمد بن اسماعیل بن بزیع سے وہ خیبری سے وہ حسین بن محمد اشعری قمی سے اس نے کہا مجھے امام رضاؑ نے فرمایا جو میرے والد گرامیؑ کی بغداد میں زیارت کرے تو وہ ایسا ہوگا جیسے اس نے رسولؐ اللہ اور امیرؑ المومنین کی زیارت کی مگر ان کے لیے فضیلت ہے۔

حدیث ۷

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ عبدالرحمن بن ابی نجران سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے امام ابوجعفرؑ سے پوچھا کہ جو شخص قصد کر کے نبیؐ کی زیارت کرے اس کے لیے کیا اجر ہے؟۔آپؑ نے فرمایا اس کے لیے جنت ہے اور جو شخص امام موسیٰ کاظمؑ کی قبر کے لئے جائے تو اس کے لیے بھی جنت ہے۔

حدیث ⑧ مجھے محمد بن حسن نے احمد بن ولید سے بیان کیا وہ سعد بن عبداللہ سے وہ احمد بن محمد سے وہ حسن بن علی وشاء سے وہ امام رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو میرے والد گرامیؑ کی قبر کی زیارت کرے تو یہ ایسا ہی ہے جیسے اس نے حسینؑ کی قبر کی زیارت کی ہو۔

حدیث ⑨ انہی سے مروی ہے وہ سعد سے وہ احمد بن محمد سے وہ احمد بن عبدوس الخلنجی سے وہ اپنے والد رحیم سے اس نے کہا میں نے امام رضاؑ سے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں ابوالحسن (امام موسیٰ کاظمؑ) کی قبر بغداد میں ہے ہمارے لیے اس میں بڑی مشقت ہے ہم وہاں جاتے ہیں تو دیواروں کے پیچھے سے سلام کہتے ہیں، اس کا کیا اجر ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا اللہ کی قسم وہی ثواب ہوگا جو نبیؐ کی زیارت کا ثواب ہوتا ہے۔

حدیث ⑩ مجھے محمد بن الحسن نے محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ علی بن حکم سے وہ رحیم سے اس نے کہا میں نے امام رضاؑ سے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں ابوالحسن (امام موسیٰ کاظمؑ) کی قبر کی زیارت بغداد میں ہم پر مشکل ہے تو جو ان کی زیارت کرے اس کا کیا ثواب ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا اسے وہی ثواب ملے گا جو حسینؑ کی زیارت کا ہے۔ پھر ایک شخص آیا اور سلام کہہ کر بیٹھ گیا۔ وہ بغداد کا ذکر کرنے لگا اور وہاں کے پست فطرت افراد اور زمین میں دھنسنے اور بجلی گرنے جیسی بلاؤں کا ذکر کرنے لگا۔ میں (راوی) نے امام علی رضا علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابوالحسن (امام موسیٰ کاظمؑ) کا حرم ان سب چیزوں سے محفوظ رہے گا۔

حدیث ⑪ مجھے محمد بن یعقوب نے محمد بن یحییٰ سے بیان کیا وہ حمدان قلانسی سے وہ علی بن محمد حصینی سے وہ علی بن عبداللہ بن مروان سے وہ ابراہیم بن عقبہ سے، ابراہیم کا بیان ہے کہ میں نے امام علی نقی علیہ السلام سے خط کے ذریعے امام حسینؑ، امام موسیٰ کاظمؑ اور امام محمد تقی علیہ السلام کی زیارتوں کے بارے میں سوال کیا۔ حضرت نے جواب میں لکھا کہ ابا عبداللہ (امام حسینؑ) کی زیارت افضل و مقدم ہے اور یہ (کاظمین) کی زیارت جامع تر اور اجر عظیم کی حامل ہے۔

حدیث ⑫ مجھے علی بن حسین نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ عبدالرحمن بن ابی نجران سے اس نے کہا میں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے پوچھا کہ جو نبیؑ کی زیارت کا ارادہ کرے تو اس کے لیے کیا اجر ہے؟ آپؑ نے فرمایا اس کے لیے جنت ہے اور جو امام ابوالحسن (موسیٰ کاظمؑ) کی قبر کی زیارت کرے اس کے لیے بھی جنت ہے۔

باب نمبر ﴿۱۰۰﴾

امام موسیٰ کاظمؑ اور امام محمد تقی علیہ السلام کی زیارتیں

حدیث ① مجھے محمد بن جعفر رزاز کوفی نے محمد بن عیسیٰ بن عبید سے بیان کیا اس سے جس نے اس کو ذکر کیا وہ امام علی نقی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جب تم بغداد (کاظمین) پہنچو تو یوں کہو:۔

السَّلامُ عَلَيْكَ يا وَلِيَّ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا حُجَّةَ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا نُورَ اللهِ فِي ظُلُماتِ الأَرْضِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا مَنْ بَدا اللهُ فِي شَأْنِهِ، أَتَيْتُكَ عارِفاً بِحَقِّكَ، مُعادِياً لأَعْدائِكَ فَاشْفَعْ لِي عِنْدَ رَبِّكَ يا مَوْلايَ۔

''اے اللہ کے ولی آپؑ پر سلام ہو۔ اے اللہ کی حجت آپؑ پر سلام ہو۔ اے اللہ کے نور آپؑ پر سلام ہو جو زمین کی تاریکیوں میں روشنی ہے۔ اے وہ ذات جس کی شان میں اللہ ظاہر ہوا آپؑ پر سلام ہو۔ میں آپؑ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے آپؑ کے پاس آیا ہوں میں آپؑ کے دشمنوں سے دشمنی رکھنے والا ہوں۔ اے میرے مولاؑ اپنے رب کے پاس میری سفارش کیجئے''۔

امامؑ فرماتے ہیں پھر اللہ سے دعا کرو اور اپنی حاجت طلب کرو۔ نیز آپؑ نے فرمایا پھر اسی طرح امام محمد تقی علیہ السلام پر سلام کہو۔ آپؑ نے فرمایا جب تم امام موسیٰ بن جعفرؑ اور محمد بن علیؑ پر سلام کہنے کا ارادہ کرو تو غسل کر کے صاف ستھرے ہو کر پاک کپڑے پہنو اور امام ابوالحسن موسیٰ بن جعفرؑ اور محمد بن علی بن موسیٰؑ کی قبر پر آؤ اور یوں کہو:۔

السَّلام عَلَيْكَ يا وَلِيَّ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا حُجَّةَ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا نُورَ اللهِ فِي ظُلماتِ الأَرْضِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا مَنْ بدا اللهُ فِي شَأْنِهِ، أَتَيْتُكَ زائِراً، عارِفاً بِحَقِّكَ، مُعادِياً لأَعْدائِكَ، مُوالِياً لأَوْلِيائِكَ فَاشْفَعْ لِي عِنْدَ رَبِّكَ يا مَوْلايَ۔

''اے اللہ کے ولی آپؑ پر سلام ہو۔ اے اللہ کی حجت آپؑ پر سلام ہو۔ اے زمین کے اندھیروں

میں نور آپؑ پر سلام ہو۔ اے وہ ذات جس کی شان میں اللہ ظاہر ہوا آپؑ پر سلام ہو۔ میں آپؑ کے حق کی معرفت رکھتا ہوں۔ میں آپؑ کے دشمنوں کا دشمن اور آپؑ کے دوستوں کا دوست ہوں۔ اے میرے مولاؑ اپنے رب کے پاس میری شفاعت کریں''۔

پھر تم اپنی حاجات طلب کرو پھر امام ابو جعفر محمد بن علی الجوادؑ پر سلام کہو اور غسل سے ابتدا کرو اور یہ کہو:۔

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْإِمَامِ الْبَرِّ التَّقِيِّ الرَّضِيِّ وَحُجَّتِكَ عَلٰى مَنْ فَوْقَ الْأَرَضِيْنَ وَمَنْ تَحْتَ الثَّرٰى، صَلَاةً كَثِيْرَةً تَامَّةً زَاكِيَةً مُبَارَكَةً مُتَوَاصِلَةً مُتَوَاتِرَةً مُتَرَادِفَةً، كَأَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى أَحَدٍ مِنْ أَوْلِيَائِكَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا إِمَامَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ النَّبِيِّيْنَ وَسُلَالَةَ الْوَصِيِّيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ فِيْ ظُلُمَاتِ الْأَرَضِيْنَ، أَتَيْتُكَ زَائِرًا عَارِفًا بِحَقِّكَ مُعَادِيًا لِأَعْدَائِكَ مُوَالِيًا لِأَوْلِيَائِكَ فَاشْفَعْ لِيْ عِنْدَ رَبِّكَ يَا مَوْلَايَ۔

''اے اللہ محمد بن علی الامامؑ نیک، متقی اور اپنے پسندیدہ پر درود بھیج۔ جو زمینوں اور تحت الثریٰ میں تیری حجت ہیں۔ اے اللہ ان پر بابرکت مسلسل، متواتر درود بھیج جس طرح تو نے اپنے کسی ولی پر افضل درود بھیجے ہوں۔ اے اللہ کے ولی، اے اللہ کے نور اے اللہ کی حجت اور امام المومنین، خلیفۃ النبیین اور وصیین کی اصل آپؑ پر سلام، اے زمین کے اندھیروں میں اللہ کے نور میں آپؑ کے پاس آپؑ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے آیا ہوں اور میں آپؑ کے دشمنوں کا دشمن اور آپؑ کے دوستوں کا دوست بن کر آیا ہوں۔ اے میرے مولاؑ اپنے رب کے پاس میری سفارش کیجئے''۔

پھر اپنی حاجات طلب کرو انشاء اللہ پوری ہونگیں۔

پھر تم امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی قبر پر بغداد میں یہ پڑھو اور سب مقامات پر درود کافی ہے۔

السَّلامُ عَلى أَوْلياءِ اللهِ وَأَصفِيائِهِ، السَّلامُ عَلى أُمناءِ اللهِ وَأَحِبّائِهِ، السَّلامُ عَلى أَنْصارِ اللهِ وَخُلَفائِهِ، السَّلامُ عَلى محالِّ مَعْرِفَةِ اللهِ، السَّلامُ عَلى مَساكِنِ ذِكْرِ اللهِ، السَّلامُ عَلى مَظاهِرِ أَمْرِ اللهِ وَنَهْيِهِ، السَّلامُ عَلَى الدُّعاةِ إِلَى اللهِ، السَّلامُ عَلى المُسْتَقِرّينَ فِي مَرْضاتِ اللهِ، السَّلامُ عَلَى المخْلَصِينَ فِي طاعَةِ اللهِ السَّلامُ عَلى الأَدِلاءِ عَلى اللهِ، السَّلامُ عَلى الَّذِينَ مَنْ والاهُمْ فَقَدْ والَى اللهَ، وَمَنْ عاداهُمْ فَقَدْ عادَى اللهَ، وَمَنْ عَرَفَهُمْ فَقَدْ عَرَفَ اللهَ، وَمَنْ جَهِلَهُمْ فَقَدْ جَهِلَ اللهَ، وَمَنِ اعْتَصَمَ بِهِمْ فَقَدِ اعْتَصَمَ بِاللهِ وَمَنْ تَخَلّى مِنْهُم فَقَدْ تَخَلّى مِنَ اللهِ، أُشْهِدُ اللهَ أَنّي مُسلِمٌ لَكُمْ، سِلْمٌ لِمَنْ سالَمَكُمْ، وَحَرْبٌ لِمَنْ حارَبَكُمْ، مُؤْمِنٌ بِسِرّكُمْ وَعَلانِيَتِكُمْ، مُفَوِّضٌ فِي ذلِكَ كُلِّهِ إِلَيْكُمْ، لَعَنَ اللهُ عَدُوَّ آلِ مُحَمَّدٍ مِنَ الجِنِّ وَالإِنْسِ، وَأَبْرَءُ إِلَى اللهِ مِنْهُمْ، وَصَلَّى اللهُ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ۔

''اللہ کے اولیاء و اصفیاء، امناء، احباء، انصار اللہ، خلفاء پر سلام ہو۔ اللہ کی معرفت کے محلوں پر سلام ہو۔ اللہ کے ذکر کے مسکنوں پر سلام ہو۔ اے اللہ کے امر و نہی کے مظاہر آپؑ پر سلام ہو۔ اللہ کی طرف بلانے والوں آپؑ پر سلام ہو۔ اللہ کی رضا قرار پانے والوں آپؑ پر سلام ہو۔ اللہ کی اطاعت میں مخلصوں آپؑ پر سلام ہو۔ سلام ہو اس پر جس نے اللہ کی طرف رہنمائی کی۔ جن سے دوستی اللہ سے دوستی ہے جن سے دشمنی اللہ سے دشمنی ہے جنہیں پہچاننا اللہ کو پہچاننا ہے جن سے جاہل ہونا اللہ سے جاہل ہونا ہے جن کو مضبوط پکڑنا اللہ کو مضبوط پکڑنا ہے جو ان سے الگ ہوا وہ اللہ سے الگ ہوا۔ میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں آپؑ کا مسلمان ہوں جس سے آپؑ کی صلح ہے اس سے میری صلح ہے جس

سے آپؑ کی جنگ ہے اس سے میری بھی جنگ ہے۔ میں آپؑ کے ظاہر اور غائب پر ایمان رکھتا ہوں یہ سب آپؑ کے سپرد کرتا ہوں۔ جو جنوں اور انسانوں میں سے آل محمدؑ کا دشمن ہے اس پر اللہ کی لعنت ہو اور میں ان سے اللہ کی طرف بری ہوں اور اللہ کا محمدؐ اور آل محمدؑ پر سلام ہو"۔

یہ زیارت تمام مشاہد میں کافی ہے اور محمدؐ و آل محمدؐ پر زیادہ سے زیادہ درود و صلوٰۃ بھیجو اور ہر ایک کا جدا جدا نام لو اور ان کے دشمنوں سے اظہار بیزاری کرو اور اپنے لئے اور مومنین و مومنات کے حق میں اچھی دعا کرو۔

باب نمبر (۱۰۱)

طوس میں امام علی رضاؑ کی زیارت کا ثواب

حدیث ① ❀ میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد سے مجھے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ داؤد صرفی سے وہ امام محمد تقی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جس نے میرے والد گرامی (امام علیؑ رضا) کی زیارت کی تو اس کے لیے جنت ہے۔

حدیث ② ❀ مجھے حسن بن عبداللہ نے اپنے والد عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ سے بیان کیا وہ داؤد صرفی سے وہ امام محمد تقی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جس نے میرے والد گرامی (امام علی رضاؑ) کی زیارت کی تو اس کے لیے جنت ہے۔

حدیث ③ ❀ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا اس نے کہا مجھے علی بن ابراہیم جعفری نے حمدان دیوانی سے بیان کیا اس نے کہا میں امام محمد تقی علیہ السلام کے پاس گیا تو میں نے کہا جو شخص آپؑ کے والد گرامی (امام علی رضاؑ) کی زیارت طوس میں کرے اس کے لیے کیا ثواب ہے۔ آپؑ نے فرمایا اللہ عزوجل اس کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ حمدان نے کہا پھر میں ایوب بن نوح بن دراج سے ملا اور اس سے کہا اے ابوالحسین میں نے امام محمد تقی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص میرے پدر بزرگوارؑ کی زیارت طوس میں کرے اللہ عزوجل اس کے سارے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیتا ہے تو ایوب نے کہا میں تجھ کو کچھ زائد بات بتاؤں؟۔ میں نے کہا ضرور بتاؤ تو وہ کہنے لگے کہ میں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے سنا کہ قیامت کے روز اس زائر کے لیے نبیؐ کے منبر کے برابر ایک منبر رکھا جائے گا جبکہ تمام مخلوق حساب دے رہی ہوگی۔

حدیث ④ میرے والد نے کہا کہ سعد نے کہا مجھے علی بن حسین نیشاپوری دقاق نے بیان کیا وہ ابو صالح شعیب بن عیسیٰ سے وہ صالح بن محمد ہمدانی سے وہ ابراہیم بن اسحاق نہاوندی سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ امام علی الرضاؑ نے فرمایا جس نے دوری کے باوجود میری زیارت کی تو میں قیامت کے دن تین مقامات پر اس کے پاس جا کر اس کو ان مقامات کی ہولناکیوں سے خلاصی کرواؤں گا۔ اعمال نامے دائیں یا بائیں ہاتھ میں دیتے وقت، دوسرے پل صراط پر اور تیسرے میزان کے وقت۔

سعد کہتا ہے کہ اس کے بعد یہ حدیث صالح بن محمد ہمدانی سے بھی سنی۔

حدیث ⑤ مجھے میرے والد نے سعد سے بیان کیا وہ ابراہیم بن ریان سے اس نے کہا مجھے یحییٰ بن الحسن الحسینی نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا مجھے علی بن عبداللہ بن قطرب نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے بیان کیا آپؑ نے فرمایا جبکہ آپؑ کے قریب سے آپؑ کا فرزند گزرا جو نوجوان تھا اور ان کے دوسرے فرزند بھی ان کے پاس جمع تھے۔ فرمایا میرا یہ بیٹا (امام علی رضاؑ) غربت اور مسافری میں اس دنیا سے رخصت ہوگا۔ جو شخص اس کی زیارت اس کی اطاعت کرتے ہوئے اور اس کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے کرے گا وہ اللہ عزوجل کے نزدیک شہدائے بدر کے برابر درجہ رکھتا ہے۔

حدیث ⑥ مجھے میرے والد نے اور محمد بن یعقوب نے علی بن ابراہیم سے بیان کیا وہ حمدان بن اسحاق سے اس نے کہا میں نے امام محمد تقی علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا یا ایک شخص

نے امام محمد تقی علیہ السلام کے توسط سے مجھ سے بیان کیا۔(راوی کا بیان ہے) امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا جس نے طوس میں میرے والد گرامی (امام علی رضاؑ) کی قبر کی زیارت کی اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور اس کے لئے منبر علیؑ و رسولؐ کے سامنے ایک منبر بنایا جائے گا یہاں تک کہ خدا لوگوں کے حساب و کتاب سے فارغ ہو جائے۔(راوی کا بیان ہے) اس کے بعد میں نے ایوب بن نوح کو دیکھا اس نے امامؑ کی زیارت کی اور کہا میں یہاں اپنا منبر لینے آیا ہوں۔

حدیث ⑦

مجھے میرے والد نے اور محمد بن الحسن نے اور علی بن الحسین نے بیان کیا تمام سعد بن عبداللہ بن ابی خلف سے وہ حسن بن علی بن عبداللہ بن مغیرہ سے وہ حسین بن سیف بن عمیرہ سے وہ محمد بن اسلم الجبلی سے وہ محمد بن سلیمان سے اس نے کہا میں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے ایک شخص کے متعلق پوچھا جس نے حج تمتع کیا تو اللہ نے اس کے حج میں اور عمرے میں مدد کی پھر مدینے آیا رسولؐ اللہ کو سلام کیا پھر آپؐ کی خدمت میں آپؑ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے آیا۔وہ یہ بھی جانتا ہے کہ آپؑ زمین میں مخلوق پر اللہ کی حجت ہیں اور وہ دروازہ ہیں جس سے آیا جاتا ہے۔پھر امام ابا عبداللہ الحسینؑ کے پاس آکر ان کو سلام کیا۔پھر بغداد (کاظمین) آیا اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو سلام کیا پھر اپنے وطن لوٹ گیا۔جب حج کا زمانہ آیا تو پھر اللہ نے اس کے حج کے وسائل مہیا کر دیئے۔اب اس کے لئے کون سا عمل افضل ہے؟ حجتہ الاسلام انجام دینے کے بعد دوبارہ حج کرنا یا یہ کہ خراسان (مشہد مقدس) جا کر آپ کے پدر بزرگوار (آٹھویں امامؑ) علی رضاؑ کو سلام کرنا؟۔

حضرت نے فرمایا: خراسان (مشہد مقدس) میں جا کر (آٹھویں امام) ابوالحسنؑ کو سلام کرنا افضل ہے، البتہ یہ عمل ماہ رجب میں انجام دینا چاہیئے، ان دنوں ایسا کرنا مناسب نہیں ہے، کیونکہ ہمیں اور تمھیں بادشاہ کا خوف ہے۔

حدیث ⑧ مجھے محمد بن الحسن بن احمد نے محمد بن حسن الصفار سے خبر دی وہ عباس بن معروف سے وہ علی بن مہزیار سے انہوں نے کہا میں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے کہا جو شخص امام رضاؑ کی قبر کی زیارت کرے اس کے لیے کیا اجر ہے؟ ۔آپؑ نے فرمایا اس کے لیے جنت ہے۔

حدیث ⑨ مجھے محمد بن الحسن نے محمد بن حسن صفار سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ احمد بن محمد بن ابی نصر البزنطی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوالحسن الرضاؑ کی کتاب میں پڑھا کہ میرے شیعوں کو بتا دو کہ میری زیارت اللہ کے ہاں ہزار حج کے برابر ہے۔
(راوی کا بیان ہے) میں نے (تعجب سے) امام محمد تقی علیہ السلام سے پوچھا کیا امامؑ کی زیارت ہزار حج کے برابر ہے؟ ۔آپؑ نے فرمایا ہاں! اللہ کی قسم بلکہ دس لاکھ حج کے برابر ہے مگر جو ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے زیارت کرے۔

حدیث ⑩ مجھے میرے والد علی بن الحسین اور علی بن محمد قولویہ نے علی بن ابراہیم سے بیان کیا وہ اپنے والد سے وہ ابن ابی عمیر سے وہ زید نرسی سے وہ امام ابوالحسن موسیٰ بن جعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ امامؑ نے امام رضاؑ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا جس نے میرے اس بیٹے کی زیارت کی تو اس پر جنت واجب ہے۔

حدیث ⑪ مجھے محمد بن یعقوب اور علی بن حسین وغیرہ نے علی بن ابراہیم سے وہ اپنے والد سے وہ علی بن مہزیار سے اس نے کہا میں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے عرض کیا میں آپؑ پر

قربان جاؤں امام رضاؑ کی زیارت افضل ہے یا امام ابا عبداللہ الحسینؑ کی زیارت۔آپؑ نے فرمایا میرے والد گرامیؑ کی زیارت افضل ہے کیونکہ ابوعبداللہؑ کی زیارت تو ہر کوئی کرتا ہے لیکن میرے والد گرامیؑ کی صرف خاص شیعہ ہی کرتے ہیں۔

قول مترجم:۔

اس کتاب کی بے شمار روایات سے یہ بات ثابت ہے کہ افضل ترین زیارت ،زیارتِ امام حسینؑ ہے۔لہٰذا مندرجہ بالا حدیث سے آپ اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں کہ سائل کوئی ایسا شخص ہوگا جو زیارتِ امام رضاؑ کو اہمیت نہیں دیتا ہوگا اسلئے اس کی اہمیت کو اجاگر کرنے کیلئے امامؑ نے اسے ایسا جواب دیا۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے عام حالات میں افضلِ عمل نماز ہے لیکن بعض حالات میں والدین کی خدمت کرنا یا کسی مرتے ہوئے انسان کی جان بچانا نماز سے زیادہ افضل ہوجاتا ہے۔

علی بن ابراہیم نے حمدان بن اسحاق سے روایت کی کہ میں نے امام ابوجعفرؑ سے سنا پھر ایوب بن نوح کی مثل حدیث بیان کی۔

حدیث ⑫

مجھے محمد بن یعقوب نے محمد بن یحییٰ عطار سے بیان کیا وہ علی بن حسین نیشاپوری سے وہ ابراہیم بن محمد سے وہ عبدالرحمن بن سعید مکی و یحییٰ بن سلیمان مازنی سے وہ امام ابوالحسن موسیٰ بن جعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جس نے میرے بیٹے کی قبر کی زیارت کی اللہ کے پاس اس کے ستر حج مبرور جمع ہوجاتے ہیں۔میں (راوی) نے (تعجب سے) کہا ستر حج مبرور جمع ہوجاتے ہیں؟۔آپؑ نے فرمایا ہاں! بلکہ سات سو حج جمع ہوجاتے ہیں۔ میں (راوی) نے (تعجب سے) کہا سات سو ہوجاتے ہیں؟۔آپؑ نے فرمایا ہاں! بلکہ ستر ہزار حج ہو

جاتے ہیں۔میں نے کہا ستر ہزار حج ہوجاتے ہیں؟۔آپؑ نے فرمایا ہاں اور بہت سے حج تو قبول ہی نہیں ہوتے (مگر اس زیارت کا ملنے والا ثواب قبول شدہ حج کا ہوگا) اور جو شخص زیارت کر کے وہاں رات گزارے تو وہ ایسا ہے جیسے اس نے اللہ کی زیارت اس کے عرش پر کی ہو۔میں (راوی) نے (حیرت سے) کہا اس نے اللہ کے عرش پر اس کی زیارت کی؟۔فرمایا ہاں! پھر آپؑ نے فرمایا جب قیامت کا دن نمودار ہوگا تو عرش الٰہی پر ایک وسیع دسترخوان، بچھایا جائے گا اور جس نے بھی آئمہؑ کی قبروں کی زیارت کی ہوگی ہمارے پاس اس حال میں بیٹھے گا کہ اس کے ہمراہ (انبیاء) اولین میں سے نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ اور عیسیٰؑ ہونگے اور (انبیاء واولیاء) کے آخرین میں سے محمدؐ، علیؑ اور حسنؑ و حسینؑ بھی ہونگے۔آگاہ ہوجاؤ کہ میرے فرزند علیؑ (امام علی رضا) کے زائروں کا مرتبہ سب سے بلند ہوگا اور اس کی پاداش سب سے پہلے ملے گی۔

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے حدیث بیان کی انہوں نے کہا مجھے علی بن حسین نیشاپوری نے حدیث بیان کی وہ کہتے ہیں کہ مجھے ابراہیم بن رباب نے اسی سند سے اسی طرح بیان کیا۔

باب نمبر ﴿۱۰۲﴾

امام علی رضاؑ کی زیارت

حدیث ① مجھے حکیم بن داؤد بن حکیم نے سلمہ بن خطاب سے بیان کیا وہ عبداللہ بن احمد سے وہ بکر بن صالح سے وہ عمرو بن ہشام سے وہ ہمارے ساتھیوں میں سے کسی ایک سے انہوں نے امامؑ سے روایت کی کہ جب تم امام علی بن موسیٰؑ کے پاس جاؤ تو یوں کہو:۔

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا الْمُرْتَضَى، الْإِمَامِ التَّقِيِّ النَّقِيِّ، وَحُجَّتِكَ عَلَى مَنْ فَوْقَ الْأَرْضِ وَمَنْ تَحْتَ الثَّرَى الصِّدِّيقِ الشَّهِيدِ صَلَاةً كَثِيرَةً تَامِيَةً زَاكِيَةً مُتَوَاصِلَةً مُتَوَاتِرَةً تُعْتَرَادِفَةً كَأَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أَوْلِيَائِكَ۔

''اے اللہ علی بن موسیٰ المرتضیٰؑ پر درود بھیج جو تقی النقی ہیں اور وہ زمین پر اور تحت الثریٰ پر تیری حجت ہیں اور وہ صدیق اور شہید ہیں ان پر ایسا درود بھیج جو بہت زیادہ اور ہمیشہ بڑھنے والا، پاک ہو اور مسلسل ہو اور اس سے بہتر ہو جو کہ تو نے اپنے کسی بھی ولی پر بھیجا ہو''۔

بعض (ائمہؑ) سے مروی ہے کہ امامؑ نے فرمایا جب تم علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام کی قبر پر جاؤ جو طوس میں ہے تو گھر سے نکلتے وقت غسل کرو اور غسل کرتے وقت یہ پڑھو:۔

اللّٰهُمَّ طَهِّرْ لِي قَلْبِي وَاشْرَحْ لِي صَدْرِي وَأَجْرِ عَلَى لِسَانِي مِدْحَتَكَ وَالثَّنَاءَ عَلَيْكَ فَإِنَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِي طَهُوراً وَشِفَاءً وَنُوراً۔

''اے اللہ میرے دل کو پاک کر اور میرے سینے کو کھول دے اور میری زبان پر اپنی حمد کے کلمات اور اپنی ثناء جاری کر دے صرف تیری ہی توفیق سے طاقت ہے۔ اے اللہ! اس کو میرے لیے پاکیزگی، شفا اور نور بنا دے''۔

اور جب گھر سے نکلو تو یہ کلمات پڑھو:۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَإِلَى اللّٰهِ، وَإِلَى ابْنِ رَسُولِهِ، حَسْبِيَ اللّٰهُ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، اللّٰهُمَّ إِلَيْكَ

تَوَجَّهْتُ وَإِلَيْكَ قَصَدْتُ وَمَا عِنْدَكَ أَرَدْتُ

''بسم اللہ اور اللہ (کی مدد) سے اللہ کی طرف اور رسولؐ اللہ کے بیٹے کی طرف جا رہا ہوں۔ مجھے اللہ عزوجل کافی ہے اللہ پر ہی میں نے توکل کیا۔ اے اللہ میں نے تیری طرف توجہ کی اور تیری طرف ہی قصد کیا اور جو تیرے پاس ہے میں نے اس کا ارادہ کیا''۔

جب گھر سے نکل جائو تو دروازے پر کھڑے ہو کر یوں کہو :۔

اللّٰهُمَّ إِلَيْكَ وَجَّهْتُ وَجْهِي، وَعَلَيْكَ خَلَّفْتُ أَهْلِي وَمَالِي وَمَا خَوَّلْتَنِي، وَبِكَ وَثِقْتُ فَلَا تُخَيِّبْنِي يَا مَنْ لَا يَخِيبُ مَنْ أَرَادَهُ، وَلَا يَضِيعُ مَنْ حَفِظَهُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاحْفَظْنِي بِحِفْظِكَ فَإِنَّهُ لَا يَضِيعُ مَنْ حَفِظْتَ۔

''اے اللہ! میں نے تیرے چہرے کی طرف اپنا چہرہ کیا اور تجھ پر اپنے گھر والوں کو چھوڑ آیا اور مال کو بھی اور جو کچھ بھی تو نے مجھے دیا ہے۔ میرا اعتماد تجھ پر ہے تو مجھے ناکام نہ کرنا اے وہ جس کا ارادہ کرنے والا ناکام نہیں ہوتا اور جس کی وہ حفاظت کرے وہ ضائع نہیں ہوتا محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج اور مجھے اپنی حفاظت میں لے لے کیونکہ جس کی تو حفاظت کرے وہ ضائع نہیں ہوتا''۔

اور جب صحیح و سالم پہنچ جائو تو غسل کرو اور غسل کرتے وقت یہ دعا پڑھو:۔

اللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي، وَطَهِّرْ قَلْبِي، وَاشْرَحْ لِي صَدْرِي، وَأَجْرِ عَلَى لِسَانِي مِدْحَتَكَ وَمَحَبَّتَكَ، وَالثَّنَاءَ عَلَيْكَ، فَإِنَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ، وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ قُوَّةَ دِينِي التَّسْلِيمُ لِأَمْرِكَ وَالِاتِّبَاعُ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَالشَّهَادَةُ عَلَى جَمِيعِ خَلْقِكَ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِي شِفَاءً وَنُورًا، إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

''اے اللہ! مجھے پاک کر اور میرے دل کو بھی پاک کر اور میرے سینے کو کھول دے اور میری زبان پر

اپنی حمد وثناء اور محبت جاری کر دے تیرے بغیر کوئی طاقت نہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ میرے دین کی مضبوطی تیرے حکم کو ماننے اور تیرے نبیؐ کی سنت کی اتباع کرنے اور تیری تمام مخلوق پر شہادت دینے پر ہے۔اے اللہ! اس کو میرے لیے شفاء اور نور بنا دے تُو ہر چیز پر قادر ہے''۔

پھر پاک صاف لباس پہنو اور ننگے پائوں چلو مگر سکون اور وقار کے ساتھ چلو تکبیر و تہلیل اور تسبیح و تحمید اور تمجید کو بھی اپنائو پھر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائو اور جب حرم کے اندر داخل ہو تو یوں کہو:۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَنَّ عَلِيّاً وَلِيُّ اللّٰهِ۔

''بسم اللہ اور اللہ (کی مدد) سے اس کے رسولؐ کی ملت پر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں اور علیؑ اللہ کے ولی ہیں'' (اس جملے سے ثابت ہوجاتا ہے کہ مذہب شیعہ میں شہادتین نہیں بلکہ شہادات ہیں اور کلمۂ طیبہ علیؑ ولی اللہ کے بغیر ہر شہادت ناقص ہے۔مترجم)۔

پھر ان کی قبر کی طرف اشارہ کرو اور اس طرف اپنا چہرہ کرو اور قبلہ کو اپنے کندھوں کے درمیان قرار دے کر (یعنی پشت بہ قبلہ ہو کر) یوں کہو:۔

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَنَّهُ سَيِّدُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَأَنَّهُ الْأَنْبِيَاءُ وَالْمُرْسَلِينَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَنَبِيِّكَ وَسَيِّدِ خَلْقِكَ أَجْمَعِينَ، صَلَاةً لَا يَقْوٰى عَلٰى إِحْصَائِهَا غَيْرُكَ، اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَبْدِكَ وَأَخِي رَسُولِكَ الَّذِي انْتَجَبْتَهُ لِعِلْمِكَ، وَجَعَلْتَهُ هَادِياً لِمَنْ شِئْتَ مِنْ خَلْقِكَ وَالدَّلِيلَ عَلٰى مَنْ بَعَثْتَهُ بِرِسَالَاتِكَ وَدَيَّانِ يَوْمِ

الدِّينِ بِعَدْلِكَ وَفَضائِكَ بَينَ خَلْقِكَ وَالمهَيْمِنِ عَلى ذلِكَ كُلِّهِ وَالسَّلامُ عَلَيْهِ وَرَحمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى فاطِمَةَ بِنْتِ نَبِيِّكَ وَزَوجَةِ وَلِيِّكَ وَاُمِّ السِّبْطَينِ الحَسَنِ والحُسَينِ سَيِّدَيْ شَبابِ أَهْلِ الجَنَّةِ، الطُّهْرَةِ الطّاهِرَةِ المُطَهَّرَةِ، النَّقِيَّةِ الرَّضِيَّةِ الزَّكِيَّةِ، سَيِّدَةِ نِساءِ العالَمينَ وَسَيِّدَةِ نِساءِ أَهْلِ الجَنَّةِ مِنَ الخَلْقِ أَجْمَعِينَ، صَلاةً لا يَقْوى عَلى إِحصائِها غَيْرُكَ، اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الحَسَنِ وَالحُسَينِ سِبْطَي نَبِيِّكَ وَسَيِّدَيْ شَبابِ أَهْلِ الجَنَّةِ، القائِمَينِ فى خَلْقِكَ، وَالدّالَّينِ عَلى مَنْ بَعَثْتَهُ بِرِسالاتِكَ، وَدَيّانَي الدِّينِ بِعَدْلِكَ وَفَصْلَي قَضائِكَ بَينَ خَلْقِكَ، اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى عَلِيِّ بْنِ الحُسَينِ [سَيِّدِ العابِدينَ] عَبْدِكَ القائِمِ فى خَلْقِكَ وَخَليفَتِكَ عَلى خَلْقِكَ، وَالدَّليلِ عَلى مَنْ بَعَثْتَهُ بِرِسالاتِكَ، وَدَيّانِ الدِّينِ بِعَدْلِكَ، وَفَصْلِ قَضائِكَ بَينَ خَلْقِكَ، اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَبْدِكَ وَوَلِيِّ دينِكَ، وَخَليفَتِكَ فى أَرْضِكَ، باقِرِ عِلْمِ النَّبِيّينَ، القائِمِ بَعْدَلِكَ وَالدّاعي إِلى دينِكَ وَدينِ آبائِهِ الصّادِقينَ، صَلاةً لا يَقْوى عَلى إِحصائِها غَيْرُكَ، اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصّادِقِ، عَبْدِكَ وَوَلِيِّ دِينِكَ، وَحُجَّتِكَ عَلى خَلْقِكَ أَجمعِينَ الصّادِقِ البارِّ، اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى مُوسى بْنِ جَعْفَرِ الكاظِمِ الْعَبْدِ الصّالِحِ، وَلِسانِكَ فى خَلْقِكَ، النّاطِقِ بِعِلْمِكَ، وَالحُجَّةِ عَلى بَرِيَّتِكَ، صَلاةً لا يَقْوى عَلى إِحصائِها غَيْرُكَ، اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى عَلِيِّ بن مُوسى الرِّضا الرَّضِيِّ المُرْتَضى، عَبْدِكَ وَوَلِيِّ دِينِكَ، القائِمِ بِعَدْلِكَ، والدّاعي إِلى دِينِكَ، وَدِينِ آبائِهِ الصّادِقينَ، صَلاةً لا يَقْدِرُ عَلى إِحصائِها غَيْرُكَ، اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ القائِمَينِ بِأَمْرِكَ وَالمؤَدِّيينِ عَنْكَ وَشاهِدَيكَ عَلى خَلْقِكَ وَدَعائِمِ دِينِكَ وَالقَوامِ عَلى ذلِكَ، صَلاةً لا يَقْوى عَلى إِحصائِها غَيْرُكَ، اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى الحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، الْعامِلِ بِأَمْرِكَ، والْقائِمِ فى خَلْقِكَ،

وَحُجَّتِكَ الْمُؤَدِّي عَنْ نَبِيِّكَ وَشَاهِدِكَ عَلَى خَلْقِكَ، الْمَخْصُوصِ بِكَرَامَتِكَ، الدَّاعِي إِلَى طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُولِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ صَلَاةً لَا يَقْوَى عَلَى إِحْصَائِهَا غَيْرُكَ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى حُجَّتِكَ وَوَلِيِّكَ الْقَائِمِ فِي خَلْقِكَ صَلَاةً نَامِيَةً بَاقِيَةً تُعَجِّلُ بِهَا فَرَجَهُ وَتَنْصُرُهُ [بِهَا]، وَتَجْعَلُنَا مَعَهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِزِيَارَتِهِمْ وَمَحَبَّتِهِمْ، وَأُوَالِي وَلِيَّهُمْ، وَأُعَادِي عَدُوَّهُمْ، فَأَرْزُقْنِي بِهِمْ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاصْرِفْ عَنِّي هَمَّ نَفْسِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَهْوَالَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اور محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں اور وہ اولین و آخرین کے سردار ہیں جو نبی اور رسول ہیں۔ اے اللہ اپنے بندے پر جو کہ نبی، رسول اور تیری تمام مخلوق کے سردار ہیں ان پر درود بھیج اتنا درود بھیج جس کو تیرے سوا کوئی شمار نہ کر سکے۔ اے اللہ! امیرؑ المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام پر درود بھیج جو تیرے بندے اور تیرے رسولؐ کے بھائی ہیں جن کو تو نے اپنے علم کے لیے پسند کیا اور تو نے ان کو اپنی مخلوق کے لیے ہدایت بنایا اور اپنی مخلوق میں سے جس پر اپنا کرم کیا اس کو انؑ کے ذریعے ہدایت دے دی اور یہ دلیل ہیں تیری رسالت کے ساتھ مبعوث ہونے والے پر اور تیری مخلوق کے درمیان تیرے فیصلے اور عدل کے ساتھ یوم الدین میں بدلہ دینے والے ہیں اور وہ ان سب پر نگہبان ہیں ان پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔ اے اللہ! اپنے نبیؐ کی پیاری بیٹیؑ فاطمہؑ پر سلام بھیج جو تیرے ولیؑ کی زوجہ ہیں اور نبیؐ کے نواسوںؑ کی ماںؑ ہیں جن کا نام حسنؑ اور حسینؑ ہے جو جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں اور جو (بی بی فاطمہؑ) طہرہ، طاہرہ اور مطہرہ ہیں اور جو نقیہ، رضیہ اور زکیہ ہیں اور جو تمام مخلوق کی عورتوں کی سردار ہیں اور فاطمہؑ اہل جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں۔ اے اللہ! فاطمہؑ پر اتنا درود بھیج جس کو تیرے علاوہ کوئی دوسرا شمار نہ کر سکے۔ اے اللہ! اپنے نبیؐ کے نواسوں اور اہل جنت کے جوانوں کے

سردار حسنؑ اور حسینؑ پر درود بھیج جو تیری مخلوق میں قائم ہیں یہ بھی ان پر تیری دلیلیں ہیں جن کو تو نے رسالت و پیغام دے کر بھیجا اور یہ تیرے عدل سے بدلہ لینے والے اور تیری مخلوق کے درمیان تیرے فیصلے سے فیصلہ کرنے والے ہیں۔ اے اللہ! علیؑ بن حسینؑ سید العابدین تیرے بندے، تیری مخلوق میں قائم اور تیری مخلوق پر تیرے خلیفہ اور تیری دلیل اور ہادی ہیں جن کو تو نے پیغام دے کر بھیجا جو کہ تیرے عدل سے دین کا بدلہ لینے والے ہیں اور تیرے فیصلے سے تیری مخلوق میں فیصلہ کرنے والے ہیں۔ اے اللہ! محمد بن علیؑ اپنے بندے اور اپنے دین کے ولی پر بھی درود بھیج جو تیری زمین پر تیرے خلیفہ ہیں جو نبیوں کے علم کو کھولنے والے ہیں اور تیرے دین کے داعی ہیں اور اپنے سچے آباءؑ کے دین کو وسیع کرنے والے ہیں ان پر ایسا درود بھیج کہ جس کو تیرے علاوہ کوئی اور شمار نہ کر سکے۔ اے اللہ! جعفر بن محمد صادق علیہ السلام پر درود بھیج جو تیرے بندے اور تیرے دین کے ولی ہیں تیرے عدل کو قائم کرنے والے ہیں اور تیری تمام مخلوق پر تیری حجت ہیں جو صادق اور صالح ہیں۔ اے للہ! موسیٰ بن جعفر کاظمؑ اپنے صالح بندے پر درود بھیج جو تیری مخلوق میں تیری زبان ہیں جو تیرے علم کے ساتھ بولنے والے ہیں اور تیری مخلوق پر تیری حجت ہیں ان پر ایسی صلواۃ بھیج جس کے شمار کی تیرے علاوہ کسی اور میں قدرت نہیں ہے۔ اے اللہ علی بن موسیٰ الرضاؑ اپنے پسندیدہ اور چنے ہوئے صالح بندے پر درود بھیج جو تیرے دین کے ولی تیرے عدل کو قائم کرنے والے ہیں تیرے دین کی طرف دعوت دینے والے ہیں۔ اے اللہ! ان پر ایسا درود بھیج جس کو تیرے علاوہ کوئی اور شمار نہیں کر سکتا۔ اے اللہ! محمد بن علیؑ اور علی بن محمدؑ پر درود بھیج جو تیرے حکم پر قائم ہیں اور تجھ سے ہی ادا کرنے والے ہیں اور تیری مخلوق پر تیرے گواہ ہیں اور تیرے دین کے ستون ہیں اور اسی پر قائم رہنے والے ہیں اور تیری حجت ہیں ان پر ایسا درود بھیج جس کے شمار کی طاقت تیرے سوا کسی اور میں نہیں۔ اے اللہ! حسن بن علیؑ پر درود بھیج جو تیرے حکم پر عمل کرنے والے ہیں اور تیری مخلوق میں قائم ہیں اور تیری

حجت ہیں جو تیرے نبیؐ سے ادا کرنے والے ہیں اور تیری مخلوق پر تیرے گواہ ہیں جو تیری کرامت کے ساتھ مخصوص ہیں جو تیری اطاعت اور تیرے رسولؐ کی اطاعت کی طرف دعوت دینے والے ہیں تیرا درود ہو ان سب پر جس کے شمار کرنے کی تیرے علاوہ کوئی اور طاقت نہیں رکھتا۔ اے اللہ! اپنی حجت اور مخلوق میں قائم ولی علیہ السلام پر درود بھیج وہ درود جو ہمیشہ بڑھنے والا اور باقی رہنے والا ہو جس سے تو جلد ہی ان کی کشادگی کر دے اور اس کے ساتھ تو ان کی مدد کرے اور ہمیں دنیا اور آخرت میں ان کے ساتھ کر دے۔ اے اللہ! میں ان سے محبت کرنے والا ہوں اور ان کی زیارت کے ذریعے تیرا قرب حاصل کرتا ہوں اور ان کے دوستوں سے دوستی رکھتا ہوں اور ان کے دشمنوں سے دشمنی رکھتا ہوں تُو ان کے ذریعے مجھے دنیا و آخرت میں بہترین رزق عطا فرما اور مجھ سے دنیا و آخرت میں میری جان کا غم دور کر دے اور قیامت کی ہولناکیاں مجھ سے دور کر دے"۔

پھر ان کے سر کی جانب بیٹھ کر یوں دعا کرو :۔

السَّلامُ عَلَيْكَ يا حُجَّةَ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وَلِيَّ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا نُورَ اللهِ فِي ظُلُماتِ الأَرْضِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا عَمُودَ الدِّينِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ آدَمَ صَفْوَةِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ نُوحٍ نَبِيِّ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ إبراهِيمَ خَلِيلِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ مُوسى كَلِيمِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ عِيسى رُوحِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِيبِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ أَمِيرِ المُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طالِبٍ وَلِيِّ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ الحَسَنِ وَالحُسَيْنِ سَيِّدَيْ شَبابِ أَهْلِ الجَنَّةِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ عَلِيِّ بْنِ الحُسَيْنِ سَيِّدِ العابِدِينَ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ باقِرِ عِلْمِ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصّادِقِ البارِّ التَّقِيِّ النَّقِيِّ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ مُوسى بْنِ جَعْفَرٍ الكاظِمِ، السَّلامُ

عَلَيْكَ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ الشَّهِيدُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْوَصِيُّ الْبَارُّ التَّقِيُّ، أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ أَقَمْتَ الصَّلَاةَ وَآتَيْتَ الزَّكَاةَ وَأَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَعَبَدْتَ اللَّهَ مُخْلِصاً حَتَّى أَتَاكَ الْيَقِينُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْحَسَنِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

”آپؑ پر سلام ہو اے اللہ کی حجت اور آپؑ پر سلام ہو اے اللہ کے ولی اور آپؑ پر سلام ہو اے زمین و آسمان میں اللہ کے نور۔ آپؑ پر سلام ہو اے دین کے ستون آپؑ پر سلام ہو اے اللہ کے پسندیدہ آپؑ پر سلام ہو اے آدمؑ کے وارث آپؑ پر سلام ہو اے نوحؑ کے وارث آپؑ پر سلام ہو اے موسیٰؑ کلیم اللہ کے وارث آپؑ پر سلام ہو اے عیسیٰ روح اللہؑ کے وارث آپؑ پر سلام ہو اے محمدؐ حبیب اللہ کے وارث آپؑ پر سلام ہو اے وارث امیرؑ المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام جو اللہ کے ولی ہیں۔ آپؑ پر سلام ہو اے وارث حسنؑ و حسینؑ جو شباب اہل جنت کے سردار ہیں۔ آپؑ پر سلام ہو اے وارث علی بن حسینؑ جو سید العابدین ہیں۔ آپؑ پر سلام ہو اے محمد بن علیؑ کے وارث جو اولین و آخرین کے علم کے وارث ہیں۔ آپؑ پر سلام ہو جو وارث جعفر بن محمد صادق علیہ السلام جو صالح، متقی، طاہر و مطہر ہیں۔ آپؑ پر سلام ہو اے موسیٰ بن جعفر الکاظمؑ کے وارث اے صدیق و شہید آپؑ پر سلام ہو۔ اے وصی اور پرہیزگار میں شہادت دیتا ہوں کہ آپؑ نے صلوٰۃ قائم کی زکواۃ ادا کی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا اور موت تک اخلاص بندگی کرتے رہے۔ اے ابوالحسنؑ اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں آپؑ پر بے شک اللہ لائق حمد اور بزرگی والا ہے“۔

پھر قبر پر خود کو گرا کر یوں کہو:۔

اللَّهُمَّ إِلَيْكَ صَمَدْتُ مِنْ أَرْضِي وَقَطَعْتُ الْبِلَادَ جَاءَ رَحْمَتِكَ فَلَا تُخَيِّبْنِي وَلَا تَرُدَّنِي بِغَيْرِ قَضَاءِ حَوَائِجِي وَارْحَمْ تَقَلُّبِي عَلَى قَبْرِ ابْنِ أَخِي نَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَتَيْتُكَ زَائِراً وَافِداً عَائِذاً مِمَّا جَنَيْتُ بِهِ عَلَى نَفْسِي، وَاحْتَطَبْتُ عَلَى ظَهْرِي، فَكُنْ لِي شَفِيعاً إِلَى رَبِّكَ يَوْمَ فَقْرِي وَفَاقَتِي، فَإِنَّ لَكَ عِنْدَ اللهِ مَقَاماً مَحْمُوداً، وَأَنْتَ عِنْدَ اللهِ وَجِيهٌ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ۔

''اے اللہ میں ساری دنیا سے بے نیاز ہوکر تیری طرف آ گیا ہوں اپنی زمین سے آ گیا ہوں تیری رحمت کی امید میں سارے شہر طے کر لیے مجھے نا کام نہ کر اور حاجات پوری کئے بغیر واپس نہ کر۔ تیرے نبی اور رسولؐ کے بیٹے کی قبر پر آنے کی وجہ سے مجھ پر رحم کر میری ماں اور باپ آپ پر قربان جائیں میں بطور مہمان زیارت کرنے آیا ہوں اور جو گناہ میں نے کئے ہیں ان سے پناہ چاہتا ہوں میں نے اپنے گناہوں کا ایندھن اپنے کندھوں پر اٹھا رکھا ہے آپؑ میرے لیے اللہ کے پاس میرے گناہوں کی بخشش کا وسیلہ بن جائیں جب قیامت کا دن ہوگا جو میری حاجت مندی اور فقر کا دن ہوگا اور اس دن آپؑ کے لیے اللہ کے ہاں مقام محمود ہے آپؑ دنیا و آخرت میں اللہ کے پسندیدہ ہیں''۔

پھر اپنا دایاں ہاتھ اٹھائو اور بایاں قبر پر رکھ کر یوں کہو:۔

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِحُبِّهِمْ وَبِمُوالاتِهِمْ، وَأَتَوَلَّى آخِرَهُمْ بِمَا تَوَلَّيْتُ بِهِ أَوَّلَهُمْ، وَأَبْرَءُ مِنْ كُلِّ وَلِيجَةٍ دُونَهُمُ اللّٰهُمَّ الْعَنِ الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَكَ وَاتَّهَمُوا نَبِيَّكَ وَجَحَدُوا آيَاتِكَ وَسَخِرُوا بِإِمَامِكَ وَحَمَلُوا النَّاسَ عَلَى أَكْتَافِ آلِ مُحَمَّدٍ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِاللَّعْنَةِ عَلَيْهِمْ وَالْبَرَاءَةِ مِنْهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔

''اے اللہ ان کی محبت و دوستی کے ذریعے میں تیرا قرب حاصل کرتا ہوں اور جس بنیاد پر میں نے ان سے پہلے امامؑ کے ساتھ دوستی رکھی اسی طرح ان کے آخری کے ساتھ دوستی رکھتا ہوں اور ان کے علاوہ کسی کے ساتھی بھی دلی دوستی رکھنے سے میں بری ہوتا ہوں۔ اے اللہ! جنہوں نے تیری نعمت کو بدل دیا اور تیرے نبیؐ پر تہمت لگائی اور تیری آیات کا انکار کیا اور تیرے امامؑ کا مذاق اڑایا اور لوگوں کو آل

محمدؐ کا حق غصب کرنے کی ترغیب دی ان سب پر لعنت فرما۔ اے اللہ! ان پر لعنت کر کے میں تیرا قرب حاصل کرتا ہوں اسی طرح اے رحمن اے رحیم دنیا و آخرت میں آل محمدؐ کے دشمنوں سے بیزار ہو کر تیرا قرب چاہتا ہوں''۔

پھر ان کے پائوں کی طرف بیٹھ جائو اور یہ دعا پڑھو:۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يا أَبا الحَسَنِ، صَلى اللهُ عَلَيْكَ وَعلى رُوحِكَ وَبَدَنِكَ، صَبرتَ وَأَنْتَ الصّادِقُ المُصَدَّقُ قَتَلَ اللهُ مَنْ قَتَلَكَ بِالأَيْدِي وَالأَلْسُنِ۔

''اے ابوالحسنؑ! اللہ آپؑ کی روح و بدن پر درود بھیجے آپؑ نے صبر کیا اور آپؑ سچے تصدیق کئے ہوئے ہیں۔ جس نے بھی آپؑ کو ہاتھوں یا زبان سے قتل کیا اللہ عزوجل اس پر لعنت کرے''۔

اس کے بعد امیرؑ المومنین کے قاتل پر شدید قسم کی لعنت بھیجو اسی طرح حسینؑ اور دیگر آئمہؑ و اہل بیتؑ کے قاتلوں پر لعنت بھیجو پھر آپؑ کی پشت کی طرف سے سرہانے کی طرف آؤ اور دو رکعت نماز ادا کرو ایک رکعت میں (سورہ الحمد کے بعد) سورہ یٰسین پڑھو اور دوسری میں (سورہ الحمد کے بعد) سورہ رحمٰن پڑھو اور اپنے لیے دعا میں بہت کوشش اور عاجزی کرو اور اپنے والدین اور تمام مومن بھائیوں کے لیے دعا کرو پھر جتنی دیر چاہو وہاں ٹھہرو لیکن نماز قبر کے پاس پڑھو۔

باب نمبر (۱۰۳)

سامرا میں امام علی نقی علیہ السلام اور امام حسن عسکریؑ کی زیارتیں

حدیث ① ﴿ بعض آئمہؑ سے مروی ہے کہ جب امام علی نقی علیہ السلام اور امام حسن عسکریؑ کی زیارت کرنا چاہو اور غسل کے بعد انکی قبر پر پہنچ جاؤ تو یہ دعا پڑھو اور نہ پہنچ سکو تو سلام کا اشارہ دروازے سے روشن دان کی طرف کرو اور یوں پڑھو:۔

السَّلامُ عَلَيْكُما يا وَلِيَي اللهِ السَّلامُ عَلَيْكُما يا حُجَّتَي اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكُما يا نُورَي اللهِ فِي ظُلُماتِ الأَرْضِ، السَّلامُ عَلَيْكُما يا مَنْ بَدا اللهُ فِي شَأْنِكُما، السَّلامُ عَلَيْكُما يا حَبِيبَي اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكُما يا إمامَيِ الْهُدى، أَتَيْتُكُما عارِفاً بِحَقِّكُما، مُعادِياً لأَعْدائِكُما، مُوالِياً لأَوْلِيائِكُما، مُؤْمِناً بِما آمَنْتُما بِهِ، كافِراً بِما كَفَرْتُما بِهِ، مُحَقِّقاً لِما حَقَّقْتُما، مُبْطِلاً لِما أَبْطَلْتُما، أَسْأَلُ اللهَ رَبِّي وَرَبَّكُما أَنْ يَجْعَلَ حَظِّي مِنْ زِيارَتِكُما الصَّلاةَ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، وَأَنْ يَرْزُقَنِي مُرافَقَتَكُما فِي الْجِنانِ مَعَ آبائِكُما الصالحين، وأسأله أن يعتق رقبتي من النار ويرزقني شفاعتكما ومصاحبتكما ويعرّفني وبينكما، ولا يسلبني حبكما وحب آبائكما الصالحين، وأن لا يجعله آخر العهد من زيارتكما، ويحشرني معكما في الجنة برحمته، اللّهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّهُما وَتَوَفَّنِي عَلى مِلَّتِهِما، اللّهُمَّ الْعَنْ ظالِمِي آلِ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ وَانْتَقِمْ مِنْهُمْ، اللّهُمَّ الْعَنِ الأَوَّلِينَ مِنْهُمْ وَالآخِرِينَ، وَضاعِفْ عَلَيْهِمُ الْعَذابَ وأَبْلِغْهُمْ وَبِأَشْياعِهِمْ وَأَتْباعِهِمْ وَمُحِبِّيهِمْ وَمُتَّبِعِيهِمْ، أَسْفَلَ دَرَكٍ مِنَ الْجَحِيمِ، إِنَّكَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللّهُمَّ عَجِّلْ فَرَجَ وَلِيِّكَ وابْنِ وَلِيِّكَ، وَاجْعَلْ فَرَجَنا مَعَ فَرَجِهِمْ يا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔

”اے اللہ کے دو اولیاء آپؑ پر سلام ہو اے اللہ کی دو حجتوں آپؑ پر سلام ہو۔ زمین کے اندھیروں میں دو نور آپؑ پر سلام ہو۔ سلام ہو آپؑ دونوں پر جن دونوں کی شان میں اللہ ظاہر ہوا۔ سلام ہو آپؑ

پر اے اللہ کے حبیبوں۔ سلام ہو آپؑ پر ہدایت کے آئمہؑ میں آپؑ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے آپؑ کی زیارت کے لیے آیا ہوں اور میں آپؑ کے دشمنوں کا دشمن اور آپؑ کے دوستوں کا دوست ہوں۔ جس پر آپؑ ایمان رکھتے ہیں اسی پر میں بھی ایمان رکھتا ہوں جس کے ساتھ آپؑ کفر کرتے ہیں اسی کے ساتھ میں بھی کفر کرتا ہوں جس کو آپؑ ثابت کرتے ہیں اسی کو میں بھی ثابت کرتا ہوں اور جس کو آپؑ باطل کرتے ہیں میں بھی اسی کو باطل کرتا ہوں۔ میں اپنے اور آپؑ دونوں کے رب سے یہ مانگتا ہوں کہ آپؑ کی زیارت سے میرا حصہ محمدؐ پر میرا درود بنا دے اور ان کی موافقت جنت میں نصیب فرما اور ساتھ ان کے آباءؑ کی رفاقت بھی عنایت فرما اور میری گردن کو آگ سے آزاد کر دے اور آپؑ کی شفاعت اور مصاحبت عطا فرما اور میرے اور آپؑ کے درمیان اللہ عزوجل شناخت کرا دے اور مجھ سے آپؑ اور آپؑ کے پاک آباءؑ کی محبت سلب نہ کرے اور اس کو میری آخری زیارت نہ بنائے اور اپنی رحمت سے مجھے آپؑ کے ساتھ جنت میں جمع کرے اور آپؑ کی محبت عطا کرے اور آپؑ ہی کے مذہب پر مجھے موت دے۔ اے اللہ! آل محمدؐ پر ظلم کرنے والوں پر لعنت کر جنہوں نے ان کا حق غصب کر لیا۔ اے اللہ! ان سے انتقام لے۔ اے اللہ! ان کے اگلے پچھلے تمام لوگوں پر لعنت کر اور ان پر عذاب بھیج اور دوگنا عذاب بھیج اور ان کے ہم خیال، پیروکاروں اور دوستوں کو جہنم کے سب سے نچلے درجے تک پہنچا دے بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ جلد اپنے ولی اور اپنے ولی کے بیٹے کا ظہور فرما تا کہ ہمارے مصائب بھی دور ہو جائیں اے ارحم الرحمین"۔

پھر اپنے لیے دعا میں کوشش کرو نیز اپنے والدین کے لیے بھی اگر وہاں پہنچو تو قبر کے پاس دو رکعت نماز پڑھو جب مسجد میں داخل ہو اور نماز پڑھو تو جو چاہو دعا کرو وہ قریب و مجیب ہے یہ مسجد گھر کی جانب ہے اس میں یہ دونوں آئمہؑ نماز پڑھا کرتے تھے۔

باب نمبر (۱۰۴)

تمام آئمہؑ کی زیارت

حدیث ① مجھے محمد بن حسین بن مت جوہری نے محمد بن احمد بن یحییٰ بن عمران سے

حدیث بیان کی وہ ہارون بن مسلم سے وہ علی بن حسان سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ امام رضا علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ابوالحسنؑ (امام موسیٰ کاظمؑ) کی قبر کے پاس جایا جائے؟۔آپؑ نے فرمایا ان کے گردمساجد میں نماز پڑھو اور تمام مقامات میں یہ کہنا کافی ہے:۔

السَّلامُ عَلى أَوْلِياءِ اللهِ وَأَصْفِيائِهِ، السَّلامُ عَلى أُمَناءِ اللهِ وَأَحِبّائِهِ، السَّلامُ عَلى أَنْصارِ اللهِ وَخُلَفائِهِ، السَّلامُ عَلى مَحالِّ مَعْرِفَةِ اللهِ، السَّلامُ عَلى مَساكِنِ ذِكْرِ اللهِ، السَّلامُ عَلى مَظاهِرِ أَمْرِ اللهِ وَنَهْيِهِ، السَّلامُ عَلَى الدُّعاةِ إِلَى اللهِ، السَّلامُ عَلى المُسْتَقَرِّينَ فِي مَرْضاتِ اللهِ، السَّلامُ عَلى المُمَحِّصِينَ فِي طاعَةِ اللهِ السَّلامُ عَلَى الَّذِينَ مَنْ والاهُمْ فَقَدْ والَى اللهَ، وَمَنْ عاداهُمْ فَقَدْ عادَى اللهَ، وَمَنْ عَرَفَهُمْ فَقَدْ عَرَفَ اللهَ، وَمَنْ جَهِلَهُمْ فَقَدْ جَهِلَ اللهَ، وَمَنِ اعْتَصَمَ بِهِمْ فَقَدِ اعْتَصَمَ بِاللهِ، وَمَنْ تَخَلّى مِنْهُمْ فَقَدْ تَخَلّى مِنَ اللهِ، أُشْهِدُ اللهَ أَنِّي سِلْمٌ لِمَنْ سالَمَكُمْ وَحَرْبٌ لِمَنْ حارَبَكُمْ، مُؤْمِنٌ بِسِرِّكُمْ وَعَلانِيَتِكُمْ، مُفَوِّضٌ فِي ذلِكَ كُلِّهِ إِلَيْكُمْ، لَعَنَ اللهُ عَدُوَّ آلِ مُحَمَّدٍ مِنَ الجِنِّ وَالإِنْسِ، وَأَبْرَءُ إِلَى اللهِ مِنْهُمْ، وَصَلَّى اللهُ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ۔

''اللہ کے اولیاء اور اصفیاء پر سلام ہو۔اللہ کے امینوں اور دوستوں پر سلام ہو اللہ کے انصار وخلفاء پر سلام ہو۔اللہ کی معرفت کے محلوں پر سلام ہو۔اللہ کے ذکر کے مساکن آپؑ پر سلام ہو۔اللہ کے امر ونہی کے مظاہر آپؑ پر سلام ہو۔اللہ کی طرف دعوت دینے والوں آپؑ پر سلام ہو۔اللہ کی رضا کے ٹھکانوں آپؑ پر سلام ہو۔اللہ کی خالص اطاعت کرنے والوں آپؑ پر سلام ہو۔جن سے دوستی اللہ سے دوستی ہے ان پر سلام ہو۔جن سے دشمنی اللہ سے دشمنی ہے ان پر سلام ہو۔جن کی معرفت اللہ کی

معرفت ہے اور جو ان سے جاہل ہوا وہ اللہ سے جاہل ہے جس نے ان کو مضبوط پکڑا اس نے اللہ کو مضبوط پکڑا جو ان سے خالی رہا وہ اللہ سے خالی رہا۔ میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں کہ میری اس سے صلح ہے جو آپؑ سے صلح کرے اور میری اس سے جنگ ہے جو آپؑ سے جنگ کرے۔ میں آپؑ کے ظاہر اور باطن پر ایمان رکھتا ہوں۔ اے اللہ! میں اپنا سب کچھ تیرے سپرد کرتا ہوں۔ آل محمدؑ کا دشمن چاہے وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے سب پر لعنت ہو۔ میں ان سے اللہ کی طرف بری ہوں اور اللہ محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجے"۔

یہ تمام زیارت کے لیے کافی ہے اور محمدؐ و آل محمدؐ پر بکثرت درود بھیجو ہر ایک کا الگ الگ نام لے کر اور ان کے دشمنوں سے بری ہو۔ اپنے لیے اور مومن مردوں اور عورتوں کے لیے چن چن کر دعائیں کرو۔

حدیث ② مجھے میرے والد نے حدیث بیان کی اور میرے مشائخ کی ایک

جماعت نے محمد بن یحییٰ عطار سے بیان کیا اور مجھے محمد بن الحسین بن مت جوہری نے سب نے محمد بن احمد بن یحییٰ بن عمران سے انہوں نے علی بن علی حسان سے وہ عروہ بن اسحاق سے وہ شعیب عقرقوفی کے بھتیجے سے وہ اس سے جس نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کیا آپؑ نے فرمایا جب تم حسینؑ کی قبر کی زیارت کے لیے آؤ بلکہ ہر امامؑ کی قبر کی زیارت کرو تو یہ کہو:۔

السَّلامُ عَلَيْكَ مِنَ اللهِ، وَالسَّلامُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَمِينِ اللهِ عَلَى وَحْيِهِ وَعَزَائِمِ أَمْرِهِ الخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ وَالفَاتِحِ لَمَا اسْتُقْبِلَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي انْتَجَبْتَهُ بِعِلْمِكَ وَجَعَلْتَهُ هَادِياً لِمَنْ شِئْتَ مِنْ خَلْقِكَ وَالدَّلِيلَ عَلَى مَنْ بَعَثْتَهُ بِرِسَالاتِكَ وَكُتُبِكَ، وَدَيَّانَ الدِّينِ بِعَدْلِكَ، وَفَصْلِ قَضَائِكَ بَيْنَ خَلْقِكَ، وَالمُهَيْمِنَ

عَلٰی ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

''آپؑ پر اللہ کی طرف سے سلام ہو محمدؐ بن عبداللہ پر سلام ہو جو اللہ کی وحی پر اور پختہ احکام پر اللہ کے امین ہیں۔ جو گزر چکا اور جو آئندہ کے لیے کھلنے والا ہے اس پر مہر کی طرح ہیں۔ اے اللہ! محمدؐ اپنے بندے اور رسول پر درود بھیج جس کو تو نے اپنا علم نجیب بتایا اور اس کو اپنی مخلوق میں سے جس کے لیے چاہا ہادی بنا دیا اور پیغامات اور کتابیں دے کر جس کو بھیجا اس لیے وہ دلیل ہیں، تیرے عدل کے ساتھ دین کا بدلہ لینے والے ہیں۔ تیری مخلوق میں تیرے فیصلے کرنے والے ہیں۔ ان سب پر وہ نگہبان ہیں ان پر اللہ کا سلام رحمت اور برکتیں ہوں''۔

امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت میں یوں کہو:۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَبْدِكَ وَأَخِي رَسُولِكَ۔۔إِلٰى آخِرِهٖ۔۔

''اے اللہ امیرؑ المومنین اپنے بندے اور رسولؐ کے بھائی پر درود بھیج''۔ (آخر تک)

اور حضرت فاطمہ الزہرا علیہا السلام کی زیارت میں یوں کہو:۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى أَمَتِكَ وَبِنْتِ رَسُولِكَ۔۔۔إِلٰى آخِرِهٖ۔۔۔

''اے اللہ فاطمہؑ پر درود بھیج جو تیرے رسول کی بیٹی ہیں''۔ (آخر تک)

اور اگر دیگر ائمہ علیہم السلام کی زیارت کر رہے ہو تو یوں کہو:۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى أَبْنَاءِ رَسُولِكَ۔۔۔۔إِلٰى آخِرِهٖ۔۔۔

'' اے اللہ درود بھیج یہ تیرے رسول کے بیٹے ہیں''۔ (آخر تک)

پھر یوں کہو:۔

أَشْهَدُ أَنَّكُمْ كَلِمَةُ التَّقْوٰى وَبَابُ الْهُدٰى وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى وَالْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ عَلٰى مَنْ فِيهَا وَمَنْ تَحْتَ الثَّرٰى وَأَشْهَدُ أَنَّ أَرْوَاحَكُمْ وَطِينَتَكُمْ مِنْ طِينَةٍ وَاحِدَةٍ طَابَتْ وَطَهُرَتْ

مِنْ نُورِ اللّٰهِ وَمِنْ رَحْمَتِهِ وَأُشْهِدُ اللّٰهَ وَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي لَكُمْ تَبَعٌ بِذَاتِ نَفْسِي وَشَرَائِعِ دِينِي وَخَوَاتِيمِ عَمَلِي، اللّٰهُمَّ فَأَتْمِمْ لِي ذٰلِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ عَنِ اللّٰهِ مَا أُمِرْتَ بِهِ، وَقُمْتَ بِحَقِّهِ غَيْرَ وَاهِنٍ وَلَا مُوهِنٍ، فَجَزَاكَ اللّٰهُ مِنْ صِدِّيقٍ خَيْرَ أَعْنَ رَعِيَّتِكَ، أَشْهَدُ أَنَّ الْجِهَادَ مَعَكَ جِهَادٌ، وَأَنَّ الْحَقَّ مَعَكَ وَلَكَ، وَأَنْتَ مَعْدِنُهُ، وَمِيرَاثُ النُّبُوَّةِ عِنْدَكَ وَعِنْدَ أَهْلِ بَيْتِكَ، أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ أَقَمْتَ الصَّلَاةَ، وَآتَيْتَ الزَّكَاةَ، وَأَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ، وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَدَعَوْتَ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَعَبَدْتَ رَبَّكَ حَتّٰى أَتَاكَ الْيَقِينُ۔

”میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ علیہ السلام تقویٰ کے کلمہ ہیں اور ہدایت کا دروازہ ہیں اور مضبوط کڑا ہیں اور اللہ کی حجت بالغہ ہیں زمین پر اور جو کچھ تحت الثریٰ میں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ کی ارواح اور طینت ایک ہی ہے جو پاک و پاکیزہ اور اللہ کے نور سے ہے اور اس کی رحمت سے ہے اور میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں اور آپؑ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں اپنی جان سے آپؑ کا اطاعت گزار ہوں اور اپنے دین کے شرائع اور آخری اعمال کے لحاظ سے آپؑ کی اطاعت میں ہوں۔ اے اللہ اپنی رحمت سے اس کام کو مکمل کرا ے ارحم الراحمین۔ اے ابا عبداللہؑ آپؑ پر سلام ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نے اللہ کی طرف سے سب کچھ پہنچا دیا اور آپؑ نے اس کا حق ادا کر دیا نہ سستی اور نہ کمزوری دکھائی اللہ عزوجل آپؑ کو آپؑ کی رغبت کی جزا عطا فرمائے صدیق سے خیر اور بھلائی کا بدلہ دے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ جہاد کرنا صرف آپؑ کے ساتھ شریک ہو کر ہی جہاد کرنا ہے اور حق آپؑ کے پاس اور آپؑ ہی کے لیے ہے اور آپؑ حق کے ساتھ اور حق آپؑ ہی کے لئے ہے اور آپؑ معدنِ حق ہیں اور نبوت کی وراثت آپؑ کے پاس ہے اور آپؑ کے اہل بیتؑ کے پاس ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نے صلوٰۃ قائم کی زکوٰۃ ادا کی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا، اپنے رب کی سبیل کی طرف دعوت دی جو

حکمت اور بہترین نصیحت پر مبنی تھی اور آپؑ نے اپنے رب کی طرف آنے تک عبادت کی''۔

پھر کہو:۔

السَّلامُ عَلى مَلائِكَةِ اللهِ المُسَوِّمينَ السَّلامُ عَلى مَلائِكَةِ اللهِ المُنْزَلينَ السَّلامُ عَلى مَلائِكَةِ اللهِ المُرْدِفينَ، السَّلامُ عَلى مَلائِكَةِ اللهِ الَّذينَ هُمْ في هذَا الحَرَمِ بِإِذْنِ اللهِ مُقيمُونَ۔

''اللہ کی علامت لگانے والے ملائکہ پر سلام ہو۔ اللہ کے اتارے ہوئے ملائکہ پر سلام ہو۔ پیچھے آنے والے ملائکہ پر سلام ہو۔ اللہ کے ان ملائکہ پر سلام ہو جو اس حرم میں اللہ کے حکم سے مقیم ہیں''۔

پھر کہو:۔

اللّٰهُمَّ الْعَنِ اللَّذَيْنِ بَدَّلا نِعْمَتَكَ، وَخَالَفا كِتابَكَ، وَجَحَدا آياتِكَ، وَاتَّهَما رَسُولَكَ، احْشُ قُبُورَهُما وَأَجْوافَهُما ناراً وَأَعَدَّ لَهُما عَذاباً أَليماً، وَاحْشُرْهُما وَأَشْياعَهُما وَأَتْباعَهُما إِلى جَهَنَّمِ زُرْقاً وَاحْشُرْهُما وَأَشْياعَهُما وَأَتْباعَهُما يَوْمَ الْقِيامَةِ عَلى وُجُوهِهِمْ عُمْياً وَبُكْماً وَصُمّاً، مَأْواهُمْ جَهَنَّمُ كُلَّما خَبَتْ زِدْناهُمْ سَعِيراً، اللّٰهُمَّ لا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيارَةِ قَبْرِ ابْنِ نَبِيِّكَ، وَابْعَثْهُ مَقاماً مَحْمُوداً تَنْتَصِرُ بِهِ لِدِينِكَ وَتَقْتُلُ بِهِ عَدُوَّكَ فَإِنَّكَ وَعَدْتَ ذلِكَ وَأَنْتَ الرَّبُّ الَّذِي لا تُخْلِفُ الْمِيعادَ۔

''اے اللہ ان لوگوں پر لعنت کر جنہوں نے تیری نعمت کو بدل دیا اور تیری کتاب کی مخالفت کی اور تیری آیات کا انکار کیا تیرے رسولؐ پر تہمت لگائی ان دونوں کی قبروں اور شکموں کو آگ سے بھر دے اور ان دونوں کے لیے عذاب الیم تیار کر اور ان دونوں کو اور ان دونوں کے ہم مثل لوگوں اور ان دونوں کے پیروکاروں کو جہنم میں نیلی آنکھوں والے (بنا کر) جمع کر اور ان دونوں کو ان کے ہم خیالوں اور پیروکاروں سمیت ان کے چہروں کے بل، اندھے، گونگے اور بہرے جمع کر اور ان

دونوں کا ٹھکانہ جہنم ہو۔ جب بھی وہ (جہنم کی آگ) بجھنے لگے تو ہم اس کو پھر سے جلا دیں گے۔ اے اللہ نبیؐ کے بیٹے کی زیارت کو میرا آخری وقتِ زیارت نہ بنا اور ان (محمدؐ) کو مقام محمود تک پہنچا دے تا کہ تو ان کے ذریعے اپنے دین کی مدد کرے اور اپنے دشمن کو قتل کر دے۔ تُو نے اس بات کا ان سے وعدہ فرمایا ہے اور تو رب ہے جو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا"۔

اسی طرح تمام آئمہ علیہم السلام کی قبور کے پاس اور ہر امام علیہ السلام کے پاس زیارت کرو اور کہو:۔

السَّلامُ عَلَيْكَ يا وَلِيَّ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا حُجَّةَ اللهِ، السَّلام عَلَيْكَ يا نُورَ اللهِ فِي ظُلُماتِ الأَرْضِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا إِمامَ المُؤْمِنينَ وَوارِثَ عِلْمِ النَّبِيِّينَ وَسُلالَةَ الْوَصِيِّينَ وَالشَّهيدَ يَوْمِ الدِّينِ أَشْهَدُ أَنَّكَ وَآباءَكَ الَّذينَ كانُوا مِنْ قَبْلِكَ، وَأَبْناءَكَ الَّذينَ مِنْ بَعْدِكَ مَوالِيَّ وَأَوْلِيائِي وَأَئِمَّتي، وَأَشْهَدُ أَنَّكُمْ أَصْفِياءُ اللهِ وَخِزَنَتُهُ وَحُجَّتُهُ الْبالِغَةُ، انْتَجَبَكُمْ بِعِلْمِهِ أَنْصارَ الدِّينِهِ وَقُوَّاماً بِأَمْرِهِ وَخُزَّاناً لِعِلْمِهِ وَحَفَظَةً لِسِرِّهِ وَتَراجِمَةً لِوَحْيِهِ ، وَمَعْدِناً لِكَلِماتِهِ ، وَأَرْكاناً لِتَوحِيدِهِ ، وَشُهُوداً عَلى عِبادِهِ ، وَاسْتَوْدَعَكُمْ خَلْقَهُ ، وَأَوْرَثَكُم كِتابَه ، وَخَصَّكُمْ بِكَرائِمِ التَّنْزِيل ، وَأَعْطاكُمُ التَّأْوِيلَ ، جَعَلَكُمْ تابُوتَ حِكْمَتِهِ وَمَناراً فِي بِلادِهِ ، وَضَرَبَ لَكُمْ مَثَلاً مِنْ نُورِهِ ، وَأَجْرى فِيكُمْ مِنْ عِلْمِهِ وَعَصَمَكُمْ مِنَ الزَّلَلِ وَطَهَّرَكُمْ مِنَ الدَّنَسِ وَأَذْهَبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ وَبِكُمْ تَمَّتِ النِّعْمَةُ وَاجْتَمَعَتِ الْفُرْقَةُ وَأُتْتَلَفَتِ الْكَلِمَةُ وَلَزِمَتِ الطّاعَةُ المُفْتَرَضَةُ وَالمَوَدَّةُ الواجِبَةُ فَأَنْتُمْ أَوْلِياؤُهُ النُّجَباءُ وَعِبادُهُ المُكْرَمُونَ أَتَيْتُكَ يا ابْنَ رَسُولِ اللهِ عارِفاً بِحَقِّكَ مُسْتَبْصِراً بِشَأْنِكَ مُعادِياً لأَعْدائِكَ مُوالِياً لأَوْلِيائِكَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ تَسْلِيماً أَتَيْتُكَ وافِداً زائِراً عائِذاً مُسْتَجِيراً مُمْتَ

جَنَيْتَ عَلَىٰ نَفْسِي، وَاحْتَطَبْتُ عَلَىٰ ظَهْرِي، فَكُنْ لِي شَفِيعاً، فَإِنَّ لَكَ عِنْدَ اللهِ مَقاماً مَعْلُوماً، وَأَنْتَ عِنْدَ اللهِ وَجِيهٌ، آمَنْتُ بِاللهِ وَبِما أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ، وَأَتَوَلّىٰ آخِرَكُمْ بِما تَوَلَّيْتُ بِهِ أَوَّلَكُمْ وَأَبْرَءُ مِنْ كُلِّ وَلِيجَةٍ دُونَكُمْ، وَكَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطّاغُوتِ وَاللاّتِ وَالْعُزّىٰ۔

''سلام ہو آپؑ پر اے اللہ کے ولی، سلام ہو آپؑ پر اے اللہ کی حجت، سلام ہو آپؑ پر اے زمین کے اندھیروں میں اللہ کے نور، سلام ہو آپؑ پر اے امام المومنین، علم انبیاء اور اوصیاء کے وارث، یوم الدین میں گواہ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ اور آپؑ کے پہلے آباءؑ اور بعد کے بیٹے میرے اولیاء اور میرے مولاؑ اور آئمہؑ ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ اللہ کے پسندیدہ، اس کے خزانے اور حجت بالغہ ہیں۔ اس نے آپؑ کو اپنے علم کے ساتھ اپنے دین کا مددگار چنا ہے اور آپؑ اس کے حکم کو قائم کرنے والے ہیں اس کے علم کے خزانے ہیں اور اس کے راز کے محافظ ہیں اس کی وحی کے ترجمان ہیں اس کے کلمات کے معدن ہیں اس کی توحید کے ارکان ہیں اس کے بندوں پر اس کے گواہ ہیں اور اللہ نے اپنی مخلوق آپؑ کو امانت کے طور پر دی اور آپؑ کو اپنی کتاب کا وارث بنایا اور آپؑ کو قرآن کی کرامتوں کے ساتھ مخصوص کیا اور آپؑ کو اس کی تاویل عطا کی اور آپؑ کو اپنی حکمت کا معدن بنایا اور اپنے شہروں میں مینار بنایا اور آپؑ کے لیے اپنے نور کی مثال بیان کی آپؑ میں اپنا علم جاری کیا اور ہر رجس کو آپؑ سے دور کر دیا اور آپؑ کو پاک و پاکیزہ بنایا اور آپؑ پر اپنی نعمت مکمل کی اور آپؑ کی اطاعت واجب کر دی اور آپؑ کی مودت بھی واجب قرار دی۔ آپؑ اللہ کے نجیب اولیاء ہیں اور اس کے معزز بندے ہیں۔ اے رسولؐ اللہ کے بیٹے میں آپؑ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے آپؑ کے پاس آیا ہوں آپؑ کی شان و عظمت کو جانتا ہوں آپؑ کے دشمنوں سے دشمنی رکھتا ہوں اور آپؑ کے دوستوں سے دوستی رکھتا ہوں میرے ماں باپ آپؑ پر قربان ہو جائیں اللہ عزوجل آپؑ پر درود و سلام

بھیجے۔ میں آپؑ کے پاس مہمان زائر کے طور پر آیا ہوں میں آپؑ کی پناہ چاہتا ہوں اور اپنے گناہوں سے پناہ چاہتا ہوں جو میں نے اپنی جان پر کیے ہیں اور اپنی پشت پر لادے ہوئے ہیں آپؑ میرے لیے شفاعت کرنے والے بن جائیں کیونکہ آپؑ کا اللہ کے ہاں بہت بلند ترین مقام ہے آپؑ اللہ کے ہاں معزز ترین ہیں میں بتوں اور طاغوت، لات وعزیٰ سے پناہ چاہتا ہوں"۔

باب نمبر ﴿۱۰۵﴾

مومن کی زیارت کی فضیلت اور طریقہ زیارت

حدیث ① مجھے ابوالعباس محمد بن جعفر رزاز قرشی کوفی نے اپنے ماموں محمد بن

حسین بن ابوالخطاب سے حدیث بیان کی وہ عمرو بن عثمان رازی سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام موسیٰ کاظمؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو ہماری زیارت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا وہ ہمارے نیک مومن کی زیارت کرے تو اس کے لیے ہماری زیارت کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے اور جو ہمارے ساتھ میل ملاپ نہیں رکھ سکتا وہ ہمارے نیک مومن کے ساتھ میل جول رکھے اس کے لیے ہمارے ساتھ میل جول کا ثواب لکھ دیا جائے گا۔

حدیث ② مجھے محمد بن حسن بن احمد بن ولید نے حسن بن متیل سے حدیث بیان کی

وہ محمد بن عبداللہ بن مہران سے وہ عمرو بن عثمان سے اس نے کہا میں نے امام رضاؑ کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص ہمارے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تو ہمارے نیک موالی کے ساتھ اچھا سلوک کرے اس کو ہمارے ساتھ اچھے سلوک کے برابر ثواب ملے گا اور جو ہماری زیارت نہیں کرسکتا وہ ہمارے نیک موالی کی زیارت کرے اسے ہماری زیارت کرنے کا ثواب ملے گا۔

حدیث ③ مجھے میرے والد اور محمد بن یعقوب اور میرے مشائخ کی ایک جماعت

نے محمد بن یحییٰ سے حدیث بیان کی وہ محمد بن احمد بن یحییٰ سے انہوں نے کہا میں فید (یہ مکہ سے کوفہ کے راستے میں ایک چھوٹا سا قصبہ ہے) میں تھا تو علی بن بلال کے ساتھ محمد بن اسماعیل بن بزیع کی قبر کی طرف چل پڑا تو مجھے علی بن بلال نے کہا مجھ سے اس قبر والے نے بیان کیا کہ امام رضاؑ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے مومن بھائی کی قبر پر آئے پھر اپنا ہاتھ قبر پر رکھے پھر انا انزلنا (سورہ قدر)

سات مرتبہ پڑھے تو بڑی گھبراہٹ والے دن وہ امن میں رہے گا۔

حدیث ④

مجھے محمد بن حسین بن مت جوہری نے حدیث بیان کی وہ محمد بن احمد بن یحییٰ بن عمران سے اس نے کہا میں فید میں تھا کہ محمد بن علی بن بلال نے کہا ہمیں محمد بن اسماعیل بن بزیع کی قبر کی طرف لے جایا گیا تو ہم وہاں گئے اور اس کی قبر پر سے گزرے تو محمد بن علی نے کہا مجھے اس صاحبِ قبر نے امام رضاؑ سے روایت کی ہے کہ جس نے اپنے مومن بھائی کی زیارت کی اور قبلہ رخ ہو کر قبر پر ہاتھ رکھا اور سورہ قدر سات مرتبہ پڑھی تو وہ یوم حساب امن میں ہوگا۔

حدیث ⑤

مجھے محمد بن حسین بن مت الجوہری نے محمد بن احمد سے حدیث بیان کی وہ علی بن اسماعیل سے وہ محمد بن عمرو سے وہ ابان سے وہ عبدالرحمن بن ابوعبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا میں مومنوں کی قبر پر کس طرح ہاتھ رکھوں؟ ۔آپؑ نے زمین کی طرف اشارہ کر کے اس پر ہاتھ رکھا جب کہ آپؑ قبلہ رخ تھے۔

حدیث ⑥

اسی سے مروی ہے وہ موسیٰ بن عمران سے وہ عبداللہ بن حجال سے وہ صفوان الجمال سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نبیؐ اپنے اصحاب میں سے ایک جماعت کے ساتھ ہر جمعرات کی شام قبرستان بقیع کی طرف جاتے تھے اور تین مرتبہ یوں فرماتے:۔

السَّلامُ عَلَيْكُمْ يا أَهْلَ الدِّيارِ یعنی اے گھر والوں تم پر سلام ہو پھر تین مرتبہ رَحِمَكُمُ اللهُ کہتے تھے یعنی اللہ عزوجل تم پر رحم فرمائے۔ پھر صحابہ کی طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے یہ لوگ تم سے بہتر

ہیں۔وہ کہتے یارسولؐ اللہ اس کی کیا وجہ ہے؟۔یہ بھی ایمان لائے اور ہم بھی ایمان لائے انہوں نے بھی جہاد کیا ہم نے بھی جہاد کیا تو آپؐ نے فرمایا یہ ایمان لائے لیکن اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کو نہیں ملایا اور یہاں سے چلے گئے اور میں ان پر گواہ ہوں اور تم میرے بعد باقی رہ جاؤ گے اور مجھے معلوم نہیں کہ کیا کیا نئی بدعات ایجاد کرو گے۔

حدیث ۷

مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر الحمیری نے اپنے والد سے حدیث بیان کی وہ اپنے والد سے وہ ہارون بن مسلم سے وہ مسعدہ بن زیاد سے وہ امام جعفر بن محمدؑ سے وہ اپنے والد گرامیؑ سے وہ اپنے آباءؑ سے انہوں نے فرمایا امیرؑ المومنین ایک مقبرہ میں گئے اور آپؑ کے ساتھ آپؑ کے ساتھی تھے تو آپؑ نے ان کو یوں مخاطب کیا:۔

اے مٹی والو! اے غربت والو! اے بجھ جانے والو! اے خاموش ہو جانے والو! ہمارے پاس جو خبریں ہیں وہ یہ ہیں کہ تمہارے مال تقسیم ہو گئے تمہاری عورتوں کے ساتھ نکاح کر لیے گئے تمہارے گھر آباد ہو گئے تمہاری کیا خبر ہے؟۔پھر اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اللہ کی قسم! انہیں اجازت نہیں ورنہ یہ کلام کرتے اور کہتے تقویٰ جیسا کوئی زادہ راہ نہیں ہے بہترین زادہ راہ تقویٰ ہے (یہ بات روایات سے ثابت ہے کہ تقویٰ اہل بیتؑ کی محبت کا نام ہے۔مترجم)۔

حدیث ۸

مجھے میرے والد محمد بن حسن اور حسن بن متیل نے سہل بن زیاد سے وہ محمد بن سنان سے وہ اسحاق بن عمار سے وہ امام موسیٰ کاظمؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ سے پوچھا جو شخص مومن کی قبر کی زیارت کرے تو کیا وہ اپنے زیارت کرنے والے کو جانتا ہے؟۔آپؑ نے فرمایا ہاں اور جب تک وہ قبر پر رہتا ہے (مردہ) خوش رہتا ہے اور جب اٹھ کر چلا جاتا ہے اور اس کی

قبر سے ہٹ جاتا ہے تو اس کے پھرنے سے اس کی قبر میں وحشت آجاتی ہے۔

حدیث ۹

مجھے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا مجھے عبداللہ بن مغیرہ نے بیان کیا وہ عبداللہ بن سنان سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا میں اہل قبور کو کیسے سلام کروں؟۔آپؑ نے فرمایا ایسے کہو:۔

السَّلامُ عَلى أَهْلِ الدِّيارِ مِنَ المؤمِنينَ وَالمُسْلِمين، أَنْتُمْ لَنا فَرَطٌ وَنَحْنُ إِنْ شاءَ اللهُ بِكُمْ لاحِقُونَ

''سلام ہو تم پر اے گھر والو! جو مومنین اور مسلمین سے ہو۔تم ہمارے آگے جانے والے ہو اور ہم انشاءاللہ تمہارے پیچھے تم سے ملنے والے ہیں''۔

مجھے میرے والد نے حسین بن حسن بن ابان سے حدیث بیان کی وہ محمد بن ابو عمیر سے وہ عبداللہ بن سنان سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا پھر اس کے مثل حدیث ذکر کی۔

حدیث ۱۰

مجھے حسن بن عبداللہ نے اپنے والد سے انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے عمرو بن ابو مقدام سے اس نے اپنے والد سے اس نے کہا کہ میں امام ابوجعفرؑ کے ہمراہ قبرستان بقیع میں تھا، ہم ایک آدمی (کوفہ کے ایک شیعہ) کی قبر سے گزرے۔میں نے حضرتؑ سے عرض کیا آپؑ پر فدا ہو جاؤں یہ قبر ایک شیعہ کی ہے۔(راوی کا بیان ہے) آپؑ وہاں ٹھہرے اور فرمایا:۔

اے اللہ اس کی غربت پر رحم فرما اور اس کی وحشت کو انس میں تبدیل کر دے اور اس کے خوف کو امن

میں بدل دے اور اس کو اپنی رحمت سے سکون دے کہ وہ ہر ایک کی رحمت سے بے پرواہو جائے اور جو اس کے ساتھ محبت رکھتا ہو اس سے اس کو ملا دے۔

حدیث ⑪ مجھے میرے والد نے حسین بن حسن بن ابان سے بیان کیا وہ حسین بن سعید سے وہ نصر بن سوید وہ قاسم بن سلیمان سے وہ جراح مدائنی سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا کہ اہل قبور پر سلام کیسے کیا جائے؟۔آپؑ نے فرمایا تم یوں کہو:۔

السَّلامُ عَلى أَهْلِ الدِّيارِ مِنَ المؤمِنينَ وَالمسْلِمينَ، رَحِمَ اللهُ المُسْتَقْدِمينَ مِنْكُمْ وَالمسْتَأْخِرينَ وَإِنّا إِنْ شاءَ اللهُ بِكُمْ لاحِقُونَ۔

''سلام ہو تم پر اے گھر والو! جو مومنین اور مسلمین سے ہو۔تمہارے گزشتہ اور آئندہ پر اللہ رحم فرمائے اور ہم تم کو انشاء اللہ آملیں گے''۔

اس حدیث کو برقی نے اپنے والد سے اس نے نضر بن سوید سے اس نے قاسم بن سلیمان سے اس نے جراح مدائنی سے بیان کیا اور وہ امام ابوعبداللہؑ سے اسی طرح روایت کرتا ہے۔

حدیث ⑫ میں (مولف) نے مفضل سے محمد بن سنان کی بعض کتب میں یہ حدیث پائی۔جس نے سورہ قدر کو مومن کی قبر کے پاس سات مرتبہ پڑھا تو اللہ عزوجل اس کی طرف فرشتہ بھیج دیتا ہے جو اس کی قبر کے پاس عبادت کرتا رہتا ہے اور اس کے لیے اور مومن کے لیے فرشتے کا عمل لکھتا رہتا ہے جب اللہ عزوجل اس کو قبر سے اٹھائے گا تو وہ قیامت کے دن کی جس ہولنا کی سے گزرے گا اللہ اس کو اس فرشتے کی وجہ سے اس ہولنا کی کو اس سے ہٹا دے گا حتیٰ کہ اس کو جنت میں داخل کر دے گا۔

اس کے بعد تم سورہ الحمد، معوذتین، قل ھو اللہ احد اور آیت الکرسی تین تین مرتبہ پڑھو۔

حدیث ۱۳ مجھے میرے والد نے حسین بن حسن بن ابان سے وہ محمد بن اورمہ سے وہ نضر بن سوید سے وہ عاصم بن حمید سے وہ محمد بن مسلم سے وہ امام بوجعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسولؐ اللہ جب مومنوں کی قبروں کے قریب سے گزرتے تو یہ دعا پڑھتے۔

السَّلامُ عَلَيْكُمْ مِنْ دِيارِ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِنْ شاءَ اللهُ بِكُمْ لاحِقُونَ۔

''تم پر سلام ہو اے مومنوں کے گھر والو! ہم انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں''۔

حدیث ۱۴ میرے والد نے حسین بن حسن بن ابان سے اس نے محمد بن اورمہ سے اس نے علی بن حکم سے اس نے ابن عجلان سے اس نے کہا امام ابوجعفرؑ ایک شخص کی قبر سے گزرے تو یہ دعا پڑھی:۔

اللّٰهُمَّ صِلْ وَحْدَتَهُ وَآنِسْ وَحْشَتَهُ وَأَسْكِنْ إِلَيْهِ مِنْ رَحْمَتِكَ ما يَسْتَغْنِي بِهِ عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِواكَ۔

''اے اللہ اس کی تنہائی کو دور کر دے اور اس کی قبر کی وحشت کو انس میں بدل دے اور اس کو اپنی رحمت سے اتنا سکون دے کہ تیرے سوا کسی کی رحمت کا محتاج نہ رہے''۔

حدیث ۱۵ مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے بیان کیا وہ احمد بن محمد ابوعبداللہ برقی سے وہ حسن بن علی وشاء سے وہ علی بن حمزہ سے اس نے کہا کہ میں نے امام

ابوعبداللہؑ سے پوچھا کہ ہم اہل قبور پر کس طرح سلام کریں؟ ۔آپؑ نے فرمایا تم یوں کہو:۔

السَّلامُ عَلى أَهْلِ الدِّيارِ مِنَ المؤمِنينَ وَ المؤمِناتِ وَ المُسلِمينَ وَ المُسلِماتِ أَنْتُمْ لَنا فَرَطٌ وَ إِنّا بِكُمْ إِنْ شاءَ اللهُ لاحِقُونَ۔

''سلام ہو تم پر اے گھر والو! جو مومنین و مومنات اور مسلمین و مسلمات سے ہو۔تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں''۔

حدیث ⑯

مجھے میرے والد نے اور علی بن حسین وغیرہ نے سعد بن عبداللہ سے روایت کیا وہ احمد بن محمد بن خالد سے وہ اپنے والد سے وہ ہارون بن جہم سے وہ مفضل بن صالح سے وہ سعد بن طریف سے وہ اصبغ بن نباتہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ امیرؑ المومنین قبروں کے پاس سے گزرے تو ایک راستے پر چل پڑے پھر دائیں جانب ہو کر فرمایا:۔

السَّلامُ عَلَيْكُمْ يا أَهْلَ القُبُورِ مِنْ أَهْلِ القُصُورِ، أَنْتُمْ لَنا فَرَطٌ وَ نَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ، وَ إِنّا إِنْ شاءَ اللهُ بِكُمْ لاحِقُونَ۔

''اے محل والوں سے قبروں والو! تم پر سلام ہو تم ہمارے آگے جانے والے ہو اور ہم تمہارے پیچھے ہیں اور ہم تمہیں انشاء اللہ ملنے والے ہیں''۔

پھر بائیں جانب مڑ کر یہی فرمایا۔

حدیث ⑰

مجھے محمد بن حسن بن ولید نے اس سے ذکر کیا جس نے اس کے ساتھ ذکر کیا وہ احمد بن ابی عبداللہ برقی سے وہ اپنے والد سے وہ سہلان بن مسلم سے وہ علی بن ابی حمزہ سے وہ ابوبصیر سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا تم میں سے جو آدمی قبروں کی

طرف جا کر ان کو سلام کہنا چاہے تو کہے:۔

اَلسَّلَامُ عَلٰی أَهْلِ الْقُبُوْرِ، اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ، أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ وَإِنَّا بِكُمْ لَاحِقُوْنَ، وَإِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، يَا أَهْلَ الْقُبُوْرِ بَعْدَ سُكْنَى الْقُصُوْرِ، يَا أَهْلَ الْقُبُوْرِ بَعْدَ النِّعْمَةِ وَالسُّرُوْرِ، صِرْتُمْ إِلَى الْقُبُوْرِ، يَا أَهْلَ الْقُبُوْرِ كَيْفَ وَجَدْتُمْ طَعْمَ الْمَوْتِ؟!.

''تم پر اے قبروں والوں سلام ہو اور جو ان میں سے مومنوں اور مسلمانوں میں سے ہے سب پر سلام ہو تم ہمارے پہلے ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں اور تمہیں ملنے والے ہیں ہم اللہ کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر آنے والے ہیں۔ محلوں میں رہنے کے بعد قبروں میں رہنے والو! اور نعمت اور خوشی کے بعد تم قبروں کی طرف آ گئے ہو اے قبروں والو! تم نے موت کا مزہ کیسا پایا''۔

پھر کہو۔

وَيْلٌ لِمَنْ صَارَ إِلَى النَّارِ۔

''جو آگ کی طرف گیا اس کے لیے ہلاکت ہے''۔

اس کے بعد حضرت نے گریہ کیا اور قبرستان سے پلٹ آئے۔

حدیث ⑱ اسی اسناد کے ساتھ برقی سے ہے کہ ہمیں ہمارے بعض ساتھیوں نے عباس بن عامر قصبانی سے روایت کیا وہ یقطین سے کہ ہمیں ربیع بن محمد المسلی نے روایت کی کہ جب امام ابوعبداللہؑ جبانہ کے قبرستان میں جاتے تو کہتے جنت والو! تم پر سلام ہو۔

باب نمبر (۱۰۶)

معصومہ قم کی زیارت کی فضیلت

حدیث ① مجھے علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے بیان کیا وہ اپنے والد سے وہ سعد بن سعد سے وہ امام ابوالحسن الرضاؑ سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپؑ سے پوچھا گیا کہ فاطمہ بنت موسیٰؑ کی زیارت کا کیا اجر ہے تو آپؑ نے فرمایا ان کی زیارت کرنے والے کے لیے جنت ہے۔

حدیث ② مجھے میرے والد نے اور بھائی نے اور ایک جماعت نے احمد بن ادریس وغیرہ سے وہ عمر کی بن یوفکی سے وہ اس سے جس نے اس کو ذکر کیا وہ امام محمد تقی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جس نے میری پھوپھی کی قم میں زیارت کی اس کے لیے جنت ہے۔

باب نمبر ﴿۱۰۷﴾

شہر رے میں شاہ عبدالعظیم حسنی کی زیارت کی فضیلت

حدیث ① مجھے علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ نے بیان کیا اس کو محمد بن یحییٰ عطار نے بعض اہل ری سے بیان کیا اس نے کہا میں امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؑ نے پوچھا اتنا عرصہ تم کہاں رہے؟۔ میں نے کہا میں نے حسینؑ کی زیارت کی۔ آپؑ نے فرمایا اگر تم عبدالعظیم کی قبر کی زیارت کر لیتے تو ایسے ہی ثواب ہوتا جیسے کہ تم نے حسینؑ کی زیارت کی۔

نوٹ۔ صاحب بن عباء نے اپنے رسالے میں کہا ہے کہ یہ حدیث صرف ان خاص لوگوں کے لیے امامؑ نے بیان فرمائی جو عبدالعظیم کی زیارت میں بے رغبتی کرتے ہیں اور قریب رہ کر بھی ان کی زیارت کے لیے نہیں جاتے۔

باب نمبر ﴿۱۰۸﴾

نادر زیارتیں

حدیث ① مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے بیان کیا وہ علی بن

محمد بن سلیمان سے وہ محمد بن خالد سے وہ عبداللہ بن حماد بصری سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے مجھ سے فرمایا تمھارے پاس ایک ایسی فضیلت ہے جو کسی اور کو نہیں ملی لیکن نہ تم اس کی معرفت رکھتے ہو اور نہ اس کی حفاظت کرتے ہو اور نہ ہی اس کے انجام دینے پر دھیان دیتے ہو۔اس کے اہل لوگ بہت خاص ہیں وہی اس کے نامزد ہیں اور انہیں وہ فضیلت بغیر طاقت و ہمت اور اللہ کی رحمت وعنایت سے حاصل ہوئی ہے۔(راوی کا بیان ہے) میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں آپؑ نے یہ کیا بیان کیا کہ جس کا نام ہی نہیں لیا۔آپؑ نے فرمایا میرے دادا حسینؑ بن علیؑ کی زیارت۔کیونکہ وہ غربت کی سرزمین میں شہید ہوئے جو ان کی زیارت کرتا ہے وہ ان پر گریہ کرتا ہے اور جو ان کی زیارت نہیں کر پاتا وہ غمناک ہوتا ہے اور جو ان کے روضے کو نہیں دیکھ پاتا گھلتا رہتا ہے اور جب ان کے بیٹے کو ان کے پاؤں کے پاس صحرا کی زمین میں قبر میں دیکھتا ہے تو اس کا دل ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتا ہے کہ نہ ان کے قریب کوئی دوست ہے اور نہ رشتہ دار پھر ان سے حق کو مرتد افراد نے چھین لیا اور ان پر ظلم کیا حتّٰی کہ ان کو قتل کر ڈالا اور ان کو ضائع کر دیا اور درندوں کے لیے چھوڑ دیا اور اور اس پانی سے روکا جس سے کتّے جیسا جانور بھی سیراب ہو رہا تھا اور رسولؐ اللہ کا حق ضائع کر دیا اور آپؐ کی وصیت ان کے اور ان کے اہل بیتؑ کے متعلق فراموش کر دی۔جس دن عصر کے وقت آنحضرت ظلم وستم کے ساتھ قتل کئے گئے اپنے اعزّاء واقرباء اور اپنے چاہنے والوں کے درمیان ایک نشیب میں خاک پر پڑے ہوئے تھے تو آپؑ کے اہل بیتؑ اس بیابان میں تنہا اور اپنے آباء واجداد اور اپنے خانہ وکاشانہ سے دور تھے۔(لہٰذا) یہاں ان کے پاس وہی آتا ہے جس کا اللہ نے ایمان کے ساتھ امتحان لے لیا ہو اور اس کو راہِ حق کی معرفت عطا کی ہو۔(راوی کہتا ہے)

میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں میں وہاں جاتا تھا حتٰی کہ مجھے بادشاہ کے ساتھ آزمایا گیا اور ان کے مالوں کی حفاظت کے بارے میں بھی۔ میں ان کے پاس مشہور ہوں تو اس لیے میں نے تقیہ کی وجہ سے اس کو چھوڑ دیا اور وہاں جانے میں جو خیر ہے وہ میں جانتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو جو وہاں آتا ہے اس کی فضیلت اور درجہ کیا ہے؟۔ میں نے کہا نہیں۔ آپؑ نے فرمایا درجہ اتنا ہے کہ فرشتے بھی اس پر فخر کرتے ہیں اور ہمارے پاس جو اس کے لیے ہے وہ ہر صبح و شام رحم کے لیے دعا کرتے ہیں اور میرے والد گرامیؑ نے بتایا کہ جب سے حسین علیہ السلام قتل ہوئے تو وہاں فرشتے، جن، انسان، وحشی سب کے سب ان پر رو رہے ہیں اور وہاں کوئی جگہ بھی ایسی نہیں جہاں وہ گریہ نہ کرتے ہوں اور کوئی ایسی چیز نہیں جو اس زائر پر فخر نہ کرتی ہو اور اسے مس کر کے برکت نہ حاصل کرتی ہو اور اس کی طرف دیکھنے میں خیر نہ سمجھتی ہو کیونکہ زائر کی نظر قبر حسینؑ پر ہوتی ہے۔ پھر فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ کچھ کوفہ کے اطراف سے غیر لوگ آتے ہیں اور عورتیں بھی آ کر روتی ہیں اور یہ شعبان کی پندرہویں کو ہوتا ہے کچھ وہاں قرآن پڑھتے ہیں کچھ وعظ کرتے ہیں کچھ روتے ہیں اور کچھ مرثیہ کہتے ہیں۔ میں نے کہا جی ہاں! میں آپؑ پر قربان جاؤں آپؑ نے جو کچھ ذکر فرمایا ہے ان میں سے بہت کچھ میں نے خود دیکھا ہے۔ آپؑ نے فرمایا الحمد اللہ وہ ذات کہ جس نے لوگوں میں سے ایسے لوگ بنائے جو ہم پر فدا ہوتے ہیں اور ہماری تعریف کرتے ہیں اور ہم سے صلہ رحمی کرتے ہیں اور ہمارے دشمن کو ایسا بنایا کہ ہمارے قرابت دار بھی اور غیر بھی ان کو طعن کرتے ہیں اور ان کو برا بھلا کہتے ہیں۔

حدیث ۲ اسی اسناد کے ساتھ عبداللہ بن اصم سے وہ عبداللہ بن بکیر ارجانی سے بیان کرتے ہیں کہ میں امام ابوعبداللہؑ کے ساتھ مکہ سے مدینہ کی طرف چلا تو آپؑ ایک ایسی جگہ

اترے جس جگہ کو عسفان کہتے ہیں پھر ہم ایک خطرناک راستے کی بائیں جانب ایک پہاڑ کے پاس سے گزرے تو میں نے کہا اے فرزند رسولؐ! یہ پہاڑ کتنا خوفناک ہے میں نے راستے میں ایسا پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ آپؑ نے فرمایا اے ابن بکیر! تجھے معلوم ہے یہ کون سا پہاڑ ہے؟۔ میں نے کہا نہیں۔ آپؑ نے فرمایا اس کو الکمد کہا جاتا ہے اور وہ جہنم کی وادیوں میں سے ایک وادی ہے اس میں میرے بابا حسینؑ کے قاتل ہیں اللہ نے ان کو یہاں رکھا ہے کہ ان کے نیچے جہنم کے پانیوں میں سے تھوہر موجود ہے اور پیپ اور گرم بدبودار پانی جو بدبودار اور انتہائی زہریلا ہے جو گناہوں کو پھاڑنے سے نکلتا ہے اور جو تل چھٹ ہے اور جو کچھ جہنم کے شعلے نکلتے ہیں اور حطمہ، سقر، جحیم، ہاویہ، سعیر سے جو کچھ نکلتا ہے وہ سارے عذاب قاتلین حسینؑ کے لیے ہیں میں جب بھی اس پہاڑ کے قریب سے سفر میں گزرتا ہوں تو یہ چیزیں مجھے نظر آتی ہیں میں اپنے بابا کے قاتلوں کو دیکھتا ہوں تو وہ مجھ سے مدد مانگتے ہیں اپنے بابا کے قاتلوں کو دیکھ کر میں ان دونوں سے کہتا ہوں انہوں نے وہ کیا جس کی تم نے بنیاد رکھی تم نے ہم پر رحم نہیں کیا جب تم والی بنے ہمیں محروم رکھا اور ہمارے قتل پر تم اٹھے اور ہمارا حق تم نے غصب کر لیا تو جو تم پر رحم کرے اللہ اس پر کبھی رحم نہیں کرے گا۔ چکھو جو تم نے آگے بھیجا اور اللہ بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔ وہ سخت عاجزی کرنے لگے میں ان کے پاس ٹھہرا کہ وہ مجھ سے مانوس ہوں اور جو کچھ میرے دل میں ہے اسے سمجھیں میں نے وہ پہاڑ روندا جس میں وہ تھے اور یہ الکمد کا پہاڑ ہے۔ (راوی کہتا ہے) میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں جب آپؑ پہاڑ سے گزرے تو آپؑ نے کیا سنا؟۔ آپؑ نے فرمایا میں نے ان کی آوازیں سنیں ہماری طرف آؤ ہم تم سے باتیں کریں ہم توبہ کرتے ہیں اور پہاڑ سے چیخنے والا چیختا ہے کہ آپؑ ان کو کہیں کہ تم اتنے ذلیل ہو کہ مجھ سے کلام نہ کرو۔ (راوی کہتا ہے) میں نے امامؑ سے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں ان کے ساتھ کون ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا ہر فرعون جو اللہ پر سرکشی کرے اور جو اس کے بندوں کو کفر سکھائے۔ میں

نے کہا وہ کون ہیں؟ ۔فرمایا جس طرح ''بولس'' تھا جس نے یہود کو سکھایا کہ یداللہ (اللہ کا ہاتھ) عاجز ہے یا جیسے ''نسطور'' جس نے عیسائیوں کو یہ سکھایا کہ عیسیٰؑ اللہ کے بیٹے ہیں اور انہیں بتایا کہ اللہ تین ہیں یا جس طرح فرعون تھا جس نے کہا میں تمہارا اعلیٰ رب ہوں یا جس طرح نمرود تھا جس نے کہا میں نے زمین والوں کو مغلوب کرلیا ہے اور آسمان والوں کو مار ڈالا ہے اور امیرؑ المومنین کا قاتل اور فاطمہؑ اور محسنؑ کا قاتل اور حسنؑ اور حسینؑ کا قاتل اور معاویہ اور عمرو بن العاص ہیں اور ان کے ساتھ وہ تمام لوگ ہیں جو ہم سے دشمنی رکھتے ہیں اور زبان، ہاتھ اور مال کے ساتھ ہمارے خلاف لوگوں کی امداد کرتے ہیں۔(راوی کا بیان ہے) میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں آپؑ یہ سب کچھ سن لیتے ہیں اور گھبراتے نہیں ہیں؟۔آپؑ نے فرمایا اے بکیر! ہمارے دل لوگوں کے دلوں جیسے نہیں ہیں ہم اطاعت گزار، پاک و پاکیزہ اور پسندیدہ ہیں ہم وہ کچھ دیکھتے ہیں جو دوسرے لوگ نہیں دیکھ سکتے اور ہم وہ سب کچھ سن لیتے ہیں جسے دوسرے لوگ نہیں سن سکتے ہم پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ہمارے گھروں میں بھی اترتے ہیں اور ہمارے ساتھ کھانے میں بھی شریک ہوتے ہیں اور ہمارے مرنے والوں پر بھی آتے ہیں اور وہ تمام خبریں لے کر ہمارے پاس آتے ہیں جو واقع ہونے والی ہوتی ہیں اور وہ ہمارے لئے دعا کرتے ہیں اور ہم پر اپنے پروں سے سایہ کرتے ہیں اور ہمارے بچے ان کے پروں پر آرام کرتے ہیں اور یہ اپنے پروں سے چوپائیوں کو ہمارے پاس آنے سے روکتے ہیں اور ہمارے پاس ہر قسم کا پھل وقت پر لاتے ہیں اور ہمیں ہر ایک جگہ کا پانی پلاتے ہیں جس کو ہم اپنے برتنوں میں پاتے ہیں اور ہر دن، ہر وقت اور ہر گھڑی نماز کے وقت کے لیے تیار ہوتے ہیں اور کوئی رات ایسی نہیں گزرتی جس میں وہ ہمارے پاس خبریں لے کر نہ آتے ہوں ہم تک ان کی خبریں آتی ہیں۔(راوی کا بیان ہے) میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں یہ پہاڑ کہاں تک ہے؟۔آپؑ نے فرمایا ساتویں زمین تک ہے اس میں جہنم ہے جو اس کی وادیوں میں سے ایک وادی

پر ہے اس میں آسمان کے ستاروں اور بارش کے قطروں اور سمندروں اور ثریٰ کی تعداد کے برابر محافظ ہیں اور ہر فرشتہ کسی نہ کسی کام پر مامور ہے اور وہ اس پر مقیم ہے اور اس سے جدا نہیں ہوتا۔ میں (راوی) نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں وہ فرشتے آپؑ کے پاس خبریں لے کر آتے ہیں؟۔ آپؑ نے فرمایا نہیں بلکہ وہ (ہم میں سے) صاحب امر کے پاس خبریں لاتے ہیں اور ہم وہ چیزیں اٹھاتے ہیں جس پر بندے فیصلہ نہیں کر سکتے تو ہم اس میں فیصلہ کرتے ہیں جو شخص ہماری حکومت نہ مانے فرشتے اس کو ہمارے قول کو قبول کرنے پر مجبور کرتے ہیں جو اس کے کنارے کی حفاظت کرتے ہیں انہیں حکم دیا جاتا ہے کہ وہ اس کو مجبور کریں اگر کوئی جنوں میں سے مخالفت یا کفر کرے تو وہ اس کو باندھ دیتے ہیں اور عذاب دیتے ہیں حتیٰ کہ وہ اس جانب ہو جاتا ہے جس کی طرف ہم نے حکم دیا ہے۔ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں کیا امام مشرق و مغرب میں سب کچھ دیکھ سکتا ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا اے ابن بکیر! اگر ایسا نہ ہو تو وہ کیسے اس زمین کے دونوں قطر کے درمیان جو کچھ ہے سب پر حجت ہوگا جبکہ وہ انہیں نہ دیکھ سکتا ہو اور نہ ان میں فیصلہ کر سکتا ہو اور جب کہ وہ ان سے غائب ہو تو حجت کیسے ہوگا حالانکہ اللہ نے امامؑ کو اپنے اور مخلوق کے درمیان اس کے حکم کو قائم کرنے والا بنایا ہے اور اللہ نے فرمایا ہے ﴿وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ﴾ ''ہم نے آپؐ کو نہیں بھیجا مگر تمام لوگوں کے لیے'' (سبا ۲۸)۔ یعنی زمین پر جو کوئی بھی ہے اور نبیؐ کے بعد حجت وہی ہے جو آپؐ کا وصی ہے اور نائب ہے اور ان کے بعد ان کی جگہ پر کھڑا ہو اور وہ امت کے جھگڑوں میں دلیل ہو اور لوگوں کے حقوق دینے والا ہو اور اللہ کے حکم کا نگران ہو اور بعض کو بعض سے انصاف لے کر دے۔ جو شخص اللہ کے حکم کو نافذ کرنے والا نہ ہو حالانکہ اللہ کہتا ہے ﴿سَنُرِيۡهِمۡ اٰيٰتِنَا فِى الۡاٰفَاقِ وَفِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ﴾ ''ہم عنقریب انہیں اپنی آیات آفاق میں اور خود اُن کے نفسوں میں دِکھا دیں گے'' (فصلت ۵۳)۔ تو آفاق میں ہمارے علاوہ اور کون سی آیات ہیں جو اللہ نے آفاق والوں کو دکھائی ہیں اور پھر اللہ نے

فرمایا﴿وَمَا نُرِيهِم مِّنْ آيَةٍ إِلَّا هِيَ أَكْبَرُ مِنْ أُخْتِهَا﴾''اور ہم انہیں کوئی نشانی نہیں دکھاتے مگر (یہ کہ) وہ اپنے سے پہلی مشابہ نشانی سے کہیں بڑھ کر ہوتی ہے''(زخرف ۴۸)۔تو ہم سے بڑی آیت اور کیا ہوسکتی ہے اللہ کی قسم بنو ہاشم اور قریش والے جانتے ہیں کہ اللہ نے ان کو کیا دے رکھا ہے لیکن حسد نے انہیں اس طرح ہلاک کر دیا جس طرح ابلیس کو ہلاک کیا اور جب وہ مجبور ہوتے ہیں اور اپنی جانوں کے معاملے میں ڈرتے ہیں تو ہمارے پاس آکر سوال کرتے ہیں ہم ان کے لیے وضاحت کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپؑ اہل علم ہیں پھر جب وہ ہمارے پاس سے چلے جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ان سے زیادہ ہم نے کوئی بھی ایسا گمراہ نہیں دیکھا جس کی پیروی کی جاتی ہو اور پھر ان کی بات قبول کی جاتی ہے۔ میں (راوی) نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں مجھے حسینؑ کے متعلق بتائیں اگر ان کی قبر اکھاڑی جائے تو اس میں کسی کو پائیں گے؟۔آپؑ نے فرمایا اے ابن بکیر! تیرا سوال کتنا بڑا ہے حسینؑ اپنے ماں باپ، بھائی حسنؑ کے ساتھ نبیؐ کے گھر میں ہیں انہیں وہی کچھ عطیہ ملتا ہے جس طرح دوسروں کو ملتا ہے اور اسی طرح ان کو بھی رزق دیا جاتا ہے جس طرح دوسروں کو دیا جاتا ہے اس وقت وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں اور رزق پاتے ہیں اور معسکر کی طرف دیکھتے ہیں اور عرش کی طرف دیکھتے ہیں کہ اس کو اٹھانے کا کب حکم ہوتا ہے اور وہ عرش کے دائیں جانب ہیں پس کہتے ہیں اے اللہ! جو مجھ سے تو نے وعدہ کیا وہ پورا کر۔ پھر وہ اپنے زائرین کو دیکھتے ہیں اور ان کو ان کے باپ کے ناموں اور درجات اور اللہ کے نزدیک مرتبے سے انہیں پہچانتے ہیں وہ اس سے بھی زیادہ جانتے ہیں جتنا کہ تم اپنی اولاد کو اور جو کچھ گھر میں ہے اس کو جانتے ہو۔ جو ان پر آنسو بہاتا ہے وہ اسے جانتے ہیں اور دیکھتے ہیں اور رحمت سے اس کی بخشش کی دعا مانگتے ہیں اور اپنے والد گرامیؑ سے بھی اس کے لیے رحمت اور بخشش کا سوال کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ رونے والے اگر تجھے معلوم ہوجائے کہ تیرا کتنا اجر ہے تو گھبرانے سے زیادہ خوشی کا

اظہار کرے پھر جو بھی اس کا رونا سنتا ہے وہ سب اس کے لیے بخشش مانگتے ہیں فرشتے جو آسمان میں ہیں وہ سب بھی۔ جب زائر حسینؑ اپنے گھر کی طرف لوٹتا ہے تو بالکل گناہوں سے پاک ہو کر واپس آتا ہے۔

حدیث ③

مجھے محمد بن یعقوب نے اپنے چند ساتھیوں اور احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ علی بن حکم سے وہ زیاد بن ابی الحلال سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کوئی نبی یا وصی اپنی قبر میں تین دن سے زیادہ نہیں رہتا پھر اس کی روح اور اس کی ہڈی اور گوشت کو آسمان کی طرف اٹھالیا جاتا ہے اور ان کی قبور کے پاس آیا جاتا ہے اور کچھ ان کو دور سے سلام کہتے ہیں اور وہ نزدیک سے ان آثار کی جگہوں سے ان کی بات سنتے ہیں۔

مجھے میرے والد نے اور محمد بن یعقوب نے محمد بن یحییٰ وغیرہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد سے وہ علی بن حکم سے وہ زیاد سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

حدیث ④

مجھے میرے والد نے محمد بن یحییٰ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد سے وہ محمد بن اسماعیل بن بزیع سے وہ اپنے کسی ساتھی سے جس نے اسے امام ابوعبداللہؑ کی طرف مرفوع بیان کیا کہ انہوں نے کہا میں نے امامؑ سے پوچھا جب ہم مکہ و مدینہ میں یا حائر میں یا ان جگہوں میں جہاں فضیلت کی امید کی جاتی ہے ہوتے ہیں تو بہت مرتبہ آدمی وضو کرنے نکلتا ہے تو دوسرا اس کی جگہ آکر بیٹھ جاتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا جو پہلے اس کی طرف سبقت لے گیا ہے وہ اس کا اس دن اور رات تک مستحق ہو جاتا ہے۔

حدیث ۵ مجھے ابوالعباس محمد بن جعفر نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے بیان کیا وہ منیع سے وہ صفوان بن یحییٰ سے وہ صفوان بن مہران الجمال سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے بیان کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا سب سے کم اجر جو حسینؑ کا زائر کماتا ہے وہ یہ ہے کہ اس کی ہر نیکی کے بدلے دس لاکھ نیکیاں اور اس کی ہر برائی کے بدلے صرف ایک برائی لکھی جائے گی تو دس لاکھ کے مقابلے میں ایک کی کیا حیثیت ہے۔ پھر فرمایا اے صفوان! تم خوش ہو جاؤ اللہ کے کچھ فرشتے ہیں جن کے پاس نور کی ٹہنیاں ہیں جب حفاظتی فرشتے چاہتے ہیں کہ حسینؑ کے ہر زائر کے متعلق کوئی برائی لکھیں تو فرشتے ان سے کہتے ہیں کہ رک جاؤ تو وہ رک جاتے ہیں اور جب نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو کہتے ہیں اس کی ایک نیکی لکھ لو یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ عزوجل جن کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیتا ہے۔

حدیث ۶ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے خبر دی وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ ابویحییٰ واسطی سے وہ ابوالحسن الخذاء سے انہوں نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا ہماری طرف ایک مقبرہ ہے جس کو براثا کہتے ہیں وہاں سے ایک لاکھ بیس ہزار شہید جمع کئے جائیں گے جیسے شہداء بدر جمع کئے جائیں گے۔

حدیث ۷ محمد بن مروان سے مروی ہے کہ مجھے محمد بن فضل نے بتایا کہ میں نے امام جعفر بن محمدؑ سے سنا کہ جو شخص حسینؑ کی قبر کی زیارت ماہ رمضان میں کرے اور راستے میں مر جائے تو نہ اس کو پیش کیا جاتا ہے اور نہ اس سے حساب لیا جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ جنت میں امن سے داخل ہو جاؤ۔

حدیث ⑧

مجھے میرے والد اور محمد بن حسن نے حسین بن سعید سے بیان کیا کہ مجھے علی بن سحت الخزاز نے بیان کیا کہ حفص مزنی نے عمر بن زیاد سے انہوں نے ابان بن تغلب سے بیان کیا کہ مجھے امام جعفر بن محمد علیہ السلام نے فرمایا اے ابان! حسینؑ کی قبر پر تم کب سے نہیں گئے؟۔ میں نے کہا اللہ کی قسم اے فرزند رسولؐ کافی عرصہ سے میں نہیں جا سکا۔ آپؑ نے فرمایا سبحان اللہ تم ہمارے شیعہ سرداروں میں سے ہو اور تم حسینؑ کی زیارت ترک کر چکے ہو اور کیا ان کی زیارت نہیں کرتے۔ جو شخص حسینؑ کی زیارت کرے اللہ اس کے ہر قدم کے ساتھ ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیتا ہے اے ابان! حسین علیہ السلام قتل ہوئے تو ان کی قبر پر ستر ہزار پراگندہ غبار آلود فرشتے اتر کر ان پر رونے لگے اور قیامت تک نوحہ کرتے رہیں گے۔

حدیث ⑨

مجھے حسین بن محمد بن عامر نے معلیٰ بن بصری سے بیان کیا وہ علی بن اسباط سے وہ حسن بن جہم سے کہ میں نے امام علی رضاؑ سے پوچھا افضل کون ہے وہ آدمی جو مکہ آتا ہے مگر مدینہ نہیں آتا یا وہ جو مدینہ آتا ہے مگر مکہ نہیں جاتا۔ آپؑ نے فرمایا تم کیا کہتے ہو؟۔ میں نے کہا ہم کہتے ہیں کہ جب حسینؑ کے متعلق ایسا ہے تو نبیؐ کے بارے میں ہم ایسا کیوں نہ سمجھیں۔ آپؑ نے فرمایا اگر تم ایسا کہتے ہو تو سنو امام ابو عبداللہؑ مدینہ میں عید پر حاضر ہوئے جب واپس آئے تو قبر نبیؐ کی زیارت کی انہیں سلام کیا پھر جو موجود تھا ان سے فرمایا کہ بے شک ہمیں تمام شہروں والوں پر فضیلت دی گئی ہے مکہ ہو یا اس کے علاوہ بوجہ اس کے کہ ہم رسولؐ اللہ پر سلام کہتے ہیں۔

حدیث ⑩

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن اسماعیل بن بزیع سے وہ اپنے کسی ساتھی سے جو اسے امام ابوعبداللہؑ سے مرفوع بیان کرتا ہے کہ میں نے امامؑ سے پوچھا کہ ہم مکہ، مدینہ یا کسی بھی فضیلت والے مقام پر جاتے ہیں تو اکثر ہم وضو کے لیے جاتے ہیں تو دوسرا آدمی ہماری جگہ لے لیتا ہے آپؑ نے فرمایا جو کسی جگہ میں پہلے پہنچا وہ اس کا دن رات تک مستحق ہے۔

حدیث ⑪

مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے بیان کیا وہ علی بن محمد بن سلیمان سے وہ محمد بن خالد سے وہ عبداللہ بن حماد بصری سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے وہ حماد بن عثمان سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے بیان کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جب نبیؐ کو آسمان کی سیر کروائی گئی تو کہا گیا کہ اللہ عزوجل آپؐ کا تین باتوں میں امتحان لے گا تا کہ آپؐ کا صبر دیکھے۔ آپؐ نے فرمایا اے اللہ! میں تیرے حکم کو تسلیم کرنے والا ہوں اور مجھے صبر کی طاقت تیری توفیق کے بغیر نہیں ہے وہ تین چیزیں کون سی ہیں۔ فرمایا ایک بھوک ہے اور تیرا اپنے نفس سے اور اپنے اہل سے ضرورت مند کو ترجیح دینا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اے اللہ! میں اسے قبول کرتا ہوں اور تجھ ہی سے توفیق ہے اور دوسری بات جھٹلانا اور شدید خوف ہے اور اہل کفر کے مقابلہ میں روح تک قربان کرنا ہے اور جو تمہیں منافقوں سے تکلیف پہنچے اس پر صبر کرنا ہے اور جنگ میں درد اور زخم بھی ہونگے۔ آپؐ نے فرمایا اے اللہ! میں نے اسے بھی قبول کیا اور راضی ہوا اور تجھ سے توفیق اور صبر ہے اور تیسری چیز جو آپؐ کے بعد آپؐ کے اہل بیتؑ پر ظلم کیا جائے گا جن میں قتل ہونا آپؐ کے بھائی علیؑ کو سب وشتم، جھڑک، ظلم، محرومی، انکار اور آخر میں قتل کر دیا جائے گا۔ آپؐ نے عرض کیا یا اللہ! میں نے قبول کیا اور

تجھ ہی سے توفیق اور صبر ہے۔آپؑ کی بیٹی (فاطمہ علیہ السلام) پر ظلم کیا جائے گا اسے محروم رکھا جائے گا اور اس کا وہ حق چھین لیا جائے گا جو آپؐ اسے دے کر آئے ہیں اور اس کے بطن میں اس کے بیٹے کو قتل کر دیا جائے گا اور ان کے گھر کے دروازے کو آگ لگا کر گھر میں داخل ہوا جائے گا اور بلا اجازت گھر میں جایا جائے گا پھر اس پر اتنا ظلم کیا جائے گا اور اتنی ایذا پہنچائی جائے گی کہ اس کا بیٹا اس دنیا میں آنے سے پہلے ہی شہید کر دیا جائے گا اور اسی ظلم کی وجہ سے اس کی شہادت واقع ہوگی۔آپؐ نے فرمایا انا للہ و انا علیہ راجعون میں نے تسلیم کیا اور قبول کیا اور تجھ سے ہی توفیق اور صبر ہے اور اس کے بعد آپؐ کے دونوں پیارے نواسے ہونگے ان میں سے ایک کو دھوکے سے مارا جائے گا اور اس کو نیزہ مارا جائے گا اور اس کے جنازے پر تیر برسائے جائیں گے اور یہ سب کام آپؐ کی امت کرے گی۔آپؐ نے فرمایا اے میرے رب میں نے اس کو بھی قبول کیا اور تجھ سے ہی توفیق اور صبر ہے انا للہ و انا علیہ راجعون۔ اور آپؐ کا دوسرا بیٹا کربلا میں بھوکا پیاسا ظلم و جور سے شہید کر دیا جائے گا اور اس کے ساتھ اس کی اولاد اور جوان کے ساتھ اہل بیتؑ ہونگے ان سب کو قتل کر دیا جائے گا پھر وہ ان کے حرم کو لوٹ لیں گے اور میری طرف سے اس کی اور اس کے ساتھیوں کی شہادت کا فیصلہ ہو چکا اور ان کا قتل زمین کے دونوں کناروں پر حجت ہے ان پر ظلم کے وہ پہاڑ توڑے جائیں گے کہ آسمانوں اور زمین والے اس کی گھبراہٹ سے روئیں گے اور فرشتے بھی ان کو روئیں گے کہ ان کو ان کی مدد کا موقع کیوں نہیں دیا گیا۔پھر ایک نور رسولؐ اللہ کے سامنے پیش کیا گیا اور اللہ نے فرمایا یہ میرا وہ نور ہے اور آپؑ کا وہ بیٹا ہے جو زمین کو آخر زمانے میں انصاف سے بھر دے گا اور اس کا رعب اس کے ساتھ چلے گا پھر رسولؐ اللہ نے اس نور کو دیکھا جو انتہائی خوبصورت صورت میں تھا اور اس کے چہرے کا نور آنکھوں کو خیرہ کر رہا تھا اور اس کے اوپر بھی نور تھا اور نیچے بھی تو رسولؐ اللہ نے اس کو اپنی طرف بلایا وہ آیا اس نے رسولؐ اللہ کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور فرشتے اسے گھیرے

ہوئے تھے تعداد میں اتنے کہ صرف اللہ ہی ان کا شمار کرسکتا تھا۔ میں نے کہا اے میرے رب یہ کس لیے غضب ناک ہے اور ان کو تو نے کس لیے تیار کیا ہے؟۔ اللہ نے فرمایا یہ آپؐ کا فرزند ہے اور اس کے ذریعے میں آپؑ کے پیاروں پر ہونے والے ظلم کا انتقام لوں گا اس کے ذریعے میں ان لوگوں کے خلاف مدد کروں گا جنہوں نے آپؑ کے اہل بیتؑ پر سرکشی کی۔ آپؐ نے فرمایا میں نے تسلیم کیا اور قبول کیا اور راضی ہوگیا اور تجھ سے ہی توفیق اور رضا ہے اور صبر اور مدد ہے۔ رسولؐ اللہ سے کہا گیا آپؐ کے بھائی سے محبت کی جزا جنت ہے یہ ان کے صبر کی مہمانی ہے۔ اس کی حجت مخلوق پر قیامت کے دن کامیاب ہوگی اور میں اللہ انہیں حوض کا والی بناؤں گا جیسے میں تمہارے اولیاء کو والی بناؤں گا اور یہ تمہارے دشمنوں کو حوض پر آنے سے روکیں گے اور میں ان کے محبوں کے لیے جہنم کو ان سے دور کردوں گا اور وہ جہنم سے ایسے لوگوں کو بھی آزاد کرادیں گے جن کے دلوں میں ان سے محبت کا ایک ذرہ بھی موجود ہوگا اور میں جنت میں تمہارا ایک ہی درجہ رکھوں گا۔ اور آپؑ کا وہ بیٹا جس کی مدد نہیں کی گئی اور آپؑ کا وہ بیٹا جس کو دھوکے سے مارا گیا ان کے ذریعے میں اپنے عرش کو زینت دوں گا اور اس کے علاوہ اس کے لیے ایک ایسی کرامت ہے جو صرف اسی سے مخصوص ہے مخلوق میں سے جو بھی ان کی زیارت کے لیے آئے گا میں اس کو بھی کرامت سے نوازوں گا کیونکہ حسینؑ کے زائر میرے زائر ہیں اور میرے زائروں کی کرامت مجھ پر لازم ہے اور جو کچھ وہ مانگے گا میں اس کو دوں گا اور وہ بھی دوں گا کہ اس پر جو بھی میری عظمت کو دیکھے گا تو وہ رشک کرے گا اور جو میں نے اس کے لیے کرامت تیار کی ہے اس کو بھی دیکھ کر وہ رشک کریں گے اور آپؐ کی بیٹی (فاطمہؑ) کو میں روز محشر اپنے تمام اختیارات دے دوں گا اور اس سے کہوں گا کہ آج تم میری حکم ہو تو جس نے بھی تم پر یا تمھاری اولاد پر ظلم کیا اس پر تم جو چاہے فیصلہ کردو میں آج تمھاری حکومت کو جاری کرتا ہوں (اس سے آپ ملکہ کونینؑ کے اختیارات کا اندازہ کرسکتے ہیں اور ہر مومن کے لئے بہترین لائحہ عمل یہی ہے کہ خود کو اُنؑ

کے سپرد کر دے۔مترجم)۔وہ میدان میں آئیں گی جب ان کے سامنے جس نے ان پر ظلم کیا کھڑا ہو گا تو وہ اسے جہنم کا حکم دیں گی۔وہ کہے گا ہائے افسوس! اُس ظلم پر جو میں نے جنب اللہ کے متعلق کیا اور وہ دوبارہ زندگی کی طرف لوٹنے کو پسند کرے گا اور اپنے ہاتھوں کو کاٹ کھائے گا اور کہے گا کاش میں رسولؐ کے ساتھ راستہ اختیار کرتا۔ہائے افسوس میں فلاں کو دوست نہ بناتا۔پھر فرمایا جب وہ ہمارے پاس آئے گا تو کہے گا کاش کہ میرے اور تمھارے درمیان دو مشرقوں کی دوری ہوتی وہ برا ساتھی تھا۔(فرمایا) تمہیں آج کوئی چیز فائدہ نہیں دے گی کیونکہ تم نے ظلم کیا اور تم عذاب میں شریک ہو۔ظالم کہے گا تو اپنے بندوں میں فیصلہ کر جس میں وہ اختلاف کرتے تھے یا فیصلہ تیرے غیر کے لیے ہوگا۔کہا جائے گا کہ ظالموں پر لعنت ہو جو اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور اس میں کجی تلاش کرتے تھے اور یہی لوگ آخرت کے بھی منکر ہیں۔سب سے پہلے محسن بن علیؑ اور ان کے قاتل کے بارے میں حکم سنایا جائے گا پھر قنفذ کے بارے میں اسکے بعد اسکو اور اسکے صاحب کو حاضر کیا جائے گا اور انہیں آگ کے کوڑے مارے جائیں گے اگر ایک کوڑا بھی ان میں سے سمندروں پر پڑ جائے تو وہ مشرق سے لیکر مغرب تک جوش مارنے لگے اور اگر وہ دنیا کے پہاڑوں پر مارا جائے تو وہ پگھل جائیں حتّٰی کہ راکھ بن جائیں پھر ان دونوں کو اسی تازیانے سے مارا جائے گا پھر چوتھے کے بارے میں امیرؑ المومنین اللہ کے سامنے شکایت کریں گے وہ تینوں ایک گہرے کنوئیں میں ڈال دیئے جائیں گے کہ پھر وہ نہ کسی کو دیکھیں گے اور نہ کوئی انہیں دیکھے گا۔پھر وہ لوگ جوان (اہل بیتؑ) کی ولایت کے منکر تھے کہیں گے اے ہمارے رب! جنوں اور انسانوں میں سے ہمیں وہ لوگ دکھا جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا تا کہ ہم ان کو اپنے قدموں کے نیچے کریں۔پھر اللہ عزوجل فرمائے گا آج تمہیں کوئی چیز نفع نہیں دے گی کیونکہ تم نے ظلم کیا تم عذاب میں شریک ہو گے اس وقت وہ (دشمنان دین) ہلاکت اور ویل کو پکاریں گے اور حوض کے پاس آکر امیرؑ المومنین سے سوال کریں گے۔وہ

کہیں گے یا مولاؑ ہمیں معاف کریں اور پانی پلا دیں اور ہمیں جہنم سے بچالیں تو انہیں کہا جائے گا کہ آگ ہی تمہارے لیے ہے جو تم چاہتے تھے اور ان کے چہرے سیاہ ہو گئے ہونگے اور ان سے کہا جائے گا تمہارے لیے جہنم کا گرم پانی اور جہنمیوں کے بدن سے نکلنے والی پیپ ہے اور وہیں تم کو ہمیشہ کے لیے رہنا ہے اور تمہارے لیے کوئی شفاعت نہیں ہے۔

حدیث ⑫

مجھے محمد بن حسن بن ولید نے محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا وہ عباس بن معروف سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے وہ اپنے دادا سے انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں کون سی چیز افضل ہے حج یا صدقہ؟ ۔آپؑ نے فرمایا اگر مال اتنا ہو جو حج کے لیے کافی ہو تو پھر صدقہ حج کے برابر نہیں ہوسکتا اس لیے حج افضل ہے۔ اگر مال تھوڑا ہے تو پھر صدقہ افضل ہے۔ میں نے کہا جہاد کے بارے میں آپؑ کیا فرماتے ہیں کیا جہاد، جہاد کے وقت فرائض کے بعد افضل ہے؟ ۔آپؑ نے فرمایا جہاد تو امامؑ کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ میں نے کہا تو زیارت کا کیا حکم ہے؟ ۔آپؑ نے فرمایا نبیؐ کی زیارت اور اوصیاءؑ کی زیارت اور حمزہؓ کی زیارت اور عراق میں امام حسینؑ کی زیارت افضل ہے۔ میں نے کہا جو حسینؑ کی زیارت کرے اس کے لیے کیا اجر ہے؟ ۔آپؑ نے فرمایا جو حسینؑ کی زیارت کرے وہ اللہ کی رحمت میں داخل ہو کر اس کی رضا کا مستحق بن جاتا ہے اور برائی اس سے دور ہو جاتی ہے اور اس پر رزق بہا دیا جاتا ہے اس کو فرشتے الوداع کہتے ہیں اور وہ نوری لباس پہنتا ہے جس سے فرشتوں کو اس کی پہچان ہو جاتی ہے جب وہ نگران فرشتوں کے پاس سے گزرتا ہے تو وہ اس کے لیے دعا کرتے ہیں۔

حدیث ⑬

احمد بن جعفر بلدی نے محمد بن یزید بکری سے روایت کیا وہ منصور بن نصر

مدائنی سے وہ عبدالرحمن بن مسلم سے اس نے کہا میں امام موسیٰ کاظمؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؑ سے پوچھا کہ کون سی زیارت افضل ہے حسینؑ بن علیؑ کی زیارت یا امیرالمومنینؑ کی زیارت یا اس امامؑ کی زیارت یا اس امامؑ کی زیارت اور میں نے تمام آئمہؑ کے نام لیے۔آپؑ نے فرمایا عبدالرحمٰن! جو ہمارے پہلے کی زیارت کرے تو گویا اس نے ہمارے آخری کی بھی زیارت کی اسی طرح جو آخری کی زیارت کرے تو اس نے پہلے کی بھی زیارت کی اور جو ہمارے پہلے سے مودت رکھے اس نے ہمارے آخری سے بھی مودت رکھی اور جو ہمارے آخری سے مودت رکھے گویا اس نے ہمارے پہلے سے بھی مودت کی۔عبدالرحمٰن! جو ہمارے اولیاء میں سے کسی کی ضرورت کو پورا کرے تو گویا اس نے سب کی ضرورت پوری کی۔اے عبدالرحمن! جو ہمیں دوست رکھے اسے دوست رکھو اور اس سے دشمنی کرو جو ہم سے دشمنی رکھے اور ہمیں چھوڑنے والا ایسا ہی ہے جیسے اس نے ہمارے نانا رسولؐ اللہ کو چھوڑا اور جس نے رسولؐ اللہ کو چھوڑا اس نے اللہ کو چھوڑ دیا۔اے عبدالرحمٰن! جس نے ہم سے بغض رکھا اس نے اللہ سے بغض رکھا اور جس نے اللہ سے بغض رکھا وہ اس کو جہنم میں ڈالے گا اور اس کا کوئی معاون نہ ہوگا۔

حدیث (۱۴)

مجھے محمد بن حسن بن احمد بن ولید نے محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا وہ عباس بن معروف سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن اصم سے وہ حسین سے وہ حلبی سے انہوں نے کہا کہ مجھے امام ابوعبداللہؑ نے کہا جب حسینؑ قتل ہوئے تو ہمارے گھر والوں نے مدینہ میں یہ آواز سنی کہ آج اس امت پر بہت بڑی مصیبت اتری ہے تم اس وقت تک خوشی نہیں دیکھ سکو گے جب تک تمہارا قائم علیہ السلام نہ آجائے۔وہ تمہارے دلوں کو ٹھنڈا کرے گا اور تمہارے دشمن کو فنا کر دے گا وہ ایک قصاص سے کئی قصاص لے گا تو سب پریشان ہو گئے اور وہ اس کربلا کے سانحہ سے ابھی واقف نہیں

ہوئے تھے۔ جب ان کے پاس حسینؑ کے قتل کی خبر آئی تو وہ سمجھ گئے کہ وہ منادی کرنے والا کیا کہہ رہا تھا اور وہ وہی رات تھی جس میں اس نے کلام کیا۔ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں ہم کب تک اس قتل کے خوف میں رہیں گے؟۔ آپؑ نے فرمایا جب ستر وزیر نا خلف مریں گے جو سوتیلے بھائی ہوں گے اور داخل ہوگا ستر کا وقت پس جب ستر کا وقت داخل ہوگا تو آیات آئیں گی اس شکل میں کہ وہ متواتر ہوں گی گویا کوئی نظام ہو۔ پس جس نے اس وقت کو پالیا اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوجائیں گی۔ جب حسینؑ قتل ہوئے تو یزید کی فوج کے پاس ایک شخص آیا اور چیخا اور کہا میں کیسے نہ چیخوں حالانکہ رسولؐ اللہ کھڑے کبھی زمین کی طرف اور کبھی تمہاری طرف دیکھ رہے ہیں اور میں ڈرتا ہوں کہ وہ کہیں اہل زمین کے لیے بد دعا نہ کر دیں تو میں بھی ان سب کے ساتھ ہلاک ہوجاؤں گا۔ یہ سن کر بعض نے کہا یہ پاگل ہوگیا ہے۔ ایک توبہ کرنے والے نے کہا اللہ کی قسم ہم نے یہ اپنے لیے نہیں کیا بلکہ ہم نے جنت کے جوانوں کے سردار کو ابن سمیہ کے لیے قتل کیا ہے۔ (راوی کا بیان ہے) میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں یہ آواز دینے والا کون تھا؟۔ آپؑ نے فرمایا یہ جبرائیلؑ تھا خبردار اگر اس (جبرائیل) کو حکم ہوتا تو یہ ایسی چیخ لگاتا کہ ان کے جسموں سے آگ کی طرف ان کی ارواح اچک لیتا مگر اللہ نے ان کو ڈھیل دی ہے تاکہ یہ گناہوں میں بڑھ جائیں اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں جو ان (حسینؑ) کی زیارت نہیں کرتا اس کے متعلق آپؑ کیا فرماتے ہیں حالانکہ وہ اس پر قادر بھی ہو؟۔ آپؑ نے فرمایا ایسے شخص نے اللہ اس کے رسولؐ اور ہماری نافرمانی کی اور حکم اللہ کو سبک سمجھا اور جو زیارت حسینؑ کرے تو اللہ اس کی تمام ضروریات کو پورا کرے گا اور اس کو دنیا و آخرت کے تمام غم وفکر سے کفایت کرے گا اللہ اس پر رزق کی فراوانی کر دے گا اور جو اس نے خرچ کیا اس کے بدلے بے حساب عطا کرے گا اور جب وہ اپنے گھر واپس لوٹے گا تو اس کے تمام گناہ معاف ہو چکے ہونگے بلکہ اس کے اعمال نامے سے مٹا دیئے گئے ہونگے

اور اگر اسی سفر کے دوران وہ فوت ہو گیا تو فرشتے اس کو اتر کر غسل دیں گے اور اس کے لیے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیں گے جس سے اس پر خوشبوئیں داخل ہونگی اور جنت کا دروازہ جب کھلے گا تو اس کا رزق اس پر اترے گا تو جو درہم اس نے خرچ کیا اس کے بدلے اسے دس ہزار درہم ملیں گے اور اس کے لیے انہیں ذخیرہ بنایا جائے گا جب قیامت کا دن ہو گا تو اسے کہا جائے گا ہر درہم کے عوض دس ہزار درہم تجھے ملیں گے اللہ نے تیرے لیے اپنے پاس یہ ذخیرہ بنایا ہے۔

الحمد للہ ربّ العالمین وصلّی اللہ علی محمّد وآلہ الطّاہرین ولعنۃ اللہ علی أعدائھم أجمعین

گزارشِ ولایت مشن

الحمد ہے اللہ کے لئے جس نے ہمیں یہ توفیق عطا فرمائی کہ ہم اس مشہور و معروف کتاب "کامل الزیارات" کا ترجمہ کروا کے مومنین و مومنات کی خدمت میں پیش کر سکیں۔ اس کے لئے ہم ایک بار پھر اپنے امامِ زمانہؑ کے شکر گزار ہیں جن کی تائید و امداد کے بغیر ہم یہ کام سرانجام نہیں دے سکتے تھے۔

مطالعہ کے دوران اگر قاری کو کسی قسم کی پروف کی غلطی نظر آئی ہو تو وہ ہمیں بذریعہ

E-mail

feedback@wilayatmission.com

یا بذریعہ فون

0346-3233151

مطلع کر سکتا ہے تا کہ اگلے ایڈیشن میں کتاب سے وہ غلطی نکال دی جائے۔

یہ کتاب ''ترجمہ (کامل الزیارات) اللہ کی توفیق اور حضرت صاحب الزمانؑ کی تائید و امداد سے آج ۲۴/اپریل ۲۰۱۱ء مطابق ۲۰ جمادی الاوّل ۱۴۳۲ھ بروزِ اتوار بوقت ۱۲ بجے شب پایۂ تکمیل کو پہنچی۔

الحمد للہ رب العالمین۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم النبیین و آلہ الطیبین الطاہرین المعصومین المظلومین ولعنۃ اللہ علیٰ اعداءھم اجمعین من یومنا ھذا الیٰ یوم الدین۔

ولایت مشن کے زیر اہتمام شائع ہونے والی کتب

مشارق انوار الیقین فی اسرار امیر علیہ وسلم المومنین

(حافظ رجب البرسی)

❁

اسماء والقاب امیر علیہ وسلم المومنین

(عبدالرسول زین الدین زین)

❁

کامل الزیارات

(ابوالقاسم جعفر بن محمد)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁